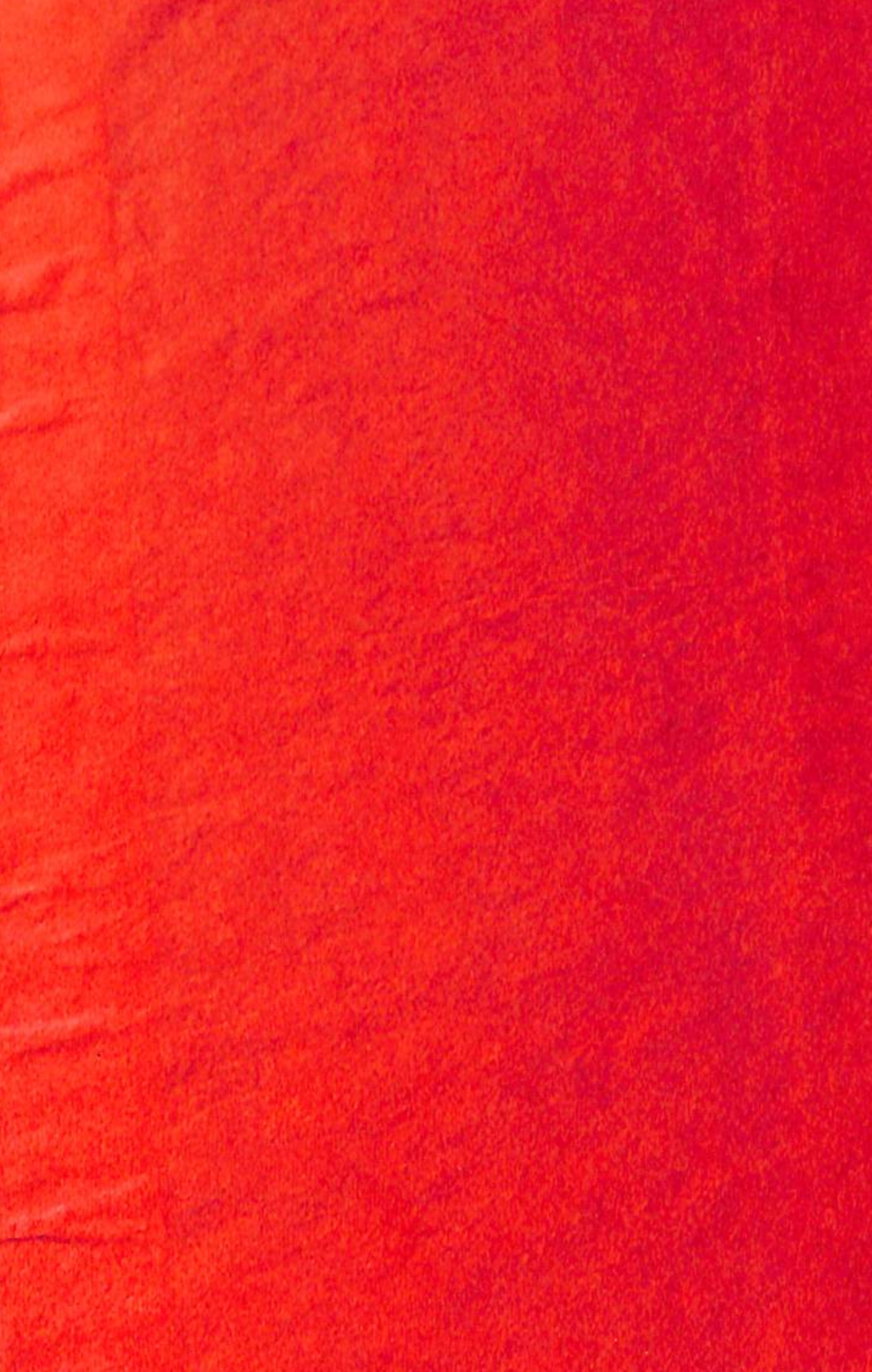
ابوالکلام آزاد

ترجمان القرآن

ساہتیہ اکادمی



ترجمان القرآن

جلد دوم

ترجمان القرآن

از

مولانا ابو الکلام آزاد

جلد دوم



ساہتیہ اکادیمی

نئی دلی

Tarjuman-ul-Qur'an – Urdu translation of the *Holy Qur'an* with commentary, annotations and introduction by the late Maulana Abul Kalam Azad, in four volumes, published by the Sahitya Akademi, New Delhi, as part of Maulana Abul Kalam Azad's collected works in Urdu.

Rs. 30.00

Vol. II

Sahitya Akademi Edition

First Published : 1966
Reprint : 1976
Reprint : 1980

ترجمان القرآن جلد دوم - کلام پاک کا اردو ترجمہ مع تفسیر و تشریح از مولانا ابو الکلام آزاد مرحوم ۔

ساہتیہ اکادیمی ۰ نئی دلی ۰
پہلی بار : ۱۹۶۶ء
دوسری بار : ۱۹۷۶ء
تیسری بار : ۱۹۸۰ء

قیمت ۳۰/- روپے

ساہتیہ اکادیمی رابندرا بھون، نئی دلی نے
جے۔ کے۔ آفسٹ پرنٹرز، ۳۱۵ جامع مسجد دھلی ۶
میں طبع کرا کے شائع کیا

فہرست ترجمان القرآن ج - ۲

سورۂ بقرہ

آل عمران

ان کے علماء اور مشائخ هدایت کرنے کی جگه خدائی کرنے لگے هیں.

عوام سمجھتے هیں نیك و بد، حلال و حرام اور دوزخ و جنت کا سارا اختیار انهیں کے هاتھ میں هے. کسی انسان کے لیے جائز نهیں که خدا کے احکام کی جگه انسان کی رائے و قیاس کے گھڑے هوے حکموں کی اطاعت کرے. ایسا کرنا خدا کو چھوڑ کر بندوں کی بندگی کرنا هے. ۳۲۲

اس اصل عظیم کی طرف اشاره که تمام پیغمبر ایك هی دین کے داعی اور ایك هی زنجیر کی مختلف کڑیاں هیں. ان میں سے کسی ایك کا انکار پورے سلسلۂ هدایت کا انکار هے. ۳۲٦

کیا تم چاهتے هو الله کا ٹهیرایا هوا دین چھوڑ کر کوئی اور دین ڈھونڈھ نکالو؟ لیکن اس دنیا میں تو کوئی دوسرا دین هو نهیں سکتا، کیوں که آسمان و زمین میں جو کوئی بھی هے الله کے قانون کے آگے جھکا هوا هے. اس کے قانون کے دائرۂ اطاعت سے باهر نهیں جا سکتا. ۳۲۷

یهی ایك دین نوع انسانی کی هدایت کی عالم گیر راه هے، لیکن لوگوں نے الگ الگ گروه بندیاں کرلیں اور ایك دوسرے کو جھٹلانے لگے.

النساء

جتھا بندی کرنا اور زیادہ معصیت ہے . ۵۲۷

جس شخص پر راہ ھدایت واضح ھو جائے اور پھر اس سے پھر جائے تو اس نے شقاوت کی راہ اختیار کر لی اور خدا کا قانون ہے کہ جو شخص جیسی راہ پسند کرتا ہے ویسے ھی نتیجے تک پہنچادیا جاتا ہے . ۵۳۲

مشرکین عرب کے بعض عقائد و اعمال . ۵۳۰

شیطان کی بڑی وسوسہ اندازی یہ ہے کہ حقیقت و عمل سے ھٹا کر باطل آرزوؤں اور جھوٹی امیدوں میں آدمی کو مگن کر دیتا ہے . »

یہودیوں اور عیسائیوں کا سرمایۂ دین یہی جھوٹی امیدیں ھیں . یہودی کہتے ھیں " ھم نجات یافتہ امت ھیں "، عیسائی کہتے ھیں " کفارۂ مسیح پر ایمان لانے کے بعد نجات ھی نجات ہے " ۵۳۸

مسلمانو ! نہ تو تمہاری آرزوؤں سے کچھ بننے والا ہے ، نہ یہودیوں اور عیسائیوں کی . خدا کا قانون تو یہ ہے کہ جیسا جس کا عمل ھوگا ویسا ھی نتیجہ پاوے گا . »

قانون عمل کے ذکر نے سلسلۂ بیان پھر قرابت داروں کے حقوق کی طرف پھیر دیا ہے :

۱ - عرب میں دستور تھا کہ اگر یتیم لڑکی خوب صورت اور مال دار

المائدة

الانعام



البقرة - ۲

مدنية ، مائتان و ست و ثمانون اٰية

مدنی، ۲۸۶ آیتیں

بسم الله الرحمن الرحيم

الٓمّٓ ۚ ۱ ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ ۛ فِيْهِ ۛ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ ۙ ۲

الف، لام، میم ۱، یہ الکتاب ہے(۱)، اس میں کوئی شبہ نہیں، متقی انسانوں پر (سعادت کی) راہ کھولنے والی۲ .

---

۱ ۔ قرآن کی انتیس سورتیں ایسی ہیں جن کی ابتدا میں حروف مقطعات آئے ہیں، من جملہ ان کے سورۂ بقرہ ہے. ان حروف کو ان سورتوں کا نام یا عنوان سمجھنا چاہیے جن میں ان کے مطالب کی طرف اشارہ کیا گیا ہے.

۲ ۔ یہ کتاب متقی انسانوں پر فلاح و سعادت کی راہ کھولنے والی ہے اور قبولیت حق کے لحاظ سے انسانوں کی پہلی قسم. زندگی کی تمام باتوں میں ہم دیکھتے ہیں کہ دو طرح کے انسان پائے جاتے ہیں، بعض طبیعتیں محتاط ہوتی ہیں، =

= بعض بے پروا ہوتی ہیں۔ جن کی طبیعت محتاط ہوتی ہے وہ ہر بات میں سمجھ بوجھ کر قدم اٹھاتے ہیں۔ اچھے برے، نفع نقصان، نشیب و فراز کا خیال رکھتے ہیں۔ جس بات میں برائی پاتے ہیں چھوڑ دیتے ہیں، جس میں اچھائی دیکھتے ہیں اختیار کر لیتے ہیں۔ بر خلاف اس کے جو لوگ بے پروا ہوتے ہیں ان کی طبیعتیں بے لگام اور چھوٹ ہوتی ہیں۔ جو راہ دکھائی دے گی چل پڑیں گے۔ جس کام کا خیال آ جائے گا کر بیٹھیں گے۔ جو غذا سامنے آ جائے گی کھا لیں گے۔ جس بات پر اڑنا چاہیں گے اڑ بیٹھیں گے۔ اچھائی برائی، نفع نقصان، دلیل اور توجیہ کسی بات کی بھی انہیں پروا نہیں ہوتی۔

جس حالت کو ہم نے یہاں احتیاط سے تعبیر کیا ہے اسی کو قرآن "تقویٰ" سے تعبیر کرتا ہے، "متقی" یعنی ایسا آدمی جو اپنے فکر و عمل میں بے پروا نہیں ہوتا، ہر بات کو درستگی کے ساتھ سمجھنے اور کرنے کی کھٹک رکھتا ہے، برائی اور نقصان سے بچنا چاہتا ہے اور اچھائی اور فائدے کی جستجو رکھتا ہے۔ قرآن کہتا ہے: ایسے ہی لوگ تعلیم حق سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں اور کام یاب ہو سکتے ہیں۔

حضرت عمر نے أبیّ بن کعب رضی اللہ عنہما سے پوچھا تھا کہ =

الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ (متقی انسان وہ ھیں) جو غیب
وَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَ مِمَّا (کی حقیقتوں) پر ایمان رکھتے
رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۙ ۳ ھیں[اور نماز قائم کرتے ھیں(۲)]
اور ھم نے جو کچھ روزی انہیں دے رکھی ھے اسے (نیکی کی
راہ میں) خرچ کرتے ھیں۳.

= تقوے کی حقیقت کیا ھے؟ انھوں نے کہا: أما سلکت طریقا ذا شوك؟ تم کبھی ایسے راستے میں نہیں چلے جس میں کانٹے ھوں؟ فرمایا: ھاں. کہا: فما عملت؟ اس حالت میں تم نے کیا کیا؟ فرمایا: شمرت و اجتھدت، میں نے کوشش کی کہ کانٹوں سے بچ کر نکل جاؤں. کہا: فذلك التقوی، یہی تقوے کی حقیقت ھے.

۳ - انسان کے علم و ادراك کا ذریعہ حواس خمسہ ھیں یعنی دیکھنے، سننے، سونگھنے، چکھنے اور چھونے کی قوتیں. جو کچھ ان کے ذریعے معلوم کرسکتا ھے اس کے لیے محسوس ھے، جو معلوم نہیں کرسکتا غیر محسوس ھے. قرآن نے اس مطلب کے لیے ''غیب'' اور ''شہادۃ'' کے الفاظ استعمال کیے ھیں. عالم غیب یعنی غیر محسوسات، عالم شہادت یعنی محسوسات. فرمایا: خدا پرستی کی بنیاد یہ ھے کہ ا ن =

= حقائق پر یقین رکھے جو اگرچہ اس کے لیے غیر محسوس و معلوم ہیں ، لیکن وجدان ان کی شہادت دیتا ہے اور وحی نے ان کی خبردی ہے۔ مثلا خدا کی ذات وصفات ، ملائکہ کا وجود ، وحی و نبوت ، مرنے کے بعد کی زندگی، عذاب و ثواب ، دنیا کی ابتدائی پیدایش ، عالم آخرت کے احوال و واردات .

سورۂ آل عمران میں مطالب قرآنی کی دو قسمیں بیان کی گئی ہیں : ''محکمات'' اور ''متشابہات'' ، متشابہات سے مقصود وہی بیانات ہیں جن کا تعلق عالم غیب سے ہے . قرآن کہتا ہے : جو لوگ علم کے پکے اور سمجھ کے سیدھے ہیں وہ ان امور پر ایمان رکھتے ہیں اور ان کی حقیقت معلوم کرنے کی کاوش میں نہیں پڑتے ، کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ یہ امور عقل انسانی کی دست رس سے باہر ہیں . لیکن جو لوگ علم و بصیرت سے محروم ہیں وہ ان میں کاوش کر کے فتنہ پیدا کردیتے ہیں .

ہم ان امور پر کیوں یقین رکھیں ؟ کیوں انہیں بے چون وچرا تسلیم کرلیں ؟ اس لیے کہ بغیر اس کے زندگی کا مسئلہ حل نہیں ہوسکتا . ہم وجدانی طور پر محسوس کرتے ہیں کہ ہماری محسوسات کی سرحد سے آگے بھی کچھ ہونا چاہیے، لیکن ہمیں علم و ادراک کے ذریعے کوئی یقینی بصیرت =

وَ الَّـذِيْنَ يُـؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَـيْـكَ وَ مَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ ۚ وَ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِـنُـوْنَ ؕ ۴

نیز وہ لوگ جو اس (سچائی) پر ایمان رکھتے ہیں جو تم پر (یعنی پیغمبر اسلام پر) نازل ہوئی ہے اور ان تمام (سچائیوں) پر جو تم سے پہلے (یعنی پیغمبر اسلام سے پہلے) نازل ہو چکی ہیں اور (ساتھ ہی) آخرت (کی زندگی) کے لیے بھی ان کے اندر یقین ہے ۴ .

= نہیں ملتی . اگر اس بارے میں یقین کی کوئی صدا ہے تو وہ صرف الہامی ہدایت کی صدا ہے . اگر ہم اس سے انکار کردیں تو پھر ہمارے پاس جہل و تاریکی کے سوا کچھ باقی نہیں رہے گا . ہم نے اس وقت تک علم و ادراک کے ذریعے اس بارے میں جو کچھ معلوم کیا ہے اس میں کوئی یقینی بصیرت ایسی نہیں ہے جو ان حقائق کے خلاف ہو . ہم نے یہاں "یقینی بصیرت" کا لفظ اس لیے کہا کہ عالم غیب کے ان حقائق کے خلاف اس وقت تک جو کچھ کہا گیا ہے وہ اس سے زیادہ نہیں ہے کہ یا تو عدم علم کا اعتراف ہے ، جیسا کہ تمام حکماء قدیم و جدید نے کیا یا پھر انکار ہے تو اس کی بنا تمام ترظنون و تخمینات ہیں ، کوئی ثابت شدہ حقیقت نہیں ہے . قرآن کہتا ہے : تم گمان =

أُولـٰٓئِكَ عَلٰى هُدًى مِّنْ رَّبِّهِمْ ۗ وَأُولـٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا سَوَآءٌ عَلَيْهِمْ ءَاَنْذَرْتَهُمْ اَمْ لَمْ تُنْذِرْهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۝ ٦ خَتَمَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ وَعَلٰى سَمْعِهِمْ ۚ وَعَلٰى اَبْصَارِهِمْ غِشَاوَةٌ ز	تو یقینا یہی لوگ ھیں جو اپنے پروردگار کے (ٹھیرائے) راستے پر ھیں اور یہی ھیں (دنیا اور آخرت میں) کام یابی پانے والے ۝ (لیکن) وہ لوگ جنھوں نے (ایمان کی جگہ) انکار کی راہ اختیار کی (اور سچائی کے سننے

اور قبول کرنے کی استعداد کھو دی) تو (ان کے لیے ھدایت کی تمام صدائیں بے کار ھیں) تم انھیں (انکار حق کے نتائج سے) خبر دار کرو یا نہ کرو وہ ماننے والے نہیں ٦ (٣) . ان کے دلوں اور کانوں پر اللہ نے مہر لگادی اور ان کی آنکھوں پر پردہ پڑگیا (٤) ، سو (جن لوگوں نے اپنا یہ حال بنا لیا ھے وہ کبھی ھدایت نہیں پاسکتے،

= وشك کا حربہ لے کر یقین اور بصیرت کا مقابلہ نہیں کرسکتے. اس بارے میں کتنی ھی کاوش کی جائے لیکن اس سے زیادہ کچھ نہیں کہا جاسکتا جو قرآن نے کہہ دیا ھے .

٦ - دوسری قسم منکرین حق کی، جو قبولیت کی استعداد =

وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ ٥ ۧ كام یابی کی جگه) ان کے لیے
عذاب جاں کاہ ہے ۷ .

= کے لحاظ سے پہلی قسم کے ضد ہیں .

۷ - قرآن کا جب ظہور ہوا تو قبولیت حق کی استعداد کے لحاظ سے تین طرح کے انسانی گروہ موجود تھے:

الف - خدا پرست اور طالب حق گروہ . اس میں کچھ لوگ عرب کے موحدین میں سے تھے ، کچھ یہودیوں اور عیسائیوں میں سے راست باز انسان تھے . اس گروہ نے جونہیں صدائے حق سنی پہچان لیا اور قبول کرلیا .

ب - عام مشرکین عرب جن کے پاس ایمان و خدا پرستی کی کوئی تعلیم موجود نہ تھی ، محض رسوم و اوہام کے پجاری اور تقلید آباء و اجداد کی مخلوق تھے. ان میں سے اکثروں کی طبیعتیں گمراہی و فساد کی پختگی سے اس درجہ مسخ ہو گئی تھیں کہ کتنی ہی اچھی بات کہی جائے ماننے والے نہ تھے. چنانچہ وہ خود کہتے تھے: تمہاری دعوت کے لیے نہ تو ہمارے دلوں میں جگہ ہے نہ کانوں میں سماعت. ہمارے اور تمہارے درمیان مخالفت کی ایک دیوار کھڑی ہوگئی ہے ، ہم تمہاری بات سننے والے نہیں . (۴۱ : ۵)

ج - اہل کتاب یعنی الہامی تعلیمات کے پیرو. ان میں =

=سربرآوردہ گروہ یہودیوں اور عیسائیوں کا تھا۔ یہ دونوں جماعتیں ایمان و خدا پرستی کی مدعی تھیں، اتباع شریعت کا دم بھرتی تھیں، تورات اور انجیل کو کتاب الٰہی مانتی تھیں اور اپنے سوا سب کو دین کی صداقت سے محروم سمجھتی تھیں، مگر دونوں نے ایمان و خدا پرستی کی حقیقت کھو دی تھی اور اعتقاد و عمل کی تمام سچائیوں سے محروم ہو گئے تھے۔

قرآن کہتا ہے: پہلا گروہ میری تعلیم سے فیض یاب ہوگا، دوسرا ماننے والا نہیں، تیسرا اگرچہ ایمان کا مدعی ہے مگر فی الحقیقت ایمان نہیں رکھتا۔

پھر جابجا اہل کتاب کو مخاطب کیا ہے اور ان کی اعتقادی اور عملی گمراہیاں واضح کی ہیں جن کی بنا پر باوجود ادعاء ایمان ان کے ایمان کی نفی کی گئی۔

مسلمانوں کو غور کرنا چاہیئے کہ جو حالت یہود و نصاریٰ کی قرآن نے بیان کی ہے کیا ویسی ہی حالت خود ان کی بھی نہیں ہو گئی ہے! کیا قرآن کا یہ زہرہ گداز اعلان کہ "وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّقُوْلُ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَبِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَمَا هُمْ بِمُؤْمِنِيْنَ" خود ان پر بھی صادق نہیں آرہا؟

یاد رہے کہ تیسرے گروہ کی یہ حالت نفاق سے تعبیر کی گئی ہے؛ لیکن اس نفاق سے مقصود وہ نفاق نہیں ہے جو مکے اور مدینے کے بعض منافقوں کا تھا کہ بظاہر =

وَ مِنَ النَّاسِ مَنْ يَّقُوْلُ اٰمَنَّا	(ان دو قسموں کے آدمیوں کے
بِاللّٰهِ وَ بِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَ مَا هُمْ	علاوہ) کچھ لوگ ایسے بھی ہیں
بِمُؤْمِنِيْنَ ۘ[۸] يُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ	جو کہتے ہیں ہم اللہ پر اور
وَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۚ وَ مَا	آخرت کے دن پر ایمان رکھتے
يَخْدَعُوْنَ اِلَّاۤ اَنْفُسَهُمْ	ہیں، مگر حقیقت یہ ہے کہ وہ
وَ مَا يَشْعُرُوْنَ ؕ[۹] فِيْ قُلُوْبِهِمْ	مؤمن نہیں[۸]. وہ (ایمان کا دعویٰ
مَّرَضٌ ۙ فَزَادَهُمُ اللّٰهُ مَرَضًا ۚ	کرکے) اللہ کو اور ایمان
وَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۢ ۙ بِمَا	والوں کو دھوکا دیتے ہیں،
كَانُوْا يَكْذِبُوْنَ ۝[۱۰]	حالانکہ وہ خود ہی دھوکے میں

پڑے ہیں، اگرچہ (جہل و سرکشی سے) اس کا شعور نہیں رکھتے[۹]. ان کے دلوں میں (انکار کا) روگ ہے. پس اللہ نے (دعوت حق کامیاب کرکے) انہیں اور زیادہ روگی کر دیا اور ان کے لیے عذاب جان کاہ ہوگا، اس لیے کہ اپنی نمایش میں سچے نہیں[۱۰].

= مسلمان ہو گئے تھے، دل میں منکر تھے، وہ دوسرا گروہ ہے اور اس کا ذکر آل عمران اور نساء وغیرھا میں آئے گا.

۸ - تیسری قسم ان لوگوں کی جو اگرچہ خدا پرستی کا=

وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ لَا تُفْسِدُوْا فِى الْاَرْضِ قَالُوْٓا اِنَّمَا نَحْنُ مُصْلِحُوْنَ ۝١١ اَلَآ اِنَّهُمْ هُمُ الْمُفْسِدُوْنَ وَلٰكِنْ لَّا يَشْعُرُوْنَ ۝١٢ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ اٰمِنُوْا كَمَآ اٰمَنَ النَّاسُ قَالُوْٓا اَنُؤْمِنُ كَمَآ اٰمَنَ السُّفَهَآءُ اَلَآ اِنَّهُمْ هُمُ السُّفَهَآءُ وَلٰكِنْ لَّا يَعْلَمُوْنَ ۝١٣

اور جب ان لوگوں سے کہا جاتا ھے کہ ملک میں خرابی نہ پھیلاؤ (اور بد عملیوں سے باز آجاؤ) تو کہتے ھیں: (ھمارے کام خرابی کا باعث کیسے ھوسکتے ھیں) ھم تو سنوارنے والے ھیں ١١. یاد رکھو! یہی لوگ ھیں جو خرابی پھیلانے والے ھیں، اگرچہ (جہل و سرکشی سے اپنی حالت کا) شعور نہیں رکھتے ١٢. اور جب ان لوگوں سے کہا جاتا ھے(٥): ایمان کی راہ اختیار کرو جس طرح اور لوگوں نے اختیار کی ھے تو کہتے ھیں: کیا ھم بھی اسی طرح ایمان لے آئیں جس طرح (یہ) بے وقوف آدمی ایمان لے آئے ھیں (یعنی جس طرح ان لوگوں نے(٦) بے سروسامانی و مظلومی کی حالت میں دعوت حق کا ساتھ دیا، اسی طرح ھم بھی بے وقوف بن کر ساتھ دے دیں؟) یاد رکھو!

= دعویٰ کرتے ھیں مگر فی الحقیقت اس سے محروم ھیں.

١١ و ١٢ — وہ مفسد ھیں مگر اپنے آپ کو مصلح سمجھتے ھیں.

فی الحقیقت یہی لوگ بے وقوف ھیں ، اگرچہ (جہل و غرور کی سرشاری میں اپنی حالت کا) شعور نہیں رکھتے[۱۳] .

وَ اِذَا لَقُوا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا قَالُوْٓا اٰمَنَّا ۚ وَ اِذَا خَلَوْا اِلٰی شَیٰطِیْنِهِمْ ۙ قَالُوْٓا اِنَّا مَعَكُمْ ۙ اِنَّمَا نَحْنُ مُسْتَهْزِءُوْنَ ۝۱۴ اَللّٰهُ یَسْتَهْزِئُ بِهِمْ وَ یَمُدُّهُمْ فِیْ طُغْیَانِهِمْ یَعْمَهُوْنَ ۝۱۵

اور جب یہ لوگ ان لوگوں سے ملتے ھیں جو (دعوت حق پر) ایمان لا چکے ھیں تو کہتے ھیں : ھم ایمان لائے، لیکن جب اپنے شیطانوں کے ساتھ اکیلے میں بیٹھتے ھیں تو کہتے ھیں : ھم تمہارے ساتھ ھیں اور ھمارا اظہار ایمان اس کے سوا کچھ نہ تھا کہ ھم تمسخر کرتے تھے[۱٤] . (یہ لوگ ایمان کے معاملے میں تمسخر کرتے ھیں، حالانکہ) حقیقت یہ ھے کہ خود انہیں کے ساتھ تمسخر ھو رھا ھے کہ اللہ (کے قانون) نے رسی ڈھیلی چھوڑ رکھی ھے اور سرکشی (کے طوفان) میں بھکے چلے جا رھے ھیں [۱۵] .

---

۱۳ - وہ راست بازی کو بے وقوفی اور نفاق کو دانشمندی سمجھتے ھیں .

۱٤ - راست بازوں کی تحقیر اور ایمان والوں کا تمسخر ان لوگوں کا شیوہ ھے .

أُولٰٓئِكَ الَّذِينَ اشْتَرَوُا الضَّلٰلَةَ بِالْهُدٰى فَمَا رَبِحَتْ تِّجَارَتُهُمْ وَمَا كَانُوا مُهْتَدِينَ ۝ ١٦

(یقین کرو!) یہی لوگ ہیں جنہوں نے ہدایت کے بدلے گمراہی مول لی، لیکن نہ تو ان کی تجارت فائدہ مند نکلی نہ ہدایت ہی پر قائم رہے ١٦ .

مَثَلُهُمْ كَمَثَلِ الَّذِي اسْتَوْقَدَ نَارًا فَلَمَّآ أَضَآءَتْ مَا حَوْلَهُ ذَهَبَ اللّٰهُ بِنُورِهِمْ وَتَرَكَهُمْ فِي ظُلُمٰتٍ لَّا يُبْصِرُونَ ۝ ١٧ صُمٌّ بُكْمٌ عُمْيٌ فَهُمْ لَا يَرْجِعُونَ ۝ ١٨

ان لوگوں کی مثال ایسی ہے جیسے ایک آدمی (رات کی تاریکی میں بھٹک رہا تھا، اس) نے (روشنی کے لیے) آگ سلگائی، لیکن جب (آگ سلگ گئی اور اس کے شعلوں سے) آس پاس روشن ہوگیا تو قدرت الٰہی سے ایسا ہوا کہ (اچانک شعلے بجھ گئے اور) روشنی جاتی رہی، نتیجہ یہ نکلا کہ روشنی کے بعد پھر اندھیرا چھا گیا اور آنکھیں اندھی ہو کر رہ گئیں کہ کچھ سجھائی نہیں دیتا ١٧ (٧). بہرے، گونگے، اندھے ہو کر رہ گئے (جن لوگوں کی محرومی و شقاوت کا یہ حال ہے) وہ کبھی اپنی گم گشتگی سے لوٹ نہیں سکتے ١٨.

---

١٧ - تیسری قسم کے لوگوں کی محرومی کی ایک مثال.

اَوْ كَصَيِّبٍ مِّنَ السَّمَآءِ فِيْهِ	یا پھر ان لوگوں کی مثال ایسی
ظُلُمٰتٌ وَّ رَعْدٌ وَّ بَرْقٌ ۚ	سمجھو جیسے آسمان سے پانی کا
يَجْعَلُوْنَ اَصَابِعَهُمْ فِيْٓ اٰذَانِهِمْ	برسنا (۸) کہ اس کے ساتھ کالی
مِّنَ الصَّوَاعِقِ حَذَرَ الْمَوْتِ ؕ	گھٹائیں، بادلوں کی گرج
وَاللّٰهُ مُحِيْطٌۢ بِالْكٰفِرِيْنَ ۝۱۹	اور بجلی کی چمك ہوتی ہے .

(فرض کرو ! دنیا پانی کے لیے بے قرار تھی ' اللہ نے اپنی رحمت سے بارش کا سماں باندھ دیا تو اب ان لوگوں کا حال یہ ہے کہ بارش کی برکتوں کی جگہ صرف اس کی ہول ناکیاں ہی ان کے حصے میں آئی ہیں) بادل جب زور سے گرجتے ہیں تو موت کا ڈر انہیں دھلا دیتا ہے (اس کی گرج تو روك سکتے نہیں) اپنے کانوں میں انگلیاں ٹھونسنے لگتے ہیں ، حالانکہ (اگر بجلی گرنے والی ہی ہو تو ان کے کان بند کر لینے سے رك نہیں جائے گی) اللہ کی قدرت تو (ہر حال میں) منکروں کو گھیرے ہوئے ہے ۱۹ ۔

۱۹ – حق کے ظہور اور محروموں کی محرومی کی دوسری مثال . کائنات خلقت کی ہول ناکیاں بھی خیر و برکت کے لیے ہیں ، لیکن محروموں کے حصے میں خوف و سراسیمگی کے سوا کچھ نہیں آتا .

يَكَادُ الْبَرْقُ يَخْطَفُ اَبْصَارَهُمْ ؕ	(جب) بجلی (زور سے چمکتی
كُلَّمَآ اَضَآءَ لَهُمْ مَّشَوْا فِيْهِ ۙۗ	ھے تو ان کی خیرگی کا یہ حال
وَ اِذَآ اَظْلَمَ عَلَيْهِمْ قَامُوْا ؕ	ھوتا ھے گویا) قریب ھے کہ
وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَذَهَبَ بِسَمْعِهِمْ	بینائی اچك لے . اس کی چمك
وَ اَبْصَارِهِمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ	سے جب فضا روشن ھو جاتی
شَىْءٍ قَدِيْرٌ ۝٢٠	ھے تو دوچار قدم چل لیتے

ع ٢ ٢

ھیں ، جب اندھیرا چھا جاتا ھے تو (ٹھٹك کر) رك جاتے ھیں (۹) .
اگر الله چاھے تو یہ بالکل بہرے اندھے ھو کر رہ جائیں (۱۰)
(اور) یقینا الله ھر بات پر قادر ھے ۲۰ .

۲۰ - یہ دونوں تمثیلیں تیسرے گروہ کی نفسیاتی حالت واضح کرتی ھیں . پہلی تمثیل ظاھر ھے ، دوسری کا مطلب سمجھ لینا چاھیے . اس میں مرکب تشبیہ ھے ، یعنی حالات کے ایك ملے جلے مجموعے کو ایك دوسرے مجموعۂ حالات سے تشبیہ دی ھے .

الف - بارش میں زمین اور زمین کی تمام مخلوقات کے لیے زندگی ھے ، لیکن جب برستی ھے تو بادل گرجتے ھیں ، بجلی چمکتی ھے ، گھٹاؤں سے تاریکی چھا جاتی ھے . مستعد =

= طبیعتیں یہ حالت دیکھ کر گھبراتی نہیں اور سمجھ جاتی ہیں کہ یہ باران رحمت کی برکتوں کا پیش خیمہ ہیں ۔ وہ کوشش کرتی ہیں کہ وقت کی برکت سے جس قدر فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے اٹھا لیں ۔ لیکن جو لوگ دل کے کچے اور استعداد سے محروم ہوتے ہیں وہ بارش کی برکتوں کو تو بھول جاتے ہیں ، ان کے ظہور کے ہنگاموں سے سہمنے لگتے ہیں ۔

فرمایا : یہی حال ان محروموں کا ہے ۔ یہ مدعیان ایمان و شریعت (یعنی اہل کتاب) دعوت حق کے منتظر تھے ، لیکن جب ظاہر ہوئی اور قدرتی طور پر اس کے ساتھ ابتداء ظہور کے مصائب و محن بھی نمودار ہوئے تو ان کی نظر اس کی برکتوں کی طرف نہیں گئی ، مصائب و محن کی آزمایشوں سے سہم کر رہ گئے ، ٹھیک اس طرح جیسے ایک بد بخت بارش کے موسم میں کاشت کاری کرنے کی جگہ بادل کی گرج سے ڈرا سہما کسی کونے میں دبکا پڑا ہو ۔

ب ـ فرض کرو ! ایک شخص اسی عالم میں جا رہا ہے ، جب بجلی کی چمک سے راستہ دکھائی دیتا ہے تو ایک قدم چل لیتا ہے ، جب غائب ہو جاتی ہے تو ٹھٹک کر رہ جاتا ہے ۔ اس کے پاس نہ تو اس کی کوئی روشنی ہے جو راہ دکھائے =

يَـٰٓأَيُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُمْ وَالَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ ۲۱ الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ الْأَرْضَ فِرَاشًا وَالسَّمَآءَ بِنَآءً ص

اے افراد نسل انسانی ! اپنے پروردگار کی عبادت کرو (اس پروردگار کی) جس نے تمھیں پیدا کیا، اور ان سب کو بھی پیدا کیا جو تم سے پہلے گزر چکے ھیں (اور اس لیے پیدا کیا) تاکہ اس کی نافرمانی سے بچو ۲۱ . وہ پروردگار عالم جس نے تمھارے لیے زمین فرش کی طرح بچھادی اور آسمان کو چھت کی طرح بلند کر دیا .

= نہ عزم و ھمت ھے جو بڑھائے لے چلے .

فرمایا: یہی حال ان لوگوں کا ھے جو دین حق کی روشنی کھو چکے ھیں اور جن کے داوں میں خدا پرستی کی روح باقی نہ رھی . یہ بات نہیں ھے کہ دوسرے گروہ کی طرح (یعنی مشرکین عرب کی طرح) چلتے نہ ھوں . چلتے ھیں، مگر اس طرح کہ جب کبھی بجلی کوند گئی دو چار قدم اٹھا دیے، پھر وھی تاریکی ھے اور وھی سراسیمگی .

قرآن نے جابجا ایمان کو روشنی سے تشبیہ دی ھے . مؤمن وہ ھے کہ ھمیشہ اس کی روشنی اس کے آگے رہ نمائی کے لیے موجود ھو " يَسْعَىٰ نُورُهُم بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَبِأَيْمَانِهِم " (۵۷ : ۱۲)

وَّ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَخْرَجَ بِهٖ مِنَ الثَّمَرٰتِ رِزْقًا لَّكُمْ ۚ فَلَا تَجْعَلُوْا لِلّٰهِ اَنْدَادًا وَّ اَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝۲۲ وَ اِنْ كُنْتُمْ فِيْ رَيْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلٰى عَبْدِنَا فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّنْ مِّثْلِهٖ ص

اور (پھر تم دیکھ رھے ھو کہ وھی ھے) جو آسمان سے پانی برساتا ھے جس سے زمین شاداب ھوجاتی ھے اور طرح طرح کے پھل تمہاری غذا کے لیے پیدا ھوجاتے ھیں ۔ پس (جب خالقیت اسی کی خالقیت ھے اور ربوبیت اسی کی ربوبیت تو) ایسا نہ کرو کہ اس کے ساتھ کسی دوسری ہستی کو شریك اور ھم پایہ بناؤ اور تم جانتے ھو (کہ اس کے سوا کوئی نہیں ھے) ۲۲ ۔ اور (دیکھو!) اگر تمھیں اس (کلام) کی سچائی میں شك ھے جو ھم نے اپنے بندے پر (یعنی پیغمبر اسلام پر) نازل کیا ھے تو (اس کا فیصلہ بہت آسان ھے ۔ اگر یہ محض ایك انسانی دماغ کی بناوٹ ھے تو تم بھی انسان ھو، زیادہ نہیں) اس کی سی ایك سورت ھی بنا لاؤ،

۲۱ و ۲۲ - توحید الٰہی کی تلقین اور خالقیت اور ربوبیت سے استدلال جس کا یقین انسان کی فطرت میں ھے ۔

وَادۡعُوۡا شُهَدَآءَكُمۡ مِّنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ اِنۡ كُنۡتُمۡ صٰدِقِيۡنَ ۝٢٣ فَاِنۡ لَّمۡ تَفۡعَلُوۡا وَلَنۡ تَفۡعَلُوۡا فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِىۡ وَقُوۡدُهَا النَّاسُ وَالۡحِجَارَةُ ۖۚ اُعِدَّتۡ لِلۡكٰفِرِيۡنَ ۝٢٤ وَبَشِّرِ الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَهُمۡ جَنّٰتٍ تَجۡرِىۡ مِنۡ تَحۡتِهَا الۡاَنۡهٰرُ ؕ

اور اللہ کے سوا جن (طاقتوں) کو تم نے اپنا حمایتی سمجھ رکھا ہے ان سب کو بھی اپنی مدد کے لیے بلا لو [اگر تم سچے ہو (١١)] ٢٣ پھر اگر تم ایسا نہ کر سکو اور (حقیقت یہ ہے کہ) کبھی نہ کر سکو گے تو اس آگ کے عذاب سے ڈرو (جو لکڑی کی جگہ) انسان اور پتھر کے ایندھن سے سلگتی ہے (اور) منکرین حق کے لیے تیار ہے ٢٤ . (لیکن ہاں) جن لوگوں نے (انکار و سرکشی کی جگہ) ایمان کی راہ اختیار کی اور ان کے کام بھی اچھے ہوئے تو ان کے لیے (آگ کی جگہ ابدی راحت کے) باغوں کی بشارت ہے (سرسبز و شاداب باغ) جن کے نیچے نہریں بہ رہی ہیں (اور اس لیے وہ کبھی خشک ہونے والے نہیں) .

---

٢٣ و ٢٤ - رسالت اور وحی .

كُلَّمَا رُزِقُوْا مِنْهَا مِنْ ثَمَرَةٍ	جب کبھی ان باغوں کا کوئی
رِّزْقًا لا قَالُوْا هٰذَا الَّذِیْ	پھل ان کے حصے میں آئے گا
رُزِقْنَا مِنْ قَبْلُ لا وَ اُتُوْا بِه	(یعنی بہشتی زندگی کی کوئی
مُتَشَابِهًا ط وَ لَهُمْ فِيْهَآ اَزْوَاجٌ	نعمت ان کے حصے میں آئے
مُّطَهَّرَةٌ ق وَّ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝٢٥	گی) تو بول اٹھیں گے: یہ تو وہ
اِنَّ اللّٰهَ لَا يَسْتَحْيٖٓ اَنْ يَّضْرِبَ	نعمت ھے جو پہلے ھمیں دی
مَثَلًا مَّا بَعُوْضَةً فَمَا فَوْقَهَا ط	جا چکی ھے (یعنی نیک عمل کا وہ

اجر ھے جس کے ملنے کی ھمیں دنیا میں خبر دی جاچکی ھے) اور (یہ اس لیے کہیں گے کہ) باھم دگر ملتی جلتی ہوئی چیزیں ان کے سامنے آئیں گی (یعنی جیسا کچھ ان کا عمل تھا ٹھیک ویسی ھی بہشتی زندگی کی نعمت بھی ھوگی). علاوہ بریں ان کے لیے نیک اور پارسا بیویاں ھوں گی اور ان کی راحت ھمیشگی کی راحت ھوگی (کہ اسے کبھی زوال نہیں) ٢٥ . اللہ (کا کلام جو انسانوں کو ان کی سمجھ کے مطابق مخاطب کرنا چاھتا ھے) اس بات سے نہیں جھجکتا کہ کسی (حقیقت کے سمجھانے کے لیے کسی حقیر سے حقیر چیز کی) مثال سے کام لے، مثلاً مچھر کی یا اس سے بھی زیادہ کسی حقیر چیز کی.

فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا	پس جو لوگ ایمان رکھتے ھیں
فَيَعْلَمُوْنَ اَنَّهُ الْحَقُّ مِنْ	وہ (مثالیں سن کر ان کی دانائی
رَّبِّهِمْ ۚ وَاَمَّا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا	میں غور کرتے ھیں اور) جان
فَيَقُوْلُوْنَ مَاذَآ اَرَادَ اللّٰهُ	لیتے ھیں کہ یہ جو کچھ ھے ان
بِهٰذَا مَثَلًا ۘ يُضِلُّ بِهٖ كَثِيْرًا ۙ	کے پروردگار کی طرف سے
وَّيَهْدِىْ بِهٖ كَثِيْرًا ۭ وَمَا	ھے. لیکن جن لوگوں نے انکار
يُضِلُّ بِهٖٓ اِلَّا الْفٰسِقِيْنَ ۙ ۲۶	حق کی راہ اختیار کی ھے تو وہ
الَّذِيْنَ يَنْقُضُوْنَ عَهْدَ اللّٰهِ	(جہل اور کج فہمی سے حقیقت
مِنْۢ بَعْدِ مِيْثَاقِهٖ ۠ وَيَقْطَعُوْنَ	نہیں پاسکتے. وہ) کہتے ھیں:

بھلا ایسی مثال بیان کرنے سے اللہ کا مطلب کیا ھو سکتا ھے؟ (۱۲) پس کتنے ھی انسان ھیں جن کے حصے میں اس سے گم راھی آئے گی اور کتنے ھی ھیں جن پر (اس کی سمجھ بوجھ سے) راہ (سعادت) کھل جائے گی اور (خدا کا قانون یہ ھے کہ) وہ گم راہ نہیں کرتا مگر انھیں لوگوں کو جو (ھدایت کی تمام حدیں توڑ کر) فاسق ھو گئے ھیں ۲۶. (فاسق کون ھیں؟ فاسق وہ ھیں) جو احکام الٰہی کی اطاعت کا

۲۶- سنت الٰہی یہ ھے کہ وحی کا کلام انسانی بول چال کے مطابق ھوتا ھے اور بیان حقائق کے لیے مثالیں ضروری ھیں.

مَآ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖٓ اَنْ يُّوْصَلَ وَيُفْسِدُوْنَ فِي الْاَرْضِ ؕ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ۝۲۷ كَيْفَ تَكْفُرُوْنَ بِاللّٰهِ وَكُنْتُمْ اَمْوَاتًا فَاَحْيَاكُمْ ۚ ثُمَّ يُمِيْتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيْكُمْ ثُمَّ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ۝۲۸

عہد کر کے پھرا سے توڑ ڈالتے ھیں اور جن رشتوں کے جوڑنے کا خدا نے حکم دیا ھے ان کے کاٹنے میں بے باك ھیں اور (اپنی بد عملیوں اور سرکشیوں سے) ملك میں فساد پھیلاتے ھیں. (سو جن لوگوں کی شقاوتوں کا یہ حال ھے وہ ھمیشہ گمراھی کی چال ھی چلیں گے اور فی الحقیقت) یہی لوگ ھیں جن کے لیے سراسر نامرادی اور نقصان ھے ۲۷. (اے افراد نسل انسانی!) تم کس طرح اللہ سے (اور اس کی عبادت سے) انکار کر سکتے ھو جب کہ حالت یہ ھے کہ تمہارا وجود نہ تھا اس نے زندگی بخشی، پھر وھی ھے جو زندگی کے بعد موت طاری کرتا ھے اور موت کے بعد دوبارہ زندگی بخشے گا اور بالآخر تم سب کو اسی کے حضور لوٹنا ھے ۲۸.

---

۲۸ - آخرت کی زندگی اور پہلی پیدایش سے دوسری پیدایش پر استدلال.

هُوَ الَّذِي خَلَقَ لَكُم مَّا فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا ۚ ثُمَّ اسْتَوَىٰ إِلَى السَّمَاءِ فَسَوَّاهُنَّ سَبْعَ سَمَاوَاتٍ ۚ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ﴿۲۹﴾ وَإِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلَائِكَةِ إِنِّي جَاعِلٌ فِي الْأَرْضِ خَلِيفَةً ۖ قَالُوا أَتَجْعَلُ فِيهَا مَن يُفْسِدُ فِيهَا وَيَسْفِكُ الدِّمَاءَ ع ۳

(اور دیکھو!) یہ اسی (پروردگار) کی کار فرمائی ھے کہ اس نے زمین کی ساری چیزیں تمھارے لیے پیدا کیں (تاکہ جس طرح چاھو ان سے کام لو) پھر وہ آسمان کی طرف متوجہ ھوا اور سات آسمان درست کر دیے. (جن سے طرح طرح کے فوائد تمھیں حاصل ھوتے ھیں) اور وہ ھر چیز کا علم رکھنے والا ھے۲۹.

اور (اے پیغمبر! اس حقیقت پر غور کرو) جب ایسا ھوا تھا کہ تمھارے پروردگار نے فرشتوں سے کہا: میں زمین میں ایك خلیفہ بنانے والا ھوں. فرشتوں نے عرض کیا: کیا ایسی ھستی کو خلیفہ بنایا جا رھا ھے جو زمین میں خرابی پھیلائے گی اور خوں ریزی کرے گی؟

۲۹-زمین کی مخلوقات میں نوع انسانی کی برتری اور مخلوقات ارضی کا اس لیے ھونا تاکہ انسان انھیں اپنے کام میں لائے.

وَنَحْنُ نُسَبِّحُ بِحَمْدِكَ	حالانکہ ہم تیری حمد و ثنا کرتے
وَنُقَدِّسُ لَكَ ۚ قَالَ اِنِّیْٓ اَعْلَمُ	ہوئے تیری پاکی و قدوسی کا
مَالَا تَعْلَمُوْنَ ۝ ٣٠ وَعَلَّمَ اٰدَمَ	اقرار کرتے ہیں (تیری مشیت
الْاَسْمَآءَ كُلَّهَا ثُمَّ عَرَضَهُمْ	برائی سے پاك اور تیرا کام نقصان
عَلَى الْمَلٰٓئِكَةِ ۙ فَقَالَ اَنْبِئُوْنِیْ	سے منزہ ہے) ۔ اللہ نے کہا :
بِاَسْمَآءِ هٰٓؤُلَآءِ اِنْ كُنْتُمْ	میری نظر جس حقیقت پر ہے
صٰدِقِیْنَ ۝ ٣١ قَالُوْا سُبْحٰنَكَ	تمہیں اس کی خبر نہیں ۳۰ ۔
لَا عِلْمَ لَنَآ اِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا ؕ	(پھر جب ایسا ہوا کہ مشیت
اِنَّكَ اَنْتَ الْعَلِیْمُ الْحَكِیْمُ ۝ ٣٢	الٰہی نے جو کچھ چاہا ظہور

میں آ گیا) اور آدم نے (یہاں تك معنوی ترقی کی کہ) تعلیم الٰہی سے تمام چیزوں کے نام معلوم کر لیے تو اللہ نے فرشتوں کے سامنے وہ (تمام حقائق) پیش کر دیے اور فرمایا: اگر تم (اپنے شبہ میں درستی پر ہو تو بتاؤ ان (حقائق) کے نام کیا ہیں؟ ۳۱ فرشتوں نے عرض کیا: خدایا ساری پاکیاں اور بڑائیاں تیرے ہی لیے ہیں۔ ہم تو اتنا جانتے ہیں جتنا تو نے ہمیں سکھلا دیا ہے، علم تیرا علم ہے اور حکمت تیری حکمت ۳۲ .

۳۰۔ انسان کا زمین میں خدا کا خلیفہ ہونا. نوع انسانی کی معنوی تکمیل، آدم کا ظہور اور قوموں کی ہدایت و ضلالت کی ابتدا.

قَالَ يَآدَمُ اَنْبِئْهُم بِاَسْمَآئِهِمْ ج	(جب فرشتوں نےاس طرح
فَلَمَّآ اَنْبَاَهُم بِاَسْمَآئِهِمْ لا	اپنے عجز کا اعتراف کرلیا تو)
قَالَ اَلَمْ اَقُل لَّكُمْ اِنِّیٓ اَعْلَمُ	حکم الٰہی ہوا : اے آدم ! تم
غَيْبَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ لا	(اب) فرشتوں کو ان (حقائق)
وَاَعْلَمُ مَا تُبْدُوْنَ وَمَا	کے نام بتادو . جب آدم نے
كُنْتُمْ تَكْتُمُوْنَ ۝ ٣٣	بتادیے تو اللہ نے فرمایا : کیا
وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا	میں نے تم سے نہیں کہا تھا کہ
لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ ط	آسمان اور زمین کے تمام غیب
اَبٰى وَاسْتَكْبَرَ وَكَانَ	مجھ پر روشن ہیں اور جو کچھ تم
مِنَ الْكٰفِرِيْنَ ۝ ٣٤	ظاہر کرتے ہو وہ بھی میرے

علم میں ہے اور جو کچھ تم چھپاتے تھے وہ بھی مجھ سے مخفی نہیں ٣٣ . اور (پھر دیکھو !) جب ایسا ہوا تھا کہ ہم نے فرشتوں کو حکم دیا : آدم کے آگے سر بسجود ہو جاؤ . وہ جھک گئے ، مگر ابلیس کی گردن نہیں جھکی ، اس نے نہ مانا اور گھمنڈ کیا اور حقیقت یہ ہے کہ وہ منکروں میں سے تھا ٣٤ .

٣٤- فرشتوں کا آدم کے سامنے سر بسجود ہوجانا مگر ابلیس =

وَقُلْنَا يٰٓاٰدَمُ اسْكُنْ اَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ وَكُلَا مِنْهَا رَغَدًا حَيْثُ شِئْتُمَا ص وَلَا تَقْرَبَا هٰذِهِ الشَّجَرَةَ فَتَكُوْنَا مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ۔ ٣٥ فَاَزَلَّهُمَا الشَّيْطٰنُ عَنْهَا فَاَخْرَجَهُمَا مِمَّا كَانَا فِيْهِ ع وَقُلْنَا اهْبِطُوْا بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ ج وَلَكُمْ فِي الْاَرْضِ مُسْتَقَرٌّ وَّمَتَاعٌ اِلٰى حِيْنٍ ٥ ٣٦

پھر (ایسا ہوا کہ) ہم نے آدم سے کہا: اے آدم! تو اور تیری بیوی دونوں جنت میں رہو، جس طرح چاہو کھاؤ پیو، امن چین کی زندگی بسر کرو، مگر (دیکھو!) وہ جو ایك درخت ہے تو کبھی اس کے پاس بھی نہ پھٹکنا. اگر تم اس کے قریب گئے تو (نتیجہ یہ نکلے گا کہ) حد سے تجاوز کر بیٹھو گے اور ان لوگوں میں سے ہو جاؤ گے جو زیادتی کرنے والے ہیں ٣٥.

پھر (ایسا ہوا کہ) شیطان کی وسوسہ اندازی نے ان دونوں کے قدم ڈگمگا دیے اور یہ اسی کا نتیجہ تھا کہ جیسی کچھ (راحت وسکون کی) زندگی بسر کر رہے تھے، اس سے نکلنا پڑا.

[illegible] انکار کرنا، آدم کی بہشتی زندگی اور شجر ممنوع.

خدا کا حکم ہوا: یہاں سے نکل جاؤ . تم میں سے ہر وجود دوسرے کا دشمن ہے . اب تمہیں (جنت کی جگہ) زمین میں رہنا ہے اور ایك خاص وقت تك کے لیے (جو علم الٰہی میں مقرر ہو چکا ہے) اس سے فائدہ اٹھانا ہے ٣٦ .

فَتَلَقّٰٓی اٰدَمُ مِنْ رَّبِّہٖ کَلِمٰتٍ فَتَابَ عَلَیْہِ ؕ اِنَّہٗ ھُوَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ ۝٣٧ قُلْنَا اھْبِطُوْا مِنْھَا جَمِیْعًا ج فَاِمَّا یَاْتِیَنَّکُمْ مِّنِّیْ ھُدًی فَمَنْ تَبِعَ ھُدَایَ فَلَا خَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ ۝٣٨

پھر (ایسا ہوا کہ) آدم نے اپنے پروردگار کی تعلیم سے چند کلمات معلوم کر لیے (جن کے لیے اس کے حضور قبولیت تھی) پس اللہ نے اس کی توبہ قبول کرلی اور بلا شبہ وہی ہے جو رحمت سے درگذر کرنے والا ہے (اور اس کی درگذر کی کوئی انتہا نہیں) ٣٧ . (آدم کی توبہ قبول ہوگئی (١٣) اور) ہمارا حکم ہوا: اب تم سب یہاں سے نکل چلو (اور جس نئی زندگی کا دروازہ تم پر کھولا جارہا ہے اسے اختیار کرو) لیکن (یاد رکھو!) جب کبھی ایسا ہوگا کہ ہماری جانب سے تم پر راہ (حق) کھولی جائے گی تو (تمہارے لیے دو ہی راہیں

٣٦ و ٣٧ – آدم کی لغزش، اعتراف قصور، قبولیت توبہ اور ایك نئی زندگی کا آغاز .

ھوں گی) جو کوئی ھدایت کی پیروی کرے گا (۱٤) اس کے لیے کسی طرح کی غمگینی نہیں ۳۸ ۔

وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا	جو کوئی انکار کرے گا اور
بِاٰيٰتِنَآ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ	ھماری نشانیاں جھٹلائے گا وہ
هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝ ۳۹	دوزخی گروہ میں سے ھوگا ،
يٰبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اذْكُرُوْا	ھمیشہ عذاب میں رھنے والا ۳۹.
نِعْمَتِيَ الَّتِيْٓ اَنْعَمْتُ عَلَيْكُمْ	اے بنی اسرائیل ! میری نعمت
وَاَوْفُوْا بِعَهْدِيْٓ اُوْفِ بِعَهْدِكُمْ ۚ	یاد کرو ، وہ نعمت جس سے میں
وَاِيَّايَ فَارْهَبُوْنِ ۝ ٤۰	نے تمھیں سرفراز کیا تھا . اور

(دیکھو!) اپنا عہد پورا کرو (جو ھدایت قبول کرنے اور اس پر کاربند ھونے کا عہد ھے) میں بھی اپنا عہد پورا کروں گا (جو ھدایت پر کاربند ھونے والوں کے لیے کامرانی و سعادت کا عہد ھے) . اور (دیکھو!) میرے سوا کوئی نہیں . پس دوسروں سے نہیں ، صرف مجھی سے ڈرو . ٤۰ .

---

۳۸ و ۳۹ - وحی الٰہی کی ھدایت اور انسان کی سعادت و شقاوت کا قانون .

٤۰ - وحی الٰہی کی ھدایت کا جاری ھونا اور اس سلسلے میں بنی اسرائیل سے خطاب کہ کتاب اللہ کے سب سے بڑے حامل وھی سمجھے جاتے تھے .

وَاٰمِنُوْا بِمَآ اَنْزَلْتُ مُصَدِّقًا
لِّمَا مَعَكُمْ وَلَا تَكُوْنُوْٓا اَوَّلَ
كَافِرٍۢ بِهٖ ص وَلَا تَشْتَرُوْا بِاٰيٰتِيْ
ثَمَنًا قَلِيْلًا ز وَّاِيَّايَ فَاتَّقُوْنِ ۝٤١
وَلَا تَلْبِسُوا الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ
وَتَكْتُمُوا الْحَقَّ وَاَنْتُمْ
تَعْلَمُوْنَ ۝٤٢ وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ
وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَارْكَعُوْا
مَعَ الرّٰكِعِيْنَ ۝٤٣

اور اس کلام پر ایمان لاؤ
جو میں نے نازل کیا ہے
اور جو اس کلام کی تصدیق
کرتا ہوا نمایاں ہوا ہے جو
تمہارے پاس (پہلے سے) موجود
ہے. اور ایسا نہ کرو کہ اس کے
انکار میں (شقاوت کا) پہلا
قدم جو اٹھے وہ تمہارا ہو [اور
میری آیتوں کو حقیر رقم کے بدلے
نہ بیچو (۱۵)] اور (دیکھو!) میرے سوا کوئی نہیں. پس میری
نافرمانی سے بچو ۴۱ . اور ایسا نہ کرو کہ حق کو باطل کے ساتھ
ملا کر مشتبہ بنادو اور حق کو چھپاؤ، حالانکہ تم جانتے ہو
(حقیقت حال کیا ہے) ۴۲.

نماز قائم کرو (جس کی حقیقت تم نے کھو دی ہے) زکوٰۃ
ادا کرو (جس کا تم میں اخلاص باقی نہیں رہا) اور جب اللہ کے
حضور جھکنے والے جھکیں تو ان کے ساتھ تم بھی سر نیاز
جھکا دو ۴۳.

اَتَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبِرِّ	تم لوگوں کو نیکی کا حکم دیتے
وَتَنْسَوْنَ اَنْفُسَكُمْ وَاَنْتُمْ	هو مگر خود اپنی خبر نہیں لیتے
تَتْلُوْنَ الْكِتٰبَ ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ۝۴۴	که تمهارے کاموں کا کیا حال
وَاسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ ؕ	هے ، حالانکه خدا کی کتاب
وَاِنَّهَا لَكَبِيْرَةٌ اِلَّا عَلَى	تمهارے پاس هے اور هميشه
الْخٰشِعِيْنَ ۝۴۵ الَّذِيْنَ يَظُنُّوْنَ	تلاوت کرتے رهتے هو (۱۶) .
اَنَّهُمْ مُّلٰقُوْا رَبِّهِمْ وَاَنَّهُمْ	(افسوس تمهاری عقلوں پر!) کیا
اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ ۝۴۶	اتنی موٹی سی بات بھی تمهاری سمجھ میں نہیں آتی ۴۴ .

ع ۱

اور (دیکھو!) صبر اور نماز (کی قوتوں) سے (اپنی اصلاح میں) مدد لو (۱۷) لیکن نماز ایك ایسا عمل هے جو (انسان کی راحت طلب طبیعت پر) بہت هی کٹھن گزرتا هے ، البته جن لوگوں کے دل الله کے حضور جھکے هوے هیں ۴۵ . (اور) جو سمجھتے هیں انهیں اپنے پروردگار سے ملنا اور (بالآخر) اس کے حضور لوٹنا هے تو ان پر یه عمل کٹھن نہیں هو سکتا (۱۸) ۴۶ .

۴۵ - ”صبر“ اور ”نماز“ دو بڑی روحانی قوتیں هیں =

يٰبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اذْكُرُوْا نِعْمَتِيَ الَّتِيْٓ اَنْعَمْتُ عَلَيْكُمْ وَاَنِّيْ فَضَّلْتُكُمْ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ۝٤٧	اے بنی اسرائیل! میری نعمتیں یاد کرو جن سے میں نے تمھیں سرفراز کیا تھا اور (خصوصاً) یہ (نعمت) کہ دنیا کی قوموں پر تمھیں فضیلت دی تھی۴۷.
وَاتَّقُوْا يَوْمًا لَّا تَجْزِيْ نَفْسٌ عَنْ نَّفْسٍ شَيْـًٔا وَّلَا يُقْبَلُ مِنْهَا شَفَاعَةٌ وَّلَا يُؤْخَذُ مِنْهَا عَدْلٌ وَّلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ ۝٤٨	اس دن کی پکڑ سے ڈرو جب کہ (انسان کی کوئی کوشش بھی اسے برے کاموں کے نتیجوں سے نہیں بچا سکے گی.
وَاِذْ نَجَّيْنٰكُمْ مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ يَسُوْمُوْنَكُمْ سُوْٓءَ الْعَذَابِ	(اس دن) نہ تو کوئی انسان

دوسرے انسان کے کام آئے گا، نہ کسی کی سفارش سنی جائے گی، نہ کسی طرح کا بدلا قبول کیا جائے گا اور نہ کہیں سے کسی طرح کی مدد ملے گی ۴۸. اور (اپنی تاریخ حیات کا وہ وقت یاد کرو) جب ہم نے تمھیں خاندان فرعون (کی غلامی) سے جنھوں نے تمھیں نہایت سخت عذاب میں ڈال رکھا تھا، نجات دی تھی.

= جن سے اصلاح نفس اور انقلاب حال میں مدد لی جا سکتی ہے.

۴۷ - بنی اسرائیل کے ایام و وقائع کا تذکرہ اور قوموں =

يُذَبِّحُونَ اَبْنَآءَكُمْ وَيَسْتَحْيُونَ	وہ تمہارے لڑکوں کو بے دریغ
نِسَآءَكُمْ ۭ وَفِىْ ذٰلِكُمْ بَلَآءٌ	ذبح کر ڈالتے (تاکہ تمہاری نسل
مِّنْ رَّبِّكُمْ عَظِيْمٌ ۝۴۹	نابود ہو جائے) اور تمہاری
وَاِذْ فَرَقْنَا بِكُمُ الْبَحْرَ	عورتوں کو زندہ چھوڑ دیتے
فَاَنْجَيْنٰكُمْ وَاَغْرَقْنَآ اٰلَ	(تاکہ حکمراں قوم کی لونڈیاں
فِرْعَوْنَ وَاَنْتُمْ تَنْظُرُوْنَ ۝۵۰	بن کر زندگی بسر کریں) اور

فی الحقیقت اس صورت حال میں تمہارے پروردگار کی طرف سے تمہارے لیے بڑی ھی آزمایش تھی ۴۹. اور (پھر وہ وقت یاد کرو) جب (تم مصر سے نکلے تھے اور فرعون تمہارا تعاقب کر رھا تھا) ھم نے سمندر کا پانی اس طرح الگ الگ کر دیا کہ تم بچ نکلے، مگر فرعون کا گروہ غرق ھوگیا اور تم (کنارے پر کھڑے) دیکھ رھے تھے ۵۰.

= کی ھدایت و ضلالت کے حقائق.

۴۹- مصر کے فرعونیوں کی غلامی سے نجات اور کتاب و فرقان کا عطیہ، لیکن بنی اسرائیل کا مصری بت پرستی کی طرف مائل ھو جانا اور گوسالہ پرستی شروع کر دینی.

وَ اِذْ وٰعَدْنَا مُوْسٰى اَرْبَعِيْنَ	اور (پھر وہ واقعہ بھی یاد کرو)
لَيْلَةً ثُمَّ اتَّخَذْتُمُ الْعِجْلَ	جب ہم نے موسیٰ سے چالیس
مِنْۢ بَعْدِهٖ وَاَنْتُمْ ظٰلِمُوْنَ ۝ ۵۱	راتوں والا وعدہ کیا تھا . پھر
ثُمَّ عَفَوْنَا عَنْكُمْ مِّنْۢ بَعْدِ	(جب ایسا ہوا کہ وہ چالیس دن
ذٰلِكَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝ ۵۲	کے لیے تمھیں چھوڑ کر پہاڑ پر

چلا گیا تو اس کے جاتے ہی) تم نے ایک بچھڑے کی پرستش اختیار کرلی اور تم راہ حق سے ہٹ گئے تھے ۵۱ . (یہ تمھاری بڑی ہی گمراہی تھی) لیکن ہم نے (اپنی رحمت سے) درگذر کی (۱۹) تاکہ اللہ کی بخشایشوں کی قدر کرو .

وَ اِذْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ	اور (پھر وہ واقعہ بھی یاد کرو)
وَالْفُرْقَانَ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ۝ ۵۳	جب ہم نے (چالیس راتوں والا
وَ اِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ يٰقَوْمِ	وعدہ پورا کیا تھا اور) موسیٰ

کو الکتاب (یعنی تورات) اور الفرقان (یعنی حق و باطل میں امتیاز کرنے والی قوت) عطا فرمائی تھی ، تاکہ تم پر (سعادت و فلاح کی) راہ کھل جائے ۵۳ . اور (پھر وہ وقت) جب موسیٰ (کتاب الٰہی کا عطیہ لے کر پہاڑ سے اترا تھا اور تمھیں ایک بچھڑے کی پوجا میں سرگرم دیکھ کر) پکار اٹھا تھا : اے میری قوم ! (افسوس تمھاری حق فراموشی پر)

اَنَّكُمْ ظَلَمْتُمْ اَنْفُسَكُمْ	تم نے بچھڑے کی پوجا کرکے خود
بِاتِّخَاذِكُمُ الْعِجْلَ فَتُوْبُوْٓا اِلٰى	اپنے ھاتھوں اپنے کو تباہ کردیا ھے.
بَارِئِكُمْ فَاقْتُلُوْٓا اَنْفُسَكُمْ	پس چاھیے که اپنے خالق کے
ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ عِنْدَ	حضور توبه کرو اور (گوساله
بَارِئِكُمْ فَتَابَ عَلَيْكُمْ	پرستی کے بدلے) اپنی جانوں کو قتل
اِنَّهٗ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ۝ ٥٤	کرو. اسی میں خدا کے نزدیک
وَاِذْ قُلْتُمْ يٰمُوْسٰى لَنْ نُّؤْمِنَ	تمهارے لیے بهتری ھے. چنانچه
لَكَ حَتّٰى نَرَى اللّٰهَ جَهْرَةً	تمهاری توبه قبول کرلی گئی اور الله
فَاَخَذَتْكُمُ الصّٰعِقَةُ وَاَنْتُمْ	بڑا ھی رحمت والا اور رحمت
تَنْظُرُوْنَ ۝ ٥٥	سے درگذر کرنے والا ھے ٥٤.

اور (پھر وہ واقعه یاد کرو) جب تم نے کها تها: اے موسیٰ! هم کبھی تم پر یقین کرنے والے نهیں جب تك که کهلے طور پر الله کو (تم سے بات کرتا هوا) نه دیکھ لیں. پھر (تمهیں یاد ھے که اس کم راهانه جسارت کا نتیجه کیا نکلا تها، یه نکلا تها که) بجلی کے کڑاکے نے (اچانك) آ گهیرا اور تم نظر اٹھائے تك رھے تھے ٥٥.

ثُمَّ بَعَثْنٰكُمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَوْتِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝۵۶ وَظَلَّلْنَا عَلَيْكُمُ الْغَمَامَ وَاَنْزَلْنَا عَلَيْكُمُ الْمَنَّ وَالسَّلْوٰى ۭ كُلُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ ۭ وَمَا ظَلَمُوْنَا

پھر ہم نے تمہیں اس ہلاکت کے بعد (دوبارہ) اٹھا کھڑا کیا (۲۰) تاکہ اپنے آپ کو نعمت الٰہی کا قدر شناس ثابت کرو ۵۶.

اور (پھر جب ایسا ہوا تھا کہ صحراء سینا کی بے آب و گیاہ سرزمین میں دھوپ کی شدت اور غذا کے نہ ملنے سے تم ہلاک ہو جانے والے تھے تو) ہم نے تمہارے سروں پر ابر کا سایہ پھیلا دیا اور من اور سلویٰ (۲۱) کی غذا فراہم کر دی (تم سے کہا گیا) خدا نے تمہاری غذا کے لیے جو اچھی چیزیں مہیا کر دی ہیں انہیں بفراغت کھاؤ اور کسی طرح کی تنگی محسوس نہ کرو (لیکن اس پر بھی تم اپنی بدعملیوں سے باز نہ آئے. غور کرو!) تم نے (اپنی ناشکریوں سے) ہمارا کیا بگاڑا،

---

۵۵ - بنی اسرائیل کی یہ گمراہی کہ ان کے دلوں میں وحی الٰہی پر کامل یقین نہ تھا.

وَلٰكِنْ كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ	خود اپنا ھی نقصان کرتے رہے ۵۷ .
يَظْلِمُوْنَ ۝ ۵۷ وَاِذْ قُلْنَا ادْخُلُوْا	اور (پھر کیا اس وقت کی یاد
هٰذِهِ الْقَرْيَةَ فَكُلُوْا مِنْهَا	بھی تمھارے اندر عبرت پیدا
حَيْثُ شِئْتُمْ رَغَدًا وَّ ادْخُلُوا	نہیں کر سکتی) جب (ایك شہر
الْبَابَ سُجَّدًا وَّ قُوْلُوْا	کی آبادی تمھارے سامنے تھی،
حِطَّةٌ نَّغْفِرْ لَكُمْ خَطٰيٰكُمْ ؕ	اور) ہم نے حکم دیا تھا کہ اس
وَسَنَزِيْدُ الْمُحْسِنِيْنَ ۝ ۵۸	آبادی میں (فتح مندانہ) داخل

ہوجاؤ اور پھر کھاؤ پیو، آرام چین کی زندگی بسر کرو . لیکن (۲۲) جب شہر کے دروازے میں قدم رکھو تو تمھارے سر اللہ کے حضور جھکے ہوئے ہوں اور تمھاری زبانوں پر توبہ و استغفار کا کلمہ جاری ہو کہ "حطة، حطة" (خدایا! ہمیں گناہوں کی آلودگی سے پاك کردے . اگر تم نے ایسا کیا تو) اللہ تمھاری خطائیں معاف کر دے گا اور (اس کا قانون یہی ھے کہ) نیك کردار انسانوں کے اعمال میں برکت دیتا ھے اور ان کے اجر میں فراوانی ہوتی رہتی ھے ۵۸ .

---

۵۷ - صحراء سینا کی، بے آب وگیاہ سرزمین میں زندگی کی =

فَبَدَّلَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا قَوْلًا	لیکن (پھر ایسا ہوا کہ) تم میں
غَيْرَ الَّذِىْ قِيْلَ لَهُمْ	سے ان لوگوں نے جن کی راہ
فَاَنْزَلْنَا عَلَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا	ظلم و شرارت کی راہ تھی ،
رِجْزًا مِّنَ السَّمَآءِ بِمَا كَانُوْا	خدا کی بتلائی ہوئی بات ایک
يَفْسُقُوْنَ ۵۹ وَاِذِ اسْتَسْقٰى	دوسری بات سے بدل ڈالی
مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ فَقُلْنَا اضْرِبْ	(اور عجز و عبودیت کی جگہ
بِّعَصَاكَ الْحَجَرَ	غفلت و غرور میں مبتلا ہوگئے)

ع ٦ ٦

نتیجہ یہ نکلا کہ ظلم و شرارت کرنے والوں پر ہم نے آسمان سے عذاب نازل کیا اور یہ ان کی نافرمانیوں کی سزا تھی ۵۹ ۔
اور (پھر وہ واقعہ بھی یاد کرو) جب موسیٰ نے اپنی قوم کے لیے پانی طلب کیا تھا اور ہم نے حکم دیا تھا: اپنی لاٹھی سے پہاڑ کی چٹان پر ضرب لگاؤ (تم دیکھو گے کہ پانی تمہارے لیے

= تمام ضروریات کا مہیا ہو جانا لیکن بنی اسرائیل کا کفران نعمت کرنا ۔

۵۸ - بنی اسرائیل کی یہ گمراہی کہ جب انہیں فتح و کامرانی عطا کی گئی تو عبودیت و نیاز کی جگہ غفلت و غرور میں مبتلا ہوگئے ۔

فَانْفَجَرَتْ مِنْهُ اثْنَتَا عَشْرَةَ	موجود ہے . موسیٰ نے اس
عَيْنًا ۭ قَدْ عَلِمَ كُلُّ اُنَاسٍ	حکم کی تعمیل کی) چنانچہ بارہ
مَّشْرَبَهُمْ ۭ كُلُوْا وَ اشْرَبُوْا	چشمے پھوٹ نکلے اور تمام لوگوں
مِنْ رِّزْقِ اللّٰهِ وَ لَا تَعْثَوْا	نے اپنے اپنے پانی لینے کی جگہ
فِی الْاَرْضِ مُفْسِدِيْنَ ۝ ٦٠	معلوم کرلی. (اس وقت تم سے
وَ اِذْ قُلْتُمْ يٰمُوْسٰى لَنْ	کہا گیا تھا(۲۳)) کھاؤ پیو، خدا
نَّصْبِرَ عَلٰى طَعَامٍ وَّاحِدٍ فَادْعُ	کی بخشایش سے فائدہ اٹھاؤ(۲٤)
لَنَا رَبَّكَ يُخْرِجْ لَنَا مِمَّا	اور اس سر زمین میں جھگڑا
تُنْۢبِتُ الْاَرْضُ مِنْۢ بَقْلِهَا	فساد نہ کرو۶۰ .

اور (پھر دیکھو ! تمھاری تاریخ حیات کا وہ واقعہ بھی کس درجہ عبرت انگیز ہے) جب تم نے موسیٰ سے کہا تھا ہم سے یہ نہیں ہو سکتا کہ ایك ہی طرح کے کھانے پر قناعت کرلیں (۲۵) پس اپنے پروردگار سے دعا کرو ہمارے لیے وہ تمام چیزیں پیدا کردی جائیں جو زمین کی پیداوار ہیں : سبزی ،

٦٠ ـ صحراء سینا میں پانی کے چشموں کا نمایاں ہوجانا ، لیکن بنی اسرائیل کا پانی کے لیے آپس میں جھگڑنا اور فتنہ و فساد پھیلانا .

وَقِثَّآئِهَا وَفُومِهَا وَعَدَسِهَا	ترکاری، گیہوں، دال، پیاز، لہسن
وَبَصَلِهَا ؕ قَالَ اَتَسْتَبْدِلُوْنَ	(وغیرہ جو مصر میں ہم کھایا
الَّذِیْ هُوَ اَدْنٰی بِالَّذِیْ هُوَ خَیْرٌ ؕ	کرتے تھے) موسیٰ نے یہ سن
اِهْبِطُوْا مِصْرًا فَاِنَّ لَكُمْ	کر کہا (افسوس تمہاری غفلت،
مَّا سَاَلْتُمْ ؕ وَضُرِبَتْ عَلَیْهِمُ	اور بے حسی پر !) کیا تم چاہتے
الذِّلَّةُ وَالْمَسْكَنَةُ ؕ وَبَآءُوْ	ہو ایک ادنیٰ سی بات کے لیے
بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰهِ ؕ ذٰلِكَ	(یعنی غذا کی لذت کے لیے)
بِاَنَّهُمْ كَانُوْا یَكْفُرُوْنَ بِاٰیٰتِ	اس (مقصد عظیم) سے دست
اللّٰهِ وَیَقْتُلُوْنَ النَّبِیّٖنَ	بردار ہو جاؤ جس میں (بڑی ہی)
بِغَیْرِ الْحَقِّ ؕ ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا	خیر و برکت ہے (یعنی قومی
وَّكَانُوْا یَعْتَدُوْنَ ۝ ٦١ ۧ	آزادی و سعادت سے؟ اچھا،

اگر تمہاری غفلت و بدبختی کا یہی حال ہے تو) یہاں سے نکلو شہر کی راہ لو، وہاں یہ تمام چیزیں مل جائیں گی جن کے لیے ترس رہے ہو (٢٦) بہرحال بنی اسرائیل پر خواری و نامرادی کی مار پڑی اور خدا کے غضب کے سزاوار ہوے۔ اور یہ

اس لیے ہوا کہ خدا کی آیتوں سے انکار کرتے تھے اور اس کے نبیوں کے نا حق قتل میں بے باک تھے. اور (گمراھی و شقاوت کی یہ روح ان میں) اس لیے (پیدا ھو گئی) کہ (اطاعت کی جگہ) سرکشی سما گئی تھی اور تمام حدیں توڑ کر بے لگام ہو گئے تھے[61] .

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ الَّذِيْنَ	(۲۷) جو لوگ (پیغمبر اسلام پر)
هَادُوْا وَ النَّصٰرٰى وَ الصّٰبِـِٔيْنَ	ایمان لاچکے ھیں وہ ھوں یا وہ
مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَ الْيَوْمِ الْاٰخِرِ	لوگ ھوں جو یہودی ھیں یا
وَ عَمِلَ صَالِحًا فَلَهُمْ اَجْرُهُمْ	نصاری اور صابی ہوں (کوئی ہو
عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ وَ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ	اور کسی گروہ بندی میں سے ھو)

۶۱ - محکومی و غلامی سے قوم کا اخلاق پست ہو جاتا ھے اور بلند مقاصد کے لیے جوش و عزم باقی نہیں رھتا بنی اسرائیل فراعنۂ مصر کی غلامی سے آزاد ھو گئے تھے اور قومی عظمت کا مستقبل ان کے سامنے تھا ، لیکن وہ ان حقیر راحتوں کے لیے ترستے تھے جو مصر کی غلامانہ زندگی میں میسر تھیں، اور وہ چھوٹی چھوٹی تکلیفیں شاق گزرتی تھیں جو آزادی و عظمت کی راہ میں پیش آتی تھیں .

وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿۶۲﴾ لیکن جو کوئی بھی خدا پر اور آخرت کے دن پر ایمان لایا اور اس کے اعمال بھی اچھے ہوے تو وہ اپنے ایمان و عمل کا اجر اپنے پروردگار سے ضرور پائے گا. اس کے لیے نہ تو کسی طرح کا کھٹکا ہوگا نہ کسی طرح کی غمگینی ۶۲ .

وَاِذْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَكُمْ وَرَفَعْنَا فَوْقَكُمُ الطُّوْرَ ؕ خُذُوْا مَآ اٰتَيْنٰكُمْ بِقُوَّةٍ اور (پھر اپنی تاریخ حیات کا وہ وقت بھی یاد کرو) جب ہم نے تم سے تمہارا عہد لیا تھا (اور یہ وہ وقت تھا کہ تم نیچے کھڑے تھے) اور کوہ طور

۶۲- اس اصل عظیم کا اعلان کہ سعادت و نجات ایمان وعمل سے وابستہ ہے، نسل وخاندان یا مذہبی گروہ بندی کو اس میں کوئی دخل نہیں. یہودی جب ایمان وعمل سے محروم ہوگئے تو نہ تو ان کی نسل ان کے کام آئی، نہ یہودیت کی گروہ بندی سود مند ہو سکی. خدا کے قانون نے یہ نہیں دیکھا کہ وہ کون ہیں اور کس گروہ بندی سے تعلق رکھتے ہیں، بلکہ صرف یہ دیکھا کہ عمل کا کیا حال ہے اور پھر جب آزمایش عمل میں پورے نہ اترے تو مغضوب و نامراد ہوگئے .

وَّاذْكُرُوْا مَا فِيْهِ لَعَلَّكُمْ	کی چوٹیاں تم پر بلند کردی گئی
تَتَّقُوْنَ ۝٦٣	تھیں: دیکھو! جو کتاب تمھیں

دی گئی ھے اس پر مضبوطی کے ساتھ جم جاؤ اور جو کچھ اس میں بیان کیا گیا ھے اسے ھمیشه یاد رکھو (اور یه اس لیے ھے) تا که تم (نافرمانی سے) بچو ٦٣ ۔

ثُمَّ تَوَلَّيْتُمْ مِّنْ م بَعْدِ ذٰلِكَ ع	لیکن پھر تم اپنے عہد سے پھر گئے (٢٨)
فَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ	اور اگر الله کا فضل اور اس کی
لَكُنْتُمْ مِّنَ الْخٰسِرِيْنَ ۝٦٤	رحمت تمھارا ساتھ نه دیتی تو
وَلَقَدْ عَلِمْتُمُ الَّذِيْنَ	(تمھاری گمراھی کی چال تو ایسی
اعْتَدَوْا مِنْكُمْ فِي السَّبْتِ	تھی که) فوراً ھی تباھی کے حوالے
فَقُلْنَا لَهُمْ كُوْنُوْا قِرَدَةً	ھوجاتے ٦٤ . اور یقیناً تم ان لوگوں
خٰسِئِيْنَ ۝٦٥ فَجَعَلْنٰهَا نَكَالًا لِّمَا	کے حال سے بے خبر نہیں ھو
بَيْنَ يَدَيْهَا وَمَا خَلْفَهَا	جو تمھیں میں سے تھے اور
وَمَوْعِظَةً لِّلْمُتَّقِيْنَ ۝٦٦	جنھوں نے ''سبت'' (یعنی

تعطیل اور عبادت کے مقدس دن) کے معاملے میں راست بازی

٦٣ - بنی اسرائیل کی یه گمراھی که شریعت کے احکام پر=

کی حدیں توڑ ڈالی تھیں (یعنی حکم شریعت سے بچنے کے لیے حیلوں اور مکاریوں سے کام لیا تھا) (۲۹) ہم نے کہا: ذلیل و خوار بندروں کی طرح ہو جاؤ (انسانوں کے پاس سے ہمیشہ دھتکارے نکالے جاؤ گے)٦٥ ۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا اور ہم نے اس معاملے کو ان سب کے لیے جن کے سامنے ہوا اور ان کے لیے بھی جو بعد کو پیدا ہوئے تازیانۂ عبرت بنادیا اور ان لوگوں کے لیے جو متقی ہیں اس میں نصیحت و دانائی رکھ دی ٦٦ ۔

وَاِذْ قَالَ مُوْسٰی لِقَوْمِهٖۤ اِنَّ اللّٰهَ یَاْمُرُكُمْ اَنْ تَذْبَحُوْا بَقَرَةً ؕ قَالُوْۤا اَتَتَّخِذُنَا هُزُوًا ؕ قَالَ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ اَنْ اَكُوْنَ مِنَ الْجٰهِلِیْنَ ٦٧ قَالُوا ادْعُ لَنَا رَبَّكَ یُبَیِّنْ لَّنَا مَا هِیَ ؕ

اور (پھر وہ معاملہ یاد کرو) جب موسیٰ نے اپنی قوم سے یہ بات کہی تھی کہ خدا کا حکم ہے ایک گائے ذبح کردو (بجائے اس کے کہ راست بازی کے ساتھ اس پر عمل کرتے، لگے طرح طرح کی کٹ حجتیاں کرنے) (۳۰) کہنے لگے:

= سچائی کے ساتھ عمل نہیں کرتے تھے اور ان سے بچنے کے لیے طرح طرح کے شرعی حیلے گھڑ لیتے تھے، یعنی محض نمائشی طور پر تو ان کی تعمیل کر لیتے لیکن جو کچھ حقیقی مقصد تھا وہ پورا نہ کرتے۔

معلوم ھوتا ھے کہ تم ھمارے ساتھ تمسخر کر رھے ھو ۔ موسیٰ نے کہا : نعوذ باللہ ! اگر میں (احکام الٰہی کی تبلیغ میں تمسخر کروں اور) جاھلوں کا سا شیوہ اختیار کروں ٦٧ ۔ یہ سن کروہ بولے (اگر ایسا ھی ھے تو) اپنے پروردگار سے درخواست کرو وہ کھول کر بیان کردے کہ کس طرح کا جانور ذبح کرنا چاھیے (یعنی ھمیں تفصیلات معلوم ھونی چاھییں)

قَالَ اِنَّهٗ يَقُوْلُ اِنَّهَا بَقَرَةٌ	موسیٰ نے کہا : خدا کا حکم یہ
لَّا فَارِضٌ وَّلَا بِكْرٌ ؕ عَوَانٌۢ	ھے کہ ایسی گائے ھو جو نہ تو
بَيْنَ ذٰلِكَ ؕ فَافْعَلُوْا	بالکل بوڑھی ھو نہ بالکل بچھیا ،
مَا تُؤْمَرُوْنَ ۝٦٨ قَالُوا ادْعُ لَنَا	درمیانی عمر کی ھو اور اب
رَبَّكَ يُبَيِّنْ لَّنَا مَا لَوْنُهَا ؕ قَالَ	(کہ تمھیں تفصیل کے ساتھ حکم
اِنَّهٗ يَقُوْلُ اِنَّهَا بَقَرَةٌ صَفْرَآءُ لا	مل گیا ھے) چاھیے کہ اس کی
فَاقِعٌ لَّوْنُهَا تَسُرُّ النّٰظِرِيْنَ ۝٦٩	تعمیل کرو ٦٨ ۔ (لیکن انھوں نے

٦٧ - کثرت سوال اور تعمق فی الدین کی گم راھی ، یعنی احکام حق کی سیدھی سادی اطاعت کرنے کی جگہ ردّ وکد کرنا ، طرح طرح کے سوالات گھڑنا ، بلا ضرورت باریک بینیاں کرنی اور دقیقہ سنجیاں کرنی اور شریعت =

پہلے سوال کا جواب پا کر ایک دوسرا سوال کھڑا کر دیا) کہنے لگے : اپنے پروردگار سے درخواست کرو وہ یہ بھی بتادے کہ جانور کا رنگ کیسا ہونا چاہیے. موسیٰ نے کہا: حکم الٰہی یہ ہے کہ اس کا رنگ پیلا ہو، خوب گہرا پیلا، ایسا کہ دیکھنے والوں کا جی دیکھ کر خوش ہو جائے ٦٩.

قَالُوا ادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُبَيِّنْ لَّنَا مَا هِيَ لا إِنَّ الْبَقَرَ تَشٰبَهَ عَلَيْنَا ط وَ إِنَّآ إِنْ شَآءَ اللهُ لَمُهْتَدُونَ ٧٠ قَالَ إِنَّهُ يَقُولُ إِنَّهَا بَقَرَةٌ لَّا ذَلُولٌ تُثِيرُ الْاَرْضَ وَلَا تَسْقِي الْحَرْثَ ج مُسَلَّمَةٌ لَّا شِيَةَ فِيهَا ط قَالُوا الْئٰنَ جِئْتَ بِالْحَقِّ ط فَذَبَحُوهَا وَمَا كَادُوا يَفْعَلُونَ ع ٧١

(جب رنگ کی خصوصیت بھی معین ہو چکی تو انہوں نے ایک اور الجھاؤ پیدا کر دیا) کہنے لگے (ان ساری باتوں کے بعد بھی) ہمارے لیے جانور کی پہچان مشکل ہے. اپنے پروردگار سے کہو کہ (اور زیادہ کھول کے) بتادے کہ جانور کیسا ہونا چاہیے ان شاء الله ہم ضرور پتا لگالیں گے ٧٠.

ع ٨ ٨

= کی سادگی اور آسانی کو سختی اور پیچیدگی سے بدل دینا.
(حکم ذبح کے لیے گنتی، باب ١٩: ٢ اور استثنا، باب ٢١: ٣ دیکھو)

اس پر موسیٰ نے کہا اللہ فرماتا ھے: ایسی گاے ھو جو نہ تو کبھی ھل میں جوتی گئی ھو نہ کبھی آب پاشی کے لیے کام میں لائی گئی ھو، پوری طرح صحیح سالم، داغ دھبے سے پاك و صاف. (جب معاملہ اس حد تك پہنچ گیا تو پھر عاجز ھوکر) بولے (ھاں!) اب تم نے ٹھیك ٹھیك بات بتادی. چنانچہ جانور ذبح کیا گیا اگرچہ ایسا کرنے پر وہ (دل سے) آمادہ نہ تھے ۷۱.

وَاِذْ قَتَلْتُمْ نَفْسًا فَادّٰرَءْتُمْ فِيْهَا ؕ وَاللّٰهُ مُخْرِجٌ مَّا كُنْتُمْ تَكْتُمُوْنَ ۝۷۲ فَقُلْنَا اضْرِبُوْهُ بِبَعْضِهَا ؕ كَذٰلِكَ يُحْيِ اللّٰهُ الْمَوْتٰى ۙ وَيُرِيْكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ۝۷۳ ثُمَّ قَسَتْ قُلُوْبُكُمْ مِّنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ فَهِيَ كَالْحِجَارَةِ اَوْ اَشَدُّ قَسْوَةً ؕ وَاِنَّ مِنَ الْحِجَارَةِ لَمَا يَتَفَجَّرُ مِنْهُ الْاَنْهٰرُ ؕ

اور (پھر غور کرو وہ واقعہ) جب تم نے (یعنی تمھاری قوم نے) ایك جان ھلاك کردی تھی اور اس کی نسبت آپس میں جھگڑتے اور ایك دوسرے پر الزام لگاتے تھے اور جو بات تم چھپانی چاھتے تھے خدا اسے آشکارا کردینے والا تھا ۷۲. چنانچہ ایسا ھوا کہ ھم نے حکم دیا: اس (شخص) پر (جو فی الحقیقت

قاتل تھا) مقتول کے بعض (اجزاء جسم) سے ضرب لگاؤ. (جب ایسا کیا گیا تو حقیقت کھل گئی اور قاتل کی شخصیت معلوم ہو گئی) اللہ اسی طرح مردوں کو زندگی بخشتا اور تمہیں اپنی (قدرت و حکمت کی) نشانیاں دکھلاتا ھے تاکہ سمجھ بوجھ سے کام لو ۷۳.

اور پھر (۳۱) تمہارے دل سخت پڑ گئے، ایسے سخت گویا پتھر کی چٹانیں ھیں. (نہیں) بلکہ پتھر سے بھی زیادہ سخت، کیوں کہ پتھروں میں تو بعض پتھر ایسے بھی ھیں جن میں سے پانی کے چشمے پھوٹ نکلتے ھیں.

وَإِنَّ مِنْهَا لَمَا يَشَّقَّقُ فَيَخْرُجُ مِنْهُ الْمَآءُ ؕ وَإِنَّ مِنْهَا لَمَا يَهْبِطُ مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ ؕ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُونَ ۝۷۴ أَفَتَطْمَعُونَ أَنْ يُّؤْمِنُوا لَكُمْ وَقَدْ كَانَ فَرِيقٌ مِّنْهُمْ يَسْمَعُونَ كَلٰمَ اللّٰهِ

اور انھیں پتھروں میں ایسی چٹانیں بھی ھیں جو شق ھو کر دو ٹکڑے ھو جاتی ھیں اور ان میں سے پانی اپنی راہ نکال لیتا ھے. اور پھر انھیں میں وہ چٹانیں بھی ھیں جو خوف الٰہی سے (لرز کر) گر پڑتی ھیں.

---

۷۲ و ۷۳ - بنی اسرائیل کا قتل نفس میں بے باک ھو جانا جو شریعت الٰہی کے رو سے انسان کا بڑے سے بڑا جرم ھے.

ثُمَّ يُحَرِّفُونَهُ مِنْ بَعْدِ مَا عَقَلُوهُ وَهُمْ يَعْلَمُونَ۝٧٥

(٣٢) (پس افسوس ان دلوں پر جن کے آگے پتھر کی سختی اور چٹانوں کا جماؤ بھی ماند پڑ جائے) اور (یاد رکھو!) خدا (کا قانون) تمہارے کرتوتوں کی طرف سے غافل نہیں ہے (٣٣)٧٤.

(٣٤) (مسلمانو!) کیا تم توقع رکھتے ہو کہ یہ لوگ (کلام حق پر غور کریں گے اور اس کی سچائی پرکھ کر) تمہاری بات مان لیں گے، حالانکہ ان میں ایک گروہ ایسا تھا جو الله کا کلام سنتا تھا اور اس کا مطلب سمجھتا تھا، لیکن پھر بھی جان بوجھ کر اس میں تحریف کر دیتا تھا (یعنی اس کا مطلب بدل دیتا تھا) (٣٥) ٧٥.

---

٧٤ - بنی اسرائیل کی قلبی و اخلاقی حالت کا انتہائی تنزل حتی کہ اس حالت کا پیدا ہو جانا جب عبرت پذیری اور تنبہ کی استعداد یك قلم معدوم ہو جاتی ہے اور فکر انسان اپنی تباہ شدہ حالت پر قانع و مطمئن ہو جاتا ہے.

٧٥ - بنی اسرائیل کے گزشتہ ایام و وقائع کے ذکر کے بعد ان کے موجودہ اعمال و اقوال پر تبصرہ. ان کی اعتقادی اور عملی گم راہیوں کی تشریح اور دین الٰہی کے حجج و براہین. سب سے پہلی اور بنیادی گم راہی یہ ہے کہ نہ تو کتاب الله کا سچا علم باقی رہا ہے نہ سچا عمل.

وَ اِذَا لَقُوا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قَالُوْٓا اٰمَنَّا ۚ وَ اِذَا خَلَا بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ قَالُوْٓا اَتُحَدِّثُوْنَهُمْ بِمَا فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ لِيُحَآجُّوْكُمْ بِهٖ عِنْدَ رَبِّكُمْ ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ۝٧٦ اَوَ لَا يَعْلَمُوْنَ اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا يُسِرُّوْنَ وَ مَا يُعْلِنُوْنَ ۝٧٧ وَ مِنْهُمْ اُمِّيُّوْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ الْكِتٰبَ اِلَّآ اَمَانِيَّ وَ اِنْ هُمْ اِلَّا يَظُنُّوْنَ ۝٧٨

النصف

اور (دیکھو ! ان کا حال تو یہ ہے کہ) جب یہ ایمان والوں سے ملتے ہیں تو اپنے آپ کو مؤمن ظاہر کرتے ہیں ، لیکن جب اکیلے میں ایک دوسرے سے باتیں کرتے ہیں تو کہتے ہیں : جو کچھ تمہیں خدا نے (تورات کا) علم دیا ہے وہ ان لوگوں پر کیوں ظاہر کرتے ہو؟ کیا اس لیے کہ وہ تمہارے خلاف تمہارے پروردگار کے حضور اس سے دلیل پکڑیں (یعنی تورات سے تمہارے خلاف دلیل لائیں) کیا (اتنی موٹی سی بات بھی) تم نہیں سمجھتے؟ (٣٦)(افسوس ان کے دعوۓ ایمان وحق پرستی پر !) کیا یہ نہیں جانتے کہ =

(معامله انسان سے نہیں بلکه الله سے ھے اور) الله کے علم سے کوئی بات چھپی نہیں ؟ وہ جو کچھ چھپا رکھتے ھیں اسے بھی وہ جانتا ھے اور جو کچھ ظاھر کرتے ھیں وہ بھی اس کے سامنے ھے[۷۷] .

اور پھر (۳۷) انھیں میں وہ لوگ بھی ھیں جو ان پڑھ ھیں اور جہاں تك كتاب الٰہی کا تعلق ھے (خوش اعتقادی کی) آرزوؤں اور ولولوں کے سوا اور کچھ نہیں جانتے اور محض وھمون گمانوں میں مگن ھیں ۷۸ .

فَوَيۡلٌ لِّلَّذِيۡنَ يَكۡتُبُوۡنَ الۡكِتٰبَ بِاَيۡدِيۡهِمۡ ثُمَّ يَقُوۡلُوۡنَ هٰذَا مِنۡ عِنۡدِ اللّٰهِ لِيَشۡتَرُوۡا بِهٖ ثَمَنًا قَلِيۡلًا ؕ

پس افسوس ان پر جن کا شیوہ یہ ھے کہ خود اپنے ھاتھ سے کتاب لکھتے ھیں (یعنی اپنی رایوں اور خواھشوں کے مطابق احکام شرع کی کتابیں بناتے ھیں) پھر لوگوں سے کہتے ھیں یہ الله کی طرف سے ھے (یعنی اس میں جو کچھ لکھا ھے وہ کتاب الٰہی کے احکام ھیں) اور یہ سب کچھ اس لیے کرتے ھیں تا کہ اس کے بدلے میں ایك حقیر سی قیمت دنیوی فائدے کی حاصل کر لیں .

۷۸- ان کے علماء حق فروش ھیں اور عوام کا سرمایۂ دین =

فَوَيْلٌ لَّهُمْ مِّمَّا كَتَبَتْ
أَيْدِيهِمْ وَوَيْلٌ لَّهُمْ
مِّمَّا يَكْسِبُونَ ۝ ٧٩
وَقَالُوا لَنْ تَمَسَّنَا النَّارُ
إِلَّا أَيَّامًا مَّعْدُودَةً ۚ قُلْ
أَتَّخَذْتُمْ عِنْدَ اللّٰهِ عَهْدًا فَلَنْ
يُّخْلِفَ اللّٰهُ عَهْدَهٗٓ أَمْ تَقُولُونَ
عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُونَ ۝ ٨٠

پس افسوس اس پر جو کچھ ان کے هاتھ لکھتے هیں اور افسوس اس پر جو کچھ وہ اس ذریعے سے کماتے هیں ۷۹. یہ لوگ (یعنے یهودی) کهتے هیں: جهنم کی آگ همیں کبهی چهونے والی نهیں (کیوں کہ هماری امت خدا کے نزدیك نجات پائی هوئی امت هے) اگر هم آگ میں ڈالے بهی جائیں گے تو (اس لیے نهیں کہ همیشہ عذاب میں رهیں بلکہ) صرف چند گنے هوے دنوں

= خوش اعتقادی کی آرزوؤں اور جهالت کے ولولوں کے سوا کچھ نهیں هے.

۷۹ – یهودیوں کے علماء کی یہ گم راهی کہ کتاب الله کے احکام پر اپنی رایوں اور خواهشوں کو ترجیح دیتے اور پهر اپنے گهڑے هوے حکموں اور مسئلوں کو کتاب الله کی طرح واجب العمل بتاتے.

کے لیے (تاکہ گناہ کے میل کچیل سے پاك و صاف ھو کر پھر جنت میں جا داخل ھوں. اے پیغمبر! ان لوگوں سے) کہہ دو: یہ بات جو تم کہتے ھو تو (دو حالتوں سے خالی نہیں: یا تو) تم نے خدا سے (غیر مشروط) نجات کا کوئی پٹا لکھوا لیا ھے کہ اب وہ اس کے خلاف جا نہیں سکتا اور یا پھر تم خدا کے نام پر ایك ایسی بات کہہ رھے ھو جس کے لیے تمہارے پاس کوئی علم نہیں ۸۰ .

بَلٰی مَنْ كَسَبَ سَيِّئَةً نہیں ، (آخرت کی نجات کسی

وَّاَحَاطَتْ بِهٖ خَطِيْٓـئَتُهٗ فَاُولٰٓئِكَ ایك گروہ ھی کی میراث نہیں ھے

---

۸۰ - یہودیوں کی یہ گمراھی کہ سمجھتے تھے ان کی امت نجات یافتہ امت ھے ، اس لیے ممکن نہیں کہ کوئی یہودی ھمیشہ کے لیے دوزخ میں ڈالا جائے.

قرآن ان کے اس زعم باطل کا رد کرتا ھے اور کہتا ھے: جنت و دوزخ کی تقسیم قوموں کی تقسیم کی بنا پر نہیں ھے کہ کسی خاص قوم کے لیے جنت ھو اور باقی کے لیے دوزخ ، بلکہ اس کا تمام تر دار و مدار ایمان و عمل پر ھے. جس انسان نے بھی اپنے اعمال کے ذریعے برائی کمائی اس کے لیے برائی یعنی عذاب ھے اور جس کسی نے بھی اپنے اعمال کے ذریعے اچھائی کمائی اس کے لیے اچھائی یعنی نجات ھے ، خواہ وہ کوئی ھو اور کسی گروہ بندی کا ھو.

اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا	که هر حال میں اسی کے لیے هو
خٰلِدُوْنَ ۝٨١ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا	خدا کا قانون تو یہ ھے کہ
وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اُولٰٓئِكَ	کوئی انسان هو اور کسی گروہ
اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ۚ هُمْ فِيْهَا	کا هو لیکن) جس کسی نے
خٰلِدُوْنَ ۝٨٢ وَاِذْ اَخَذْنَا	بھی اپنے کاموں سے برائی
مِيْثَاقَ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ	کمائی اور اس کے گناهوں نے
لَا تَعْبُدُوْنَ اِلَّا اللّٰهَ قف	اسے گھیرے میں لے لیا تو وہ
وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا وَّذِي	دوزخی گروہ میں سے ھے،
الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ	همیشہ دوزخ میں رهنے والا ۸۱.
وَقُوْلُوْا لِلنَّاسِ حُسْنًا	اور جو کوئی بھی ایمان لایا
وَّاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا	اور اس کے کام بھی اچھے
الزَّكٰوةَ ۭ ثُمَّ تَوَلَّيْتُمْ اِلَّا	هوے تو وہ بهشتی گروہ میں
قَلِيْلًا مِّنْكُمْ وَاَنْتُمْ	سے ھے، همیشہ بهشت میں
مُّعْرِضُوْنَ ۝٨٣	رهنے والا ۸۲. اور (پھر وہ وقت

ع ٩ ٩

یاد کرو) جب ہم نے بنی اسرائیل سے عہد لیا تھا (وہ عہد کیا تھا؟ کیا اسرائیلیت کے گھمنڈ اور یہودی گروہ بندی کی نجات یافتگی کا عہد تھا؟ نہیں، ایمان و عمل کا عہد تھا) اللہ کے سوا اور کسی کی عبادت نہ کرنا، ماں باپ کے ساتھ احسان کرنا، عزیزوں قریبوں کے ساتھ نیکی سے پیش آنا، یتیموں مسکینوں کی خبر گیری کرنا، تمام انسانوں سے اچھا برتاؤ کرنا، نماز قائم کرنی، زکواۃ ادا کرنی. (ایمان وعمل کی یہی بنیادی سچائیاں ہیں جن کا تم سے عہد لیا گیا تھا) لیکن تم اس عہد پر قائم نہیں رہے اور ایک تھوڑی تعداد کے سوا سب الٹی چال چلے اور حقیقت یہ ہے کہ (ہدایت کی طرف سے) تمہارے رخ ہی پھرے ہوئے ہیں ۸۳ .

وَ اِذْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَكُمْ	اور (پھر وہ معاملہ یاد کرو)
لَا تَسْفِكُوْنَ دِمَآءَكُمْ	جب ایسا ہوا تھا کہ ہم نے تم
وَ لَا تُخْرِجُوْنَ اَنْفُسَكُمْ	سے عہد لیا تھا: آپس میں ایک
مِّنْ دِيَارِكُمْ ثُمَّ اَقْرَرْتُمْ	دوسرے کا خون نہیں بہاؤ گے
وَ اَنْتُمْ تَشْهَدُوْنَ ۝ ۸۴	اور نہ اپنے آپ کو (یعنی اپنی

جماعت کے افراد کو) جلا وطن کرو گے تم نے اس کا اقرار کیا تھا اور تم (اب بھی) یہ بات مانتے ہو ۸۴ .

۸۴ ـ پیروان مذہب کی گمراہی کی وہ حالت جب کہ =

ثُمَّ اَنْتُمْ هٰٓؤُلَاۤءِ تَقْتُلُوْنَ	لیکن پھر (دیکھو!) تم ھی وہ
اَنْفُسَكُمْ وَ تُخْرِجُوْنَ فَرِيْقًا	اقرار کرنے والی جماعت ھو
مِّنْكُمْ مِّنْ دِيَارِهِمْ تَظٰهَرُوْنَ	جس کے افراد ایك دوسرے
عَلَيْهِمْ بِالْاِثْمِ وَ الْعُدْوَانِ	کو بے دریغ قتل کرتے ھیں

اور ایك فریق دوسرے فریق کے خلاف ظلم و معصیت سے جتھا بندی کرکے اسے اس کے وطن سے نکال باھر کرتا ھے (اور تم میں سے کسی کو بھی یہ بات یاد نہیں آتی کہ اس بارے میں خدا کی شریعت کے احکام کیا ھیں؟)

= اتباع دین کی روح یك قلم مفقود ھوجاتی ھے اور دین داری کی نمایش صرف اس لیے کی جاتی ھے تاکہ نفسانی خواھشوں اور کام جوئیوں کے لیے اسے آلۂ کار بنایا جائے . اس صورت حال کا لازمی نتیجہ یہ ھوتا ھے کہ شریعت کے بنیادی اور اصولی احکام پر تو کوئی توجہ نہیں کرتا ، لیکن چھوٹی چھوٹی باتوں پر جو نمایش اور ریا کاری کا ذریعہ ھو سکتی ھیں اور جن کے کرنے میں کچھ چھوڑنا اور کھونا نہیں پڑتا بہت زور دیا جاتا ھے ، حالانکہ اگر ان اصولی باتوں پر ٹھیك ٹھیك عمل کیا جاتا تو یہ فروعی خلاف ورزیاں ظھور ھی میں نہ آتیں . علماء یہود اسی گم راھی میں مبتلا تھے .

وَاِنْ يَّاْتُوْكُمْ اُسٰرٰى	لیکن پھر جب ایسا ہوتا ہے کہ
تُفٰدُوْهُمْ وَهُوَ مُحَرَّمٌ عَلَيْكُمْ	تمہارے جلا وطن کیے ہوئے
اِخْرَاجُهُمْ ؕ اَفَتُؤْمِنُوْنَ	آدمی (دشمنوں کے ہاتھ پڑ جاتے
بِبَعْضِ الْكِتٰبِ وَتَكْفُرُوْنَ	ہیں اور) قیدی ہو کر تمہارے
بِبَعْضٍ ۚ فَمَا جَزَآءُ مَنْ يَّفْعَلُ	سامنے آتے ہیں تو تم فدیہ
ذٰلِكَ مِنْكُمْ اِلَّا خِزْيٌ فِي	دے کر چھڑا لیتے ہو (اور
الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ	کہتے ہو: شریعت کی رو سے
يُرَدُّوْنَ اِلٰٓى اَشَدِّ الْعَذَابِ ؕ	ایسا کرنا ضروری ہے) حالانکہ
وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا	(اگر شریعت کے حکموں کا
تَعْمَلُوْنَ ﴿٨٥﴾	تمہیں اتنا ہی پاس ہے تو

شریعت کی رو سے تو) یہی بات حرام تھی کہ انہیں ان کے گھروں اور بستیوں سے جلا وطن کر دو (۳۸) ۔ (پھر یہ کم راہی کی کیسی انتہا ہے کہ قیدیوں کے چھڑانے اور ان کے فدیے کے لیے مال جمع کرنے میں تو شریعت یاد آجاتی ہے، لیکن اس ظلم و معصیت کے وقت یاد نہیں آتی جس کی وجہ سے وہ دشمنوں کے ہاتھ پڑے

اور قید ہوئے) کیا یہ اس لیے ہے کہ کتاب الٰہی کا کچھ حصہ تو تم مانتے ہو اور کچھ حصے سے منکر ہو؟ (۳۹)۔ پھر (بتلاؤ!) تم میں سے جن لوگوں کے کاموں کا یہ حال ہے انہیں پاداش عمل میں اس کے سوا کیا مل سکتا ہے کہ دنیا میں ذلت و رسوائی ہو اور قیامت کے دن سخت سے سخت عذاب! (یاد رکھو!) اللہ (کا قانون جزاء) تمہارے کاموں کی طرف سے غافل نہیں ہے ۸۵.

اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اشْتَرَوُا	یقیناً یہی لوگ ہیں جنھوں نے
الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا بِالْاٰخِرَةِ ز	آخرت (کی زندگی) تاراج
فَلَا يُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ	کرکے دنیا کی زندگی مول لی
وَلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ ۸۶ وَلَقَدْ	ہے (پس ایسے لوگوں کے لیے
اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ وَقَفَّيْنَا	فلاح کی کوئی امید نہیں) نہ تو
مِنْۢ بَعْدِهٖ بِالرُّسُلِ ز وَاٰتَيْنَا	ان کے عذاب میں کمی ہوگی
عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ الْبَيِّنٰتِ	نہ کہیں سے مدد پاسکیں گے ۸۶.
وَاَيَّدْنٰهُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ ط	اور (پھر دیکھو!) ہم نے

ع ۱۰ / ۱۰

(تمہاری رہ نمائی کے لیے پہلے) موسٰی کو کتاب دی، پھر موسیٰ کے بعد ہدایت کا سلسلہ پے در پے رسولوں کو بھیج کر جاری رکھا،

بالآخر مریم کے بیٹے عیسیٰ کو سچائی کی روشن نشانیاں دیں اور روح القدس کی تائید سے ممتاز کیا (لیکن ان میں سے ھر دعوت کی تم نے مخالفت کی).

اَفَكُلَّمَا جَآءَكُمْ رَسُوْلٌۢ	پھر کیا تمھارا شیوہ ھی یہ ھے
بِمَا لَا تَهْوٰٓى اَنْفُسُكُمُ	کہ جب کبھی اللہ کا کوئی
اسْتَكْبَرْتُمْ ۚ فَفَرِيْقًا	رسول ایسی دعوت لے کر آئے
كَذَّبْتُمْ ۡ وَ فَرِيْقًا تَقْتُلُوْنَ ۝ [87]	جو تمھاری نفسانی خواھشوں

کے خلاف ھو تو تم اس کے مقابلے میں سرکشی کر بیٹھو اور کسی کو جھٹلاؤ، کسی کو قتل کر دو؟ ۸۷

---

۸۷ — یہ حالت اس بات کا نتیجہ ھے کہ راست بازی اور حق پرستی کی جگہ نفسانی خواھشوں کی پرستش کی جاتی ھے اور یہی وجہ ھے کہ غرض پرستوں نے ھمیشہ داعیان حق و اصلاح کی مخالفت کی ھے. بنی اسرائیل کے تکذیب رسل اور قتل انبیاء سے استشھاد کہ جس طرح ھمیشہ سچائی کے منکر و معاند رھے اسی طرح اب بھی انکار و عناد میں سرگرم ھیں.

وَ قَالُوْا قُلُوْبُنَا غُلْفٌ ؕ بَلْ لَّعَنَهُمُ اللّٰهُ بِكُفْرِهِمْ فَقَلِيْلًا مَّا يُؤْمِنُوْنَ ۝ ۸۸ وَ لَمَّا جَآءَهُمْ كِتٰبٌ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ مُصَدِّقٌ لِّمَا مَعَهُمْ ۙ

اور (یہ لوگ اپنے جمود اور بے حسی کی حالت پر فخر کرتے ھیں اور) کہتے ھیں: ھمارے دل غلافوں میں لپٹے ھوے ھیں (یعنی اب کسی نئی بات کا اثر ان تك پہنچ ھی نہیں سکتا، حالانکہ یہ اعتقاد کی پختگی اورحق کا ثبات نہیں ھے) بلکہ انکار حق کے تعصب کی پھٹکار ھے (کہ کلام حق سننے اور اثر پذیر ھونے کی استعداد ھی کھودی) اور اسی لیے بہت کم ایسا ھوتا ھے کہ وہ دعوت حق سنیں اور قبول کریں ۸۸. چنانچہ جب ایسا ھوا کہ اللہ کی طرف سے ان کی ھدایت کے لیے ایك کتاب نازل ھوئی اور وہ اس کتاب کی تصدیق کرتی تھی جو پہلے سے ان کے پاس موجود ھے

---

۸۸ - حق کے ثبات اور تقلید کے جمود میں فرق ھے. خیالات کی ایسی پختگی میں کوئی خوبی نہیں کہ ھم دوسروں کی بات سننے ھی سے انکار کردیں. علماء یہود ایسے ھی جمود میں مبتلا تھے اور اسے اعتقاد کی پختگی سمجھ کر فخر کرتے تھے.

وَكَانُوْا مِنْ قَبْلُ يَسْتَفْتِحُوْنَ	تو باوجودیکہ وہ (تورات
عَلَى الَّذِيْنَ كَفَرُوْاۚ فَلَمَّا	کی پیش گوئیوں کی بنا پر اس کے
جَآءَهُمْ مَّا عَرَفُوْا كَفَرُوْا بِهٖ ز	ظہور کے منتظر تھے اور)
فَلَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ۝۸۹	کافروں کے مقابلے میں اس
بِئْسَمَا اشْتَرَوْا بِهٖٓ اَنْفُسَهُمْ	کا نام لے کر فتح و نصرت کی
اَنْ يَّكْفُرُوْا بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ	دعائیں مانگتے تھے، لیکن جب
بَغْيًا اَنْ يُّنَزِّلَ اللّٰهُ مِنْ	وھی جانی بوجھی ھوئی بات
فَضْلِهٖ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ	سامنے آگئی تو صاف انکار
مِنْ عِبَادِهٖ ۚ	کر گئے۔ پس ان لوگوں

کے لیے جو (جان بوجھ کر) کفر کی راہ اختیار کریں اللہ کی لعنت ھے (یعنی ایسوں پر فلاح و سعادت کی راہ کبھی نہیں کھلتی) ۸۹۔

(افسوس ان کی شقاوت پر!) کیا ھی بری قیمت ھے جس کے بدلے انھوں نے اپنی جانوں کا سودا چکایا! انھوں نے اللہ کی بھیجی ھوئی سچائی سے انکار کیا اور صرف اس لیے انکار کیا کہ وہ جس کسی پر چاھتا ھے اپنا فضل نازل کر دیتا ھے (اس میں خود

ان کی نسل و جماعت کی کوئی خصوصیت نہین ہے . یہ لوگ اپنی بدعملیوں کی وجہ سے پہلے ہی ذلیل و خوار ہو چکے تھے لیکن اس نئے انکار سے اور زیادہ ذلت و خواری کے سزاوار ہوے)

فَبَآءُوا بِغَضَبٍ عَلٰى غَضَبٍ ۚ وَلِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ۹۰ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ اٰمِنُوْا بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ قَالُوْا نُؤْمِنُ بِمَآ اُنْزِلَ عَلَيْنَا وَيَكْفُرُوْنَ بِمَا وَرَآءَهٗ ۚ وَهُوَ الْحَقُّ مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَهُمْ ۚ قُلْ فَلِمَ تَقْتُلُوْنَ

پس اللہ کا غضب بھی ایك کے بعد ایك ان کے حصے میں آیا اور اس کا قانون یہی ہے کہ انکار حق کرنے والون کے لیے (ہمیشہ) رسوا کرنے والا عذاب ہوتا ہے ۹۰. اور جب ان لوگون سے کہا جاتا ہے جو کچھ خدا نے اتارا ہے اس پر ایمان لاؤ تو کہتے ہیں : ہم تو صرف وہی بات کہیں کے جو ہم پر اتری ہے (یعنی اس کے سوا جو کچھ ہے اس سے انہیں انکار ہے) حالانکہ وہ خدا کا سچا کلام ہے جو ان کی کتاب کی تصدیق کرتا ہوا نمودار ہو . (اے پیغمبر ! تم ان لوگون سے)

۹۰ ـ قبول حق کی راہ میں جو موانع پیش آتے ہیں ان میں سب سے بڑا مانع نسلی ، جماعتی یا شخصی حسد ہے .

اَنۡبِيَآءَ اللّٰهِ مِنۡ قَبۡلُ	کہو: اچھا! اگر واقعی تم (اپنی
اِنۡ كُنۡتُمۡ مُّؤۡمِنِيۡنَ ۝[۹۱]	کتاب پر) ایمان رکھنے والے
وَلَقَدۡ جَآءَكُمۡ مُّوۡسٰى	ہو (اور قرآن کی دعوت سے
بِالۡبَيِّنٰتِ ثُمَّ اتَّخَذۡتُمُ	صرف اس لیے انکار کرتے
الۡعِجۡلَ مِنۡۢ بَعۡدِهٖ وَاَنۡتُمۡ	ہو کہ تورات پر ایمان رکھنے
ظٰلِمُوۡنَ ۝[۹۲]	کے بعد اس کی ضرورت نہیں)

تو پھر تم نے پچھلے وقتوں میں خدا کے نبیوں کو کیوں قتل کیا (جو تمھیں تورات پر عمل کرنے کی تلقین کرتے تھے اور کیوں ایمان کی جگہ انکار و سرکشی کی راہ اختیار کی؟) ۹۱. اور (پھر دیکھو!) یہ واقعہ ہے کہ موسیٰ سچائی کی روشن دلیلوں کے ساتھ تمھارے پاس آیا، لیکن جب (چالیس دن کے لیے) تم سے الگ ہو گیا تو تم بچھڑے کے پیچھے پڑ گئے اور ایسا کرتے ہوئے یقیناً تم حق سے گزر گئے تھے ۹۲.

---

۹۱ ـ اہل مذاہب کی عالم گیر گمراہی یہ ہے کہ جب انھیں اتباع حق کی دعوت دی جاتی ہے تو کہتے ہیں: ہمارے پاس ہمارا دین موجود ہے، ہمیں کسی نئی تعلیم کی ضرورت نہیں حالانکہ وہ بھول جاتے ہیں کہ جس =

وَ اِذْ اَخَذْنَا مِیْثَاقَکُمْ وَ رَفَعْنَا فَوْقَکُمُ الطُّوْرَ ؕ خُذُوْا مَآ اٰتَیْنٰکُمْ بِقُوَّۃٍ وَّاسْمَعُوْا ؕ قَالُوْا سَمِعْنَا وَ عَصَیْنَا ق وَ اُشْرِبُوْا فِیْ قُلُوْبِھِمُ الْعِجْلَ بِکُفْرِھِمْ ؕ قُلْ بِئْسَمَا یَاْمُرُکُمْ بِهٖٓ اِیْمَانُکُمْ اِنْ کُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ ۹۲

اور پھر جب ایسا ھوا تھا کہ ھم نے (دین الٰہی پر قائم رھنے کا) تم سے عہد لیا تھا اور کوہ طور کی چوٹیاں تم پر بلند کر دی تھیں (تو تم نے اس کے بعد کیا کیا؟ تمھیں حکم دیا گیا تھا کہ) جو کتاب تمھیں دی گئی ھے اس پر مضبوطی کے ساتھ جم جاؤ اور اس کے حکموں پر کاربند ھو. تم نے (زبان سے) کہا: سنا، اور (دل سے کہا:) نہیں مانتے. اور پھر ایسا ھوا کہ تمھارے کفر کی

= دین کو اپنا دین کہتے ھیں اس پر ان کا عمل کب ھے قرآن کہتا ھے: دین سب کے لیے اور سب کا ایک ھی ھے اور میں اس لیے نہیں آیا ھوں کہ پچھلی سچائیوں کی جگہ کوئی نیا دین پیش کروں، بلکہ اس لیے آیا ھوں کہ ان کا سچا اعتقاد اور عمل پیدا کردوں.

وجه سے تمھارے دلوں میں بچھڑے کی پوجا رچ گئی . (اے پیغمبر! ان سے کہو : (دعوت حق سے بے نیازی ظاهر کرتے هوے) تم اپنے جس ایمان کا دعوی کرتے هو اگر وه یهی ایمان ھے تو افسوس اس ایمان پر! کیا هی بری راه ھے جس پر تمھارا ایمان تمھیں لے جارها ھے! ۹۳ .

قُلْ اِنْ كَانَتْ لَكُمُ الدَّارُ الْاٰخِرَةُ عِنْدَ اللّٰهِ خَالِصَةً مِّنْ دُوْنِ النَّاسِ فَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝۹۴

(یه لوگ کهتے هیں: آخرت کی نجات صرف انهیں کے حصے میں آئی ھے) تم ان سے کهو که اگر آخرت کا گھر خدا کے نزدیك صرف تمھارے هی لیے ھے اور تم اپنے اس اعتقاد میں سچے هو تو (تمھیں دنیا کی جگه آخرت کا طلب گار هونا چاهیے . پس بے خوف هو کر) موت کی آرزو کرو (اور حیات فانی کے پجاری نه بنو) ۹۴ .

وَلَنْ يَّتَمَنَّوْهُ اَبَدًا ۢ بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ ۢ بِالظّٰلِمِيْنَ ۝۹۵

(اے پیغمبر! تم دیکھ لوگے که یه لوگ اپنی بد عملیوں کی وجه سے جن کا ذخیره جمع

۹۴ و ۹۵ – جن کے دل میں نجات اخروی کا سچا یقین =

کرچکے ہیں کبھی ایسا کرنے والے نہیں اور اللہ ظلم کرنے والوں کو اچھی طرح جانتا ہے ۹۵ ۔

وَلَتَجِدَنَّهُمْ أَحْرَصَ النَّاسِ	اور (پھر اتنا ہی نہیں، بلکہ)
عَلٰی حَیٰوةٍ ۚ وَمِنَ الَّذِیْنَ	تم دیکھو گے زندگی کی سب
أَشْرَكُوْا ۚ یَوَدُّ أَحَدُهُمْ لَوْ	سے زیادہ حرص رکھنے والے
یُعَمَّرُ أَلْفَ سَنَةٍ ۚ وَمَا هُوَ	یہی لوگ ہیں، مشرکوں سے
بِمُزَحْزِحِهٖ مِنَ الْعَذَابِ أَنْ	بھی زیادہ۔ (ان مدعیان توحید
یُعَمَّرَ ۗ وَاللّٰهُ بَصِیْرٌ ۢ بِمَا	کے دلوں میں حیات فانی کا
یَعْمَلُوْنَ ۝۹۶	عشق ہے) ان میں سے ایک ایک

۱۱ ع ۱۱

آدمی کا دل یہ حسرت رکھتا ہے کہ کاش ایک ہزار برس تک تو جیے! حالانکہ عمر کی درازی انہیں عذاب آخرت سے نجات نہیں دلاوے گی اور جو کچھ کر رہے ہیں اللہ کی نظر سے چھپا نہیں ہے ۹۶ ۔

= ہے وہ موت سے خائف اور حیات دنیوی کے پجاری نہیں ہو سکتے۔ بنی اسرائیل کی دنیا پرستی اور حیات دنیوی کی حرص سے ان کے ایمان و یقین سے محرومی پر استشہاد۔

قُلْ مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِّجِبْرِيْلَ فَاِنَّهٗ نَزَّلَهٗ عَلٰى قَلْبِكَ بِاِذْنِ اللّٰهِ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ وَهُدًى وَّبُشْرٰى لِلْمُؤْمِنِيْنَ ۝۹۷ مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِّلّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَرُسُلِهٖ وَجِبْرِيْلَ وَمِيْكٰلَ فَاِنَّ اللّٰهَ عَدُوٌّ لِّلْكٰفِرِيْنَ ۝۹۸

(اے پیغمبر!) یہ اللہ کا کلام ہے جو جبریل نے اس کے حکم سے تمہارے دل میں اتارا ہے اور یہ اس کلام کی تصدیق کرتا ہوا آیا ہے جو اس سے پہلے نازل ہو چکا ہے. اس میں انسان کے لیے ہدایت ہے اور ان لوگوں کے لیے جو ایمان رکھتے ہیں (فلاح و کام یابی کی بشارت) ۹۷. (پھر اگر یہ لوگ اللہ کی وحی و نبوت کے سلسلے کے مخالف ہیں اور جہل و تعصب سے کہتے ہیں: ہم جبریل کا اتارا ہوا کلام نہیں مانیں گے، اس سے ہماری دشمنی ہے تو) تم کہہ دو: جو کوئی اللہ کا، اس کے فرشتوں کا، اس کے رسولوں کا، اور جبریل اور میکال کا دشمن ہے تو یقینا اللہ بھی منکرین حق کا دوست نہیں ہے ۹۸.

---

۹۷ و ۹۸ - جو کوئی سلسلہ وحی کا مخالف ہے تو=

وَلَقَدْ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ اٰيٰتٍۭ بَيِّنٰتٍ ۚ وَمَا يَكْفُرُ بِهَآ اِلَّا الْفٰسِقُوْنَ ۝۹۹ اَوَكُلَّمَا عٰهَدُوْا عَهْدًا نَّبَذَهٗ فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ ۭ بَلْ اَكْثَرُھُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۝۱۰۰

(اے پیغمبر یقین کرو!) هم نے تم پر سچائی کی روشن دلیلیں نازل کی هیں اور ان سے کوئی انکار نہیں کرسکتا مگر صرف وهی جو راست بازی کے دائرے سے باهر هو گیا هے ۹۹ . (٤٠) جب کبھی ان لوگوں نے اتباع حق کا کوئی عهد کیا تو کسی نه کسی گروه نے ضرور هی اسے پس پشت ڈال دیا اور حقیقت یه هے که ان میں بڑی تعداد ایسے هی لوگوں کی هے جن کے دل ایمان سے خالی هیں ۱۰۰ .

= وه الله اور اس کے قوانین هدایت کا مخالف هے .

۹۹ - پیغمبر اسلام سے خطاب که دعوت حق کا ظهور سچائی کی روشن دلیلوں کے ساتھ هوا هے جن سے کوئی راست باز انسان انکار نهیں کرسکتا اور اگر علماء یهود باوجود کتاب الله کے حامل هونے کے انکار کر رهے هیں تو یه کفر وجحود کا کوئی نیا مظاهره نهیں هے جس پر تعجب هو، اس سے پهلے بهی ان کی روش ایسی هی ره چکی هے .

وَلَمَّا جَآءَهُمْ رَسُولٌ مِّنْ	چنانچہ (دیکھو !) جب ایسا
عِنْدِ اللّٰهِ مُصَدِّقٌ لِّمَا	ہوا کہ اللہ کا ایك رسول اس
مَعَهُمْ نَبَذَ فَرِيقٌ مِّنَ الَّذِينَ	کتاب کی تصدیق کرتا ہوا آیا
أُوتُوا الْكِتٰبَ ۙ كِتٰبَ اللّٰهِ	جو پہلے سے ان کے پاس
وَرَآءَ ظُهُورِهِمْ كَأَنَّهُمْ	موجود تھی (یعنی حضرت مسیح
لَا يَعْلَمُونَ ۝ ١٠١	کا ظہور ہوا) تو ان لوگوں

میں سے ایك گروہ نے کہ کتاب الٰہی رکھتے تھے، کتاب الٰہی
اس طرح پیٹھ پیچھے ڈال دی گویا اسے جانتے ھی نہیں ۱۰۱ ۔

وَاتَّبَعُوا مَا تَتْلُوا	اور (پھر دیکھو !) ان لوگوں
الشَّيٰطِينُ عَلٰى مُلْكِ	نے (کتاب الٰہی کی تعلیم
سُلَيْمٰنَ ۚ وَمَا كَفَرَ	فراموش کرکے جادوگری کے)
سُلَيْمٰنُ وَلٰكِنَّ الشَّيٰطِينَ	ان (مشرکانہ) عملوں کی پیروی
كَفَرُوا يُعَلِّمُونَ النَّاسَ	کی جنھیں شیطان سلیمان کے
السِّحْرَ ۚ وَمَآ أُنْزِلَ	عہد سلطنت کی طرف منسوب

عَلَى الْمَلَكَيْنِ بِبَابِلَ
هَارُوْتَ وَمَارُوْتَ ؕ وَمَا
يُعَلِّمٰنِ مِنْ اَحَدٍ حَتّٰى
يَقُوْلَآ اِنَّمَا نَحْنُ
فِتْنَةٌ فَلَا تَكْفُرْ ؕ
فَيَتَعَلَّمُوْنَ مِنْهُمَا
مَا يُفَرِّقُوْنَ بِهٖ بَيْنَ
الْمَرْءِ وَزَوْجِهٖ ؕ وَمَا هُمْ
بِضَآرِّيْنَ بِهٖ مِنْ اَحَدٍ
اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ وَيَتَعَلَّمُوْنَ
مَا يَضُرُّهُمْ وَلَا يَنْفَعُهُمْ ؕ
وَلَقَدْ عَلِمُوْا لَمَنِ
اشْتَرٰىهُ مَا لَهٗ فِى الْاٰخِرَةِ

کر کے پڑھا پڑھایا کرتے تھے،
حالانکه سلیمان کبھی کفر کا
مرتکب نہیں هوا . در اصل یه
انهیں شیطانوں کا کفر تھا که
لوگوں کو جادوگری سکھلاتے
تھے . اور یه بھی صحیح نہیں هے
که بابل میں دو فرشتوں هاروت
اور ماروت پر اس طرح کی
کوئی بات نازل هوئی تھی
(جیسا که ان لوگوں میں مشهور
هے . واقعه یه هے که) وه جو
کچھ بھی کسی کو سکھلاتے تھے تو
یه کہے بغیر نہیں سکھلاتے تھے

مِنْ خَلَاقٍ ۚ وَلَبِئْسَ مَا شَرَوْا بِهٖٓ اَنْفُسَهُمْ ۚ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ۝ [١٠٢]

کہ دیکھو! ھمارا وجود تو ایك فتنه ھے، پھر تم کیوں کفر میں مبتلا ھوتے ھو؟

(یعنی جادوگری کی باتوں کا برا ھونا ایك ایسی مانی ھوئی بات ھے که جو لوگ اس کے سکھانے والے تھے وہ بھی تسلیم کرتے تھے که یه بات خدا پرستی کے خلاف ھے) لیکن اس پر بھی لوگ ان سے ایسے ایسے عمل سیکھتے جن کے ذریعے شوھر اور بیوی میں جدائی ڈالنا چاھتے حالانکه وہ کسی انسان کو نقصان نہیں پہنچاسکتے تھے. ھاں! یه ھوسکتا تھا که خدا کے حکم سے کسی کو نقصان پہنچنے والا ھو اور نقصان پہنچ جائے. (بہر حال) یه لوگ (کتاب الٰہی کی تعلیم فراموش کر کے) ایسی باتیں سیکھتے ھیں جو انھیں سراسر نقصان پہنچانے والی ھیں اور کوئی فائدہ نہیں رکھتیں. اور (پھر کچھ یه بات بھی نہیں که انھیں احکام الٰہی کی خبر نه ھو) انھیں اچھی طرح معلوم ھے که جو کوئی (اپنا دین و ایمان بیچ کر) جادوگری کا خریدار ھوتا ھے اس کے لیے آخرت کی برکتوں میں کوئی حصه نہیں ھوتا. (پس افسوس ان کی اس خرید و فروخت پر!) کیا ھی بری جنس ھے جس کے بدلے انھوں نے اپنی جانوں کی نجات بیچ ڈالی. کاش وہ اس حقیقت کی خبر رکھتے! (٤١) ١٠٢.

١٠٢ - بنی اسرائیل کے ضعیف عقل و ایمان پر اس واقعے=

وَلَوْ اَنَّهُمْ اٰمَنُوْا وَاتَّقَوْا لَمَثُوْبَةٌ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ خَيْرٌ ؕ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ۝١٠٣

ع ١٢ ١٢

اگر یه لوگ (خدا کے حکموں پر سچائی کے ساتھ) ایمان لاتے اور نیك عملی کی چال اختیار کرتے تو ان کے لیے الله کے حضور بہتر اجر تھا (٤٢) کاش وہ سمجھ بوجھ سے کام لیں! ١٠٣۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقُوْلُوْا رَاعِنَا وَقُوْلُوا انْظُرْنَا وَاسْمَعُوْا ؕ وَلِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝١٠٤

مسلمانو! (پیغمبر اسلام کو اپنی طرف متوجه کرنا چاهو تو ان منکرین حق کی طرح) یه نه کهو که ”راعنا“ (جو مشتبه اور دو معنی رکھنے والا لفظ هے، بلکه) کهو ”انظرنا: هماری طرف التفات کیجیے“ اور وه جو کچھ بھی کهیں اسے جی لگا کر سنو (اور اس کی اطاعت کرو).

= سے استشهاد که جادوگروں کے شعبدوں پر جھك پڑے تھے اور کتاب الٰهی کی تعلیم پس پشت ڈال دی تھی۔ ضمناً اس حقیقت کا اعلان که اس بارے میں جو خرافات مشهور هیں ان کی کوئی اصلیت نهیں۔

باقی رہے یہ منکرین حق (تو یاد رکھو !) انہیں (پاداشِ عمل میں) درد ناك عذاب ملنے والا ہے ۱۰٤.

مَا يَوَدُّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ	اهل کتاب میں سے جن لوگوں
اَهْلِ الْكِتٰبِ وَلَا الْمُشْرِكِيْنَ	نے کفر کی راہ اختیار کی ہے
اَنْ يُّنَزَّلَ عَلَيْكُمْ مِّنْ خَيْرٍ	وہ اور مشرك دونوں نہیں
مِّنْ رَّبِّكُمْ ؕ وَاللّٰهُ يَخْتَصُّ	چاهتے که تمهارے پروزدگار
بِرَحْمَتِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ؕ	کی طرف سے تم پر خیر وبرکت
وَاللّٰهُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ۱۰۵	(یعنی وحی الٰہی) نازل ہو

(اور اس لیے وہ طرح طرح کے شك پیدا کر کے تمهیں سچائی کی راہ سے باز رکھنا چاهتے هیں) لیکن الله (کا قانون اس بارے میں انسانی خواهشون کا پابند نہیں هوسکتا ، وہ) جسے چاهتا ہے

---

۱۰٤ ـ دعوت قرآنی کے پیروون سے خطاب که بنی اسرائیل کے ایام و وقائع سے عبرت پکڑیں اور ان ٹهوکرون سے بچیں جو انهیں اس راه میں لگ چکی هیں . نیز ان شکوك اور اعتراضات کا جواب جو منکرین حق مسلمانون کے دلون میں پیدا کرنا چاهتے تهیے :

اپنی رحمت کے لیے چن لیتا ہے اور وہ بہت بڑا فضل رکھنے والا ہے ۱۰۵ .

مَا نَنْسَخْ مِنْ اٰيَةٍ اَوْ نُنْسِهَا نَاْتِ بِخَيْرٍ مِّنْهَآ اَوْ مِثْلِهَا ؕ اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ ۝ ۱۰۶

(۴۳) ہم اپنے احکام میں سے جو کچھ بدل دیتے ہیں یا بھلا دیتے ہیں تو اس کی جگہ اس سے بہتر یا اس جیسا حکم نازل کر دیتے ہیں . (پس اگر اب ایک نئی شریعت ظہور میں آئی ہے تو یہ کوئی ایسی بات نہیں جس پر لوگوں کو حیرانی ہو (۴۴)). کیا تم نہیں جانتے کہ اللہ کی قدرت سے کوئی بات باہر نہیں ؟ (اگر وہ ایک مرتبہ تمہاری ہدایت کے لیے حسب ضرورت احکام بھیج سکتا ہے تو یقینا اس کے بعد بھی بار بار ایسا کر سکتا ہے) ۱۰۶ .

۱۰۶ - ایک شریعت کے بعد دوسری شریعت کا ظہور اس لیے ہوا کہ یا تو "نسخ" کی حالت طاری ہوئی یا "نسیان" کی . "نسخ" یہ ہے کہ ایک بات پہلے سے موجود تھی لیکن موقوف ہو گئی اور اس کی جگہ دوسری بات آ گئی . "نسیان" کے معنی بھول جانے کے ہیں . پس بعض حالتوں میں ایسا ہوا کہ پچھلی شریعت کسی نہ کسی شکل میں موجود تھی لیکن احوال و ظروف =

اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ لَهٗ	(اور پھر) کیا تم نہیں جانتے
مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ؕ	کہ اللہ ھی کے لیے آسمان کی
وَمَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ	سلطانی ھے اور اس کے سوا
مِنْ وَّلِیٍّ وَّلَا نَصِیْرٍ ۝ ۱۰۷	کوئی نہیں جو تمھارا دوست
اَمْ تُرِیْدُوْنَ اَنْ تَسْـَٔلُوْا	اور مددگار ھو ۱۰۷ . پھر کیا تم
رَسُوْلَكُمْ كَمَا سُئِلَ	چاھتے ھو اپنے رسول سے
مُوْسٰی مِنْ قَبْلُ ؕ	بھی (دین کے بارے میں)

= بدل گئے تھے یا اس کے پیرووں کی عملی روح معدوم ھو گئی تھی، اس لیے ضروری ھوا کہ نئی شریعت ظہور میں آئے . بعض حالتوں میں ایسا ھوا کہ امتداد وقت سے پچھلی تعلیم بالکل فراموش ھو گئی اور اصلیت میں سے کچھ باقی نہ رھا، پس لا محالہ تجدید ھدایت ناگزیر ھوئی .

سنت الہی یہ ھے کہ نسخ شرائع ھو یا نسیان شرائع لیکن ھر نئی تعلیم پچھلی تعلیم سے بہتر ھو گی یا اس کے مانند ھو گی، ایسا نہیں ھوتا کہ کمتر ھو . کیوں کہ اصل تکمیل و ارتقاء ھے نہ کہ تنزل و تسفل .

ویسے ھی سوالات کرو جیسے اب سے پہلے موسٰی سے کیے جا چکے ھیں ؟

وَمَنْ يَتَبَدَّلِ الْكُفْرَ بِالْاِيْمَانِ فَقَدْ ضَلَّ سَوَآءَ السَّبِيْلِ ۝ ١٠٨

(یعنی جس طرح بنی اسرائیل نے راست بازی کی جگہ کٹ حجتیاں کرنے اور بلا ضرورت باریکیاں نکالنے کی چال اختیار کی تھی ، ویسی ھی تم بھی اختیار کرو سو یاد رکھو!) جو کوئی بھی ایمان کی نعمت پاکر پھر اسے کفر سے بدل دے گا تو یقینا وہ سیدھے راستے سے بھٹك گیا اور فلاح و کام یابی کی منزل اس پر گم ھو گئی ١٠٨ .

وَدَّ كَثِيْرٌ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ لَوْ يَرُدُّوْنَكُمْ مِّنْۢ بَعْدِ اِيْمَانِكُمْ كُفَّارًا ۚ حَسَدًا مِّنْ عِنْدِ اَنْفُسِهِمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ الْحَقُّ ۚ

(یاد رکھو!) اهل کتاب میں ایك بڑی تعداد ایسے لوگوں کی ھے جو چاھتے ھیں تمھیں ایمان کے بعد پھر کفر کی طرف لوٹا دیں اوراگرچہ ان پر سچائی

---

١٠٨ - کثرت سوال اور تعمق فی الدین کی ممانعت .
"تعمق" یعنی ضرورت سے زیادہ باریکیاں نکالنی =

فَاعْفُوْا وَاصْفَحُوْا حَتّٰى يَاْتِيَ اللّٰهُ بِاَمْرِهٖ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٌ ۝۱۰۹

ظاهر ہو چکی ہے، لیکن پھر بھی اس حسد کی وجہ سے جس کی جلن ان کے اندر ہے، پسند نہیں کرتے کہ تم راہ حق میں ثابت قدم رہو۔ پس چاہیے کہ (ان سے لڑنے جھگڑنے میں اپنا وقت ضائع نہ کرو اور) عفو و درگذر سے کام لو یہاں تک کہ اللہ کا فیصلہ ظاہر ہو جائے (اور وہ حق کو فتح مند کر کے بتلا دے کہ کون حق پر تھا اور کس کی جگہ باطل پرستی کی جگہ تھی) بلاشبہ وہ ہر بات پر قادر ہے ۱۰۹۔

وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ ؕ وَمَا تُقَدِّمُوْا لِاَنْفُسِكُمْ مِّنْ خَيْرٍ تَجِدُوْهُ عِنْدَ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ۝۱۱۰

اور نماز قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو (۴۵) (یاد رکھو!) جو کچھ بھی تم اپنے لیے نیکی کی پونجی پہلے سے اکٹھی کر لوگے اللہ کے پاس اس کے نتیجے موجود پاؤ گے (یعنی مستقبل میں اس کے نتائج و ثمرات

= اور کاوشیں کرنی اور ایک سیدھے سادے معاملے کو پیچیدہ بنا دینا۔

ظاہر ہوں گے) تم جو کچھ بھی کرتے ہو اللہ اسے دیکھ رہا ہے ۱۱۰.

وَقَالُوْا لَنْ يَّدْخُلَ الْجَنَّةَ اِلَّا مَنْ كَانَ هُوْدًا اَوْ نَصٰرٰى ؕ تِلْكَ اَمَانِيُّهُمْ ؕ قُلْ هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝ ۱۱۱

اور یہودی کہتے ہیں : جنت میں کوئی آدمی داخل نہیں ہوسکتا جب تک کہ وہ یہودی نہ ہو . اسی طرح عیسائی کہتے ہیں : جنت میں کوئی داخل نہیں ہوسکتا جب تک کہ عیسائی نہ ہو (یعنی ان میں سے ہر گروہ سمجھتا ہے آخرت کی نجات صرف اسی کے حصے میں آئی ہے اور جب تک ایک انسان اس کی مذہبی گروہ بندی میں داخل نہ ہو نجات نہیں پاسکتا اے پیغمبر !) یہ ان لوگوں کی (جاہلانہ) امنگیں اور آرزوئیں ہیں نہ کہ حقیقت حال . تم ان سے کہو :

۱۱۰- نماز و زکوٰۃ یعنی قلبی اور مالی عبادت کی سرگرمی ایک ایسی حا ہے جس سے جماعت کی معنوی استعداد نشو ونما پاتی ہے ورقوی ہوتی ہے . جس جماعت میں یہ سرگرمی موجود ہو وہ نہ تو دین سے برگشتہ ہوسکتی ہے نہ اس کی اجتماعی قوت میں کمزوری آسکتی ہے .

اگر تم اپنے اس زعم میں سچے ہو تو ثابت کرو. تمھارے دعوے کی دلیل کیا ھے ۱۱۱.

۱۱۱ - اہل مذاھب کی عالم گیر گمراھی یہ ھے کہ انھوں نے دین کی سچائی جو ایک ھی تھی اور یکساں طور پر سب کو دی گئی تھی، مذھبی گروہ بندیوں کے الگ الگ حلقے بنا کر ضائع کر دی. اب ھر گروہ دوسرے گروہ کو جھٹلاتا ھے اور صرف اپنے ھی کو سچائی کا وارث سمجھتا ھے. سوال یہ ھے کہ اس نزاع کا فیصلہ کیوں کر ھو؟ اگر کوئی ایک گروہ ھی سچا ھے تو کیوں وھی سچا ھو، دوسرے سچے نہ ھوں؟ اگر سب سچے ھیں تو پھر کوئی بھی سچا نہیں، کیوں کہ ھر گروہ دوسرے کو جھٹلا رھا ھے. اگر سب جھوٹے ھیں تو پھر خدا کی سچائی گئی کہاں؟

قرآن کہتا ھے: خدا کی سچائی سب کے لیے ھے اور سب کو ملی تھی، لیکن سب نے سچائی سے انحراف کیا. سب اصل کے اعتبار سے سچے ھیں اور سب عمل کے اعتبار سے جھوٹے. میں چاھتا ھوں اسی مشترک اور عالم گیر سچائی پر سب کو جمع کر دوں اور مذھبی نزاع کا خاتمہ ھو جائے. یہ مشترک اور عالم گیر سچائی کیا ھے؟ خدا پرستی اور نیک عملی کا قانون ھے. یہی قانون خدا کا ٹھیرایا ھوا =

بَلٰی ق مَنْ اَسْلَمَ وَجْهَهٗ لِلّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ فَلَهٗٓ اَجْرُهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ ص وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝۱۱۲

ہاں ! (بلا شک نجات کی راہ کھلی ہوئی ہے، مگر وہ کسی خاص گروہ بندی کی راہ نہیں ہو سکتی، وہ تو ایمان

۱۳ ع ۱۳

وعمل کی راہ ہے) جس کسی نے بھی اللہ کے آگے سر جھکا دیا اور وہ نیک عمل بھی ہوا تو وہ اپنے پروردگار سے اپنا اجر ضرور پائے گا، نہ تو اس کے لیے کسی طرح کا کھٹکا ہے نہ کسی طرح کی غمگینی ۱۱۲ .

= دین ہے، اسی کو میں ''الاسلام'' کے نام سے پکارتا ہوں .

یہودی کہتے تھے: جب تک ایک انسان یہودی گروہ بندی میں داخل نہ ہو نجات نہیں پا سکتا . عیسائی کہتے تھے: جب تک عیسائی گروہ بندی میں داخل نہ ہو نجات نہیں مل سکتی . قرآن کہتا ہے: نجات کا دار و مدار خدا پرستی اور نیک عملی پر ہے، نہ کسی خاص گروہ بندی پر . جو انسان بھی خدا پرست اور نیک عمل ہوگا نجات پائے گا خواہ تمہاری گھڑی ہوئی گروہ بندیوں میں داخل ہو یا نہ ہو .

وَقَالَتِ الْيَهُودُ لَيْسَتِ النَّصٰرٰى عَلٰى شَيْءٍ ص وَّقَالَتِ النَّصٰرٰى لَيْسَتِ الْيَهُودُ عَلٰى شَيْءٍ لا وَّهُمْ يَتْلُونَ الْكِتٰبَ ط كَذٰلِكَ قَالَ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُونَ مِثْلَ قَوْلِهِمْ ج فَاللّٰهُ يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ۝ ۱۱۳

(٤٦) یہودی کہتے ھیں: عیسائیوں کا دین کچھ نہیں ھے . عیسائی کہتے ھیں: یہودیوں کے پاس کیا دھرا ھے ؟ حالانکه الله کی کتاب دونوں پڑھتے ھیں (اور اصل دین دونوں کے لیے ایك ھی ھے) ٹھیك ایسی ھی بات ان لوگوں نے بھی کہی جو (مقدس نوشتوں کا) علم نہیں رکھتے (یعنی مشرکین عرب نے که وہ بھی صرف اپنے طریقے ھی کو سچائی کا طریقه سمجھتے ھیں) اچھا! (٤٧) قیامت کے دن الله ان کے درمیان حاکم ھوگا اور جس بات میں جھگڑ رھے ھیں اس کا فیصله کر دے گا ۱۱۳ ۔

وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ مَّنَعَ مَسٰجِدَ اللّٰهِ اَنْ يُّذْكَرَ فِيْهَا اسْمُهٗ وَسَعٰى فِىْ خَرَابِهَا ؕ اُولٰٓئِكَ مَا كَانَ لَهُمْ اَنْ يَّدْخُلُوْهَآ اِلَّا خَآئِفِيْنَ ؕ لَهُمْ فِى الدُّنْيَا خِزْىٌ وَّلَهُمْ فِى الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۝ ۱۱۴	اور (غور کرو!) اس سے بڑھ کر ظلم کرنے والا انسان کون ہوسکتا ھے جو اللہ کی عبادت گاھوں میں اس کے نام کی یاد کو روکے اور ان کی ویرانی میں کوشاں ھو؟ جن لوگوں کے ظلم کا یہ حال ھے

یقینا وہ اس لائق نہیں کہ خدا کی عبادت گاھوں میں قدم رکھیں، بجز اس حالت کے کہ (دوسروں کو اپنی طاقت سے ڈرانے کی جگہ خود دوسروں کی طاقت سے) ڈرے سہمے ھوئے ھوں (۴۸). (یاد رکھو!) ایسے لوگوں کے لیے دنیا میں بھی رسوائی ھے اور آخرت میں بھی سخت عذاب ھے ۱۱۴.

---

۱۱۴ – مذھبی گروہ بندی کا تعصب یہاں تك بڑھ گیا ھے کہ ھر گروہ کے لیے اس کی مخصوص عبادت گاھیں ھیں. اگر دوسرے گروہ کا کوئی آدمی ان میں خدا کی عبادت کرنا چاھے تو اسے روك دیا جاتا ھے اور ھر گروہ =

وَلِلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ ۚ فَاَيْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ ۗ اِنَّ اللّٰهَ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ۝١١٥

اور (دیکھو!) پورب ہو یا پچھم ساری دنیا الله هی کے لیے ھے۔ (اس کی عبادت کسی ایك رخ اور مقام هی پر موقوف نہیں) جہاں کہیں بھی تم الله کی طرف رخ کرلو، الله تمہارے سامنے ھے. بلا شبه اس کی قدرت کی سمائی بڑی هی سمائی ھے اور وہ سب کچھ جاننے والا ھے ١١٥.

وَقَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا ۙ سُبْحٰنَهٗ ۭ بَلْ لَّهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ كُلٌّ لَّهٗ قٰنِتُوْنَ ۝١١٦

اور (عیسائیوں کو دیکھو!) انھوں نے کہا: خدا نے (نوع انسانی کا گناہ معاف کرنے کے لیے مسیح کو) اپنا بیٹا بنایا

= چاھتا ھے دوسرے گروہ کی عبادت گاھیں ڈھا دے اور ویران کر دے، حالانکه سب خدا پرستی کے مدعی ھیں اور سب کا خدا ایك هی خدا ھے.

خدا کسی خاص عبادت گاہ کی چار دیواری کے اندر محدود نہیں ھے کہ صرف وھیں اس کی عبادت کی جا سکے. جہاں کہیں بھی اسے اخلاص کے ساتھ یاد کیا جائے وہ قبول کرے گا.

حالانکه خدا کی ذات اس سے پاک ھے (وہ کیوں اس بات کا محتاج ھو کہ کسی کو اپنا بیٹا بنائے؟) زمین اور آسمان میں جو کچھ ھے سب اسی کا ھے اور سب اس کے فرمان کے آگے جھکے ھوئے ھیں ۱۱۶.

بَدِيْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وہ آسمان و زمین کا صناع ھے.

وَاِذَا قَضٰٓى اَمْرًا فَاِنَّمَا يَقُوْلُ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ۱۱۷ وہ جب کسی کام کا فیصلہ کر لیتا ھے تو (نہ تو اسے کسی مددگار کی ضرورت ھوتی ھے (نہ ذریعوں کی)، بس وہ حکم دیتا ھے کہ ھوجا اور جیسا کچھ اس نے حکم دیا تھا ویسا ھی ظہور میں آجاتا ھے ۱۱۷.

وَقَالَ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ لَوْلَا يُكَلِّمُنَا اللّٰهُ اَوْ تَاْتِيْنَآ اٰيَةٌ ؕ اور جو لوگ (مقدس نوشتوں کا) علم نہیں رکھتے (یعنی مشرکین عرب) وہ کہتے ھیں: (اگر یہ تعلیم خدا کی طرف سے ھے تو) کیوں ایسا نہیں ھوتا کہ خدا ھم سے براہ راست بات چیت کرے یا اپنی کوئی (عجیب و غریب) نشانی ھی بھیج دے.

---

۱۱۶ - عیسائیوں کی یہ گمراھی کہ کتاب الٰہی کی تعلیم سے منحرف ھوگئے اور ابنیت مسیح کے اعتقاد باطل پر اپنی کلیسائی گروہ بندی قائم کرلی.

كَذٰلِكَ قَالَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ مِّثْلَ قَوْلِهِمْ ۭ تَشَابَهَتْ قُلُوْبُهُمْ ۭ قَدْ بَيَّنَّا الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يُّوْقِنُوْنَ ۱۱۸

تو (دیکھو! گمراھی کی) جیسی بات یہ کہہ رھے ھیں، ٹھیک ٹھیک ایسی ھی بات ان لوگوں نے بھی کہی تھی جو ان سے پہلے گزر چکے ھیں. اس بارے میں پہلوں اور پچھلوں سب کے دل ایك ھی طرح کے ھوے. (بہر حال اگر یہ لوگ نشانیوں ھی کے طلب گار ھیں تو چاھیے نشانیوں کی پہچان بھی کریں) ھم نے ان لوگوں کے لیے جو ماننے والے ھیں کتنی ھی نشانیاں نمایاں کر دی ھیں (۴۹) ۱۱۸.

۱۱۸ – مشرکین عرب اور ان کے جاھلانہ و معاندانہ اعتراضات.

جس طرح انسانی سچائی کا مزاج ھمیشہ ایك ھی طرح کا رھا ھے، اسی طرح انسانی گمراھی کا مزاج بھی ایك ھی طرح کا رھتا ھے. یہی وجہ ھے کہ ھم دیکھتے ھیں ھر زمانے میں منکرینِ حق نے ایك ھی طریقے پر سچائی کو جھٹلایا ھے اور ایك ھی طرح کی صدائیں بلند کی ھیں.

إِنَّآ أَرْسَلْنٰكَ بِالْحَقِّ بَشِيرًا وَّ نَذِيرًا ۙ وَّ لَا تُسْـَٔلُ عَنْ أَصْحٰبِ الْجَحِيمِ ۝١١٩

(اے پیغمبر!) یہ ایک حقیقت ھے کہ ھم نے تمھیں (خلق اللہ کی ھدایت کے لیے) بھیجا ھے اور اس لیے بھیجا ھے کہ (ایمان و عمل کی برکتوں کی) بشارت دو اور (انکار حق کے نتائج سے) متنبہ کر دو (یعنی تمھاری دعوت تمام تر خدا پرستی اور نیک عملی کی دعوت ھے. پھر جو لوگ نشانیاں مانگ رھے ھیں، اگر فی الحقیقت ان میں سچائی کی طلب ھے تو غور کریں تمھاری دعوت سے بڑھ کر اور کون سی نشانی ھو سکتی) ھے (٥٠). جو لوگ (اپنی محرومی و شقاوت سے) دوزخی گروہ ھو چکے تم ان کے لیے خدا کے حضور جواب دہ نہیں ھو گے (تمھارا کام صرف پیام حق پہنچا دینا ھے) ١١٩.

وَلَنْ تَرْضٰى عَنْكَ الْيَهُوْدُ وَلَا النَّصٰرٰى حَتّٰى تَتَّبِعَ مِلَّتَهُمْ ؕ

اور (حقیقت یہ ھے کہ تم اپنی سچائی کی کتنی ھی نشانیاں پیش کرو، لیکن) یہود اور نصاری تم سے خوش ھونے والے نہیں.

١١٩ - سچائی کی پہچان رکھنے والوں کے لیے سب سے بڑی نشانی پیغمبر کی تعلیم اور اس کی زندگی ھے. اور یہ بات سنت الٰہی کے خلاف ھے کہ لوگوں کے جاھلانہ خیالات کے مطابق فرمایشی معجزے دکھلائے جائیں.

وہ تو صرف اسی حالت میں خوش ہو سکتے ہیں کہ تم ان کی (بنائی ہوئی) جماعتوں کے پیرو ہو جاؤ (کیوں کہ جس بات کو انہوں نے دین سمجھ رکھا ہے وہ گروہ پرستی کے تعصب کے سوا کچھ نہیں ہے).

قُلْ اِنَّ هُدَى اللّٰهِ هُوَ الْهُدٰى ؕ وَلَئِنِ اتَّبَعْتَ اَهْوَآءَهُمْ بَعْدَ الَّذِیْ جَآءَكَ مِنَ الْعِلْمِ ۙ مَا لَكَ مِنَ اللّٰهِ مِنْ وَّلِیٍّ وَّلَا نَصِیْرٍ ۔ ۱۲۰

پس تم (ان سے صاف صاف) کہہ دو کہ خدا کی ہدایت کی راہ تو وہی ہے جو ہدایت کی اصلی راہ ہے (نہ کہ تمہاری خود ساختہ گروہ بندیاں). اور (یاد رکھو!) اگر تم نے ان لوگوں کی خواہشوں کی پیروی کی، باوجودیکہ تمہارے پاس علم و یقین کی روشنی آچکی ہے تو (یہ ہدایت الٰہی سے منہ موڑنا ہوگا اور پھر) اللہ کی دوستی اور مددگاری سے تم یکسر محروم ہو جاؤ گے ۱۲۰.

---

۱۲۰ - یہ جتنی ملتیں الگ الگ بنا لی گئی ہیں یعنی الگ الگ گروہ بندیاں کر لی گئی ہیں مثلاً یہودیت اور مسیحیت تو یہ سب انسانی گمراہی کی بناوٹیں ہیں. ہدایت کی راہ تو بس ہدایت کی راہ ہے. جو کوئی اس پر چلے گا ہدایت یافتہ ہوگا خواہ ان بنائی ہوئی ملتوں میں داخل ہو یا نہ ہو.

مذہبی گروہ بندی کا نتیجہ یہ ہے کہ حق پسندی =

اَلَّذِيۡنَ اٰتَيۡنٰهُمُ الۡكِتٰبَ يَتۡلُوۡنَهٗ حَقَّ تِلَاوَتِهٖ ؕ اُولٰٓئِكَ يُؤۡمِنُوۡنَ بِهٖ ؕ وَمَنۡ يَّكۡفُرۡ بِهٖ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الۡخٰسِرُوۡنَ ۝ ۱۲۱	اهل کتاب میں جو لوگ ایسے ھیں جو کتاب الٰہی کی ٹھیك ٹھیك تلاوت کرتے ھیں (یعنی راست بازی و اخلاص کے ساتھ پڑھتے ھیں) تو وھی ھیں جو

۱۴ ع ۱۴

= اور حقیقت بینی کی جگہ محض گروہ پرستی کی روح کام کر رھی ھے. لوگ یہ نہیں دیکھتے کہ ایك انسان کا اعتقاد اور عمل کیسا ھے، صرف یہ دیکھتے ھیں کہ وہ ھماری گروہ بندی میں داخل ھے یا نہیں. جب لوگوں کی ذھنیت ایسی ھو جائے تو ظاھر ھے کہ دلائل و حقائق کچھ کام نہیں دے سکتے. کتنی ھی سچی اور معقول بات کیوں نہ کہی جائے ان لوگوں کے لیے بے کار ھو گی.

جب تك تم یہودیت اور نصرانیت کی گروہ بندی میں داخل نہ ھو جاؤ یہودی اور عیسائی تم سے خوش ھونے والے نہیں، اگرچہ تمہارا اعتقاد اور عمل کتنا ھی اچھا اور معقول ھو اور خود ان کی مسلمہ تعلیمات کے ٹھیك ٹھیك مطابق ھی کیوں نہ ھو.

(قبولیت حق کی استعداد رکھتے ھیں اور اس لیے وھی ھیں جو) اس پر ایمان لائیں گے. اور جو کوئی (ان میں سے) انکار کرتا ھے تو (اس کی ھدایت کی کوئی امید نہیں) یہ وہ لوگ ھیں جن کے لیے تباھی و نامرادی ھے ۱۲۱ ۰

يٰبَنِيٓ اِسْرَآءِيْلَ اذْكُرُوْا نِعْمَتِيَ الَّتِيٓ اَنْعَمْتُ عَلَيْكُمْ وَ اَنِّيْ فَضَّلْتُكُمْ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ۞[۱۲۲] وَ اتَّقُوْا يَوْمًا لَّا تَجْزِيْ نَفْسٌ عَنْ نَّفْسٍ شَيْئًا وَّ لَا يُقْبَلُ مِنْهَا عَدْلٌ وَّ لَا تَنْفَعُهَا شَفَاعَةٌ وَّ لَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ ۞[۱۲۳]	اے بنی اسرائیل! میری وہ نعمتیں یاد کرو جن سے میں نے تمھیں سرفراز کیا تھا. میں نے تمھیں دنیا کی قوموں میں برگزیدگی عطا فرمائی تھی ۱۲۲۰ اور (دیکھو!) اس دن سے ڈرو جو یقینا آنے والا ھے (اور جس دن ھر انسان کو

اپنے اعمال کے نتیجوں سے دوچار ھونا ھے). اس دن نہ تو کوئی جان دوسری جان کے کام آئے گی (کہ اپنے بزرگوں اور پیشواؤں کا نام لے کر اپنے آپ کو بخشوا لو) نہ کسی طرح کا بدلا قبول کیا جائے گا (کہ اپنی بد عملیوں کا فدیہ دے کر جان چھڑا لو)

نہ کسی کی سعی و سفارش چل سکے گی (کہ ان کا وسیلہ پکڑ کے کام نکال لو) اور نہ ہی ایسا ہوگا کہ مجرموں کو کہیں سے مدد ملے ۱۲۳ .

وَ اِذِ ابْتَلٰٓى اِبْرٰهٖمَ رَبُّهٗ بِكَلِمٰتٍ فَاَتَمَّهُنَّ ؕ قَالَ اِنِّیْ جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ اِمَامًا ؕ قَالَ وَ مِنْ ذُرِّیَّتِیْ ؕ قَالَ لَا یَنَالُ عَهْدِی الظّٰلِمِیْنَ ۞ ۱۲۴

اور (پھر غور کرو وہ واقعہ) جب ابراهیم کو اس کے پروردگار نے چند باتوں میں آزمایا تھا اور وہ ان میں پورا اترا تھا . جب ایسا ہوا تو خدا نے فرمایا : اے ابراهیم ! میں تجھے انسانوں کے لیے امام بنانے والا ہوں (یعنی دنیا کی آنے والی قومیں تیری دعوت قبول کریں گی اور تیرے نقش قدم پر چلیں گی) . ابراهیم نے عرض کیا : جو لوگ میری نسل میں سے ہوں گے ان کی نسبت کیا حکم ہے؟ ارشاد ہوا : جو ظلم و معصیت کی راہ اختیار کریں تو ان کا میرے اس عہد میں کوئی حصہ نہیں ۱۲۴ .

---

۱۲۴ - حضرت ابراهیم علیہ السلام کی آزمایش ، منصب امامت کا عطیہ ، دین الہی کی دعوت ، معبد کعبہ کی تعمیر اور امت مسلمہ کے ظہور کی دعا . یہ ذکر =

= اس محل میں چار بصیرتیں رکھتا ھے :

۱ – یہود و نصاری اور مشرکین عرب تینوں گروھوں کے لیے حضرت ابراھیم کی شخصیت ایك مسلمه شخصیت تھی ، اس لیے ان کی دعوت سے استشہاد تینوں کے لیے ناقابل انکار استشہاد تھا .

۲ – مذھبی گروہ بندی کے خلاف تینوں گروھوں کے لیے ایك حجت قاطع ھے . یه ظاھر ھے که تینوں گروہ بندیاں اور ان کے عقائد و رسوم حضرت ابراھیم کے بہت بعد پیدا ھوئے. سوال یه ھے که حضرت ابراھیم کا طریقه کیا تھا ؟ یقینا وہ ان گروہ بندیوں کا طریقه نه تھا . پس جو طریقه ان کا تھا اسی کی دعوت قرآن دیتا ھے .

۳ – یہودیوں کی جماعتی سرگرانی زیادہ تر نسلی غرور کا نتیجه تھی ، وہ کہتے تھے : ھم حضرت ابراھیم کی نسل سے ھیں اور تورات میں ھے که خدا نے ان کی نسل کو برکت دی . اس بیان نے واضح کر دیا که اول تو نسل کے شرف میں بنی اسحاق کی طرح بنی اسماعیل بھی شریك ھیں . پھر جو کچھ بھی ھو خدا کا عہد برکت نیك کرداروں کے لیے تھا نه که بدکرداروں کے لیے . جن لوگوں نے ایمان و عمل کی سعادت کھو دی ان کے لیے نسل کا امتیاز کچھ سود مند نہیں ھوسکتا .

٤ – پچھلی امتوں کی محرومیوں کے ذکر کے بعد =

وَ اِذْ جَعَلْنَا الْبَيْتَ مَثَابَةً	اور (پھر دیکھو!) جب ایسا
لِّلنَّاسِ وَ اَمْنًا ؕ وَ اتَّخِذُوْا	ہوا تھا کہ ہم نے (مکہ کے)
مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهِمَ مُصَلًّى ؕ	اس گھر کو (یعنی خانہ کعبہ کو)
وَ عَهِدْنَاۤ اِلٰۤى اِبْرٰهِمَ وَ اِسْمٰعِيْلَ	انسانوں کی گرد آوری کا مرکز
اَنْ طَهِّرَا بَيْتِىَ لِلطَّآئِفِيْنَ	اور امن و حرمت کا مقام ٹھہرادیا
وَ الْعٰكِفِيْنَ وَ الرُّكَّعِ	اور حکم دیا کہ ابراہیم کے
السُّجُوْدِ ۱۲۵	کھڑے ہونے کی جگہ (ہمیشہ

کے لیے) نماز کی جگہ بنا لی جائے ۔ اور ہم نے ابراہیم و اسماعیل کو حکم دیا تھا کہ ہمارے نام پر جو گھر بنایا گیا ہے اسے

= یہ حقیقت واضح کرنی تھی کہ اب توفیق الٰہی نے پیروان دعوت قرآن کو خدمت حق کے لیے چن لیا ہے اور اقوام عالم کی ہدایت کا سررشتہ ان کے سپرد کیاجا رہا ہے. اس کے لیے ضروری تھا کہ پہلے دعوت قرآن کے ظہور کی معنوی تاریخ بیان کر دی جائے . چنانچہ معبد کعبہ کی تعمیر اور حضرت ابراہیم کی دعا کا ذکر اسی غرض سے کیا گیا ہے کہ آنے والے بیان کے لیے ایک قدرتی تمہید کا کام دے .

طواف کرنے والوں، عبادت کے لیے ٹھیرنے والوں اور رکوع و سجود کرنے والوں کے لیے (ہمیشہ) پاك رکھنا (اور ظلم و معصیت کی گندگیوں سے آلودہ نہ کرنا) ۱۲۵ .

وَاِذْ قَالَ اِبْرٰھٖمُ رَبِّ اجْعَلْ هٰذَا بَلَدًا اٰمِنًا وَّارْزُقْ اَهْلَهٗ مِنَ الثَّمَرٰتِ مَنْ اٰمَنَ مِنْهُمْ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ

اور (پھر) جب ایسا ہوا تھا کہ ابراہیم نے خدا کے حضور دعا مانگی تھی: اے پروردگار! اس جگہ کو (جو دنیا کی آباد سرزمینوں سے دور اور سرسبزی و شادابی سے یك قلم محروم ہے) امن و امان کا ایك آباد شہر بنادے اور اپنے فضل و کرم سے ایسا کر کہ یہاں کے بسنے والوں میں جو لوگ تجھ پر اور آخرت کے دن پر ایمان رکھنے والے ہوں ان کے رزق کے لیے ہر طرح کی پیداوار مہیا ہو جائے .

قَالَ وَمَنْ كَفَرَ فَاُمَتِّعُهٗ قَلِيْلًا ثُمَّ اَضْطَرُّهٗۤ اِلٰى عَذَابِ النَّارِ ؕ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ۱۲۶

اس پر ارشاد الہٰی ہوا تھا کہ (تمہاری دعا قبول کی گئی. یہاں کے باشندوں میں سے) جو کوئی کفر کا شیوہ اختیار کرے گا سو اسے بھی ہم (سر و سامان رزق سے) فائدہ اٹھانے دیں گے، البتہ یہ فائدہ اٹھانا بہت تھوڑا ہوگا،

کیوں که بالآخر اسے (پاداش عمل میں) چارو ناچار دوزخ میں جانا ھے (۵۱) اور کیا ھی برا اس کا ٹھکانا ھوا ۱۲۶ ۔

وَاِذْ يَرْفَعُ اِبْرٰهٖمُ الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَيْتِ وَاِسْمٰعِيْلُ ؕ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا ؕ اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝١٢٧

اور (پھر دیکھو ! وہ کیسا عظیم الشان اور انقلاب انگیز وقت تھا) جب ابراھیم خانه کعبه کی نیو ڈال رھا تھا اور اسماعیل بھی اس کے ساتھ شریك تھا (ان کے ھاتھ پتھر چن رھے تھے اور دل و زبان پر یه دعا طاری تھی) : اے پروردگار ! ھمارا یه عمل تیرے حضور قبول ھو . بلا شبه تو ھی ھے جو دعاؤں کا سننے والا اور (مصالح عالم کا) جاننے والا ھے ۱۲۷ ۔

رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا مُسْلِمَيْنِ لَكَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِنَآ اُمَّةً مُّسْلِمَةً لَّكَ ص وَاَرِنَا مَنَاسِكَنَا وَتُبْ عَلَيْنَا ۚ اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ۝١٢٨

اے پروردگار ! (اپنے فضل و کرم سے) ھمیں ایسی توفیق دے که ھم سچے مسلم (یعنی تیرے حکموں کے فرماں بردار) ھو جائیں اور ھماری نسل میں سے بھی ایک ایسی امت پیدا کر دے جو تیرے حکموں کی

فرمان بردار ھو. خدایا! ھمیں ھماری عبادت کے (سچے) طور طریقے بتادے اور ھمارے قصوروں سے درگذر کر. بلا شبہ تیری ھی ذات ھے جو رحمت سے درگذر کرنے والی ھے اور جس کی رحیمانہ درگذر کی کوئی انتہا نہیں ۱۲۸ ۰

رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيهِمْ رَسُولًا مِّنْهُمْ يَتْلُوا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيهِمْ ۚ إِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ﴿۱۲۹﴾

اور خدایا! (اپنے فضل و کرم سے) ایسا کیجیو کہ اس بستی کے بسنے والوں میں تیرا ایك رسول پیدا ھو جو انھیں میں سے ھو. وہ تیری آیتیں پڑھ کر لوگوں کو سنائے. کتاب اور حکمت کی تعلیم دے اور (اپنی پیغمبرانہ تربیت سے) ان کے دلوں کو مانجھ دے. اے پروردگار! بلا شبہ تیری ھی ذات ھے جو حکمت والی اور سب پر غالب ھے ۱۲۹ ۰

۱۵ ع ۱۵

وَمَنْ يَرْغَبُ عَنْ مِّلَّةِ إِبْرٰهٖمَ إِلَّا مَنْ سَفِهَ نَفْسَهٗ ۚ وَلَقَدِ اصْطَفَيْنٰهُ فِي الدُّنْيَا ۚ وَإِنَّهٗ فِي الْاٰخِرَةِ لَمِنَ الصّٰلِحِينَ ﴿۱۳۰﴾

(یہ ھے ابراھیم کا طریقہ) اور ان لوگوں کے سوا جنھوں نے اپنے آپ کو نادانی و جہالت کے حوالے کردیا ھے کون ھے

جو ابراهیم کے طریقے سے منہ پھیر سکتا ھے؟ اور واقعہ یہ ھے کہ ھم نے دنیا میں بھی اسے برگزیدگی کے لیے چن لیا اور آخرت میں بھی اس کی جگہ نیك انسانوں کے زمرے میں ھوگی ۱۳۰.

اِذْ قَالَ لَهٗ رَبُّهٗٓ اَسْلِمْ ۙ قَالَ اَسْلَمْتُ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۳۱﴾

جب ابراهیم کے پروردگار نے اسے حکم دیا تھا کہ فرماں بردار ھوجا تو وہ پکار اٹھا تھا: میں اس کے حکموں کا فرماں بردار ھوگیا جو تمام دنیا کا پروردگار ھے ۱۳۱.

---

۱۳۰ - دین کی جو راہ ابراهیم نے اختیار کی تھی وہ کیا تھی؟ ان کے بعد ان کی اولاد جس طریقے پر چلتی رهی وہ کون سا طریقہ تھا؟ خود ”اسرائیل“ یعنی حضرت یعقوب نے اپنے بستر مرگ پر جس دین کی وصیت کی وہ کون سا دین تھا؟ یقینا وہ یہودیت اور مسیحیت کی گروہ بندی نہ تھی، وہ صرف خدا پر ایمان لانے اور اس کے قانون سعادت کی فرماں برداری کرنے کی فطری اور عالم گیر سچائی تھی اور اسی کی دعوت قرآن دیتا ھے.

دین الٰہی کو اسی لیے ”الاسلام“ کے نام سے تعبیر کیا گیا جس کے معنی اطاعت کرنے کے ھیں یعنی ھر طرح کی نسبتوں اور گروہ بندیوں سے الگ ھو کر صرف اطاعت حق کی طرف انسان کو دعوت دی جائے.

وَ وَصّٰى بِهَآ اِبْرٰهٖمُ بَنِيْهِ وَ يَعْقُوْبُ ؕ يٰبَنِىَّ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰى لَكُمُ الدِّيْنَ فَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ؕ ۱۳۲

اور پھر اسی طریقے کی ابراهیم نے اپنے بیٹوں کو اور (اس کے پوتے) یعقوب نے اپنی اولاد کو وصیت کی تھی . انھوں نے کہا: اے میرے بیٹو! خدا نے تمھارے لیے اس دین (حقیقی) کی راہ پسند فرمائی ھے تو دیکھو! دنیا سے نہ جانا مگر اس حالت میں کہ تم مسلم ھو (یعنی فرماں بردار ھو) ۱۳۲ .

اَمْ كُنْتُمْ شُهَدَآءَ اِذْ حَضَرَ يَعْقُوْبَ الْمَوْتُ ۙ اِذْ قَالَ لِبَنِيْهِ مَا تَعْبُدُوْنَ مِنْۢ بَعْدِىْ ؕ قَالُوْا نَعْبُدُ اِلٰهَكَ وَ اِلٰهَ اٰبَآئِكَ اِبْرٰهٖمَ وَ اِسْمٰعِيْلَ وَ اِسْحٰقَ اِلٰهًا

(۵۲) پھر کیا تم اس وقت موجود تھے جب یعقوب کے سرھانے موت آ کھڑی ھوئی تھی اور اس نے اپنے بیٹوں کو وصیت کرتے ھوئے پوچھا تھا: میرے بعد کس کی عبادت کرو گے؟

وَّاحِـدًا ۚۖ وَّنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ ۝۱۳۳ انهوں نے جواب دیا: اسی خدائے واحد کی جس کی تو نے عبادت کی ھے اور تیرے بزرگوں ابراھیم، اسماعیل اور اسحاق نے کی ھے اور ھم اس کے حکموں کے فرماں بردار ھوئے ۱۳۳ ۔

تِلْكَ اُمَّةٌ قَدْ خَلَتْ ۚ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَلَكُمْ مَّا كَسَبْتُمْ ۚ وَلَا تُسْـَٔلُوْنَ عَمَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝۱۳٤ (بهر حال) یه ایك امت تھی جو گزر چکی (۵۳)، اس کے لیے وہ تھا جو اس نے اپنے عمل سے کمایا، تمھارے لیے وہ ھوگا جو تم اپنے عمل سے کماؤ گے، تم سے کچھ اس کی پوچھ گچھ نھیں ھوگی که ان لوگوں کے اعمال کیسے تھے ۱۳٤ ۔

۱۳٤ - قانون الٰہی یہ ھے که ھر فرد اور جماعت کو وھی پیش آتا ھے جو اس نے اپنے عمل سے کمایا ھے۔ نه تو ایك کی نیکی دوسرے کو بچا سکتی ھے نه ایك کی بد عملی کے لیے دوسرا جواب ده ھو سکتا ھے۔

(۵٤) انسان کے لیے قدامت پرستی کا پھندا بڑا ھی سخت پھندا ھے۔ اس کے پیچ سے وہ نکل نھیں سکتا۔ وہ ھمیشه=

وَ قَالُوْا كُوْنُوْا هُوْدًا اَوْ نَصٰرٰی تَهْتَدُوْا ؕ قُلْ بَلْ مِلَّةَ اِبْرٰهٖمَ حَنِیْفًا ؕ وَ مَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ ۝ ١٣٥

(٥٥) یهودیوں نے کہا: یهودی هوجاؤ، هدایت پاؤ گے. نصاری نے کہا: نصرانی هوجاؤ، هدایت پاؤ گے. لیکن تم کہو:

نہیں (خدا کی عالمگیر سچائی ان گروہ بندیوں میں محدود نہیں هوجاسکتی) اس کی راہ تو وهی "حنیفی" راہ هے جو ابراهیم کی راہ تهی (یعنی تمام انسانی طریقوں سے منہ موڑنا اور صرف خدا کے سیدهے سادے فطری طریقے کا هورهنا) اور یقینا وہ شرك کرنے والوں میں سے نہ تها (٥٦) ١٣٥ .

= ماضی کے افسانوں میں گم رهے گا اور هر پرانے طور طریقے کو تقدیس کی نظر سے دیکھے گا. هندو هزاروں برس سے مہا بهارت اور پرانوں کے افسانوں میں پهنسے هوئے هیں. مسلمانوں کے دو فرقے آج تك اس نزاع سے فارغ نہیں هوئے که تیرہ سو برس پہلے سقیفه میں خلافت کا جو انتخاب هوا تها وہ صحیح تها یا غلط؟ لیکن قرآن کہتا هے "تلك امة قد خلت لها ما كسبت و لكم ما كسبتم" یه ایك گروہ تها جو گزرچکا، اب اس کے پیچهے پڑے رهنے سے تمہیں کوئی فائدہ نہیں هوسکتا. تم اپنی خبر لو، ان کے اعمال ان کے لیے تهے، تمہارے تمہارے لیے هیں.

١٣٥ – بهر حال هدایت کی راہ ان گروہ بندیوں کی =

= راہ نہیں ہوسکتی اور نہ وہ کسی ایک قوم اور گروہ ہی کے حصے میں آئی ہے . ہدایت کی راہ تو وہی ہے جو حضرت ابراہیم کی راہ تھی اور وہ خدا کا عالم گیر قانون نجات ہے .

پس سچائی کی راہ یہ ہوئی کہ دوسرے کو جھٹلانے کی جگہ سب کی تصدیق کرو (۵۷) . دنیا میں جس قدر بھی رہ نمایان مذاہب آئے ہیں خواہ وہ کسی عہد اور کسی ملک و قوم سے تعلق رکھتے ہوں سب ایک ہی سچائی کے پیغام بر تھے اور اس لیے سب کی یک ساں طور پر تصدیق کرنی چاہیے .

داعیان مذاہب میں سے کسی ایک کا انکار بھی سب کا انکار ہے . جو کوئی ''تفریق بین الرسل'' کرتا ہے یعنی کسی کو مانتا ہے کسی کو نہیں مانتا وہ فی الحقیقت خدا کے پورے سلسلۂ ہدایت کا منکر ہے .

قرآن کہتا ہے : میری راہ عالم گیر تصدیق کی راہ ہے . اگر تم یہودی ہو اور تورات پر ایمان رکھتے ہو تو میں اس کا مصدق ہوں اور اسی لیے آیا ہوں (۵۸) تاکہ دین حقیقی تازہ کروں . اگر تم مسیحی ہو تو میں انجیل کا منکر کب ہوں ؟ میں تو اسی لیے آیا ہوں کہ تم انجیل کے سچے عامل بن جاؤ . اگر تم حضرت ابراہیم کے نام لیوا ہو تو =

قُوْلُوْٓا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْنَا وَمَآ اُنْزِلَ اِلٰٓى اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطِ وَمَآ اُوْتِيَ مُوْسٰى وَعِيْسٰى وَمَآ اُوْتِيَ النَّبِيُّوْنَ مِنْ رَّبِّهِمْ ۚ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ ۖ وَنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ ۝ ١٣٦	(مسلمانو !) تم کهو: همارا طریقه تو یه هے که هم الله پر ایمان لائے هیں . قرآن پر ایمان لائے هیں جو هم پر نازل هوا هے ، ان تمام تعلیموں پر ایمان لائے هیں جو ابراهیم کو ، اسماعیل کو ، اسحاق کو ، یعقوب کو اور اولاد یعقوب کو دی گئیں ، نیز

ان کتابوں پر جو موسیٰ اور عیسیٰ کو دی گئی تهیں . اور (صرف اتنا هی نهیں ، بلکه) ان تمام تعلیموں پر بهی ایمان رکهتے هیں جو دنیا کے تمام نبیوں کو ان کے پروردگار سے ملی هیں ، هم ان میں سے کسی ایك کو بهی دوسروں سے جدا نهیں کرتے (که اسے نه مانیں ،

= میری دعوت سرتا سر ملت ابراهیمی هی کی دعوت هے .
اگر تم کسی دوسرے رسول اور بانی مذهب کے پیرو هو تو میں تمهیں اس کا منکر بنانا نهیں چاهتا ، اس کی تصدیق میں اور زیاده پخته کردینا چاهتا هوں .

باقی سب کو مانیں، یا اسے مانیں مگر دوسروں سے منکر ہوجائیں. خدا کی سچائی کہیں بھی اور کسی پر بھی آئی ہو) ہم خدا کے فرماں بردار ہیں ۱۳۶ ۔

فَاِنْ اٰمَنُوْا بِمِثْلِ مَآ اٰمَنْتُمْ بِهٖ فَقَدِ اهْتَدَوْا ۚ وَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا هُمْ فِیْ شِقَاقٍ ۚ فَسَیَكْفِیْكَهُمُ اللّٰهُ ۚ وَهُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ۝ ۱۳۷

پھر اگر یہ لوگ بھی ایمان کی راہ اختیار کرلیں اسی طرح جس طرح تم نے اختیار کی ہے تو (سارے جھگڑے ختم ہو گئے اور) انہوں نے ہدایت پالی. لیکن اگر اس سے روگردانی کریں تو پھر سمجھ لو کہ (ان کے ماننے کی کوئی امید نہیں) ان کی راہ (طلب حق کی جگہ) ہٹ دھرمی کی راہ ہے. پس (ان سے قطع نظر کرلو اور اپنے کام میں سرگرم رہو) وہ وقت دور نہیں جب اللہ کی مدد تمہیں ان کی مخالفتوں سے بے پروا کردے گی، وہ سننے والا اور سب کچھ جاننے والا ہے ۱۳۷ .

صِبْغَةَ اللّٰهِ ۚ وَمَنْ اَحْسَنُ مِنَ اللّٰهِ صِبْغَةً ز وَّ نَحْنُ لَهٗ عٰبِدُوْنَ ۝ ۱۳۸

(ہدایت اور نجات کی راہ کسی رسمی اصطباغ یعنی رنگ دینے کی محتاج نہیں جیسا کہ

عیسائیوں کا شیوہ ہے) یہ اللہ کا رنگ دینا ہے اور (بتلاؤ!) اللہ سے بہتر اور کس کا رنگ دینا ہوسکتا ہے اور ہم اسی کی بندگی کرنے والے ہیں ۱۳۸ .

قُلْ اَتُحَآجُّوْنَنَا فِى اللّٰهِ وَهُوَ رَبُّنَا وَرَبُّكُمْ ۚ وَلَنَآ اَعْمَالُنَا وَلَكُمْ اَعْمَالُكُمْ ۚ وَنَحْنُ لَهٗ مُخْلِصُوْنَ ۙ ۱۳۹

(اے پیغمبر! تم ان لوگوں سے) کہو: (ہماری راہ تو خدا پرستی کی راہ ہے، پھر) کیا تم خدا کے بارے میں ہم سے جھگڑتے ہو؟ (یعنی خدا پرستی کے شیوے ہی سے تمہیں اختلاف ہے) حالانکہ ہمارا اور تمہارا دونوں کا پروردگار وہی ہے. ہمارے لیے ہمارے اعمال ہیں، تمہارے لیے تمہارے اعمال. اور ہمارا طریقہ اس کے سوا کچھ نہیں ہے کہ صرف اس کی بندگی کرنے والے ہیں ۱۳۹ .

---

۱۳۸ – جب سب کا پروردگار ایك ہے اور ہر انسان کے لیے اس کا عمل ہے تو پھر خدا اور دین کے نام پر یہ تمام جھگڑے کیوں ہیں؟ کیوں ایك مذہب کا پیرو دوسرے مذہب کے پیرووں کا دشمن ہو؟ کیوں ایك انسان دوسرے انسان سے نفرت کرے؟

اَمْ تَقُوْلُوْنَ اِنَّ اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطَ كَانُوْا هُوْدًا اَوْ نَصٰرٰى ؕ قُلْ ءَاَنْتُمْ اَعْلَمُ اَمِ اللّٰهُ ؕ وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ كَتَمَ شَهَادَةً عِنْدَهٗ مِنَ اللّٰهِ ؕ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ۝ ۱٤٠	یا پھر تمھارا (یعنی یهود و نصاری کا) دعوی یه هے که ابراهیم، اسماعیل، اسحاق، یعقوب اور اولاد یعقوب بھی یهودی اور نصرانی تھے (٥٩) (اے پیغمبر! ان سے) کهو: تم زیاده جاننے والے هو یا الله هے؟ (اگر الله هے تو اس کی گواهی تو

تمھارے خلاف خود تمھاری کتاب میں موجود هے جسے تم دیده و دانسته چھپا رهے هو. پھر بتاؤ!) اس سے بڑھ کر کون ظالم هوسکتا هے جس کے پاس الله کی ایك گواهی موجود هو اور وه اسے چھپائے (اور محض اپنی بات کی پچ کے لیے سچائی کا اعلان نه کرے. یاد رکھو!) جو کچھ بھی تم کر رهے هو الله اس سے غافل نهیں هے. ۱٤٠.

۱٤٠ - کتمان حق یعنی سچائی کو دیده و دانسته ظاهر نه کرنا الله کے نزدیك سب سے بڑا گناه هے.

تِلْكَ أُمَّةٌ قَدْ خَلَتْ ۚ	(اور پھر جو کچھ بھی ھو) یہ
لَهَا مَا كَسَبَتْ وَلَكُم مَّا	ایك امت تھی جو گزر چکی.
كَسَبْتُمْ ۚ وَلَا تُسْأَلُونَ	اس کے لیے وہ تھا جو اس نے
عَمَّا كَانُوا يَعْمَلُونَ ع ۱۴۱	اپنے عمل سے کمایا ، تمھارے

ع ۱٦ ۱٦

لیے وہ ھوگا جو تم اپنے عمل سے کماؤ گے، تم سے کچھ اس کی پوچھ گچھ نہیں ھوگی کہ ان کے اعمال کیسے تھے ۱۴۱.

سیقول - ٢

سَيَقُولُ السُّفَهَآءُ مِنَ النَّاسِ	جو لوگ عقل و بصیرت سے
مَا وَلّٰهُمْ عَنْ قِبْلَتِهِمُ الَّتِي	محروم ھیں (٦٠) وہ کہیں گے:
كَانُوا عَلَيْهَا ۚ قُل لِّلّٰهِ الْمَشْرِقُ	مسلمان جس قبلے کی طرف
وَالْمَغْرِبُ ۚ يَهْدِي مَن يَشَآءُ	رخ کر کے نماز پڑھا کرتے تھے
إِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ ۱۴۲	کیا بات ھوئی کہ ان کا رخ

اس سے پھر گیا؟ (اے پیغمبر!) تم کہو: پورب ھو یا پچھم سب اللہ ھی کے لیے ھے (وہ کسی خاص مقام یا جہت میں محدود نہیں) (٦١) وہ جس کسی کو چاھتا ھے (کام یابی و سعادت کی) سیدھی راہ دکھا دیتا ھے ۱۴۲.

---

۱۴۲ - دعوت ابراھیمی سے وحدت دین کے =

= استشہاد کا بیان ختم ہو گیا ، اب یہاں سے اس کا
دوسرا حصہ شروع ہوتا ہے جو پچھلے بیان کا قدرتی نتیجہ
ہے . حضرت ابراہیم کو اقوام عالم کی امامت ملی تھی ،
انہوں نے مکہ میں عبادت گاہ کعبہ تعمیر کی
اور امت مسلمہ کے ظہور کی الہامی دعا مانگی . مشیتِ الٰہی
میں اس کے ظہور کے لیے ایک خاص وقت مقرر تھا .
جب وہ وقت آ گیا تو پیغمبر اسلام کا ظہور ہوا اور ان
کی تعلیم و تزکیہ سے موعودہ امت پیدا ہو گئی . اس امت
کو "نیک ترین امت" ہونے کا نصب العین عطا کیا گیا
اور اقوام عالم کی تعلیم اس کے سپرد کی گئی . ضروری تھا
کہ اس کی روحانی ہدایت کا ایک مرکز بھی ہوتا . یہ مرکز
قدرتی طور پر عبادت گاہ کعبہ ہی ہو سکتا تھا . چنانچہ
تحویل قبلہ نے اس کی مرکزیت کا اعلان کر دیا . یہی
حقیقت "قبلہ" کے تقرر میں پوشیدہ تھی (۶۲) چنانچہ
"سیقول السفہاء" سے یہی بیان شروع ہوتا ہے .
پیروان دعوت قرآنی مخاطب ہیں اور انہیں [illegible] ہے
کہ حضرت ابراہیم کے عمل حق نے جو بیج بو[illegible] تھا وہ
بار آور ہو گیا ہے (۶۳) اور "نیک ترین امت" تم ہو .

وَكَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً
وَّسَطًا لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ
عَلَى النَّاسِ وَيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ
عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا ؕ وَمَا
جَعَلْنَا الْقِبْلَةَ الَّتِىْ
كُنْتَ عَلَيْهَآ اِلَّا لِنَعْلَمَ
مَنْ يَّتَّبِعُ الرَّسُوْلَ مِمَّنْ
يَّنْقَلِبُ عَلٰى عَقِبَيْهِ ؕ
وَاِنْ كَانَتْ لَكَبِيْرَةً اِلَّا
عَلَى الَّذِيْنَ هَدَى اللّٰهُ ؕ وَمَا
كَانَ اللّٰهُ لِيُضِيْعَ اِيْمَانَكُمْ ؕ
اِنَّ اللّٰهَ بِالنَّاسِ لَرَءُوْفٌ
رَّحِيْمٌ ۝ ١٤٣

اور (مسلمانو ! جس طرح یه
بات هوئی که بیت المقدس
کی جگه خانه کعبه '' قبله ''
قرار پایا) اسی طرح یه بات بھی
هوئی که هم نے تمھیں ''نیك ترین
امت'' هونے کا درجه عطافرمایا
تا که تمام انسانوں کے لیے
(سچائی کی) گواهی دینے والے هو
اور تمھارے لیے الله کا رسول
گواهی دینے والا هو (٦٤).
اور (٦٥) اگر هم نے اتنے
دنوں تك تمھیں اسی قبله پر
رهنے دیا جس کی طرف تم
رخ کرکے نماز پڑھا کرتے تھے تو یه اس لیے تھا تا که (وقت پر)

معلوم ہو جائے کون لوگ اللہ کے رسول کی پیروی میں سچے ہیں اور کون لوگ (دل کے کچے ہیں جو آزمایش میں پڑ کر) الٹے پانو پھر جانے والے ہیں . اور اس میں شک نہیں کہ ہدایت یافتہ لوگوں کے سوا اور سب کے لیے اس معاملے میں بڑی ہی سخت آزمایش تھی . بہر حال (جو لوگ آزمایش میں پورے اترے ہیں وہ یقین کریں ان کی استقامت کے ثمرات بہت جلد انہیں حاصل ہوں گے) ایسا نہیں ہوسکتا کہ خدا تمہارا ایمان رایگاں جانے دے، وہ تو انسانوں کے لیے سر تا سر شفقت و رحمت رکھنے والا ہے ۱۴۳ .

قَدْ نَرٰى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِى السَّمَآءِ ۚ فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضٰهَا ۖ فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ۚ وَحَيْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ شَطْرَهٗ ۚ

(اے پیغمبر!) ہم دیکھ رہے ہیں کہ (حکم الہی کے شوق و طلب میں) تمہارا چہرہ بار بار آسمان کی طرف اٹھ اٹھ جاتا ہے تو یقین کرو! ہم عن قریب تمہارا رخ ایک ایسے ہی قبلے کی طرف پھرا دینے والے ہیں جس سے تم خوشنود ہو جاؤ گے (اور اب کہ اس معاملے کے ظہور کا وقت آ گیا ہے)

تو چاهیے که تم اپنا رخ مسجد حرام (یعنی خانهٔ کعبه) کی طرف پهیر لو اور جهاں کهیں بهی تم اور تمهارے ساتهی هوں ضروری هے که (نماز میں) رخ اسی طرف کو پهر جایا کرے .

وَاِنَّ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ لَيَعْلَمُوْنَ اَنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّهِمْ ؕ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا يَعْمَلُوْنَ ۞ ١٤٤

اور جن لوگوں کو کتاب دی گئی هے (یعنی یهود اور نصاری) وه اچهی طرح جانتے هیں که یه معامله ان کے پروردگار کی طرف سے ایك امر حق هے (کیوں که ان کے مقدس نوشتوں میں اس کی پیشین گوئی موجود هے) (٦٦) اور جیسے کچه ان کے اعمال هیں الله ان سے غافل نهیں هے ١٤٤ ۰

وَلَئِنْ اَتَيْتَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ بِكُلِّ اٰيَةٍ مَّا تَبِعُوْا قِبْلَتَكَ ۚ وَمَآ اَنْتَ بِتَابِعٍ قِبْلَتَهُمْ ۚ وَمَا بَعْضُهُمْ بِتَابِعٍ قِبْلَةَ بَعْضٍ ؕ

اور اگر تم اهل کتاب کے سامنے دنیا جهان کی ساری دلیلیں بهی پیش کر دو جب بهی وه تمهارے قبلے کی پیروی کرنے والے نهیں ، نه یه هو سکتا هے که

(علم و بصیرت سے بے بہرہ ہو کر) تم ان کے قبلے کی پیروی کرنے لگو اور (نہ ہی خود وہی کسی ایک قبلے پر متفق ہیں) ان میں سے ایک گروہ دوسرے گروہ کا قبلہ ماننے والا نہیں (٦٧).

وَلَئِنِ اتَّبَعْتَ اَهْوَآءَهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَكَ مِنَ الْعِلْمِ ۙ اِنَّكَ اِذًا لَّمِنَ الظّٰلِمِيْنَ ۘ ١٤٥

اور (یاد رکھو!) اگر تم نے ان لوگوں کی خواهشوں کی پیروی کی باوجودیکه تمہیں اس بارے میں علم حاصل ہوچکا ہے (٦٨) تو تم یقینا نا فرمانی کرنے والوں میں سے ہو جاؤ گے ١٤٥.

١٤٥ - یہود اور نصاری کا تحویل قبلہ پر اعتراض کرنا محض گروہ پرستی کے تعصب کا نتیجہ ہے. اگر ان میں حق پرستی ہوتی تو وہ آپس میں کیوں ایک دوسرے سے مختلف ہوتے اور کیوں ایسا ہوتا کہ یہودی عیسائیوں کا قبلہ نہیں مانتے اور عیسائیوں کو یہودیوں کے قبلے سے انکار ہوتا؟ پس جب صورت حال ایسی ہے تو متبع حق کو چاهیے ایسے لوگوں کے اتفاق و یک جہتی سے قطع نظر کر لے، کیوں کہ جن لوگوں نے اتباع حق سے یک قلم کنارہ کشی کر لی ہے ان کے ساتھ متبع حق کا کبھی اتفاق نہیں ہو سکتا.

اَلَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ يَعْرِفُوْنَهٗ كَمَا يَعْرِفُوْنَ اَبْنَآءَهُمْ ؕ وَاِنَّ فَرِيْقًا مِّنْهُمْ لَيَكْتُمُوْنَ الْحَقَّ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ۝ ١٤٦

(اور حقیقت یه ھے که) جن لوگوں کو ھم نے کتاب دی ھے (یعنی اھل کتاب کے علماء) ان پر حقیقت حال پوشیدہ نہیں ھے. وہ پیغمبر اسلام کو ویسے ھی جان پہچان گئے ھیں جس طرح اپنی اولاد کو جانتے پہچانتے ھیں، لیکن اس پر بھی ان میں ایك گروہ ایسا ھے جو جان بوجھ کر سچائی کو چھپاتا ھے (٦٩) ١٤٦ .

اَلْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ فَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِيْنَ ۝ ع ١٤٧

(یقین کرو!) یه (تحویل قبله کا) معامله تمھارے پروردگار کی طرف سے ایك امر حق ھے (اور جو بات حق ھو (٧٠) تو وہ اپنے قیام و ثبات سے اپنی حقانیت کا اعلان کر دے گی). پس (دیکھو!) ایسا نه ھو که تم شك کرنے والوں میں سے ھو جاؤ ١٤٧ .

---

١٤٧ – کسی بات کا حق ھونا ھی اس کی حقانیت کی سب سے بڑی دلیل ھے، کیوں که حق کے معنی ھی قائم و ثابت رھنے کے ھیں اور جو بات قائم و ثابت رھنے والی ھے =

وَلِكُلٍّ وِّجْهَةٌ هُوَ مُوَلِّيْهَا فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرَاتِ ۚ أَيْنَ مَا تَكُوْنُوْا يَأْتِ بِكُمُ اللّٰهُ جَمِيْعًا ۚ إِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝ ١٤٨

اور (دیکھو!) ہر گروہ کے لیے ایک سمت ہے جس کی طرف وہ (عبادت کے وقت) رخ پھیر لیتا ہے (پس یہ کوئی ایسی بات نہیں جسے حق و باطل کا معیار سمجھ لیا جائے. اصلی چیز جو مقصود ہے وہ تو نیک عملی ہے) بس نیکیوں کی راہ میں ایک دوسرے سے آگے نکل جانے کی کوشش کرو. تم جہاں کہیں بھی ہو (یعنی جس جگہ اور جس سمت میں بھی خدا کی عبادت کرو) خدا تم سب کو پالے گا. یقینا اس کی قدرت سے کوئی بات باہر نہیں ۱۴۸ .

= اس کے لیے اس کے قیام و ثبات سے بڑھ کر اور کون سی دلیل ہو سکتی ہے؟

۱۴۸ - اور پھر جو کچھ بھی ہو تقرر قبلے کا معاملہ کوئی ایسی بات نہیں ہے جو دین کے اصول و مہمات میں سے ہو اور اسے حق و باطل کا معیار سمجھ لیا جائے. ہر گروہ کے لیے کوئی نہ کوئی جہت ہے اور وہ اسی کی طرف رخ کر کے عبادت کرتا ہے. عبادت جس طرف بھی منہ کر کے کی جائے خدا کی عبادت ہے. وہ کسی =

وَمِنْ حَيْثُ خَرَجْتَ فَوَلِّ	اور (اے پیغمبر!) تم کہیں
وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ؕ	سے بھی نکلو (یعنی کسی سمت
وَإِنَّهُ لَلْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ ؕ	اور کسی مقام میں بھی ہو)
وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا	لیکن (نماز میں) رخ اسی
تَعْمَلُوْنَ ۝١٤٩	طرف کو پھیر لو جس طرف

مسجد حرام واقع ہے ۔ اور یقین کرو! یہ معاملہ تمہارے پروردگار کی طرف سے ایک امر حق ہے (٧١) اور (جانتے رہو کہ) اللہ تمہارے اعمال کی طرف سے غافل نہیں ہے (٧٢) ١٤٩ ۔

وَمِنْ حَيْثُ خَرَجْتَ فَوَلِّ	اور (دیکھو!) تم کہیں سے
وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ؕ	بھی سے نکلو (اور کسی مقام

= ایک جہت ہی میں محدود نہیں ۔ اصلی چیز جو سمجھنے اور کرنے کی ہے وہ "خیرات" ہے یعنی نیک عملی ۔ پس چاہیے کہ اس میں ایک دوسرے سے بڑھ جانے کی کوشش کرو اور اسی کو دین داری و خدا پرستی کا اصلی کام سمجھو ۔

١٤٩ - تقرر قبلے کا حکم عام اور اس کے مصالح وحکم ۔

میں بھی ہو) لیکن چاهیے که (نماز میں) اپنا رخ مسجد حرام هی کی طرف پھیر لو .

وَحَيْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوا	اور (اے پیروان دعوت قرآنی !)
وُجُوهَكُمْ شَطْرَهُ ۚ لِئَلَّا	تم بھی اپنا رخ اسی طرف کو
يَكُونَ لِلنَّاسِ عَلَيْكُمْ حُجَّةٌ ق	کر لیا کرو خواہ کسی جگه
إِلَّا الَّذِينَ ظَلَمُوا مِنْهُمْ ق	اور کسی سمت میں ہو اور یه
فَلَا تَخْشَوْهُمْ وَاخْشَوْنِي ق	(جو تقرر قبلے پر اس قدر زور
وَلِأُتِمَّ نِعْمَتِي عَلَيْكُمْ	دیا گیا هے تو یه) اس لیے هے
وَلَعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ ۱۵۰	تا که تمهارے خلاف لوگوں

کے پاس کوئی دلیل باقی نه رہے (اور یه حقیقت واضح ہو جائے که معبد ابراهیمی هی تمهارا قبله هے). البته جو لوگ حق سے گزر چکے هیں (ان کی مخالفت هر حال میں جاری رهے گی) تو ان سے نه ڈرو ، مجھ سے ڈرو . اور علاوہ بریں یه (حکم) اس لیے بھی (دیا گیا) هے که میں اپنی نعمت تم پر پوری کردوں ، نیز اس لیے که (سعی وعمل کی) سیدھی راہ پر تم لگ جاؤ .۱۵۰ .

كَمَآ اَرْسَلْنَا فِيكُمْ رَسُوْلًا مِّنْكُمْ يَتْلُوْا عَلَيْكُمْ اٰيٰتِنَا وَ يُزَكِّيْكُمْ وَ يُعَلِّمُكُمُ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ وَ يُعَلِّمُكُمْ مَّا لَمْ تَكُوْنُوْا تَعْلَمُوْنَ ۱۵۱	یہ اسی طرح کی بات ہوئی جیسے یہ ہوئی کہ ہم نے تم میں سے ایک شخص کو اپنی رسالت کے لیے چن لیا ، وہ ہماری آیتیں تمھیں سناتا ہے ،

مع ۳

(اپنی پیغمبرانہ تربیت سے) تمہارے دلوں کو صاف کرتا ہے، کتاب و حکمت کی تعلیم دیتا ہے اور وہ وہ باتیں سکھلاتا ہے جن سے تم یك سر نا آشنا تھے (۷۳) ۱۵۱ .

فَاذْكُرُوْنِيْٓ اَذْكُرْكُمْ وَاشْكُرُوْا لِيْ وَلَا تَكْفُرُوْنِ ۱۵۲	پس (اب) (۷٤) میری یاد میں لگے رہو، میں بھی تمہاری

۱۸ ع ۲

طرف سے غافل نہ ہوں گا (یعنی قانون الہٰی یہ ہے کہ اگر تم اللہ سے غافل نہ ہوگے تو اللہ کی مدد و نصرت بھی تمہاری طرف سے غافل نہ ہوگی) . اور (دیکھو!) میری نعمتوں کی قدر کرو، ایسا نہ کرو کہ کفران نعمت میں مبتلا ہو جاؤ ۱۵۲ .

---

۱۵۲ تا ۱۵۷ - کتاب و حکمت کی تعلیم، تخصص نبوت کی پیغمبرانہ تربیت، مرکز ہدایت کا قیام اور "نیك ترین امت" =

يَـٰٓأَيُّهَا الَّذِينَ ءَامَنُوا اسْتَعِينُوا بِالصَّبْرِ وَالصَّلَوٰةِ ۚ إِنَّ اللَّهَ مَعَ الصَّـٰبِرِينَ ﴿١٥٣﴾

مسلمانو ! صبر اور نماز (کی معنوی قوتوں) سے سہارا پکڑو (۷۵) . یقین کرو ! اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ھے ۱۵۳ .

= ہونے کا نصب العین ، یہی وہ بنیادی عناصر تھے جن کی موعودہ امت کی نشو و نما کے لیے ضرورت تھی . جب یہ تمام مراتب ظہور میں آگئے تو اب ضروری ہوا کہ پیروان دعوت قرآنی کو مخاطب کیا جائے اور سر گرم عمل ہوجانے کی دعوت دی جائے ، چنانچہ " فاذکرونی اذکرکم " سے یہی مخاطبہ شروع ہوتا ھے .

اور پھر چوں کہ سر گرم عمل ہونے کا لازمی نتیجہ یہ تھا کہ راہ عمل کی مشکلیں اور آزمایشیں پیش آئیں اس لیے دعوت عمل کے ساتھ ھی صبر و استقامت اور جاں فروشی و قربانی کی بھی دعوت دے دی گئی اور واضح کردیا کہ اس راہ میں آزمایشوں سے گزرنا ناگزیر ھے . ساتھ ھی ان اصول و مہمات کی طرف بھی اشارہ کردیا گیا جن میں ثابت قدم ہوجانے کے بعد گم راھی و ناکامی سے قدم محفوظ ہو جاسکتے ھیں :

(الف) صبر اور نماز کی قوتوں سے مدد لو . صبر =

وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ يُّقْتَلُ فِیْ	اور جو لوگ اللہ کی راہ میں
سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتٌ ۭ بَلْ اَحْيَاۗءٌ	قتل ہوجاتے ہیں تو یہ مت کہو
وَّلٰكِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ ۱۵۴	کہ مردہ ہیں۔ نہیں، وہ تو زندہ
وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَيْءٍ مِّنَ	ہیں لیکن تم ان کی زندگی کا
الْخَوْفِ وَالْجُوْعِ وَنَقْصٍ	شعور نہیں رکھتے ۱۵۴۔
مِّنَ الْاَمْوَالِ وَالْاَنْفُسِ	اور یاد رکھو! (۷۶) یہ ضرور
وَالثَّمَرٰتِ ۭ وَبَشِّرِ الصّٰبِرِيْنَ ۱۵۵ۙ	ہونا ہے کہ ہم تمہارا امتحان لیں:

خطرات کا خوف، بھوک کی تکلیف، مال و جان کا نقصان، پیداوار کی تباہی، وہ آزمائشیں ہیں جو تمہیں پیش آئیں گی۔

= کی حقیقت یہ ہے کہ مشکلات و مصائب کے جھیلنے اور نفسانی خواہشوں سے مغلوب نہ ہونے کی قوت پیدا ہوجائے۔ نماز کی حقیقت یہ ہے کہ اللہ کے ذکر و فکر سے روح کو تقویت ملتی رہے۔ جس جماعت میں یہ دو قوتیں پیدا ہوجائیں گی وہ کبھی ناکام نہیں ہوسکتی۔

(ب) راہ حق میں موت موت نہیں ہے، سر تا سر زندگی و ابدیت ہے۔ پس موت کے خوف سے اپنے دلوں کو پاک کرلو۔

پھر جو لوگ صبر کرنے والے ہیں انہیں (فتح و کام رانی کی) بشارت دے دو ۱۵۵ .

الَّذِيْنَ اِذَآ اَصَابَتْهُمْ مُّصِيْبَةٌ ۙ قَالُوْٓا اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّآ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ ؕ ۱۵۶

یہ وہ لوگ ہیں کہ جب کبھی کوئی مصیبت ان پر آ پڑتی ہے تو (بے قرار ہونے کی جگہ ذکر الہی سے اپنی روح کو تقویت پہنچاتے ہیں اور) ان کی (زبان حال کی) صدا یہ ہوتی ہے کہ " انا للہ و انا الیہ رٰجعون " ہماری زندگی اور موت . رنج و غم ، سود و زیاں جو کچھ بھی ہے سب کچھ اللہ کے لیے ہے اور ہم سب کو بالآخر مرنا اور اسی کی طرف لوٹنا ہے ۱۵۶ .

اُولٰٓئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوٰتٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَ رَحْمَةٌ ۟ قف وَ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُهْتَدُوْنَ ۝ ۱۵۷

سو یقینا ایسے ہی لوگ ہیں جن پر ان کے پروردگار کے الطاف و کرم ہیں ، جن پر اس کی رحمت اترتی ہے اور یہی ہیں جو (اپنے مقصد میں) کام یاب ہیں ۱۵۷ .

اِنَّ الصَّفَا وَ الْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ ۚ

بلا شبہ صفا و مروہ (نامی دو پہاڑیاں) اللہ کی (حکمت

فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ اَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ اَنْ يَّطَّوَّفَ بِهِمَا ؕ وَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا ۙ فَاِنَّ اللّٰهَ شَاكِرٌ عَلِيْمٌ ۝۱۵۸

و رحمت کی) نشانیوں میں سے ہیں . پس جو شخص حج یا عمرے کی نیت سے اس گھر کا (یعنی خانہ کعبہ کا) قصد کرے تو اس کے لیے کوئی گناہ کی بات نہیں کہ ان دونوں پہاڑیوں کے درمیان طواف کے پھیرے کرلے . اور جو کوئی خوش دلی کے ساتھ نیکی کا کوئی کام کرتا ھے تو (۷۷) اللہ ھر عمل کی اس کی منزلت کے مطابق قدر کرنے والا اور سب کچھ جاننے والا ھے ۱۵۸ .

اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْتُمُوْنَ مَآ اَنْزَلْنَا مِنَ الْبَيِّنٰتِ وَالْهُدٰى مِنْۢ بَعْدِ مَا بَيَّنّٰهُ لِلنَّاسِ فِى الْكِتٰبِ ۙ اُولٰٓئِكَ يَلْعَنُهُمُ اللّٰهُ وَيَلْعَنُهُمُ اللّٰعِنُوْنَ ۙ ۝۱۵۹

جن لوگوں کا شیوہ یہ ھے کہ (دنیا کے خوف یا طمع سے) ان باتوں کو چھپاتے ھیں جو سچائی کی روشنیوں اور رہنمائیوں میں سے ہم نے

۱۵۸ - (ج) مرکز قبلہ سے وابستگی اور حج کا قیام .

نازل کی ھیں باوجودیکہ ھم نے انھیں کتاب میں کھول کھول کر بیان کردیا ھے تو (یقین کرو!) ایسے ھی لوگ ھیں جن پر اللہ لعنت کرتا ھے (یعنی اس کی رحمت سے محروم ھوجاتے ھیں) اور تمام لعنت کرنے والوں کی لعنتیں بھی ان کے حصے میں آتی ھیں ۱۵۹.

إِلَّا الَّذِينَ تَابُوا وَأَصْلَحُوا وَبَيَّنُوا فَأُولَٰئِكَ أَتُوبُ عَلَيْهِمْ ۚ وَأَنَا التَّوَّابُ الرَّحِيمُ ۞ ۱۶۰

مگر (ھاں! توبہ کا دروازہ ھر گناہ کے بعد کھلا ھوا ھے. پس) جن لوگوں نے اس گناہ سے توبہ کرلی اور اپنی (بگڑی) حالت از سر نو سنوارلی اور ساتھ ھی (احکام حق کو چھپانے کی جگہ) بیان کرنے کا شیوہ اختیار کرلیا تو ایسے لوگوں کی توبہ ھم قبول کر لیتے ھیں اور ھم بڑے ھی درگذر کرنے والے اور رحمت سے بخش دینے والے ھیں ۱۶۰.

---

۱۵۹ - (د) کتاب اللہ کی تعلیم و تذکیر ایک مقدس جماعتی فرض ھے. جو لوگ دنیا کے خوف یا طمع سے حکام حق چھپاتے ھیں وہ اللہ کی لعنت کے سزاوار ھوتے ھیں.

إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا وَمَاتُوا وَهُمْ كُفَّارٌ أُولَٰئِكَ عَلَيْهِمْ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ ۝ ۱۶۱

(لیکن) جن لوگوں نے راہ حق سے انکار کیا اور پھر مرتے دم تک اسی پر قائم رہے تو (ظاہر ہے کہ ان کے لیے اصلاح حال کا کوئی موقع باقی نہ رہا) ۔ یہ وہ لوگ ہیں جن پر اللہ کی، اس کے فرشتوں کی، انسانوں کی سب کی لعنت ہوئی ۱۶۱ ۔

خَالِدِينَ فِيهَا ۚ لَا يُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ وَلَا هُمْ يُنْظَرُونَ ۝ ۱۶۲

ہمیشہ اسی حالت میں رہنے والے نہ تو کبھی ان کے عذاب میں کمی کی جائے گی اور نہ انہیں مہلت ملے گی ۱۶۲ ۔

وَإِلَٰهُكُمْ إِلَٰهٌ وَاحِدٌ ۖ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ الرَّحْمَٰنُ الرَّحِيمُ ۝ ۱۶۳

۱۹
ع
۳

اور (دیکھو!) (۷۸) تمہارا معبود ایک ہی معبود ہے، کوئی معبود نہیں مگر صرف اسی کی ایک ذات رحمت والی اور اپنی رحمت کی بخشش سے تمام کائنات ہستی کو فیض یاب کرنے والی ۱۶۳ ۔

---

۱۶۳ و ۱۶٤ - (ھ) خدا پرستی میں ثابت قدم رہنے، =

اِنَّ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ الَّیْلِ
وَالنَّهَارِ وَالْفُلْكِ الَّتِیْ
تَجْرِیْ فِی الْبَحْرِ بِمَا
یَنْفَعُ النَّاسَ وَمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ
مِنَ السَّمَآءِ مِنْ مَّآءٍ فَاَحْیَا
بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا
وَبَثَّ فِیْهَا مِنْ كُلِّ دَآبَّةٍ ص
وَّتَصْرِیْفِ الرِّیٰحِ وَالسَّحَابِ
الْمُسَخَّرِ بَیْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ
لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یَّعْقِلُوْنَ ۝ ۱٦٤

بلا شبہ آسمان و زمین کے
پیدا کرنے میں اور رات دن
کے ایک کے بعد ایک آنے
رہنے میں اور جہاز میں جو
انسان کی کاربرار یوں کےلیے
سمندر میں چلتا ہے اور برسات
میں جسے اللہ آسمان سے
برساتا ہے اور اس (کی
آب پاشی) سے زمین مرنے
کے بعد پھر جی اٹھتی ہے اور
اس بات میں کہ ہر قسم کے

= عقل و بصیرت سے کام لینے، کائنات خلقت میں تدبر
و تفکر کرنے، حقائق هستی کی معرفت حاصل کرنے کا
حکم اور برھان فضل و رحمت سے استدلال۔

جانور زمین کے پھیلاؤ میں پھیلے ہوے ہیں اور ہواؤں کے (مختلف رخ) پھرنے میں اور بادلوں میں جو آسمان و زمین کے درمیان (اپنی مقررہ جگہ کے اندر) بندھے ہوے ہیں ان لوگوں کے لیے جو عقل رکھنے والے ہیں (اللہ کی ہستی و یگانگی اور اس کے قوانین رحمت کی) بڑی ہی نشانیاں ہیں ١٦٤ .

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّتَّخِذُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَنْدَادًا يُّحِبُّوْنَهُمْ كَحُبِّ اللّٰهِ ؕ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ ؕ وَلَوْ يَرَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْٓا اِذْ يَرَوْنَ الْعَذَابَ ۙ اَنَّ الْقُوَّةَ لِلّٰهِ جَمِيْعًا ۙ وَّاَنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعَذَابِ ۝١٦٥

اور (دیکھو!) انسانوں میں سے کچھ انسان ایسے بھی ہیں جو (٧٩) خدا کے سوا دوسری ہستیوں کو اس کا ہم پلہ بنالیتے ہیں، وہ انہیں اس طرح چاہنے لگتے ہیں جیسی چاہت اللہ کے لیے ہونی چاہیے حالانکہ جو لوگ اللہ پر ایمان رکھتے ہیں ان کے دلوں میں تو سب سے زیادہ محبت اللہ ہی کی ہوتی ہے . جو بات ان ظالموں کو اس وقت سوجھے گی جب عذاب ان کے سامنے آجائے گا، کاش اس وقت سوجھتی (٨٠) . اس دن یہ

دیکھیں گے کہ قوت اور ہر طرح کی قوت صرف اللہ ہی کو ہے اور (اگر اس کے قوانین حق سے سرتابی کی جائے تو) اس کا عذاب بڑا ہی سخت عذاب ہے ۱۶۵ •

إِذْ تَبَرَّأَ الَّذِينَ اتُّبِعُوا مِنَ الَّذِينَ اتَّبَعُوا وَرَأَوُا الْعَذَابَ وَتَقَطَّعَتْ بِهِمُ الْأَسْبَابُ ۝ ۱۶۶

اور (دیکھو!) جب ایسا ہوگا کہ وہ (جھوٹے پیشوا) جن کی پے روی کی گئی (بجائے اس کے کہ اپنے پے رووں کے کام آئیں) اپنے پے رووں سے بیزاری ظاہر کرنے لگیں گے (یعنی کہیں گے: ہمیں ان لوگوں سے کوئی واسطہ نہیں) کیوں کہ عذاب اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں گے اور ان کے باہمی رشتوں وسیلوں کا تمام سلسلہ ٹوٹ جائے گا (کہ

۱۶۵ - اللہ پر ایمان اور اللہ کی محبت دونوں لازم ملزوم ہیں • بس اگر اللہ کے سوا کسی دوسری ہستی کو بھی ویسی ہی چاہت سے ماننے لگے جیسی چاہت سے ماننا صرف اللہ ہی کے لیے ہے تو پھر یہ اللہ کے ساتھ دوسرے کو ہم پلہ بنادینا ہوا اور توحید الٰہی کا اعتقاد درہم برہم ہوگیا . مومن وہ ہے جو سب سے زیادہ اللہ کی محبت رکھنے والا ہو .

نہ تو کوئی ساتھ دے گا اور نہ کسی کو کسی کی فکر ہوگی) ١٦٦ .

وَ قَالَ الَّذِیْنَ اتَّبَعُوْا لَوْ اَنَّ لَنَا كَرَّةً فَنَتَبَرَّاَ مِنْهُمْ كَمَا تَبَرَّءُوْا مِنَّا ؕ كَذٰلِكَ یُرِیْهِمُ اللّٰهُ اَعْمَالَهُمْ حَسَرٰتٍ عَلَیْهِمْ ؕ وَ مَا هُمْ بِخٰرِجِیْنَ مِنَ النَّارِ ع ١٦٧

تب وہ لوگ جنھوں نے ان کی پے روی کی تھی پکار اٹھیں گے: کاش ہمیں ایك دفعہ پھر دنیا میں لوٹنے کی مہلت مل جائے تو ہم ان (جھوٹے پیشواؤں) سے اسی طرح بیزاری ظاہر کر دیں جس طرح یہ ہم سے بیزاری ظاہر کر رہے ہیں! (سو دیکھو!) اس طرح اللہ ان لوگوں کو ان کے اعمال کی حقیقت دکھلا دے گا کہ سر تا سر حسرت و پشیمانی کا منظر ہوگا اور وہ آتش عذاب سے چھٹکارا پانے والے نہیں ١٦٧ .

٢٠
ع
٤

---

١٦٧ – پیشوایان باطل کی پے روی کرنے کا حسرت انگیز نتیجہ جو ان کے بدقسمت پے رووں کے حصے میں آئے گا .

پچھلی امتوں کی تباہی کا ایك بنیادی سبب پیشوایان باطل کا اتباع ہے ، ایسا نہ ہو کہ تم بھی اس میں مبتلا ہوجاؤ .

يَـٰٓأَيُّهَا ٱلنَّاسُ كُلُوا۟ مِمَّا	اے افراد نسل انسانی ! زمین
فِى ٱلْأَرْضِ حَلَـٰلًا طَيِّبًا ز	میں جس قدر حلال اور پاکیزہ
وَلَا تَتَّبِعُوا۟ خُطُوَٰتِ ٱلشَّيْطَـٰنِ ۚ	چیزیں (تمھاری غذا کے لیے)
إِنَّهُۥ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِينٌ ۞ ۱۶۸	مہیا کر دی گئی ھیں شوق سے

کھاؤ اور (یہ جو لوگوں نے اپنے وھموں خیالوں سے طرح طرح کی رکاوٹیں اختیار کر رکھی ھیں تو یہ شیطانی وسوسے ھیں ، تم) شیطان کے نقش قدم پر نہ چلو ، وہ تو تمھارا کھلا دشمن ھے ۱۶۸ .

---

۱۶۸ تا ۱۷۰ - ان اصولی مہمات کی تلقین کے بعد اب یہاں سے ان فروعی احکام کا بیان شروع ھوتا ھے جن کے متعلق طرح طرح کی گم راھیاں لوگوں میں پھیلی ھوئی تھیں اور دین حق کی بنیادی صداقتوں پر ان کا اثر پڑتا تھا . یہ بیان اگرچہ فروعی احکام کا بیان ھے لیکن اپنی تشریحات و موعظت میں سرتا سر اصولی معارف ھیں . من جملہ عالم گیر گم راھیوں کے ایک بنیادی گم راھی یہ تھی کہ کھانے پینے کے بارے میں طرح طرح کی بے اصل پابندیاں لگالی گئی تھیں اور دین داری کی سب سے بڑی بات یہ سمجھی جاتی تھی کہ انسان کھانے پینے میں =

= سب سے زیادہ توھم پرست ہو ۔ ظاھر ہے کہ جس جماعت کی ذھنیت ایسی توھم پرستانہ پابندیوں میں جکڑی ھوئی ھو وہ کبھی آزادی کے ساتھ ترقی و وسعت کا قدم نہیں اٹھا سکتی. پس سب سے پہلے اس معاملے کی حقیقت واضح کی گئی اور ان تمام غلطیوں کا ازالہ کردیا گیا جو اس بارے میں پھیلی ھوئی تھیں :

(الف) خدا نے انسان کی غذا کے لیے جس قدر اچھی چیزیں زمین میں مہیا کردی ھیں شوق سے کھانی چاھیں. بے اصل روک ٹوک اور من گھڑت پابندیاں شیطانی وسوسے ھیں ۔

(ب) ضمناً اس حقیقت کی طرف اشارہ کہ ایمان کی راہ عقل و بصیرت کی راہ ہے اور کفر کا خاصہ کورانہ تقلید اور بے بصیرتی ہے ۔ اندھی تقلید کرنا، جو کچھ دیکھتے اور سنتے آئے ھیں بے سمجھے بوجھے اسی پر جمے رھنا اور دلیل و برھان کی جگہ اپنے بزرگوں پیشواؤں کا قول وعمل حجت سمجھنا ھدایت کی راہ میں سب سے بڑی رکاوٹ ہے ۔

اندھی تقلید کرنے والوں کے سامنے علم و بصیرت کی بات پیش کرنا ایسا ہے جیسے چارپایوں کو مخاطب کرنا .

اِنَّمَا يَاْمُرُكُمْ بِالسُّوْٓءِ	وہ تو تمھیں بری اور قبیح باتوں
وَ الْفَحْشَآءِ وَ اَنْ تَقُوْلُوْا	ھی کے لیے حکم دے گا، نیز
عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ۞ ۱۶۹	اس (گم راھی) کے لیے

اکسائے گا کہ اللہ کے نام سے جھوٹی باتیں کہو جن کے لیے تمھارے پاس کوئی علم نہیں (۸۱) ۱۶۹ .

وَ اِذَا قِيْلَ لَهُمُ اتَّبِعُوْا	اور جب ان لوگوں سے کہا
مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ قَالُوْا بَلْ نَتَّبِعُ	جاتا ھے : اللہ نے جو ھدایت
مَآ اَلْفَيْنَا عَلَيْهِ اٰبَآءَنَا ؕ	نازل کی ھے اس کی پے روی
اَوَ لَوْ كَانَ اٰبَآؤُهُمْ	کرو (۸۲) تو کہتے ھیں : نہیں،
لَا يَعْقِلُوْنَ شَيْئًا	ھم تو اسی طریقے پر چلیں گے
وَّ لَا يَهْتَدُوْنَ ۞ ۱۷۰	جس پر اپنے بڑے بوڑھوں کو

چلتے دیکھ رھے ھیں. کوئی ان لوگوں سے پوچھے : اگر تمھارے بڑے بوڑھے عقل سے کورے اور ھدایت سے محروم رھے ھوں تو تم بھی عقل و ھدایت سے انکار کردو گے؟ ۱۷۰ .

وَمَثَلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا كَمَثَلِ الَّذِيْ يَنْعِقُ بِمَا لَا يَسْمَعُ اِلَّا دُعَآءً وَّ نِدَآءً ۭ صُمٌّۢ بُكْمٌ عُمْيٌ فَهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ ۝ ١٧١

اور (حقیقت یہ ھے کہ) جن لوگوں نے (۸۳) کفر کی راہ اختیار کی ھے تو ان کی مثال ایسی ھے (یعنی انھیں کورانہ تقلید کی جگہ عقل و ھدایت کی دعوت دینا ایسا ھے) جیسے ایک چرواھا چار پایوں کے آگے چیختا چلاتا ھے کہ چار پائے کچھ بھی نہیں سنتے مگر صرف بلانے اور پکارنے کی صدائیں (۸٤)۔ وہ بہرے، گونگے، اندھے ھو کر رہ گئے (۸۵) پس کبھی سوچنے سمجھنے والے نہیں ۱۷۱ .

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُلُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ وَاشْكُرُوْا لِلّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ اِيَّاهُ تَعْبُدُوْنَ ۝ ١٧٢

مسلمانو! اگر تم صرف اللہ ھی کی بندگی کرنے والے ھو (اور سمجھتے ھو کہ حلال و حرام میں حکم اسی کا حکم ھے تو) (۸٦) وہ تمام پاکیزہ چیزیں بے کھٹکے کھاؤ جو اللہ نے تمھاری غذا کے لیے مہیا کر دی ھیں اور اس کی نعمتیں کام میں لا کر اس کی بخشایشوں کے شکر گزار ھو ۱۷۲ .

إِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَالدَّمَ وَلَحْمَ الْخِنْزِيرِ وَمَا أُهِلَّ بِهِ لِغَيْرِ اللَّهِ ۚ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَلَا عَادٍ فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ ۚ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ ۝ ١٧٣

اللہ نے جو چیزیں تم پر حرام کردی ھیں وہ تو صرف یہ ھیں کہ مردار جانور، حیوانات کا خون، سور کا گوشت اور وہ (جانور) جو اللہ کے سوا کسی دوسری ھستی کے نام پر پکارے جائیں (٨٧). البتہ اگر ایسی حالت پیش آ جائے کہ ایک آدمی (حلال غذا نہ مل سکنے کی وجہ سے) بحالت مجبوری کھالے اور (٨٨) یہ بات نہ ھو کہ حکم شریعت کی پابندی سے نکل جانا چاھتا ھو یا اتنی مقدار سے زیادہ کھانا چاھتا ھو جتنی کی (زندگی بچانے کے لیے) ضرورت ھے تو اس صورت میں مجبور آدمی کے لیے کوئی گناہ نہ ھوگا. بلا شبہ اللہ (خطاؤں لغزشوں کو) بخش دینے والا اور (ھر حال میں) تمھارے لیے رحمت رکھنے والا ھے ١٧٣.

---

١٧٣ - (ج) جن چار پایوں کا گوشت عام طور پر کھایا جاتا ھے وہ سب حلال ھیں مگر چار چیزیں.

اِنَّ الَّذِیْنَ یَکْتُمُوْنَ مَآ	جو لوگ ان حکموں کو جو
اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنَ الْکِتٰبِ	الله نے اپنی کتاب میں نازل
وَ یَشْتَرُوْنَ بِهٖ ثَمَنًا	کیے هیں چھپاتے هیں اور
قَلِیْلًا لا اُولٰٓئِكَ مَا یَاْکُلُوْنَ	اس (کتمان حق) کے بدلے
فِیْ بُطُوْنِهِمْ اِلَّا النَّارَ وَ لَا	دنیا کے حقیر فائدے خریدتے
یُکَلِّمُهُمُ اللّٰهُ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ	هیں (۸۹) تو یقین کرو! یه وه لوگ
وَلَا یُزَکِّیْهِمْ صلے وَ لَهُمْ	هیں جو (۹۰) آگ کے شعلوں
عَذَابٌ اَلِیْمٌ ۝ ۱۷٤	سے اپنا پیٹ بھر رهے هیں

(کیوں که یه کمائی ان کے لیے آتش عذاب کے شعلے بننے والی هے). قیامت کے دن یه الله کے خطاب سے محروم رهیں گے، وه انهیں (بخش کر) گناهوں سے پاك نهیں کرے گا، ان کے لیے عذاب درد ناك میں مبتلا هونا هے ۱۷٤ .

---

۱۷٤ - (د) اور یه جو اهل کتاب نے حلال و حرام کے بارے میں طرح طرح کی پابندیاں اپنے پیچھے لگالی هیں تو یه اس لیے هے که کتاب الله کا علم وعمل =

أُولَٰئِكَ الَّذِينَ اشْتَرَوُا	یہی لوگ ہیں جنھوں نے
الضَّلَٰلَةَ بِالْهُدَىٰ وَالْعَذَابَ	ہدایت بیچ کر گمراہی مول لی
بِالْمَغْفِرَةِ ۚ فَمَآ أَصْبَرَهُمْ	اور مغفرت کے بدلے عذاب کا
عَلَى النَّارِ ۝١٧٥	سودا کیا تو (برائی کی راہ

= متروک ہو گیا ہے. ان کے علماء حق فروش ہیں کہ دنیا کی طمع سے احکام الٰہی میں تحریف کرتے ہیں یا انھیں ظاہر نہیں کرتے اور عوام اپنے مذہبی پیشواؤں کی اندھی تقلید میں مبتلا ہیں.

کتاب اللہ علم و حقیقت ہے اور اختلاف جہل و ظن سے پیدا ہوتا ہے، پس جب علم و حقیقت آ جائے تو اختلاف باقی نہیں رہنا چاہیے. پھر جو لوگ کتاب اللہ کے نزول کے بعد بھی اختلاف میں مبتلا ہو جاتے ہیں اور الگ الگ مذہبی فرقے بنا کر دین کی وحدت کھو دیتے ہیں تو وہ "شقاق بعید" میں پڑ جاتے ہیں، یعنی ایسے گہرے اور دور دراز تفرقوں میں جن سے کبھی نہیں نکل سکتے اور جس قدر ہاتھ پانو مارتے ہیں اور زیادہ حقیقت سے دور ہوتے جاتے ہیں.

میں ان کا حوصلہ کیا ھی عجیب حوصلہ ھے اور) جہنم کی آگ کے لیے ان کی برداشت کیسی سخت برداشت ھے ۱۷۵ .

ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ نَزَّلَ الْكِتٰبَ	یہ اس لیے ھوا (۹۱) کہ اللہ نے
بِالْحَقِّ ؕ وَ اِنَّ الَّذِیْنَ اخْتَلَفُوْا	کتاب (تورات) سچائی کے ساتھ
فِی الْكِتٰبِ لَفِیْ شِقَاقٍۭ بَعِیْدٍ ۱۷۶	نازل کردی تھی (اور جب

۲۱ ع ۵ رکوع

وحی الٰہی کی روشنی آجائے تو پھر انسانی گمانوں وھموں کے لیے کوئی گنجایش باقی نہیں رھتی، پھر بھی یہ لوگ اختلاف میں پڑ گئے) . اور جن لوگوں نے کتاب اللہ (کے احکام) میں الگ الگ راھیں اختیار کی ھیں (۹۲) تو وہ تفرقہ و مخالفت کی دور دراز راھوں میں کھو نے گئے ۱۷۶ .

لَیْسَ الْبِرَّ اَنْ تُوَلُّوْا	نیکی اور بھلائی (کی راہ) یہ
وُجُوْهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ	نہیں ھے کہ تم نے (عبادت کے
وَ الْمَغْرِبِ وَ لٰكِنَّ الْبِرَّ مَنْ	وقت) اپنا منہ پورب کی طرف
اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَ الْیَوْمِ الْاٰخِرِ	پھیر لیا یا پچھم کی طرف کر لیا
وَ الْمَلٰٓئِكَةِ وَ الْكِتٰبِ	(یا اسی طرح کی کوئی دوسری
وَ النَّبِیّٖنَ ۚ	بات رسم ریت کی کرلی).

نیکی کی راہ تو ان لوگوں کی راہ ہے جو اللہ پر، آخرت کے دن پر، فرشتوں پر، آسمانی کتابوں پر اور خدا کے تمام نبیوں پر ایمان لاتے ہیں.

وَاٰتَى الْمَالَ عَلٰى حُبِّهٖ ذَوِى	خدا کی محبت کی راہ میں
الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنَ	اپنا مال رشتے داروں، یتیموں
وَابْنَ السَّبِيْلِ ۙ وَالسَّآئِلِيْنَ	مسکینوں، مسافروں اور سائلوں
وَفِى الرِّقَابِ ۚ وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ	کو دیتے ہیں اور غلاموں کو
وَاٰتَى الزَّكٰوةَ ۚ وَالْمُوْفُوْنَ	آزاد کرانے کے لیے خرچ
بِعَهْدِهِمْ اِذَا عٰهَدُوْا ۚ وَالصّٰبِرِيْنَ	کرتے ہیں. نماز قائم کرتے ہیں،
فِى الْبَاْسَآءِ وَالضَّرَّآءِ وَحِيْنَ	زکوۃ ادا کرتے ہیں. اپنی
الْبَاْسِ ۗ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ	بات کے پکے ہوتے ہیں،
صَدَقُوْا ۗ وَاُولٰٓئِكَ	جب قول و قرار کر لیتے ہیں تو
هُمُ الْمُتَّقُوْنَ ۝ ۱۷۷	اسے پورا کر کے رہتے ہیں.

تنگی و مصیبت کی گھڑی ہو یا خوف و ہراس کا وقت

هر حال میں صبر کرنے والے (اور اپنی راہ میں ثابت قدم) ہوتے ہیں تو بلا شبہ ایسے ہی لوگ ہیں جو نیکی کی راہ میں سچے ہوئے اور یہی ہیں جو برائیوں سے بچنے والے انسان ہیں۱۷۷ .

۱۷۷ - (ہ) دین حق کی اس اصل عظیم کا اعلان کہ سعادت و نجات کی راہ یہ نہیں ہے کہ عبادت کی کوئی خاص شکل یا کھانے پینے کی کوئی خاص پابندی یا اسی طرح کی کوئی دوسری بات اختیار کرلی جائے ، بلکہ وہ سچی خداپرستی اور نیک عملی کی زندگی سے حاصل ہوتی ہے. اور اصلی شے دل کی پاکی اور عمل کی نیکی ہے۔ شریعت کے ظاہری احکام و رسوم بھی اسی لیے ہیں تا کہ یہ مقصود حاصل ہو .

نزول قرآن کے وقت دنیا کی عالم گیر مذہبی گم راہی یہ تھی کہ لوگ سمجھتے تھے دین سے مقصود محض شریعت کے ظواہر و رسوم ہیں اور انھیں کے کرنے نہ کرنے پر انسان کی نجات و سعادت موقوف ہے . لیکن قرآن کہتا ہے : اصل دین خدا پرستی اور نیک عملی ہے، اور شریعت کے ظاہری رسوم و اعمال بھی اسی لیے ہیں کہ یہ مقصود حاصل ہو. پس جہاں تک دین کا تعلق ہے ساری طلب مقاصد کی ہونی چاہیے نہ کہ وسائل کی .

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ	مسلمانو! جو لوگ قتل کر دیے
عَلَيْكُمُ الْقِصَاصُ فِى الْقَتْلٰى ؕ	جائیں ان کے لیے تمھیں قصاص
اَلْحُرُّ بِالْحُرِّ وَالْعَبْدُ بِالْعَبْدِ	(یعنی بدلا لینے کا) حکم
وَالْاُنْثٰى بِالْاُنْثٰى ؕ فَمَنْ عُفِىَ	دیا جاتا ھے (لیکن بدلا لینے
لَهٗ مِنْ اَخِيْهِ شَىْءٌ فَاتِّبَاعٌ	میں ھر انسان دوسرے کے
بِالْمَعْرُوْفِ وَاَدَآءٌ اِلَيْهِ بِاِحْسَانٍ ؕ	برابر ھے). اگر آزاد آدمی
ذٰلِكَ تَخْفِيْفٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ	نے آزاد آدمی کو قتل کیا ھے
وَرَحْمَةٌ ؕ فَمَنِ اعْتَدٰى بَعْدَ	تو اس کے بدلے وھی قتل
ذٰلِكَ فَلَهٗ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝ ۱۷۸	کیا جائے گا. (یہ نہیں ھوسکتا

که مقتول کی بڑائی یا نسل کے شرف کی وجہ سے دو آدمی قتل کیے جائیں جیسا که عرب جاهلیت میں دستور تھا). اگر غلام قاتل ھے تو غلام ھی قتل کیا جائے گا. (یہ نہیں ھوسکتا که مقتول کے آزاد ھونے کی وجہ سے دو غلام قتل کیے جائیں). عورت نے قتل کیا ھے تو عورت ھی قتل کی جائے گی. اور پھر اگر ایسا ھو که کسی قاتل کو مقتول کے وارث سے که (رشتۂ انسانی میں)

اس کا بھائی ہے معاف مل جائے (اور قتل کی جگہ خون بہا لینے پر راضی ہو جائے) تو (خون بہا لے کر چھوڑدیا جا سکتا ہے اور اس صورت میں) مقتول کے وارث کے لیے دستور کے مطابق (خون بہا کا) مطالبہ ہے اور قاتل کے لیے خوش معاملگی کے ساتھ ادا کردینا. (اور دیکھو! یہ جو قصاص کے معاملے کو تمام زیادتیوں سے پاك کر کے عدل و مساوات کی اصل پر قائم کر دیا گیا ہے تو) یہ تمھارے پروردگار کی طرف سے تمھارے لیے سختیوں کا کم کر دینا اور رحمت کا فیضان ہوا. اب اس کے بعد جو کوئی زیادتی کرے گا تو (یقین کرلو!) وہ (اللہ کے حضور) عذاب دردناك کا سزاوار ہو گا ۱۷۸ .

---

۱۷۸ و ۱۷۹ ـ قصاص کا حکم اور اس سلسلے میں ان مفاسد کا ازالہ جو اس بارے میں پھیلے ہوئے تھے:

(الف) انسانی مساوات کا اعلان اور نسل و شرف کے تمام امتیازات سے انکار جو لوگوں نے بنا رکھے ہیں اور جن کی وجہ سے انسانی حقوق پامال ہو رہے ہیں. آزاد ہو یا غلام، مرد ہو یا عورت، بڑا ہو یا چھوٹا، وضیع ہو یا شریف، انسان ہونے کے لحاظ سے سب برابر ہیں، اس لیے قصاص میں کوئی امتیاز تسلیم نہیں کیا جا سکتا. =

وَلَكُمْ فِي الْقِصَاصِ حَيٰوةٌ	اور اے ارباب دانش! قصاص
يّٰاُولِي الْاَلْبَابِ لَعَلَّكُمْ	کے حکم میں (اگرچہ بظاہر
تَتَّقُوْنَ ۝ ۱۷۹ كُتِبَ عَلَيْكُمْ	ایك جان کی ھلاکت کے بعد
اِذَا حَضَرَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ	دوسری جان کی ھلاکت
اِنْ تَرَكَ خَيْرَا ۚ ۖ الْوَصِيَّةُ	گوارا کر لی گئی ھے لیکن
الْوَصِيَّةُ لِلْوَالِدَيْنِ	فی الحقیقت یه ھلاکت نہیں ھے)
وَالْاَقْرَبِيْنَ بِالْمَعْرُوْفِ ۚ حَقًّا	تمہارے لیے زندگی ھے اور یه
عَلَى الْمُتَّقِيْنَ ۝ ۱۸۰	سب کچھ اس لیے ھے تاکه تم

برائیوں سے بچو ۱۷۹ . (مسلمانو!) یه بات بھی تم پر فرض کردی گئی ھے که جب تم میں سے کوئی آدمی محسوس کرے که اس کے مرنے کی گھڑی آگئی اور وہ اپنے بعد مال و متاع میں سے کچھ چھوڑ جانے والا ھو تو چاھیے که اپنے ماں باپ اور رشتے داروں کے لیے

=(ب) اگر مقتول کے ورثاء خون بہا لینے پر راضی ھو جائیں تو قاتل کی جان بخشی ھو سکتی ھے .

(ج) قصاص میں اگرچه جان کی ھلاکت ھے مگر اس لیے ھے تاکه زندگی کی حفاظت کی جائے. پس جب=

اچھی وصیت کرجائے ۔ جو متقی انسان ہیں ان کے لیے ایسا کرنا ضروری ہے ۱۸۰ ۔

= مقصود اصلی حفظ نفس ہوا نہ کہ قتل نفس تو ظاہر ہے کہ اسے قتل نفس کا ذریعہ بنانا کیوں کر جائز ہو سکتا ہے ۔

۱۸۰ تا ۱۸۲ - مرنے سے پہلے پس ماندوں کے لیے اچھی وصیت کرنے کا حکم اور اس اصولی حقیقت کی تلقین کہ :

(الف) انسان موت کے بعد جو کچھ چھوڑ جاتا ہے وہ اگرچہ دوسروں کے قبضے میں جاتا ہے لیکن مرنے سے پہلے اس کے ٹھیک ٹھیک خرچ ہونے اور عزیزوں اور قریبوں کو فائدہ پہنچانے کی فکر مرنے والے کی زندگی کے فرائض میں سے ہے اور اس ذمے داری سے وہ بری الذمہ نہیں ہو سکتا ۔

(ب) مرنے والے کی وصیت ایک مقدس امانت ہے ۔ جو لوگ اس کے امین ہوں ان کا فرض ہے کہ بے کم و کاست اس کی تعمیل کریں ۔

(ج) اگر وہ لوگ جن پر وصیت کی تعمیل چھوڑی گئی ہے خیانت کریں تو اس کے لیے وہ خود جواب دہ ہوں گے ، وصیت کرنے والا اور وصیت سے فائدہ اٹھانے والے جواب دہ نہیں ہو سکتے ۔

فَمَنْۢ بَدَّلَهٗ بَعْدَ مَا سَمِعَهٗ فَاِنَّمَآ اِثْمُهٗ عَلَى الَّذِيْنَ يُبَدِّلُوْنَهٗ ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ؕ ۱۸۱

پھر جو کوئی ایسا کرے کہ کسی آدمی کی وصیت سننے (اور اس کے گواہ اور امین ہونے) کے بعد اس میں رد و بدل کردے تو اس گناہ کی ذمے داری اسی کے سر ہوگی جس نے رد و بدل کیا ھے (وصیت پر اس کا کوئی اثر نہیں پڑے گا، اس کی تعمیل ہر حال میں ضروری ہوگی). یقین کرو! اللہ سب کچھ سننے والا اور سب کچھ جاننے والا ھے (۹۳) ۱۸۱ .

فَمَنْ خَافَ مِنْ مُّوْصٍ جَنَفًا اَوْ اِثْمًا فَاَصْلَحَ بَيْنَهُمْ فَلَآ اِثْمَ عَلَيْهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ؏ ۱۸۲

۲۲
ع
٦

اور اگر کسی شخص کو وصیت کرنے والے سے بے جا رعایت کرنے یا کسی معصیت کا اندیشہ ہو اور وہ (بر وقت مداخلت کر کے یا وارثوں کو سمجھا بجھا کر) ان میں مصالحت کرادے تو ایسا کرنے میں کوئی گناہ نہیں (کیوں کہ یہ وصیت میں رد و بدل کرنا نہیں ہوگا بلکہ ایک برائی کی اصلاح کر دینا

ہو گا. اور) بلا شبہ اللہ (انسانی کم زوریوں کو) بخشنے والا (اور اپنے تمام احکام میں) رحمت رکھنے والا ہے ۱۸۲ .

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَیْكُمُ الصِّیَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَۙ ۱۸۳

مسلمانو! جس طرح ان لوگوں پر جو تم سے پہلے گزر چکے ہیں روزہ فرض کردیا گیا تھا اسی طرح تم پر بھی فرض کردیا گیا ہے (۹٤) تا کہ تم میں پرہیزگاری پیدا ہو ۱۸۳ .

۱۸۳و۱۸٤–رمضان میں روزے رکھنے کا حکم اور اس سلسلے میں دین حق کے بعض اصولی حقائق کی تعلیم. نیز ان غلطیوں کا ازالہ جو اس بارے میں عام طور پر پھیلی ہوئی تھیں:

(الف) روزے کے حکم سے یہ مقصود نہیں ہے کہ انسان کا فاقہ کرنا اور اپنے جسم کو تکلیف و مشقت میں ڈالنا کوئی ایسی بات ہے جس میں پاکی و نیکی ہے، بلکہ تمام تر مقصود نفس انسانی کی اصلاح و تہذیب ہے. روزہ رکھنے سے تم میں پرہیزگاری کی قوت پیدا ہوگی اور نفسانی خواہشوں کو قابو میں رکھنے کا سبق سیکھ لوگے.

اَيَّامًا مَّعْدُوْدٰتٍ ؕ فَمَنْ كَانَ	(یہ روزے کے) چند گنے ہوے
مِنْكُمْ مَّرِيْضًا اَوْ عَلٰى سَفَرٍ	دن (ھیں، کوئی بڑی (۹۵)
فَعِدَّةٌ مِّنْ اَيَّامٍ اُخَرَ ؕ وَعَلَى الَّذِيْنَ	مدت نہیں). پھر جو کوئی تم
يُطِيْقُوْنَهٗ فِدْيَةٌ طَعَامُ	میں بیمار ھو یا سفر میں ھو
مِسْكِيْنٍ ؕ فَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا	تو اس کے لیے اجازت ھے
فَهُوَ خَيْرٌ لَّهٗ ؕ وَاَنْ تَصُوْمُوْا	کہ دوسرے دنوں میں
خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ	روزے رکھ کر روزے کے
تَعْلَمُوْنَ ۞ ۱۸٤	دنوں کی گنتی پوری کر لے.

اور جو لوگ ایسے ھوں کہ ان کے لیے روزہ رکھنا نا قابل برداشت ھو (جیسے نہایت بوڑھا آدمی کہ نہ تو روزہ رکھنے کی طاقت رکھتا ھے اور نہ یہ توقع رکھتا ھے کہ آگے چل کر قضا کر سکے گا) تو اس کے لیے روزے کے بدلے ایك مسکین کو کھانا کھلا دینا ھے. پھر اگر کوئی اپنی خوشی سے کچھ زیادہ کرے (یعنی زیادہ مسکینوں کو کھلائے) تو یہ اس کے لیے مزید اجر کا موجب ھوگا، لیکن اگر تم سمجھ بوجھ رکھتے ھو تو سمجھ لو کہ روزہ رکھنا تمھارے لیے (ھر حال میں) بہتر ھے ۱۸٤.

شَهۡرُ رَمَضَانَ الَّذِىۡۤ اُنۡزِلَ	یه رمضان کا مہینا ھے جس میں
فِيۡهِ الۡقُرۡاٰنُ هُدًى لِّلنَّاسِ	قرآن کا نزول (شروع) ھوا.
وَبَيِّنٰتٍ مِّنَ الۡهُدٰى وَالۡفُرۡقَانِ ۚ	وہ انسانوں کے لیے رہ نما ھے،
فَمَنۡ شَهِدَ مِنۡكُمُ الشَّهۡرَ	ھدایت کی روشن صداقتیں
فَلۡيَـصُمۡهُ ؕ وَمَنۡ كَانَ مَرِيۡضًا	رکھتا ھے اور حق کو باطل
اَوۡ عَلٰى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنۡ اَيَّامٍ	سے الگ کر دینے والا ھے.
اُخَرَ ؕ يُرِيۡدُ اللّٰهُ بِكُمُ الۡيُسۡرَ	پس جو کوئی تم میں سے یہ
وَلَا يُرِيۡدُ بِكُمُ الۡعُسۡرَ	مہینا پائے تو چاھیے که اس
وَلِتُكۡمِلُوا الۡعِدَّةَ	میں روزے رکھے. ھاں، جو
وَلِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰى مَا هَدٰٮكُمۡ	کوئی بیمار ھو یا سفر کی حالت
وَلَعَلَّكُمۡ تَشۡكُرُوۡنَ ۞ ۱۸۵	میں ھو تو اس کے لیے یہ

حکم ھے که دوسرے دنوں میں چھوٹے ھوے روزوں کی گنتی پوری کر لے (۹۶). اللہ تمھارے لیے آسانی چاھتا ھے، سختی و تنگی نہیں چاھتا. اور یہ (جو بیماروں اور مسافروں کے لیے روزے قضا کرنے کا حکم دیا گیا ھے تو یہ) اس لیے ھے که (حکمت الہی نے روزے کے فوائد کے لیے دنوں کی ایک خاص

گنتی ٹھیرا دی ھے تو تم اس کی) گنتی پوری کر لو (اور اس عمل میں ادھورے نہ رھو) . اور اس لیے بھی کہ اللہ نے تم پر راہ (سعادت) کھول دی ھے تو اس پر اس کی بڑائی کا اعلان کرو ، نیز اس لیے کہ (اس کی نعمت کام میں لا کر) اس کی شکر گزاری میں سر گرم رھو ۱۸۵ .

وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ	اور (اے پیغمبر !) جب میرا
قَرِیْبٌ ؕ اُجِیْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ	کوئی بندہ میری نسبت تم سے
اِذَا دَعَانِ ۙ فَلْیَسْتَجِیْبُوْا	دریافت کرے (کہ کیوں کر
لِیْ وَلْیُؤْمِنُوْا بِیْ لَعَلَّهُمْ	مجھ تک پہنچ سکتا ھے تو تم اسے
یَرْشُدُوْنَ ۞ ۱۸۶	بتا دو کہ میں) (۹۷) تو اس کے

۱۸۵ - (ب) روزے کے لیے رمضان کا مہینا اس لیے قرار پایا کہ اسی مہینے میں قرآن کا نزول شروع ھوا ھے اور اس کا روزے کے لیے مخصوص ھو جانا نزول قرآن کی یاد آوری و تذکیر ھے .

(ج) دین حق میں اصل آسانی ھے نہ کہ سختی . پس یہ سمجھنا کہ اس طرح کی عبادتوں میں سختی و تنگی اختیار کرنا خدا کی خوشنودی کا موجب ھوگا صحیح نہیں ھو سکتا .

پاس هوں . وہ جب پکارتا ھے تو میں اس کی پکار سنتا اور اسے قبول کرتا هوں . پس (اگر وہ واقعی میری طلب رکھتے هیں تو) چاهیے کہ میری پکار کا جواب دیں اور مجھ پر ایمان لائیں تا کہ حصول مقصد میں کامیاب هوں ۱۸۶ .

أُحِلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ الصِّيَامِ الرَّفَثُ إِلَىٰ نِسَآئِكُمْ ۚ هُنَّ لِبَاسٌ لَّكُمْ وَأَنتُمْ لِبَاسٌ لَّهُنَّ ۗ

تمہارے لیے یہ بات جائز کردی گئی ھے کہ روزے کے دنوں میں رات کے وقت اپنی بیویوں سے خلوت کرو. تم ٘ میں اور ان میں چولی دامن کا ساتھ ھے (یعنی ان کی زندگی تم سے وابستہ ھے ، تمہاری ان سے) (۹۸) .

---

۱۸۶ - (د) اس طرح کی عبادتوں سے مقصود خود تمہارے نفس کی اصلاح و تربیت ھے. یہ بات نہیں ھے کہ جب تك فاقہ کشی کے چلے نہ کھینچے جائیں خدا کو پکارا نہیں جاسکتا جیسا کہ اهل مذاهب کا خیال تها . خدا تو هر حال میں انسان کی پکار سننے والا اور اس کی شاہ رگ سے بهی زیادہ اس سے قریب ھے. ایمان و اخلاص کے ساتھ جب کبھی اسے پکارو گے اس کا دروازۂ رحمت تم پر کھل جائے گا .

عَلِمَ اللّٰهُ اَنَّكُمْ كُنْتُمْ
تَخْتَانُوْنَ اَنْفُسَكُمْ فَتَابَ
عَلَيْكُمْ وَعَفَا عَنْكُمْ ۚ
فَالْـٰٔنَ بَاشِرُوْهُنَّ وَابْتَغُوْا
مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَكُمْ ۠ وَكُلُوْا
وَاشْرَبُوْا حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ
الْخَيْطُ الْاَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ
الْاَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ ۠ ثُمَّ
اَتِمُّوا الصِّيَامَ اِلَى الَّيْلِ ۚ
وَلَا تُبَاشِرُوْهُنَّ وَاَنْتُمْ
عٰكِفُوْنَ ۙ فِي الْمَسٰجِدِ ۭ تِلْكَ
حُدُوْدُ اللّٰهِ فَلَا تَقْرَبُوْهَا ۭ
كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ اٰيٰتِهٖ
لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ ١٨٧

اللہ کے علم سے یہ بات پوشیدہ
نہیں رہی کہ تم اپنے اندر ایک
بات کا خیال رکھ کر پھر
اس کی بجا آوری میں خیانت
کر رہے ہو۔ (یعنی اپنے ضمیر
کی خیانت کر رہے ہو، کیونکہ
اگرچہ اس بات میں برائی نہ تھی
مگر تم نے خیال کر لیا تھا کہ
برائی ہے) . پس اس نے (اپنے
فضل و کرم سے تمہیں اس غلطی
کے لیے جوابدہ نہیں ٹھیرایا)
تمہاری ندامت قبول کرلی
اور تمہاری خطا بخش دی .
اور اب (کہ یہ معاملہ صاف

کردیا گیا ھے) تم (بغیر کسی اندیشے کے) اپنی بیویوں سے خلوت کرو اور جو کچھ تمھارے لیے (ازدواجی زندگی میں) اللہ نے ٹھیرادیا ھے اس کے خواھش مند ھو . اور (اسی طرح رات کے وقت کھانے پینے کی بھی کوئی روك نہیں) شوق سے کھاؤ پیو یہاں تك کہ صبح کی سفید دھاری (رات کی) کالی دھاری سے الگ نمایاں ھو جائے (یعنی صبح کی سب سے پہلی نمود شروع ھو جائے) . پھر اس وقت سے لے کر رات (شروع ھونے) تك روزے کا وقت پورا کرنا چاھیے . البتہ اگر تم مسجد میں اعتکاف کر رھے ھو تو اس حالت میں نہیں چاھیے کہ اپنی بیویوں سے خلوت کرو . (جہاں تك روزے کا تعلق ھے) یہ اللہ کی ٹھیرائی ھوئی حدیں ھیں . پس ان سے دور دور رھنا . اللہ اسی طرح اپنے احکام واضح کردیتا ھے تا کہ لوگ (نافرمانی سے) بچیں ۱۸۷ .

---

۱۸۷ - (ھ) یہودیوں کے یہاں روزے کی شرطیں نہایت سخت تھیں ، ازآں جملہ یہ کہ اگر شام کو روزہ کھول کر سو جائیں تو پھر بیچ میں اٹھ کر کچھ کھا پی نہیں سکتے تھے . اسی طرح روزے کے مہینے میں زنا شوئی کا علاقہ بھی مطلقا ممنوع تھا . مسلمانوں کو جب روزے کا حکم ھوا تو انھوں نے خیال کیا ان کے لیے بھی یہ پابندیاں ضروری ھوں گی . اور چوں کہ پابندیاں سخت تھیں =

= اس لیے بعض لوگ نبھا نہ سکے اور اپنے فعل کو کمزوری سمجھ کر چھپانے لگے۔ "علم اللہ انکم کنتم تختانون انفسکم" میں اسی معاملے کی طرف اشارہ ہے۔

روزے سے مقصود یہ نہیں ہے کہ جسمانی خواہشیں بالکل ترک کر دی جائیں۔ بلکہ مقصود ضبط و اعتدال ہے۔ پس کھانے پینے اور زناشوئی کے معاملے کی جو کچھ ممانعت ہے صرف دن کے وقت ہے، رات کے وقت کوئی روک نہیں۔

(و) زناشوئی کا تعلق کوئی برائی اور ناپاکی کی بات نہیں ہے جس کا عبادت کے مہینے میں کرنا جائز نہ ہو۔ وہ مرد اور عورت کا ایک فطری تعلق ہے اور دونوں ایک دوسرے سے اپنے حوائج میں وابستہ ہیں۔ پس ایک فطری علاقہ عبادت الٰہی کے منافی کیوں ہو؟

(ز) مومن وہ ہے جس کے عمل میں کوئی کھوٹ اور راز نہ ہو۔ اگر ایک بات بری نہیں ہے مگر تم نے اسے برا سمجھ لیا ہے اور اس لیے چوری چھپے کرنے لگے ہو تو گو تم نے اصلا برائی نہیں کی مگر تمہارے ضمیر کے لیے برائی ہو گئی اور تمہارے دل کی پاکی پر دھبا لگ گیا ہے۔

وَ لَا تَاْكُلُوْٓا اَمْوَالَكُمْ	اور (دیکھو!) ایسا نہ کرو
بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ وَ تُدْلُوْا بِهَآ	کہ آپس میں ایک دوسرے کا
اِلَى الْحُكَّامِ لِتَاْكُلُوْا فَرِيْقًا	مال نا جائز طریقے سے کھاؤ .
مِّنْ اَمْوَالِ النَّاسِ بِالْاِثْمِ	اور نہ ایسا کرو کہ مال و دولت
وَ اَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۧ ع ١٨٨	کو حاکموں (کے دلوں) تك

پہنچنے کا (یعنی انہیں اپنی طرف مائل کرنے کا) ذریعہ بناؤ تاکہ دوسروں کے مال کا کوئی حصہ ناحق حاصل کرلو (۹۹) اور تم جانتے ہو کہ حقیقت حال کیا ہے ١٨٨ .

يَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْاَهِلَّةِ ؕ	(اے پیغمبر!) لوگ تم سے
قُلْ هِيَ مَوَاقِيْتُ لِلنَّاسِ	(مہینوں کی) چاند رات کی
وَ الْحَجِّ ؕ وَ لَيْسَ الْبِرُّ بِاَنْ	بابت دریافت کرتے ہیں . ان

١٨٨ - (ج) اس حقیقت کی طرف اشارہ کہ مشقت نفس کی عبادتیں کچھ سود مند نہیں ہو سکتیں اگر ایک شخص بندوں کے حقوق سے بے پروا ہے اور مال حرام سے اپنے آپ کو نہیں روك سکتا . نیکی صرف اسی میں نہیں ہے کہ چند دنوں کے لیے تم نے جائز غذا ترك کر دی ، نیکی کی راہ یہ ہے کہ ہمیشہ کے لیے ناجائز غذا ترك کر دو .

تَأْتُوا الْبُيُوتَ مِنْ ظُهُوْرِهَا	لوگوں سے کہ دو: یہ انسان
وَلٰكِنَّ الْبِرَّ مَنِ اتَّقٰى ج	کے لیے وقت کا حساب ہے
وَأْتُوا الْبُيُوتَ مِنْ أَبْوَابِهَا ص	اور اس سے حج کے مہینے کا
وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ	تعین ہو جاتا ہے (باقی
تُفْلِحُوْنَ ۝ ١٨٩	جس قدر تو ہمات لوگوں میں

پھیلے ہوئے ہیں اور طرح طرح کی رسمیں اختیار کر رکھی ہیں تو ان کی کوئی اصلیت نہیں)۔ اور یہ کوئی نیکی کی بات نہیں ہے کہ اپنے گھروں میں (دروازہ چھوڑ کر) پچھواڑے سے داخل ہو (جیسا کہ عرب کی رسم تھی کہ حج کے مہینے کا چاند دیکھ لیتے اور احرام باندھ لینے کے بعد اگر گھروں میں داخل ہونا چاہتے تو دروازے سے داخل نہ ہوتے، پچھواڑے سے راہ نکال کر جاتے)۔ نیکی تو اس کے لیے ہے جس نے اپنے اندر تقویٰ پیدا کیا۔ پس (ان وہم پرستیوں میں مبتلا نہ ہو) گھروں میں آؤ تو دروازے ہی کی راہ آؤ (پچھواڑے سے راہ نکالنے کی مصیبت میں کیوں پڑو؟) البتہ اللہ کی نافرمانی سے بچو تاکہ (طلب سعادت میں) کام یاب ہو ١٨٩۔

---

١٨٩ - حج کے احکام اور اس سلسلے میں دین حق کی بعض اصولی ہدایتیں اور اہل عرب اور دیگر اقوام کی گمراہیوں کا ازالہ:

وَقَاتِلُوا فِي سَبِيلِ اللهِ الَّذِينَ يُقَاتِلُونَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوا ۚ إِنَّ اللهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِينَ ۝١٩٠

اور (دیکھو!) جو لوگ تم سے لڑائی لڑ رہے ہیں چاہیے کہ اللہ کی راہ میں تم بھی ان سے لڑو (پیٹھ نہ دکھلاؤ) البتہ کسی طرح کی زیادتی نہیں کرنی چاہیے۔ اللہ ان لوگوں کو پسند نہیں کرتا جو زیادتی کرنے والے ہیں ۔ ۱۹۰

= (الف) چاند کے طلوع و غروب سے مہینوں کا حساب لگا لیا جاتا ہے اور حج کے موسم کا تعین اسی حساب سے کیا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ جو وہم پرستانہ خیالات لوگوں میں پھیلے ہوئے ہیں خواہ ان کا تعلق کواکب پرستی سے ہو یا نجوم کے عقائد سے ان کی کوئی اصلیت نہیں ۔

(ب) مقدس زیارت گاہوں اور تیرتھوں پر جانے کے لیے لوگوں نے طرح طرح کی پابندیاں لگا لی ہیں اور اجر و ثواب کے لیے اپنے آپ کو تکلیفوں مشقتوں میں ڈالتے ہیں، لیکن یہ سب گمراہی کی باتیں ہیں، نیکی کی اصلی راہ یہ ہے کہ اپنے اندر تقوی پیدا کرو۔

۱۹۰ - (ج) اہل مکہ کے ظلم و تعدی سے حج کا دروازہ مسلمانوں پر بند ہو گیا تھا (۱۰۰) پس حکم دیا گیا کہ جنگ کے بغیر چارہ نہیں، ضروری ہے کہ اس مقام کو ظالموں کے قبضہ و تصرف سے نجات دلائی جائے۔ =

وَاقْتُلُوهُمْ حَيْثُ ثَقِفْتُمُوهُمْ
وَأَخْرِجُوهُمْ مِنْ حَيْثُ
أَخْرَجُوكُمْ وَالْفِتْنَةُ
أَشَدُّ مِنَ الْقَتْلِ ۚ وَلَا
تُقْتِلُوهُمْ عِنْدَ الْمَسْجِدِ
الْحَرَامِ حَتّٰى يُقْتِلُوكُمْ فِيهِ ۚ

(اهل مکه نے تمهارے خلاف
اعلان جنگ کردیا هے
تو تمهاری طرف سے بهی اب
اعلان جنگ هے) جهاں کهیں
پاؤ انهیں قتل کرو اور جس
جگه سے انهوں نے تمهیں

= اس بارے میں اصل یه هے که امن کی حالت هو یا جنگ کی لیکن مسلمانوں کے کسی کام میں بهی عدل و راستی کے خلاف کوئی بات نهیں هونی چاهیے .

(د) جنگ برائی هے لیکن فتنے کا قائم رهنا اس سے بهی زیاده سخت برائی هے . پس نا گزیر هوا که فتنے کے ازالے کے لیے جنگ کی حالت گوارا کر لی جائے .

قریش مکه کا فتنه کیا تها؟ یه تها که وه جبر و قهر سے لوگوں کو مجبور کرتے تهے که جس بات کو حق سمجهتے هیں اسے حق نه سمجهیں یعنی دین و اعتقاد کی آزادی مفقود هو گئی تهی . قرآن کهتا هے : یه برائی جنگ کی برائی سے بهی زیاده سخت هے ، اس لیے ضروری هے که اس کے انسداد کے لیے جنگ کی برائی گوارا کر لی جائے .

نکالا ہے تم بھی انہیں لڑ کر نکال باہر کرو(١٠١). فتنے کا قائم رہنا قتل و خون ریزی سے بھی بڑھ کر ہے . (باقی رہا حرم کی حدوں کا معاملہ کہ ان کے اندر لڑائی کی جائے یا نہ کی جائے تو اس بارے میں حکم یہ ہے کہ) جب تک وہ خود مسجد حرام کے حدود میں تم سے لڑائی نہ کریں تم بھی اس جگہ ان سے لڑائی نہ کرو .

فَاِنْ قٰتَلُوْكُمْ فَاقْتُلُوْهُمْ ؕ كَذٰلِكَ جَزَآءُ الْكٰفِرِيْنَ ۝١٩١ فَاِنِ انْتَهَوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝١٩٢

پھر اگر ایسا ہوا کہ انہوں نے لڑائی کی تو تمہارے لیے بھی یہی ہوگا کہ لڑو . منکرین حق (کی ظالمانہ پیش قدمیوں) کا یہی بدلا ہے ١٩١ . لیکن اگر ایسا ہوا کہ وہ لڑائی سے باز آ گئے تو (پھر اللہ کا دروازۂ بخشش بھی بند نہیں ہے) بلا شبہ وہ رحمت سے بخش دینے والا ہے ١٩٢ .

وَقٰتِلُوْهُمْ حَتّٰى لَا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ وَّيَكُوْنَ الدِّيْنُ لِلّٰهِ ؕ فَاِنِ انْتَهَوْا فَلَا عُدْوَانَ اِلَّا عَلَى الظّٰلِمِيْنَ ۝١٩٣

اور (دیکھو!) ان لوگوں سے لڑائی جاری رکھو یہاں تک کہ فتنہ (یعنی ظلم و فساد) باقی نہ رہے اور دین صرف اللہ ہی کے لیے ہو جائے (١٠٢)

اَلشَّهْرُ الْحَرَامُ بِالشَّهْرِ الْحَرَامِ وَالْحُرُمٰتُ قِصَاصٌ ؕ فَمَنِ اعْتَدٰى عَلَيْكُمْ فَاعْتَدُوْا عَلَيْهِ بِمِثْلِ مَا اعْتَدٰى عَلَيْكُمْ ۪ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُتَّقِيْنَ ۝ ۱۹۴	پھر اگر ایسا ھوا کہ یہ لوگ لڑائی سے باز آ جائیں تو (تمھیں بھی ھاتھ روك لینا چاھیے، کیوں کہ) لڑائی نہیں لڑنی ھے مگر انھیں لوگوں کے مقابلے میں جو ظلم کرنے والے ھیں ۱۹۳ ۔

(۱۰۳) اگر حرمت کے مہینوں کی رعایت کی جائے تو تمھاری طرف سے بھی رعایت ھونی چاھیے ۔ اگر نہ کی جائے تو تمھاری طرف سے بھی نہیں ھے ۔ (مہینوں کی) حرمت کے معاملے میں (جب کہ لڑائی ھو) ادلے کا بدلا ھے (یعنی جیسی روش ایك فریق جنگ کی ھو گی ویسی ھی دوسرے فریق کو بھی اختیار کرنی پڑے گی ۔ یہ نہیں ھو سکتا کہ ایك فریق تو مہینوں کی حرمت سے بے پروا ھو کر حملہ کر دے اور دوسرا فریق حرمت کے خیال سے ھاتھ پر ھاتھ دھرے بیٹھا رھے) ۔ پس جو کوئی تم پر زیادتی کرے تو چاھیے کہ جس طرح کا معاملہ اس نے تمھارے ساتھ کیا ھے ویساھی معاملہ تم بھی اس کے ساتھ کرو (۱۰٤) ۔ البتہ (ھر حال میں) اللہ سے ڈرتے رھو اور یہ بات نہ بھولو کہ اللہ انھیں کا ساتھی ھے جو (اپنے تمام کاموں میں) پرھیز گار ھیں ۱۹٤ ۔

وَ اَنْفِقُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ	اور اللہ کی راہ میں مال
وَ لَا تُلْقُوْا بِاَیْدِیْکُمْ	خرچ کرو . ایسا نہ کرو کہ
اِلَی التَّهْلُکَةِ وَ اَحْسِنُوْا	(جہاد کی اعانت سے غافل ہو کر)
اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَ ۱۹۵	اپنے ہاتھوں اپنے آپ کو
وَ اَتِمُّوا الْحَجَّ وَ الْعُمْرَةَ	ہلاکت میں ڈال دو (۱۰۵) .
لِلّٰهِ فَاِنْ اُحْصِرْتُمْ	نیکی کرو، یقینا اللہ کی محبت
فَمَا اسْتَیْسَرَ مِنَ الْهَدْیِ	انھیں لوگوں کے لیے ہے جو
وَ لَا تَحْلِقُوْا رُءُوْسَکُمْ	نیکی کرنے والے ہیں ۱۹۵ .
حَتّٰی یَبْلُغَ الْهَدْیُ مَحِلَّهٗ	اور (دیکھو!) حج اور عمرے
فَمَنْ کَانَ مِنْکُمْ مَرِیْضًا اَوْ بِهٖ	کی جب نیت کر لی جائے تو

۱۹۵ - (و) جو لوگ جہاد کی راہ میں مال خرچ نہیں کرتے وہ اپنے ہاتھوں اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈال دیتے ہیں ، کیوں کہ جہاد سے اعراض کا نتیجہ قومی زندگی کی ہلاکت ہے .

اَذًى مِّنْ رَّاْسِهٖ فَفِدْيَةٌ مِّنْ	اسے اللہ کے لیے پورا کرنا چاہیے
صِيَامٍ اَوْ صَدَقَةٍ اَوْ نُسُكٍ ۚ	اور اگر ایسی صورت پیش
فَاِذَآ اَمِنْتُمْ ۟ فَمَنْ	آ جائے کہ تم (اس نیت سے
تَمَتَّعَ بِالْعُمْرَةِ اِلَى الْحَجِّ	نکلے مگر) راہ میں گھر گئے
فَمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ ۚ	(لڑائی کی وجہ سے یا کسی دوسری
فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلٰثَةِ	وجہ سے) تو پھر ایک جانور
اَيَّامٍ فِى الْحَجِّ وَسَبْعَةٍ اِذَا	کی قربانی کرنی چاہیے جیسا
رَجَعْتُمْ ۭ تِلْكَ عَشَرَةٌ كَامِلَةٌ ۭ	کچھ بھی میسر آئے۔ اور اس وقت
ذٰلِكَ لِمَنْ لَّمْ يَكُنْ اَهْلُهٗ	تک سر کے بال نہ منڈاؤ (جو
حَاضِرِى الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ۭ	اعمال حج سے فارغ ہو کر
وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ	احرام اتارتے وقت کیا جاتا ہے)
شَدِيْدُ الْعِقَابِ ۝ ع ۱۹۶	جب تک کہ قربانی اپنے ٹھکانے

نہ پہنچ جائے۔ ہاں، اگر کوئی شخص بیمار ہو یا اسے سر کی کسی تکلیف کی وجہ سے مجبوری ہو تو چاہیے کہ (بال اتارنے کا)

فدیہ دے دے. اور وہ یہ ہے کہ روزہ رکھے یا صدقہ دے یا جانور کی قربانی کرے . اور پھر جب ایسا ہو کہ تم امن کی حالت میں ہو (۱۰۶) اور کوئی شخص چاہے کہ (عمرہ حج سے ملا کر) تمتع کرے (یعنی ایك ہی سفر میں دونوں عملوں کے ثواب سے فائدہ اٹھائے) تو اس کے لیے بھی جانور کی قربانی ہے جیسی کچھ میسر آجائے. اور جس کسی کو قربانی میسر نہ آئے تو اسے چاہیے تین روزے حج کے دنوں میں رکھے، سات روزے واپسی پر، یہ دس کی پوری گنتی ہو گئی. البتہ یاد رہے کہ یہ حکم (یعنی عمرے کے تمتع کا حکم) اس کے لیے ہے جس کا گھر بار مکے میں نہ ہو (باہر سے حج کے لیے آیا ہو). اور (دیکھو!) ہر حال میں اللہ کی نافرمانی سے بچو اور یقین کرو! وہ (نافرمانوں کو) سزا دینے میں بہت ہی سخت ہے ۱۹۶ .

اَلْحَجُّ اَشْهُرٌ مَّعْلُوْمٰتٌ ۚ فَمَنْ فَرَضَ فِيْهِنَّ الْحَجَّ

حج (کی تیاری) کے مہینے عام طور پر معلوم ہیں . پس

---

۱۹۶ ۔ (ز) اگر لڑائی کی وجہ سے یا کسی دوسری وجہ سے راہ میں رك جانا پڑے تو اس صورت میں کیا کرنا چاہیے؟ نیز حج اور عمرے کے تمتع کی صورت یعنی دونوں کو ملا کر کرنے کی صورت .

فَلَا رَفَثَ وَلَا فُسُوقَ وَلَا جِدَالَ فِي الْحَجِّ ۗ وَمَا تَفْعَلُوا مِنْ خَيْرٍ يَعْلَمْهُ اللَّهُ ۗ وَتَزَوَّدُوا فَإِنَّ خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوَىٰ ۚ وَاتَّقُونِ يَا أُولِي الْأَلْبَابِ ۝ ١٩٧

وقف النبی

جس کسی نے ان مہینوں میں حج کرنا اپنے اوپر لازم کرلیا تو (وہ حج کی حالت میں ہو گیا اور) حج کی حالت میں نہ تو عورتوں کی طرف رغبت کرنا ہے، نہ گناہ کی کوئی بات کرنی ہے اور نہ لڑائی جھگڑا۔ اور (یاد رکھو!) تم نیک عملی کی باتوں میں سے جو کچھ بھی کرتے ہو اللہ کے علم سے پوشیدہ نہیں رہتا. پس (حج کرو تو اس کے) سرو سامان کی تیاری بھی کرو اور سب سے بہتر سروسامان (دل کا سروسامان ہے اور وہ) تقوی ہے. اور اے ارباب دانش! (ہر حال میں) اللہ سے ڈرتے رہو (کہ خوف الہی سے پرہیزگاری پیدا ہوتی ہے) ۱۹۷ .

---

۱۹۷ - (ح) حج کے دنوں میں اور وہ اس وقت سے شروع ہوجاتے ہیں جب تم نے احرام باندھ لیا، نہ تو عورت کے ساتھ خلوت کرنی چاهیے، نہ گناہ کی کوئی بات اور نہ کسی طرح کی لڑائی جھگڑا. اعمال حق کے لیے سب سے بڑی تیاری یہ ہے کہ تم میں تقویٰ پیدا ہو.

لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَبْتَغُوْا فَضْلًا مِّنْ رَّبِّكُمْ ؕ فَاِذَآ اَفَضْتُمْ مِّنْ عَرَفٰتٍ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ عِنْدَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ ۪ وَاذْكُرُوْهُ كَمَا هَدٰىكُمْ ۚ وَاِنْ كُنْتُمْ مِّنْ قَبْلِهٖ لَمِنَ الضَّآلِّيْنَ ۝ ١٩٨

(اور دیکھو!) اس میں تمھارے لیے کوئی گناہ کی بات نہیں اگر (اعمال حج کے ساتھ) تم اپنے پروردگار کے فضل کی بھی تلاش میں رہو (یعنی کاروبار تجارت کا بھی مشغلہ رکھو(۱۰۷)۔ پس جب عرفات (نامی مقام) سے انبوہ در انبوہ لوٹو تو "المشعر الحرام" (یعنی مزدلفہ) میں (ٹھیر کر) اللہ کا ذکر کرو اور اسی طرح ذکر کرو جس طرح ذکر کرنے کا طریقہ تمھیں بتا دیا گیا ہے اگرچہ اس سے پہلے تم بھی انھیں لوگوں میں سے تھے جو راہ حق سے بھٹک گئے ہیں (۱۰۸) ۱۹۸ .

۱۹۸ - (ط) دین حق کی اس اصل عظیم کا اعلان کہ خدا پرستی اور دین داری کی راہ دنیوی معیشت اور دنیوی فلاح و ترقی کے خلاف نہیں ہے، بلکہ وہ ایک ایسی کامل زندگی پیدا کرنی چاہتا ہے جس میں دنیا اور آخرت دونوں کی سعادتیں موجود ہوں. حج ایک عبادت ہے لیکن اس کا عبادت ہونا اس سے مانع نہیں کہ کاروبار دنیوی =

ثُمَّ اَفِيْضُوْا مِنْ حَيْثُ اَفَاضَ النَّاسُ وَاسْتَغْفِرُوا اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۱۹۹

پھر (یہ بات بھی ضروری ہے کہ) جس جگہ (تک جا کر) لوگ انبوہ در انبوہ لوٹتے ہیں تم (اہل مکہ) بھی وہیں سے لوٹو (۱۰۹) اور اللہ سے اپنے گناہوں کی بخشش طلب کرو (۱۱۰). بلا شبہ اللہ (خطائیں) بخشنے والا (اور ہر حال میں) رحمت رکھنے والا ہے ۱۹۹.

= کا بھی فائدہ اٹھاؤ. مال و دولت اللہ کا فضل ہے، بس چاہیے کہ اللہ کے فضل کی تلاش میں رہو.

(ی) دین اور دنیا کے معاملے میں دنیا کی عالم گیر گمراہی یہ ہے کہ یا تو افراط میں پڑ گئے ہیں یا تفریط میں اور راہ اعتدال گم ہو گئی ہے یعنی یا تو دنیا کا انہماك اس درجہ بڑھ جاتا ہے کہ آخرت سے یك قلم بے پروا ہو جاتے ہیں یا آخرت کے استغراق میں اتنے دور نکل جاتے ہیں کہ ترك دنیا اور رہبانیت کا دم بھرنے لگتے ہیں. لیکن دین حق کی راہ ہر گوشۂ عمل کی طرح یہاں بھی اعتدال کی راہ ہے اور صحیح زندگی اس کی زندگی ہے جو کہتا ہے "خدایا! میں دنیا اور آخرت دونوں کی سعادتیں چاہتا ہوں".

فَاذَا قَضَيْتُمْ مَّنَاسِكَكُمْ	پھر جب تم حج کے تمام ارکان
فَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَذِكْرِكُمْ	پورے کرچکو تو چاهیے که
اٰبَآءَكُمْ اَوْ اَشَدَّ ذِكْرًا ؕ	جس طرح پہلے اپنے آباء و اجداد
فَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّقُوْلُ	کی بڑائیوں کاذکر کیا کرتے تھے
رَبَّنَآ اٰتِنَا فِى الدُّنْيَا	اب اسی طرح الله کا ذکر
وَمَا لَهٗ فِى الْاٰخِرَةِ مِنْ	کیا کرو، بلکہ اس سے بھی
خَلَاقٍ ۲۰۰ وَمِنْهُمْ مَّنْ	زیادہ (که تمام اعمال حج سے
يَّقُوْلُ رَبَّنَآ اٰتِنَا فِى الدُّنْيَا	اصل مقصود یہی ہے). اور
حَسَنَةً وَّفِى الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً	(پھر دیکھو!) کچھ لوگ تو
وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۲۰۱	ایسے هیں (جوصرف دنیا هی کے

بچاری هوتے هیں اور) جن کی صدائے حال یه هوتی هے که" خدایا! همیں جو کچھ دینا هے دنیا هی میں دے دے" پس آخرت کی زندگی میں ان کے لیے کوئی حصه نہیں هو تا ۲۰۰. اور کچھ لوگ ایسے هیں جو (دنیا و آخرت دونوں کی فلاح چاهتے هیں. وه) کہتے هیں" خدایا! همیں دنیا میں بھی بھلائی دے اور آخرت میں بھی بھلائی دے اور همیں عذاب دوزخ سے بچالے" ۲۰۱.

أُولَـٰٓئِكَ لَهُمْ نَصِيبٌ مِّمَّا كَسَبُوا ۚ وَاللَّهُ سَرِيعُ الْحِسَابِ ۝٢٠٢ وَاذْكُرُوا اللَّهَ فِىٓ أَيَّامٍ مَّعْدُودَٰتٍ ۚ فَمَن تَعَجَّلَ فِى يَوْمَيْنِ فَلَآ إِثْمَ عَلَيْهِ وَمَن تَأَخَّرَ فَلَآ إِثْمَ عَلَيْهِ ۚ لِمَنِ اتَّقَىٰ ۗ وَاتَّقُوا اللَّهَ وَاعْلَمُوٓا أَنَّكُمْ إِلَيْهِ تُحْشَرُونَ ۝٢٠٣

تو (یقین کرو!) ایسے ہی لوگ ہیں جنہیں ان کے عمل کے مطابق (دنیا و آخرت کی) فلاح میں حصہ ملنا ہے اور اللہ (کا قانون) اعمال کی جانچ میں سست رفتار نہیں (وہ ہر انسان کو اس کے عمل کے مطابق فوراً نتیجہ دے دینے والا ہے) ۲۰۲.

اور (دیکھو!) حج کے گنے ہوئے دنوں میں (جو معلوم ہیں اور دسویں ذی الحج سے لے کر تیرھویں تک ہیں) اللہ کی یاد میں مشغول رہو. پھر جو کوئی (واپسی میں) جلدی کرے اور دو ہی دن میں روانہ ہوجائے تو اس میں کوئی گناہ کی بات نہیں. اور جو کوئی تاخیر کرے تو وہ تاخیر بھی کرسکتا ہے. لیکن یہ (جلدی اور تاخیر کی رخصت) اسی کے لیے ہے جس میں تقویٰ ہو (کیوں کہ تمام اعمال سے اصل مقصود تقویٰ ہے. اگر ایک شخص کے ارادے اور عمل میں

تقوی نہیں تو اس کا کوئی عمل بھی صحیح نہیں ہوسکتا) پس ہر حال میں اللہ سے ڈرتے رہو اور یہ بات نہ بھولو کہ تم سب کو (ایک دن مرنا اور پھر) اس کے حضور جمع ہونا ہے ۲۰۳ .

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يُعْجِبُكَ قَوْلُهُ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَيُشْهِدُ اللّٰهَ عَلٰى مَا فِيْ قَلْبِهٖ ۙ وَهُوَ اَلَدُّ الْخِصَامِ ۝ ۲۰۴

اور (دیکھو !) بعض آدمی ایسے ہیں کہ دنیوی زندگی کے بارے میں ان کی باتیں تمہیں بہت ہی اچھی معلوم ہوتی ہیں اور وہ اپنی ضمیر کی پاکی پر اللہ کو گواہ ٹھیراتے ہیں ، حالانکہ فی الحقیقت وہ دشمنی اور خصومت میں بڑے ہی سخت ہیں ۲۰۴ .

---

۲۰۴ تا ۲۰۶ - (ك) دین حق دنیا کا نہیں لیکن دنیا پرستی کے غرور و سرشاری کا مخالف ہے .

یہی دنیا پرستی کا غرور ہے جو انسان کو خدا پرستی اور راست بازی سے بے پروا کردیتا ہے اور جب اسے طاقت اور حکومت مل جاتی ہے تو غرض و نفس کی پرستش میں وہ سب کچھ کرگزرتا ہے جو دنیا میں انسان کا ظلم و فساد کرسکتا ہے .

لیکن جو لوگ سچے خدا پرست ہیں وہ دنیا میں کتنے ہی مشغول ہوں مگر ان کے پیش نظر نفس پرستی نہیں ہوتی ، =

وَإِذَا تَوَلّٰی سَعٰی فِی الْاَرْضِ	جب انھیں حکومت مل جاتی ھے
لِیُفْسِدَ فِیْهَا وَیُهْلِكَ	تو ان کی تمام سرگرمیاں ملك
الْحَرْثَ وَالنَّسْلَ ؕ وَاللّٰهُ	میں اس لیے ھوتی ھیں تاکه
لَا یُحِبُّ الْفَسَادَ ﴿۲۰۵﴾	خرابی پھیلائیں اور انسان کی

= بلکه رضاے الٰہی کا حصول ھوتا ھے. ایك دنیا پرست اپنے نفس کے لیے دوسروں کو قربان کردے گا، لیکن یه لوگ رضاے الٰہی کی راہ میں خود اپنے نفس کو قربان کردیں گے.

ایك شخص کی دنیوی زندگی بظاھر کتنی ھی خوش نما ھو اور وہ اپنی نیك دلی کا کتنا ھی دعویٰ کرے لیکن ان باتوں سے کچھ نہیں بنتا. اصلی کسوٹی یه ھے که دیکھا جائے طاقت و اختیار پا کر اپنے ابناے جنس کے ساتھ کیسا سلوك کرتا ھے.

حرث و نسل کی تباھی انسانی غرور و طاقت کا بہت بڑا فساد ھے. دنیوی طاقت کے متوالوں سے جب کہا جاتا ھے "الله سے ڈرو" تو ان کا گھمنڈ انھیں اور زیادہ ظلم و معصیت پر آمادہ کردیتا ھے.

زراعت اور محنت کے نتیجوں کو اور اس کی نسل کو ہلاك کردیں، حالانکہ اللہ یہ کبھی پسند نہیں کرسکتا کہ (زندگی و آبادی کی جگہ) ویرانی و خرابی پھیلائی جائے ۲۰۵۔

وَ اِذَا قِيْلَ لَهُ اتَّقِ اللّٰهَ اَخَذَتْهُ الْعِزَّةُ بِالْاِثْمِ فَحَسْبُهٗ جَهَنَّمُ ؕ وَ لَبِئْسَ الْمِهَادُ ۝۲۰۶

اور جب ان لوگوں سے کہا جائے: خدا سے ڈرو (اور ظلم و فساد سے باز آؤ) تو ان کا گھمنڈ انہیں (اور زیادہ) گناہ پر اکساتا ہے۔

وَ مِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْرِيْ نَفْسَهُ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ ؕ وَ اللّٰهُ رَءُوْفٌۢ بِالْعِبَادِ ۝۲۰۷

پس (جن لوگوں کا حال ایسا ہو تو وہ کبھی ظلم و فساد سے باز آنے والے نہیں) انہیں تو جہنم ہی کفایت کرے گا (اور جس کسی نے جہنم کا ٹھکانا ڈھونڈھا تو اس کا ٹھکانا) کیا ہی برا ٹھکانا ہوا ۲۰۶۔ (بر خلاف ان کے) کچھ آدمی ایسے بھی ہیں جو (نفس پرستی کی جگہ خدا پرستی کی روح سے معمور ہوتے ہیں اور) اللہ کی خوشنودی کی طلب میں اپنی جانیں تك بیچ ڈالتے ہیں (یعنی رضائے الٰہی کی راہ میں اپنا سب کچھ قربان کر دیتے ہیں) اور (جو کوئی ایسا کرتا ہے تو یاد رکھے!) اللہ بھی اپنے بندوں کے لیے سر تا سر شفقت و مہربانی رکھنے والا ہے ۲۰۷۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا ادْخُلُوْا فِى السِّلْمِ كَآفَّةً ۖ وَلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ ۚ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ۝ ٢٠٨	مسلمانو !(١١١) پوری طرح اور (اعتقاد و عمل کی) ساری باتوں میں مسلم ہو جاؤ اور (دیکھو!) شیطانی وسوسوں کی پے روی نہ کرو، وہ تو تمہارا کھلا دشمن ہے ٢٠٨ .

٢٠٨ تا ٢١٠ - (ل) دنیا پرستی کی یہ سرشاری قوموں کی گم راہی کا بہت بڑا سبب رہی ہے خصوصاً فتح و اقبال کے حصول کے بعد . اس لیے پےروان دعوت حق کو خصوصیت کے ساتھ متنبہ کیا جاتا ہے کہ اس صورت حال سے اپنی حفاظت کریں .

اللہ کی ہدایت ظاہر ہو چکی ہے اور وہ سب کچھ تمہیں بتایا جاچکا ہے جس کی استقامت حق کے لیے ضرورت تھی . اس پر بھی اگر تم نے ٹھوکر کھائی اور راہ ہدایت پر قائم نہ رہے تو یہ نعمت الٰہی کو محرومی سے بدل دینا ہوگا.

اگر ایک گروہ کے ایمان و یقین کے لیے کلام الٰہی کی ہدایت کافی نہیں تو پھر اس کے بعد یہی رہ گیا ہے کہ خدا اس کے سامنے آکر اپنی زبان سے کہہ دے =

فَاِنْ زَلَلْتُمْ مِّنْۢ بَعْدِ	پھر اگر ایسا ھوا کہ تم
مَا جَآءَتْكُمُ الْبَيِّنٰتُ	ڈگمگا گئے باوجودیکہ
فَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ	ھدایت کی روشن دلیلیں تمھارے
حَكِيْمٌ ۝٢٠٩ هَلْ يَنْظُرُوْنَ	سامنے آچکی ھیں تو یاد رکھو!
اِلَّآ اَنْ يَّاْتِيَهُمُ اللّٰهُ فِيْ	اللہ (کے قانون جزا کی پکڑ سے
ظُلَلٍ مِّنَ الْغَمَامِ وَالْمَلٰٓئِكَةُ	تم بچ نہیں سکتے. وہ) سب پر
وَقُضِيَ الْاَمْرُ ۭ وَاِلَى اللّٰهِ	غالب (اور اپنے کاموں میں)
تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ۝٢١٠ ع	حکمت والا ھے ۲۰۹. (۱۱۲) پھر

۲۵ ع ۹

یہ لوگ کس بات کے انتظار میں ھیں؟ کیا اس بات کے منتظر ھیں

= کہ " میں تمھارا خدا ھوں، مجھ پر ایمان لاؤ " لیکن نہ ایسا ھوا ھے اور نہ ھو سکتا ھے.

ایمان کی برکتیں اور سعادتیں حاصل کرنے کے لیے صرف یہی کافی نہیں کہ اسلام کے دائرے میں آجاؤ، بلکہ چاھیے کہ پوری طرح آجاؤ یعنی اعتقاد و عمل کے ھر گوشے میں ایمان کی روح تمھارے اندر پیدا ھو جائے اور سر تا پا پیکر ایمان ھو جاؤ.

که خدا ان کے سامنے نمودار ہوجائے (اور اس طرح نمودار ہوجائے که) بادل اس پر سایه کیے ہوں اور فرشتے (صف باندھے کھڑے) ہوں اور جو کچھ ہونا ہے ہو چکے ؟ (اگر اسی بات کے منتظر ہیں تو یاد رکھیں ! یه بات دنیا میں تو ہونے والی نہیں)اور تمام کاموں کا سر رشته الله ہی کے ہاتھ ہے ۲۱۰.

سَلْ بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ كَمْ	(۱۱۳) بنی اسرائیل سے پوچھو!
اٰتَیْنٰهُمْ مِّنْ اٰیَةٍۢ بَیِّنَةٍؕ	ہم نے انہیں (علم و بصیرت کی)
وَمَنْ یُّبَدِّلْ نِعْمَةَ اللّٰهِ	کتنی ہی روشن نشانیاں
مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُ فَاِنَّ	دی تھیں (۱۱٤) اور جو کوئی
اللّٰهَ شَدِیْدُ الْعِقَابِ ۝۲۱۱	خدا کی نعمت پا کر پھر اسے
زُیِّنَ لِلَّذِیْنَ كَفَرُوا	(محرومی و شقاوت سے)
الْحَیٰوةُ الدُّنْیَا وَیَسْخَرُوْنَ	بدل ڈالے تو (یاد رکھو !)
مِنَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ۘ وَالَّذِیْنَ	خدا (کا قانون مکافات) بھی
اتَّقَوْا فَوْقَهُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِؕ	سزا دینے میں بہت سخت ہے ۲۱۱

وقف لازم

۲۱۱ – (م) بنی اسرائیل کی سرگذشت سے عبرت پکڑو. الله نے انہیں ہدایت وسعادت کی راہ دکھلائی =

وَاللّٰهُ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَآءُ — منکرین حق کی نگاہوں میں
بِغَيْرِ حِسَابٍ ۝ ۲۱۲ — تو صرف دنیا کی زندگی ہی
سمائی ہوئی ہے۔ وہ ایمان والوں کی (موجودہ بے سروسامانی
دیکھ کر) ہنسی اڑاتے ہیں، حالانکہ (۱۱۵) جو لوگ متقی ہیں
قیامت کے دن وہی ان منکروں کے مقابلے میں بلند مرتبہ ہوں گے (۱۱٦)
اور (پھر یہ منکرین حق نہیں جانتے کہ جو لوگ آج مال وجاہ
دنیوی سے تہی دست ہیں، کل کو اللہ کے فضل سے مالا مال
ہو جاسکتے ہیں۔ اور) اللہ جسے چاہتا ہے اپنے رزق بے حساب
سے مالا مال کر دیتا ہے ۲۱۲ .

كَانَ النَّاسُ اُمَّةً وَّاحِدَةً قف — (ابتداء میں ایسا تھا کہ) لوگ
فَبَعَثَ اللّٰهُ النَّبِيّٖنَ مُبَشِّرِيْنَ — (الگ الگ گروہوں میں
وَمُنْذِرِيْنَ ص وَاَنْزَلَ مَعَهُمُ — بٹے ہوئے نہیں تھے) ایک ہی
الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ لِيَحْكُمَ — قوم و جماعت تھے (پھر ایسا
بَيْنَ النَّاسِ فِيْمَا اخْتَلَفُوْا — ہوا کہ باہم دگر مختلف ہوگئے
فِيْهِ ط وَمَا اخْتَلَفَ فِيْهِ — اور الگ الگ ٹولیاں بن گئیں).

= لیکن انہوں نے محرومی و شقاوت کی راہ اختیار کی ۔

إِلَّا الَّذِينَ أُوتُوهُ مِنْ بَعْدِ	پس اللہ نے (ایک کے بعد ایک)
مَا جَآءَتْهُمُ الْبَيِّنٰتُ	نبیوں کو مبعوث کیا۔ وہ
بَغْيًا بَيْنَهُمْ ۚ فَهَدَى	(ایمان و عمل کی برکتوں کی)
اللّٰهُ الَّذِينَ اٰمَنُوا لِمَا	بشارت دیتے اور (انکار
اخْتَلَفُوا فِيهِ مِنَ الْحَقِّ	و بد عملی کے نتائج سے)
بِإِذْنِهِ ۗ وَاللّٰهُ يَهْدِي مَنْ	متنبہ کرتے تھے۔ نیز ان کے ساتھ
يَشَآءُ إِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ ۝ ۲۱۳	کتاب الٰہی نازل کی گئی تا کہ

جن باتوں میں لوگ اختلاف کرنے لگے تھے ان میں وہ فیصلہ کردینے والی ہو (اور تمام لوگوں کو راہ حق پر متحد کردے)۔ اور یہ جو لوگ باہم دگر مختلف ہوئے تو اس لیے نہیں ہوئے کہ ہدایت سے محروم اور حقیقت سے بے خبر تھے۔ نہیں، وحی الٰہی کے واضح احکام ان کے سامنے تھے (۱۱۷) مگر پھر بھی محض آپس کی ضد اور مخالفت سے اختلاف کرنے لگتے تھے (۱۱۸) بالآخر اللہ نے ایمان لانے والوں کو (دین کی) وہ حقیقت دکھا دی جس میں لوگ مختلف ہو گئے تھے (اور ایک دوسرے کو جھٹلا رہے تھے)۔ اور اللہ جسے چاہتا ہے دین کی سیدھی راہ دکھلا دیتا ہے ۲۱۳۔

---

۲۱۳ - (ن) دین حق کی اس اصل عظیم کا اعلان کہ ابتداء میں ==

= تمام انسان ایک ہی قوم و جماعت تھے اور فطری زندگی کی سادگی پر قانع تھے۔ پھر ایسا ہوا کہ نسل انسانی کی کثرت و وسعت سے طرح طرح کے تفرقے پیدا ہوگئے اور تفرقے کا نتیجہ ظلم و فساد کی صورت میں ظاہر ہوا۔ تب وحی الٰہی نمودار ہوئی اور یکے بعد دیگرے خدا کے رسول مبعوث ہوتے رہے۔ ہر رسول کی دعوت کا مقصد ایک ہی تھا یعنی خدا پرستی و نیک عملی کی تلقین اور تفرقہ و اختلاف کی جگہ وحدت و اجتماع کا قیام۔

کتاب اللہ ہمیشہ اس لیے نازل ہوئی تاکہ دین کے تفرقہ و اختلاف میں فیصلہ کرنے والی ہو اور لوگوں کو وحدت دین کی اصل پر متحد کردے۔

تفرقہ و اختلاف کی علت باہمی "بغی و عصیان" ہے یعنی آپس کی ضد اور اتباع حق کی جگہ خود پرستی، اور سرکشی۔

اس محل میں اس ذکر کی مناسبت یہ ہے کہ پیروان اسلام کو دعوت استقامت دیتے ہوئے پہلے بنی اسرائیل کے حالات سے استشہاد کیا تھا، اب واضح کیا جاتا ہے کہ صرف بنی اسرائیل ہی پر موقوف نہیں، تمام پچھلی جماعتوں کا یہی حال رہا ہے (۱۱۹)۔ پس قیام حق کے لیے تعلیم حق کی نہیں کیونکہ وہ تو اول روز سے ایک ہی رہی ہے =

اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ وَلَمَّا يَاْتِكُمْ مَّثَلُ الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِكُمْ ۭ مَسَّتْهُمُ الْبَاْسَاۗءُ وَالضَّرَّاۗءُ وَزُلْزِلُوْا حَتّٰى يَقُوْلَ الرَّسُوْلُ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ مَتٰى نَصْرُ اللّٰهِ ۭ اَلَآ اِنَّ نَصْرَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ ۲۱٤	پھر کیا تم نے یہ سمجھ رکھا ہے کہ (محض ایمان کا زبانی دعوی کر کے) تم جنت میں داخل ہو جاؤ گے (۱۲۰) حالانکہ ابھی تو تمہیں وہ آزمایشیں پیش ہی نہیں آئی ہیں جو تم سے پہلے لوگوں کو پیش آچکی ہیں ۔ ہر طرح کی

سختیاں اور محنتیں انھیں پیش آئیں ، شدتوں اور ہول ناکیوں سے ان کے دل دھل گئے یہاں تک کہ اللہ کا رسول اور جو لوگ ایمان لائے تھے پکار اٹھے "اے نصرت الٰہی ! تیرا وقت کب آئے گا؟" (تب اچانک پردۂ غیب چاک ہوا اور خدا کی نصرت یہ کہتی ہوئی نمودار ہوگئی) " ہاں ، گھبراؤ نہیں ! خدا کی نصرت تم سے دور نہیں ہے " ۲۱٤ .

= اور ہمیشہ موجود رہی ہے ، بلکہ حق پر ثابت قدم رہنے کی ضرورت ہے .

۲۱٤ - (س) مومن ہونے کے لیے صرف یہی کافی =

يَسْئَلُوْنَكَ مَاذَا يُنْفِقُوْنَ ۚ	(اے پیغمبر !) تم سے لوگ
قُلْ مَآ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ خَيْرٍ	دریافت کرتے ہیں کہ خیرات
فَلِلْوَالِدَيْنِ وَ الْاَقْرَبِيْنَ	کے لیے خرچ کریں تو کیا
وَ الْيَتٰمٰى وَ الْمَسٰكِيْنِ	خرچ کریں . ان سے کہہ دو :
وَ ابْنِ السَّبِيْلِ ۗ وَ مَا تَفْعَلُوْا	جو کچھ بھی تم اپنے مال میں
مِنْ خَيْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِيْمٌ ۝۲۱۵	سے نکال سکتے ہو نکالو تو

اس کے مستحق تمہارے ماں باپ ہیں ، عزیز و اقربا ہیں ، یتیم بچے ہیں ، مسکین ہیں ، (مصیبت زدہ) مسافر ہیں . اور (یاد رکھو !) جو کچھ بھی تم بھلائی کے کاموں میں سے کرتے ہو تو (وہ اللہ سے پوشیدہ نہیں رہ سکتا کہ اکارت جائے) (۱۲۱) وہ سب کچھ جاننے والا ہے ۲۱۵ .

= نہیں کہ تم نے ایمان کا اقرار کرلیا اور جنتی ہوگئے ، بلکہ ضروری ہے کہ ان تمام آزمایشوں میں ثابت قدم رہو جو تم سے پہلے حق پرستوں کو پیش آچکی ہیں اور تمہیں بھی پیش آئیں گی .

۲۱۵ – خیرات کرنے کا حکم اور اس غلطی کا ازالہ کہ لوگ سمجھتے تھے خیرات صرف غیروں ہی کو =

كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِتَالُ	لڑائی کا تمھیں حکم دیا گیا ھے
وَهُوَ كُرْهٌ لَّكُمْ ۚ وَعَسَىٰ	اور وہ تمھیں نا گوار ھے ، لیکن
أَن تَكْرَهُوا شَيْئًا وَهُوَ خَيْرٌ	بہت ممکن ھے ایك بات کو تم
لَّكُمْ ۖ وَعَسَىٰ أَن تُحِبُّوا	نا گوار سمجھتے ھو اور وہ
شَيْئًا وَهُوَ شَرٌّ لَّكُمْ ۗ	تمھارے حق میں بہتر ھو .
وَاللَّهُ يَعْلَمُ وَأَنتُمْ	اور ایك بات تمھیں اچھی لگتی ھو
لَا تَعْلَمُونَ ع ٢١٦	اور اسی میں تمھارے لیے

برائی ھو (۱۲۲) . اللہ جانتا ھے (۱۲۳) مگر تم نہیں جانتے ۲۱٦ .

= دی جاسکتی ھے ، اپنوں اور عزیزوں کی مدد کرنا خیرات نہیں ھے . خیرات کے مصارف بتلاتے ھوے واضح کر دیا گیا کہ اس کا اولین مصرف تمھارے عزیز و اقربا ھیں اگر وہ محتاج ھوں .

۲۱٦ - دفاع کا حکم (۱۲٤) یعنی دین کے اعتقاد و عمل کی آزادی کے لیے لڑنے کا حکم :

(الف) جنگ کی حالت کوئی ایسی حالت نہیں ھے جو تمھارے لیے خوش گوار ھو ، لیکن اس دنیا میں کتنی ھی خوش گواریاں ھیں جو نا گواریوں سے پیدا ھوتی ھیں =

= اور کتنی ھی خوش گوار باتیں ھیں جن کا نتیجہ نا گوار ھوتا ھے .

(ب) جنگ برائی ھے ، لیکن انسانی طاقت کا ظلم و فساد اس سے بھی بڑھ کر برائی ھے . پس جب ایسی حالت پیش آجائے کہ ظلم کا ازالہ اور کسی طرح ممکن نہ ھو تو جنگ کے سوا چارہ نہیں .

(ج) دشمنوں کی مخالفت کسی خاص فرد یا جماعت سے نہ تھی . بلکہ اس بنا پر تھی کہ لوگ اپنے پچھلے عقائد چھوڑ کر کیوں ایك نیا اعتقاد اختیار کر رھے ھیں یعنی محض اختلاف عقائد کی بنا پر وہ ایك جماعت کو نیست و نابود کر دینا چاھتے تھے . پس جب تك مسلمان اپنے اعتقاد سے دست بردار نہ ھو جاتے دشمنوں کی طرف سے قتل و غارت گری کا سلسلہ برابر جاری رھتا . اور جب مسلمان اس کے لیے تیار نہ تھے تو پھر اس کے سوا کیا چارہ کار تھا کہ مردانہ وار لڑیں اور حق و باطل کا فیصلہ ھو جائے .

(د) قرآن نے جنگ کا قدم نہیں اٹھایا اور نہ وہ داعی امن ھوکر اٹھا سکتا تھا ، لیکن اس کے خلاف اٹھایا گیا اور اس نے پیٹھ نہیں دکھلائی .

يَسْئَلُونَكَ عَنِ الشَّهْرِ الْحَرَامِ قِتَالٍ فِيهِ ۚ قُلْ قِتَالٌ فِيهِ كَبِيرٌ ۚ وَصَدٌّ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ وَكُفْرٌ بِهِ وَالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ۚ وَإِخْرَاجُ أَهْلِهِ مِنْهُ أَكْبَرُ عِنْدَ اللَّهِ ۚ وَالْفِتْنَةُ أَكْبَرُ مِنَ الْقَتْلِ ۗ وَلَا يَزَالُونَ يُقَاتِلُونَكُمْ حَتَّى يَرُدُّوكُمْ عَنْ دِينِكُمْ إِنِ اسْتَطَاعُوا ۚ وَمَنْ يَرْتَدِدْ مِنْكُمْ عَنْ دِينِهِ فَيَمُتْ وَهُوَ كَافِرٌ فَأُولَٰئِكَ حَبِطَتْ أَعْمَالُهُمْ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ ۚ وَأُولَٰئِكَ

(اے پیغمبر!) لوگ تم سے پوچھتے هیں: جو مهینا حرمت کا مهینا سمجها جاتا هے اس میں لڑائی لڑنا کیسا هے؟ ان سے کهه دو: اس میں لڑائی لڑنا بڑی برائی کی بات هے، مگر (ساتهه هی یه بهی یاد رکهو که) انسان کو الله کی راه سے روکنا (یعنی ایمان اور خدا پرستی کی راه اس پر بند کردینی) اور اس کا انکار کرنا اور مسجد حرام میں نه جانے دینا، نیز مکے سے وهاں کے بسنے والوں کو نکال دینا الله کے نزدیک اس

اَصۡحٰبُ النَّارِ ۚ هُمۡ فِيۡهَا خٰلِدُوۡنَ ۝ ٢١٧

سے بھی زیادہ برائی ہے اور فتنہ (یعنی ظلم و فساد) قتل سے بھی بڑھ کر ہے (١٢٥). اور (یاد رکھو!) یہ لوگ تم سے برابر لڑتے ہی رہیں گے یہاں تک کہ اگر بن پڑے تو تمہیں تمہارے دین سے برگشتہ کردیں (١٢٦). اور (دیکھو!) تم میں سے جو شخص اپنے دین سے برگشتہ ہوجائے گا اور اسی حالت برگشتگی میں دنیا سے جائے گا تو (یاد رکھو!) اس کا شمار ان لوگوں میں ہوگا جن کے تمام اعمال دنیا اور آخرت میں اکارت گئے اور ایسے ہی لوگ ہیں جن کا گروہ دوزخی گروہ ہے، ہمیشہ عذاب میں رہنے والا ٢١٧ .

اِنَّ الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا وَالَّذِيۡنَ هَاجَرُوۡا وَجٰهَدُوۡا فِىۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ ۙ اُولٰٓـئِكَ يَرۡجُوۡنَ رَحۡمَتَ اللّٰهِ ‌ؕ وَاللّٰهُ غَفُوۡرٌ رَّحِيۡمٌ ۝ ٢١٨

(برخلاف اس کے) جو لوگ ایمان لائے (اور راہ ایمان میں ثابت قدم رہے) اور جن لوگوں نے وطن سے بے وطن ہونے کی سختیاں برداشت کیں اور اللہ کی راہ میں جہاد کیا تو بلاشبہہ ایسے ہی لوگ ہیں جو اللہ کی رحمت کی (سچی) امیدواری کرنے والے ہیں . اور جو کوئی اللہ کی رحمت کا سچے طریقے پر امیدوار ہو (تو) اللہ (بھی) رحمت سے بخش دینے والا ہے ٢١٨ .

يَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْخَمْرِ	(اے پیغمبر!) تم سے لوگ
وَالْمَيْسِرِ ۭ قُلْ فِيْهِمَآ اِثْمٌ	شراب اور جوے کی بابت
كَبِيْرٌ وَّمَنَافِعُ لِلنَّاسِ ۡ	دریافت کرتے ہیں. ان سے
وَاِثْمُهُمَآ اَكْبَرُ مِنْ	کہہ دو: ان دونوں چیزوں میں
نَّفْعِهِمَا ۭ وَيَسْئَلُوْنَكَ	نقصان بہت ہے اور انسان
مَاذَا يُنْفِقُوْنَ ڛ قُلِ الْعَفْوَ ۭ	کے لیے فائدے بھی ہیں، لیکن
كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ	ان کا نقصان ان کے فائدے سے
لَكُمُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ	بہت زیادہ ہے. اور تم سے
تَتَفَكَّرُوْنَ ۙ۝۲۱۹	پوچھتے ہیں: (راہ حق میں

خرچ کریں تو). کیا خرچ کریں؟ ان سے کہہ دو: جس قدر (تمہاری ضروریات معیشت سے) فاضل ہو (۱۲۷). (دیکھو!) اللہ اس طرح کے احکام دے کر تم پر اپنی نشانیاں واضح کر دیتا ہے تاکہ دنیا اور آخرت (دونوں) کی مصلحتوں میں غور و فکر کرو ۲۱۹.

---

۲۱۹ و ۲۲۰ - (ه) جنگ کے سلسلے میں تین سوالات پیدا ہو گئے تھے، ان کے جوابات دیے گئے:

عام طور پر سمجھا جاتا تھا اور اب تک سمجھا جاتا ہے =

= کہ شراب سے لڑائی لڑنے میں مدد ملتی ہے اور جوا حصول مال کا ذریعہ ہے . اس غلطی کا ازالہ کر دیا گیا اور یہ اصولی حقیقت بتا دی گئی کہ صرف اشیاء کا نفع ہی نہیں دیکھنا چاہیے ، کیوں کہ اضافی نفع سے تو کوئی چیز بھی خالی نہیں بلکہ نفع اور نقصان دونوں کو تولنا چاہیے . جس چیز میں نقصان زیادہ ہو اسے ترک کر دینا چاہیے اگرچہ تھوڑا بہت نفع بھی ہو . اور جس چیز میں نفع زیادہ ہو اسے اختیار کرنا چاہیے اگرچہ نقصان کا بھی احتمال ہو .

دوسرا سوال یہ تھا کہ مصارف جنگ کے لیے اور اسی طرح کی دوسری قومی ضرورتوں کے لیے کس قدر انفاق کیا جائے ؟ فرمایا : کوئی خاص قید نہیں ، ضروریات معیشت سے جو کچھ فاضل ہو کر بچ رہے اسے راہ مقصد میں لگا دو .

تیسرا سوال یتیم بچوں کی نسبت تھا . حکم دیا گیا کہ جس طریقے میں ان کے لیے اصلاح و درستگی ہو وہی بہتر ہے اور وہی اختیار کرنا چاہیے . اور اگر تم انہیں اپنے گھرانے میں شامل کر لو تو وہ تمہارے بھائی ہیں کچھ غیر نہیں .

فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ ۗ وَيَسْئَلُونَكَ عَنِ الْيَتَٰمَىٰ ۖ قُلْ إِصْلَاحٌ لَّهُمْ خَيْرٌ ۖ وَإِنْ تُخَالِطُوهُمْ فَإِخْوَانُكُمْ ۚ وَاللَّهُ يَعْلَمُ الْمُفْسِدَ مِنَ الْمُصْلِحِ ۚ وَلَوْ شَآءَ اللَّهُ لَأَعْنَتَكُمْ ۚ إِنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ۝ ۲۲۰

اور لوگ تم سے یتیم بچوں کی نسبت پوچھتے ھیں ، ان سے کہہ دو: جس بات میں ان کے لیے اصلاح و درستگی ھو وھی بھتر ھے. اور اگر تم ان کے ساتھ مل جل کر رھو (یعنی انھیں اپنے گھرانے میں شامل کرلو) تو بھر حال وہ تمھارے بھائی ھیں (کچھ غیر نھیں). اور اللہ جانتا ھے کون اصلاح کرنے والا ھے ، کون خرابی کرنے والا ھے (پس اگر تمھاری نیت بخیر ھے تو تمھیں یتیموں کے مال کی ذمے داری لینے سے گھبرانا نھیں چاھیے) . اگر اللہ چاھتا تو تمھیں مشقت میں ڈال دیتا (یعنی اس بارے میں سخت پابندیاں عائد کر دیتا ، کیوں کہ یتیموں کے حقوق کا معاملہ بھت ھی اھم ھے) بلا شبہ وہ غلبہ و طاقت کے ساتھ حکمت رکھنے والا ھے ۲۲۰ .

وَلَا تَنْكِحُوا الْمُشْرِكٰتِ حَتّٰى يُؤْمِنَّ ۭ وَلَاَمَةٌ مُّؤْمِنَةٌ خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكَةٍ وَّلَوْ اَعْجَبَتْكُمْ ۚ وَلَا تُنْكِحُوا الْمُشْرِكِيْنَ حَتّٰى يُؤْمِنُوْا ۭ وَلَعَبْدٌ مُّؤْمِنٌ خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكٍ وَّلَوْ اَعْجَبَكُمْ ۭ اُولٰٓئِكَ يَدْعُوْنَ اِلَى النَّارِ ښ وَاللّٰهُ يَدْعُوْٓا اِلَى الْجَنَّةِ وَالْمَغْفِرَةِ بِاِذْنِهٖ ۚ وَيُبَيِّنُ اٰيٰتِهٖ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ۲۲۱

اور (دیکھو!) مشرك عورتوں سے جب تك ایمان نہ لے آئیں نکاح نہ کرو. ایك مشرك عورت تمھیں (بظاهر) کتنی هی پسند آئے لیکن مومن عورت اس سے کهیں بهتر هے. اور اسی طرح مشرك مرد جب تك ایمان نه لے آئیں مومن عورتیں ان کے نکاح میں نه دی جائیں. یقینا خدا کا مومن بنده ایك مشرك مرد سے بهتر هے اگرچه بظاهر مشرك مرد تمهیں کتنا هی پسند کیوں نه آئے. یه لوگ (یعنی مشرکین عرب) تمهیں (دین حق سے برگشته کرنا چاهتے هیں اور اس لیے) دوزخ کی طرف بلاتے هیں. اور الله اپنے حکم سے (دین حق کی راه کهول کر) تمهیں جنت اور مغفرت کی طرف

٢٧ ع ١١

بلا رہا ہے (پس ظاہر ہے کہ ایسے لوگوں کے ساتھ تمہاری سازگاری کیوں کر ہوسکتی ہے؟) اللہ لوگوں کی ہدایت کے لیے اپنی آیتیں واضح کر دیتا ہے تا کہ متنبہ ہوں اور نصیحت پکڑیں ۲۲۱ .

وَيَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْمَحِيْضِ ؕ	اور (اے پیغمبر!) لوگ
قُلْ هُوَ اَذًى ۙ فَاعْتَزِلُوا النِّسَآءَ	تم سے عورتوں کے ماہواری
فِى الْمَحِيْضِ ۙ وَلَا تَقْرَبُوْهُنَّ	ایام کے بارے میں دریافت
حَتّٰى يَطْهُرْنَ ۚ فَاِذَا تَطَهَّرْنَ	کرتے ہیں . ان سے کہہ دو :
فَاْتُوْهُنَّ مِنْ حَيْثُ	وہ مضرت (کا وقت) ہے ،
اَمَرَكُمُ اللّٰهُ ؕ	پس چاہیے کہ ان دنوں میں

عورتوں سے علیحدہ رہو . اور جب تک وہ (ایام سے

۲۲۱ - (و) دشمنان اسلام سے جنگ کے سلسلے میں یہ سوال پیدا ہوا کہ ان سے مناکحت جائز ہے یا نہیں ؟ فرمایا کہ مشرک مرد اور عورت سے مومن مرد اور عورت کا نکاح جائز نہیں . علت بھی واضح کر دی کہ جو لوگ تمہارے دین کی وجہ سے تمہارے دشمن ہو گئے ہیں اور تمہیں راہ حق سے برگشتہ کرنا چاہتے ہیں ، ان کے ساتھ تمہارا ازدواجی رشتہ کبھی فلاح و سعادت کا موجب نہیں ہوسکتا .

فارغ ہوکر) پاك و صاف نہ ہولیں ان سے نزدیکی نہ کرو.
اور (یہ بات بھی یاد رکھو کہ) جب وہ پاك وصاف ہولیں اور تم
ان کی طرف ملتفت ہو تو اللہ نے (فطریِ طور پر) جو بات جس
طرح ٹھیرا دی ہے اسی کے مطابق ہونی چاہیے (اس کے علاوہ
کسی دوسری خلاف فطرت بات کا خیال نہ کرو).

إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ التَّوَّابِيْنَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِيْنَ ۝ ۲۲۲

اللہ ان لوگوں کو دوست رکھتا ہے جو (برائی سے) پناہ مانگنے والے ہیں اور ان لوگوں کو دوست رکھتا ہے جو پاکی و صفائی رکھنے والے ہیں ۲۲۲.

۲۲۲ و ۲۲۳ – مشرکین سے مناکحت کے بیان نے نکاح و طلاق اور ازدواجی زندگی کی مہمات کی طرف سلسلۂ بیان پھیر دیا ہے:

(الف) عورتوں سے ان کے مہینے کے خاص ایام میں علٰحدگی کا حکم اور اس حقیقت کا اعلان کہ علٰحدگی کا سبب یہ نہیں ہے کہ عورتیں ناپاك ہوجاتی ہیں اور ملنے جلنے اور چھونے کے قابل نہیں رہتیں جیسا کہ یہودیوں کا خیال تھا، بلکہ صرف یہ بات ہے کہ ان ایام میں زنا شوئی کا تعلق مضر ہے اور صفائی اور طہارت کے خلاف ہے.

(ب) فطرت نے مرد اور عورت کے باہم ملنے اور وظیفۂ زوجیت ادا کرنے کے لیے جو بات جس طرح =

نِسَآؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ ۠ فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنَّىٰ شِئْتُمْ ۡ وَقَدِّمُوا لِأَنفُسِكُمْ ۚ وَاتَّقُوا اللَّهَ وَاعْلَمُوٓا أَنَّكُم مُّلَاقُوهُ ۗ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِينَ ۝ ۲۲۳

(جہاں تك وظيفۂ زوجيت كا تعلق هے) تمهاری عورتیں تمهارے لیے ایسی هیں جیسے كاشت كی زمین ۰ پس جس طرح بهی چاهو اپنی زمین میں (فطری طریقے سے) كاشت كرو اور اپنے لیے مستقبل كا سروسامان كرو (یعنی اولاد كی پیدایش كا سر و سامان كرو). اور (اصلی بات یه هے كه هر حال میں) الله سے ڈرتے رهو اور یه بات نه بهولو كه (ایك دن تمهیں مرنا اور) اس كے حضور میں حاضر هونا هے ۰ اور ان كے لیے جو ایمان ركهتے هیں (دین حق كی سهولتوں اور بے جا قید و بند سے پاك هونے كی) بشارت هے ۲۲۳ .

= ٹهیرا دی هے اسی طرح هونی چاهیے ، اس كے سوا اور كوئی بات نہیں هونی چاهیے . الله كی پسندیدگی ان كے لیے هے جو ناپاكی كی تمام باتوں سے اپنی نگه داشت كرتے هیں .

(ج) اس معاملے كی نسبت جو وهم پرستیاں لوگوں میں پهیلی هوئی هیں اور طرح طرح كی قیدیں اپنے پیچهے =

وَلَا تَجْعَلُوا اللّٰهَ عُرْضَةً لِّاَيْمَانِكُمْ اَنْ تَبَرُّوْا وَتَتَّقُوْا وَتُصْلِحُوْا بَيْنَ النَّاسِ ط وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۝ ٢٢٤

اور (دیکھو!) ایسا نہ کرو کہ کسی کے ساتھ بھلائی کرنے یا پرہیز گاری کی راہ اختیار کرنے یا لوگوں کے درمیان صلح صفائی کرا دینے کے خلاف قسمیں کھا کر اللہ کے نام کو نیکی سے بچ نکلنے کا بہانہ بنا لو (یعنی پہلے تو کسی اچھے کام کے خلاف قسم کھا لو پھر کہو: خدا کی قسم کھا کر ہم کیوں کر یہ کام کرسکتے ہیں؟) اور (یاد رکھو!) اللہ سننے والا، جاننے والا ہے ٢٢٤.

= لگا رکھی ہیں مثلاً کسی خاص طریقے کو جائز سمجھتے ہیں کسی کو ناجائز، کسی خاص طریقے میں برکت سمجھتے ہیں کسی میں نحوست تو ان کی کوئی اصلیت نہیں. جس طرح بھی چاہو فطری طریقے سے یہ معاملہ کرسکتے ہو.

٢٢٤ تا ٢٢٧ - اس گمراہی کا ازالہ کہ ازدواجی زندگی کی اہمیت سے لوگ بے پروا تھے اور زبانیں چھوٹ ہو گئی تھیں، طرح طرح کی بے معنی قسمیں کھا لیتے اور پھر سمجھتے کہ رشتۂ نکاح ٹوٹ گیا:

(الف) کسی جائز اور نیکی کی بات کے خلاف قسم کھا لینی اور خدا کے نام کو اس کے نہ کرنے کے لیے حیلہ بنانا خدا پرستی کے خلاف ہے. =

لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللّٰهُ بِاللَّغْوِ فِيْٓ
اَيْمَانِكُمْ وَلٰكِنْ يُّؤَاخِذُكُمْ
بِمَا كَسَبَتْ قُلُوْبُكُمْ ۭ وَاللّٰهُ
غَفُوْرٌ حَلِيْمٌ ۝۲۲۵ لِلَّذِيْنَ يُؤْلُوْنَ
مِنْ نِّسَاۗىِٕهِمْ تَرَبُّصُ اَرْبَعَةِ
اَشْهُرٍ ۚ فَاِنْ فَاۗءُوْ فَاِنَّ اللّٰهَ
غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝۲۲۶ وَاِنْ عَزَمُوا
الطَّلَاقَ فَاِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۝۲۲۷

تمہاری قسموں میں جو لغو اور بے معنی قسمیں ہوں ان پر اللہ پکڑ نہیں کرے گا (اور اس لیے ان کا کوئی اعتبار نہیں). جو کچھ بھی پکڑ ہو گی وہ تو اسی بات پر ہو گی جو (سچ مچ کو تم نے سمجھ بوجھ کر کی ہے اور اس لیے) تمہارے دلوں نے (اپنے عمل سے) کمائی ہے. اور اللہ (ہر حال میں) بخشنے والا، تحمل کرنے والا ہے ۲۲۵. جو لوگ اپنی بیویوں کے

= (ب) لغو اور بے معنی قسم کا کوئی اعتبار نہیں. اصل اس بارے میں یہ ہے کہ جو بات انسان نے سمجھ کر اور دل کے قصد کے ساتھ کی ہو اسی کے لیے وہ جواب دہ ہوگا.

(ج) اگر بیوی سے تعلق نہ رکھنے کی قسم کھالی جائے جو عرب میں ''ایلاء'' کے نام سے مشہور تھی تو کیا کرنا چاہیے؟

پاس جانے کی قسم کہا بیٹھیں تو ان کے لیے چار مہینے کی مہلت ہے ۔ پھر اگر اس مدت کے اندر وہ رجوع کر لیں (یعنی بیوی سے ملاپ کر لیں) تو اللہ رحمت سے بخشنے والا ہے ۲۲۶ ․ لیکن اگر (ایسا نہ ہو سکے اور) طلاق ہی کی ٹھان لیں تو (پھر بیوی کے لیے طلاق ہے . البتہ ملاپ کی جگہ جدائی کا فیصلہ کرتے ہوئے یہ بات نہ بھولو کہ) اللہ سب کچھ سننے والا (اور) جاننے والا ہے (۱۲۸) ۲۲۷ ․

وَالْمُطَلَّقٰتُ يَتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ ثَلٰثَةَ قُرُوْٓءٍ ؕ وَلَا يَحِلُّ لَهُنَّ اَنْ يَّكْتُمْنَ مَا خَلَقَ اللّٰهُ فِىْٓ اَرْحَامِهِنَّ اِنْ كُنَّ يُؤْمِنَّ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ وَبُعُوْلَتُهُنَّ اَحَقُّ بِرَدِّهِنَّ فِىْ ذٰلِكَ اِنْ اَرَادُوْٓا اِصْلَاحًا ؕ وَلَهُنَّ مِثْلُ الَّذِىْ عَلَيْهِنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ص وَلِلرِّجَالِ عَلَيْهِنَّ دَرَجَةٌ ؕ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ۲۲۸ ع

اور جن عورتوں کو (ان کے شوہروں نے) طلاق دے دی ہو تو انہیں چاہیے ماہ واری ایام کے تین مہینوں تک اپنے آپ کو (نکاح ثانی سے) روکے رکھیں . اور اگر وہ اللہ پر اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتی ہیں تو ان کے لیے جائز نہیں کہ جو چیز اللہ نے ان کے پیٹ میں پیدا کر دی ہو

۲۸ ع ۱۲

اسے چھپائیں (یعنی اگر حمل سے ہوں تو ان کا فرض ہے کہ اسے ظاہر کر دیں). اور ان کے شوہر (جنھوں نے طلاق دی ہے) اگر (عدت کے) اس (مقررہ زمانے) کے اندر اصلاح حال پر آمادہ ہو جائیں تو وہ انھیں اپنی زوجیت میں لینے کے زیادہ حق دار ہیں . اور (دیکھو!) عورتوں کے لیے بھی اسی طرح کے حقوق مردوں پر ہیں جس طرح کے حقوق مردوں کے عورتوں پر ہیں کہ ان کے ساتھ اچھا سلوک کریں، البتہ مردوں کو عورتوں پر ایک خاص درجہ دیا گیا ہے (۱۲۹). اور (یاد رکھو!) اللہ زبردست، حکمت رکھنے والا ہے ۲۲۸ .

---

۲۲۸ - طلاق کے احکام اور اس میں ازدواجی زندگی کے لیے جن مضرتوں کا اندیشہ تھا یا عورتوں کی حق تلفی ہو سکتی تھی اس کا انسداد:

(الف) طلاق کی عدت کا ایک مناسب زمانہ مقرر کر کے نکاح کی اہمیت، نسب کے تحفظ اور عورت کے نکاح ثانی کی سہولتوں کا انتظام کر دیا گیا.

(ب) یہ اصل واضح کر دی گئی کہ اگر طلاق کے بعد شوہر رجوع کرنا چاہے تو وہی زیادہ حق دار ہے، کیوں کہ شرعاً مطلوب ملاپ ہے نہ کہ تفرقہ.

(ج) جہاں تک عورتوں کے حقوق کا تعلق ہے دین حق کی اس اصل عظیم کا اعلان کہ "جیسے حقوق مردوں کے =

= عورتوں پر ھیں ویسے ھی حقوق عورتوں کے بھی مردوں پر ھیں .

ساتویں صدی مسیحی میں جب اسلام کا ظہور ھوا تو دنیا اس حقیقت سے یك قلم نا آشنا تھی کہ مردوں کے مقابلے میں عورتوں کے بھی کچھ حقوق ھوسکتے ھیں . منو کے قانون نے عورت کی ھستی صرف اس شکل میں دیکھی تھی کہ وہ مرد کے لیے پیدایش اولاد کا ذریعہ ھے اور اس کی نجات اس پر موقوف ھوئی کہ مرد کی خدمت گزاری میں اپنی زندگی فنا کردے . یہودی قانون عورت کو مرد کی جایداد تصور کرتا تھا اور خاندانی زندگی میں اس کی کوئی مستقل حیثیت نہ تھی . مسیحی کلیسا کا فیصلہ یہ تھا کہ انسان ھونے کے لحاظ سے مرد اور عورت یکساں نہیں ھیں ، انسان صرف مرد ھے اور عورت میں انسانی روح کی جگہ ایك دوسری روح بولتی ھے . رومی قانون نے بھی جو یورپ کے تمام قوانین عامہ کا ابتدائی سرچشمہ ھے ، عورت کی جگہ مرد سے بدرجہا نیچے دیکھی . خاندانی زندگی میں صرف باپ ، بھائی ، شوھر اور بیٹے کی حیثیتیں نمایاں ھوتی تھیں . ماں ، بہن ، بیوی اور بیٹی کے لیے کوئی جگہ نہ تھی . جب کبھی انسان کا لفظ بولا جاتا تھا تو اس کا مخاطب =

= مرد ھی کو سمجھا جاتا تھا . عورت مرد کے سایے میں جگہ پاسکتی تھی مگر اس کے ساتھ کھڑی نہیں ھوسکتی تھی .

یہودی اور مسیحی تصور نے " پیدایشی گناہ " کے عقیدے کا سارا بوجھ عورت کے سر ڈال دیا تھا . آدم کی لغزش کا باعث حوّا ھوئی ، اس لیے گناہ کا پہلا بیج عورت کے ھاتھوں پڑا اور وھی مرد کی گم راھی کے لیے شیطان کا آلۂ کار بنی تھی . اب ھمیشہ عورت کی ھستی میں گناہ کی دعوت ابھرتی رھے گی .

دماغی اور معاشرتی زندگی کے دائروں کی طرح مذھبی زندگی کے دائرے میں بھی عورت مرد کی ھم سر نہ ھوسکی ، گویا انسانوں کی طرح خدا کا فیصلہ بھی اس کے خلاف کیا تھا .

لیکن قرآن نے صرف عورتوں کے حقوق کا اعتقاد ھی پیدا نہیں کیا ، بلکہ صاف صاف اعلان کر دیا کہ حقوق کے اعتبار سے دونوں کا درجہ ایك ھے . جس طرح مرد کے حقوق عورت پر ھوے ، ٹھیك اسی طرح عورت کے حقوق بھی مرد پر ھوے :

" ولھن مثل الذی علیھن بالمعروف " (۲ : ۲۲۸)

(اور حسن سلوك میں بیوی کے حقوق بھی اسی طرح شوھروں پر ھوے جس طرح شوھروں کے بیویوں پر ھوے) =

= یعنی جس طرح عورتوں کو دینا ھے اسی طرح لینا بھی ھے . یہ نہیں ھوسکتا کہ مرد اپنے حق کا تو عورت سے مطالبہ کرے لیکن عورت کا حق بھلا دے . اگر عورت مرد کے حقوق کی مقروض ھے تو اسی طرح مرد بھی عورت کے حقوق کا مقروض ھے .

قرآن نے چار لفظ کہہ کر "لھن مثل الذی علیھن" انسان کی معاشرتی زندگی کے سب سے بڑے انقلاب کا اعلان کردیا تھا . ان چار لفظوں نے عورت کو وہ سب کچھ دے دیا جو اس کا حق تھا مگر جو اسے کبھی نہیں ملا تھا . ان لفظوں نے اسے محرومی و شقاوت کی خاك سے اٹھایا اور عزت و مساوات کے تخت پر بٹھایا . پھر اس اسلوب بیان کی جامعیت اور مانعیت پرغور کرو! زندگی و معاشرت کی کون سی بات ھے جو ان چار لفظوں میں نہیں آگئی اور کون سا رخنہ ھے جو بند نہیں کردیا گیا؟ البتہ آگے چل کر یہ بات بھی کہی گئی ھے کہ باوجود حقوق کی برابری کے ایك خاص درجہ مرد کے لیے ماننا پڑتا ھے :

"وللرجال علیھن درجة" (۲ : ۲۲۸) (البتہ عورتوں کے مقابلے میں مردوں کو ایك خاص درجہ ضرور حاصل ھوا ھے) =

= اس خاص درجے سے مقصود کون سا درجہ ہے ؟
اس کا جواب سورۂ نساء میں ہمیں مل جاتا ہے :
" الرجال قوامون علی النساء بما فضل اللہ بعضہم علی بعض و بما انفقوا من اموالہم " (٤ : ٣٤) (مرد عورتوں کے لیے کارفرما ہوے ، اس لیے کہ اللہ نے ان میں سے بعض کو بعض پر فضیلت دی اور اس لیے کہ مرد اپنا مال جو ان کی محنت سے جمع ہوتا ہے ، عورتوں پر خرچ کرتے ہیں) یعنی خاندانی زندگی کا نظام قائم نہیں رہ سکتا اگر کوئی فرد اس کا " قوام " یعنی بندوبست کرنے والا نہ ہو . یہ " قوام " ہستی کس کی ہوئی ؟ شوہر کی یا بیوی کی ؟ قرآن کہتا ہے : خاندانی زندگی کا نظام اس طرح چل رہا ہے کہ " قوام " ہستی کی جگہ شوہر کی ہوئی . پس اتنا ہی امتیاز ہے جو مرد کو عورت کے مقابلے میں حاصل ہے ، بشرطیکہ اس انتظامی ذمے داری کو جو سر تا سر ایک بوجھ ہے وجہ امتیاز حاصل کر لیا جائے .

یہ ظاہر ہے کہ اس امتیاز سے مرد کو کوئی پیدایشی امتیاز حاصل نہیں ہوجاتا ، محض خاندانی نظام کا ایک خاص ڈھنگ ہے جس نے یہ جگہ اسے دلا دی ہے . فرض کرو ، متمدن انسانوں کا خاندانی نظام اس طرح چلنے لگتا کہ انتظام معیشت کی باگ مرد کی جگہ عورت کے ہاتھ =

= آجاتی تو ظاہر ہے کہ اس صورت میں یہ امتیاز مرد کو نہیں ملتا، عورت کے حصے میں آتا .

جہاں تک معیشتی اور مالیاتی استقلال کا تعلق ہے قرآن نے اس سے صاف انکار کر دیا کہ یہ استقلال صرف مردوں ہی کے حصے میں آیا ہے . اس نے قطعی لفظوں میں اعلان کر دیا کہ مرد کی کمائی مرد کے لیے ہوگی، عورت کی کمائی عورت کے لیے . عورت بیٹی ہو کر باپ سے الگ، بہن ہو کر بھائی سے الگ، بیوی ہو کر شوہر سے الگ مستقلا اپنی کمائی کا انتظام کرسکتی ہے اور اس کی مالک ہوسکتی ہے :

"للرجال نصیب مما اکتسبوا و للنساء نصیب مما اکتسبن" (٤ : ٣٢) (مردوں نے جو کچھ کمائی کی اس میں ان کا حصہ ہوا، عورتوں نے جو کچھ کمائی کی اس میں ان کا حصہ ہوا) .

ان تمام تصریحات سے معلوم ہوا کہ جہاں تک جنسی درجے اور حقوق کا تعلق ہے قرآن کے نزدیک دونوں جنسیں برابر ہوئیں، البتہ معیشت کی فراہمی کا کام نظام معاشرت نے مردوں کے سر ڈال دیا ہے . اسی کو وہ ایک "خاص درجہ" سے تعبیر کرتا ہے. اصلا یہ ایک طرح کا باہمی تقسیم عمل ہے، مرد کماتا ہے عورت خرچ کرتی ہے . =

= قرآن کے تمام مخاطبات عام ھیں . وہ جب کبھی " یا یھا الناس " اور " یا یھا الذین اٰمنوا " کہتا ھے تو یکساں طور پر دونوں جنسوں کو مخاطب کرتا ھے . اس نے مذھبی اعمال میں امتیاز کی کوئی لکیر ایسی نہیں کھینچی جسے عورت عبور نہ کرسکتی ھو . تمام اعمال و طاعات یکساں طور پر دونوں کے لیے ھوے اور دینی فضیلتوں کے تمام مدارج بھی یکساں طور پر دونوں کے حصے میں آئے : انسان ان دونوں نصف ٹکڑوں کے ملنے سے انسان ھے . ایک نصف دوسرے نصف سے یہ نہیں کہہ سکتا کہ تو کمتر ھے ، میں بہتر ھوں .

خطابات اور بیانات میں آج کل یہ طریقہ اختیار کیا جاتا ھے کہ جب کبھی معاشرت و جمعیت کے اعتبار سے لوگوں کا ذکر کیا جائے تو مرد اور عورت دونوں کو یاد کرلیا جائے . مثلا کہیں کے " ھر مرد اور عورت کا یہ فرض ھے " یا " قوم ھر مرد اور عورت سے یہ امید رکھتی ھے " . ھر ایسا بیان جو اس تصریح سے خالی ھو ناقص بیان سمجھا جاتا ھے ، لیکن قرآن نے آج سے تیرہ سو برس پہلے یہی اسلوب بیان اختیار کیا تھا :

" ان المسلمین و المسلمٰت و المؤمنین و المؤمنٰت و القٰنتین والقٰنتٰت والصٰدقین والصٰدقٰت " (۳۳ : ۳۵) " والمؤمنون =

= والمؤمنٰت بعضهم اولیاء بعض م یأمرون بالمعروف وینهون عن المنکر" (۹ : ۷۱)

یورپ میں آج تك عورت اپنے ذاتی نام سے اپنی شخصیت نمایاں نہیں کرسکتی . جب تك شادی نہیں ہوئی مس ٹامسن ھے ، جب شادی ہوگئی تو مسز جونس ہوگئی . یعنی خود اس کی شخصیت کوئی مستقل انفرادیت نہیں رکھتی ، یا باپ کے سایے میں دکھائی دے گی یا شوھر کے . لیکن مسلمانوں کی معاشرتی تہذیب میں کبھی ایسا نا منصفانہ تخیل پیدا نہیں ہوا . عورت لڑکی ہو یا بیوی ، وہ ہمیشہ فاطمہ اور عائشہ ھی کی حیثیت سے نمایاں ہوگی. باپ اور شوھر کے سایے میں نہیں چھوڑ دی جائے گی . افسوس ھے کہ اب یورپ کی اندھی تقلید میں لوگ اس درجہ کھوئے گئے ھیں کہ اپنا قدیم طریقہ چھوڑ کر یورپ کا طریق تسمیہ اختیار کرتے جاتے ھیں . چنانچہ ھندوستان اور مصر وغیرہ میں یہ طریقہ عام ہوگیا ھے کہ "مس" اور "مسز" "مادامو زیل" اور "مادام" کی ترکیب سے جدید تعلیم یافتہ خواتین کو یاد کیا جائے گا ، حالانکہ یورپ کا یہ طریقہ قرون وسطی کی غیر شائستہ ذھنیت کی یادگار ھے اور خود یورپ بھی اب اس کا خواھش مند نہیں کہ اس رسم کی عمر اور دراز کی جائے . =

= قرآن کے نزول سے پہلے عرب کا بھی وهی حال تھا جو اس بارے میں تمام دنیا کا تھا ، لیکن قرآن کی تعلیم نے جو انقلاب حال پیدا کردیا اس کی وضاحت کے لیے صرف ایك واقعے کی طرف اشارہ کردینا کافی هوگا . حضرت عثمان رضی اللہ تعالی عنه کی شہادت کے بعد جب مسلمانوں میں پہلی مرتبہ سیاسی خانه جنگی برپا هوئی تو ایك گروہ نے حضرت عائشه رضی اللہ تعالی عنہا کی قیادت میں میدان جنگ کا رخ کیا اور اس وقت کسی مسلمان کے وهم وگمان میں بھی یه بات نہیں گزری که حضرت عائشه رضی اللہ تعالی عنہا عورت هو کر ایك سیاسی اور فوجی تحریك کی قائد کیسے هوسکتی هیں؟ یورپ آج تك اس مسئله کی نزاع سے فارغ نہیں هوسکا هے که مردوں کی طرح عورتوں کو بھی تصویت (یعنی ملکی انتخابات میں ووٹ دینے) کا حق حاصل هونا چاهیے یا نہیں؟ اور انگلستان کی سفریجسٹ (Suffragist) تحریك کا هنگامه تو ابھی کل کی بات هے . لیکن جو مسلمان آج سے تیرہ سو برس پہلے حضرت عائشه رضی اللہ تعالی عنہا کے جھنڈے کے نیچے جمع هوے تھے ، ظاهر هے که انهیں عورتوں کے اس حق کے بارے میں کوئی شبہه نہیں هوسکتا تھا . جو لوگ مخالف تھے ان کی مخالفت بھی اصل ما به النزاع معاملے میں تھی . اس بارے میں نه تھی که حضرت عائشه =

اَلطَّلَاقُ مَرَّتٰنِ ۪ فَاِمْسَاكٌۢ
بِمَعْرُوْفٍ اَوْ تَسْرِيْحٌۢ
بِاِحْسَانٍ ؕ وَلَا يَحِلُّ لَكُمْ
اَنْ تَاْخُذُوْا مِمَّاۤ اٰتَيْتُمُوْهُنَّ
شَيْـًٔا اِلَّاۤ اَنْ يَّخَافَاۤ اَلَّا
يُقِيْمَا حُدُوْدَ اللّٰهِ ؕ فَاِنْ خِفْتُمْ
اَلَّا يُقِيْمَا حُدُوْدَ اللّٰهِ ۙ
فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا فِيْمَا
افْتَدَتْ بِهٖ ؕ تِلْكَ حُدُوْدُ
اللّٰهِ فَلَا تَعْتَدُوْهَا ۚ وَمَنْ
يَّتَعَدَّ حُدُوْدَ اللّٰهِ فَاُولٰٓئِكَ
هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝٢٢٩

طلاق (جس کے بعد رجوع
کیا جاسکتا ہے) دو مرتبے
(کرکے دو مہینوں میں دو طلاقیں)
ہیں ۔ پھر اس کے بعد شوہر
کے لیے دو ہی راستے رہ جاتے
ہیں : یا تو اچھے طریقے پر
روک لینا (یعنی رجوع کرلینا)،
یا پھر حسن سلوک کے ساتھ
الگ کردینا (یعنی تیسرے
مہینے تیسری طلاق دے کر
جدا ہوجانا ہے). اور تمہارے
لیے جائز نہیں کہ جو کچھ اپنی

= رضی اللہ تعالی عنہا عورت ہو کر ایک جنگ آزما سیاسی
گروہ کی قائد کیوں کر ہوسکتی ہیں ۔

بیویوں کو دے چکے ہو (طلاق دیتے ہوے) اس میں سے کچھ واپس لے لو . ہاں ، اگر شوہر اور بیوی کو اندیشہ پیدا ہو جائے کہ اللہ کے ٹھیرائے ہوے واجبات و حقوق ادا نہ ہو سکیں گے (تو باہمی رضامندی سے ایسا ہو سکتا ہے) . تو اگر (تم دیکھو ایسی صورت پیدا ہو گئی ہے کہ واقعی) اندیشہ ہے خدا کے ٹھیرائے ہوے واجبات و حقوق ادا نہ ہو سکیں گے تو پھر شوہر اور بیوی کے لیے اس میں کچھ گناہ نہ ہو گا اگر بیوی (اپنا پیچھا چھڑانے کے لیے) بطور معاوضے کے (اپنے حق میں سے) کچھ دے دے (اور شوہر اسے لے کر علیحدگی پر راضی ہو جائے . یاد رکھو !) یہ اللہ کی ٹھیرائی ہوئی حد بندیاں ہیں ، پس ان سے قدم باہر نہ نکالو (اور اپنی اپنی حدوں کے اندر رہو) . جو کوئی اللہ کی ٹھیرائی ہوئی حد بندیوں سے نکل جائے گا تو ایسے ہی لوگ ہیں جو ظلم کرنے والے ہیں ۲۲۹ .

---

۲۲۹ - (د) طلاق دینے کا طریقہ یہ ہے کہ وہ تین مرتبہ ، تین مجلسوں میں ، تین مہینوں میں اور ایک کے بعد ایک واقع ہوتی ہے . اور وہ حالت جو قطعی طور پر رشتۂ نکاح قطع کر دیتی ہے تیسری مجلس ، تیسرے مہینے اور تیسری طلاق کے بعد وجود میں آتی ہے . اس وقت تک جدائی کے ارادے سے باز آجانے اور ملاپ کر لینے کا موقع باقی رہتا ہے . پس نکاح کا رشتہ کوئی ایسی چیز =

= نہیں ہے کہ جس گھڑی چاہا بات کی بات میں توڑ کر رکھ دیا. اس کے توڑنے کے لیے مختلف منزلوں سے گزرنے، اچھی طرح سوچنے سمجھنے، یکے بعد دیگرے اصلاح کی مہلت پانے اور پھر اصلاح حال سے بالکل مایوس ہوکر آخری فیصلہ کرنے کی ضرورت ہے.

(ھ) شوہر کے لیے جائز نہیں کہ جو کچھ بیوی کو دے چکا ہے یا دینا کیا ہے طلاق دیتے ہوئے واپس لے لے جیسا کہ عرب جاہلیت میں لوگ کیا کرتے تھے.

(و) ہاں، اگر ایسی صورت پیش آجائے کہ شوہر طلاق دینا نہ چاہتا ہو، نہ اس کی طرف سے کوئی قصور ہو، لیکن کسی وجہ سے آپس میں بنتی نہ ہو اور اندیشہ پیدا ہوگیا ہو کہ ازدواجی زندگی کے فرائض ادا نہ ہوسکیں گے تو اس صورت میں اگر عورت کہے "میں اپنا مہر یا اس کا کوئی حصہ چھوڑ دیتی ہوں" اور شوہر اس کے بدلے میں طلاق دے دے تو ایسی معاملات ہوسکتی ہے، اسی کو "خلع" کہتے ہیں.

(ز) نکاح کا مقصد یہ نہیں ہے کہ ایک مرد اور ایک عورت کسی نہ کسی طرح ایک دوسرے کے گلے پڑجائیں اور نہ یہ ہے کہ عورت کو مرد کی خود غرضانہ کام جوئیوں کا آلہ بنادیا جائے. بلکہ مقصودِ حقیقی یہ ہے کہ دونوں کے=

فَاِنْ طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ لَهٗ	اگر ایسا ہوا کہ ایك شخص نے
مِنْۢ بَعْدُ حَتّٰى تَنْكِحَ	(دو طلاقوں کے بعد رجوع نہ کیا
زَوْجًا غَيْرَهٗ ؕ فَاِنْ طَلَّقَهَا	اور تیسرے مہینے تیسری)
فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَآ اَنْ	طلاق دے دی تو پھر (دونوں
يَّتَرَاجَعَآ اِنْ ظَنَّآ اَنْ	میں قطعی جدائی ہوگئی اور)
يُّقِيْمَا حُدُوْدَ اللّٰهِ ؕ	اب شوہر کے لیے وہ عورت

= ملاپ سے ایك کامل اور خوش حال ازدواجی زندگی پیدا ہوجائے. ایسی زندگی جب ہی پیدا ہوسکتی ہے که آپس میں محبت و سازگاری ہو اور ”حدود اللہ“ یعنی خدا کے ٹھیرائے ہوے واجبات و حقوق ادا کیے جائیں. پس اگر کسی وجہ سے ایسا نہیں ہے تو نکاح کا مقصود حقیقی فوت ہوگیا اور ضروری ہوگیا که دونوں فریق کے لیے تبدیلی کا دروازہ کھول دیا جائے. اگر مقصود نکاح کے فوت ہوجانے پر بھی علٰحدگی کا دروازہ نہ کھولا جاتا تو یہ انسان کے آزادانہ حق انتخاب کے خلاف ایك ظالمانہ رکاوٹ ہوتی اور ازدواجی زندگی کی سعادت سے سوسائٹی کو محروم کردینا ہوتا.

وَ تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ يُبَيِّنُهَا لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ۝ ٢٣٠

جائز نه هوگی جب تك كه کسی دوسرے مرد کے نکاح میں نه آجائے. پھر اگر ایسا هو که دوسرا مرد (نکاح کرنے کے بعد خود بخود) طلاق دے دے (اور مرد و عورت ازسر نو ملنا چاهیں) تو ایك دوسرے کی طرف رجوع کر سکتے هیں. اس میں ان کے لیے کوئی گناه نهیں بشرطیکه دونوں کو توقع هو الله کی ٹھیرائی هوئی حد بندیوں پر قائم ره سکیں گے (١٣٠). اور (دیکھو!) یه الله کی ٹھیرائی حد بندیاں هیں جنهیں وه ان لوگوں کے لیے جو (مصالح معیشت کا) علم رکھتے هیں واضح کر دیتا هے ٢٣٠.

وَ اِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَبَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَاَمْسِكُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ سَرِّحُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ ص وَّ لَا تُمْسِكُوْهُنَّ ضِرَارًا لِّتَعْتَدُوْا ۚ وَ مَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهٗ ؕ

اور جب ایسا هو که تم اپنی عورتوں کو طلاق دے دو اور ان کی (عدت کی) مدت پوری هونے کو آئے تو پھر (تمھارے لیے دو هی راستے هیں) یا تو (طلاق سے

وَلَا تَتَّخِذُوٓا اٰيٰتِ اللّٰهِ هُزُوًا ز
وَّاذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ
وَمَآ اَنْزَلَ عَلَيْكُمْ مِّنَ
الْكِتٰبِ وَالْحِكْمَةِ يَعِظُكُمْ
بِهٖ ؕ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا
اَنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ع ۲۳۱

۲۹ ع ۱۳ الثلاثة

رجوع کر کے) انہیں ٹھیک طریقے پر روك لو، یا (آخری طلاق دے کر) ٹھیك طریقے پر جانے دو. ایسا نہ کرو کہ انھیں نقصان پہنچانے کے لیے روکے رکھو تاکہ ان پر جورو ستم کرو (یعنی نہ تو رجوع کرو نہ جانے دو، بیچ میں لٹکائے رکھو). اور (یاد رکھو!) جو کوئی ایسا کرے گا تو اپنے ھاتھوں خود اپنا ھی نقصان کرے گا. اور (دیکھو!) ایسا نہ کرو کہ اللہ کے حکموں کو ھنسی کھیل بنالو (کہ آج نکاح کیا، کل بلا وجہ طلاق دے دی). اللہ کا اپنے اوپر احسان یاد کرو، اس نے کتاب و حکمت میں سے جو کچھ نازل کیا ھے اور اس کے ذریعے تمہیں نصیحت کرتا ھے اسے نہ بھولو. اور اللہ سے ڈرو اور یاد رکھو کہ اس کے علم سے کوئی بات باھر نہیں ۲۳۱.

۲۳۱ - (ح) یا تو عورت کو بیوی کی طرح رکھنا اور اس کے حقوق ادا کرنے چاھییں یا طلاق دے کر اس کی راہ کھول دینی چاھیے. یہ نہیں کرنا چاھیے کہ =

وَ اِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ	اور جب تم نے عورتوں کو
فَبَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَلَا	طلاق دے دی اور وہ اپنی
تَعْضُلُوْهُنَّ اَنْ يَّنْكِحْنَ	(عدت کی) مدت پوری کرچکیں
اَزْوَاجَهُنَّ اِذَا تَرَاضَوْا بَيْنَهُمْ	تو (پھر انہیں اپنی پسند سے

= نہ تو بیوی کی طرح رکھو نہ طلاق دے کر اس کی راہ کھو لو ، بیچ میں لٹکائے رکھو جیسا کہ عرب جاہلیت میں لوگ کیا کرتے تھے .

(ط) ازدواجی زندگی کا معاملہ نہایت اہم اور نازک ہے اور مرد کی خود غرضیوں اور نفس پرستیوں سے ہمیشہ عورتوں کی حق تلفی ہوئی ہے . اس لیے خصوصیت کے ساتھ یہاں مسلمانوں کو نصیحت کی گئی کہ اللہ نے انہیں "نیک ترین امت" ہونے کا مرتبہ عطا فرمایا ہے اور کتاب وحکمت کی تعلیم نے ہدایت و موعظت کے تمام پہلو واضح کر دیے ہیں . پس اپنے جماعتی شرف و مقام کی ذمے داریوں سے غافل نہ ہوں اور ازدواجی زندگی میں اخلاق و پرہیزگاری کا بہترین نمونہ بنیں . ضمنا اس حقیقت کی طرف اشارہ کہ جس جماعت کے افراد کی ازدواجی زندگی درست نہیں ہے وہ کبھی ایک فلاح یافتہ جماعت نہیں ہو سکتی .

بِالْمَعْرُوْفِ ؕ ذٰلِكَ يُوْعَظُ بِهٖ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ ذٰلِكُمْ اَزْكٰى لَكُمْ وَاَطْهَرُ ؕ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ۝ ۲۳۲

دوسرا نکاح کر لینے کا اختیار ھے) اگر وہ اپنے (ھونے والے) شوھروں سے مناسب طریقے پر نکاح کرنا چاھیں اور دونوں آپس میں رضامند ھو جائیں تو اس سے انھیں نہ روکو (۱۳۱). تم میں سے ھر اس انسان کو جو اللہ پر اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ھے اس حکم کے ذریعے نصیحت کی جاتی ھے. اسی بات میں تمھارے لیے زیادہ برکت اور زیادہ پاکی ھے اور اللہ جانتا ھے (۱۳۲) مگر تم نہیں جانتے ۲۳۲ .

---

۲۳۲ -(ی) جب عورت کو طلاق دے دی گئی اور اس نے عدت کا زمانہ پورا کر لیا تو پھر اسے اختیار ھے جس سے چاھے ٹھیک طریقے پر نکاح کرے. نہ تو اسے دوسرے نکاح سے روکنا چاھیے، نہ اس کی پسند کے خلاف اس پر زور ڈالنا چاھیے اور نہ اس بات پر ناراض ھونا چاھیے. چوں کہ اس بارے میں مردوں کی طرف سے زیادتی کا اندیشہ تھا اس لیے خصوصیت کے ساتھ اس پر زور دیا گیا =

وَالْوَالِدَاتُ يُرْضِعْنَ
اَوْلَادَهُنَّ حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ
لِمَنْ اَرَادَ اَنْ يُّتِمَّ الرَّضَاعَةَ ط
وَعَلَى الْمَوْلُوْدِ لَهٗ رِزْقُهُنَّ
وَكِسْوَتُهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ط
لَا تُكَلَّفُ نَفْسٌ اِلَّا وُسْعَهَا ج
لَا تُضَآرَّ وَالِدَةٌ م بِوَلَدِهَا
وَلَا مَوْلُوْدٌ لَّهٗ بِوَلَدِهٖ ق
وَعَلَى الْوَارِثِ مِثْلُ ذٰلِكَ ج
فَاِنْ اَرَادَا فِصَالًا عَنْ تَرَاضٍ
مِّنْهُمَا وَتَشَاوُرٍ فَلَا جُنَاحَ
عَلَيْهِمَا ط وَاِنْ اَرَدْتُّمْ

اور جو شخص (اپنی بیوی کو
طلاق دے دے اور بیوی کی
گود میں بچہ هو اور وہ) ماں
سے بچے کو دودھ پلوانا چاهے
تو اس صورت میں چاهیے
پورے دو برس تك ماں بچے
کو دودھ پلائے (۱۳۳)۔
اور جس کا بچہ هے اس پر
لازم هے کہ ماں کے کھانے
کپڑے کا مناسب طریقے پر
انتظام کردے۔ (یہ انتظام هر
شخص کی حالت اور حیثیت کے

=اور فرمایا: اگر تم اللہ پر اور آخرت پر ایمان رکھتے هو
تو اس حکم کی نافرمانی سے بچو۔

اَنْ تَسْتَرْضِعُوْٓا اَوْلَادَكُمْ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ اِذَا سَلَّمْتُمْ مَّآ اٰتَيْتُمْ بِالْمَعْرُوْفِ ۗ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ۝ ۲۳۳

مطابق ہونا چاهیے . اصل اس بارے میں یہ ہے کہ) کسی شخص پر اس کی وسعت سے زیادہ بوجھ نہ ڈالا جائے . نہ تو ماں کو اس کے بچے کی وجہ سے نقصان پہنچایا جائے، نہ باپ کو اس کے بچے کی وجہ سے (۱۳٤) . اور (اگر باپ کا اس اثنا میں انتقال ہوجائے تو جو اس کا) وارث (ہو اس) پر (عورت کا کھانا کپڑا) اسی طرح ہے (جس طرح باپ کے ذمے تھا) . پھر اگر (کوئی ایسی صورت پیش آجائے کہ) ماں باپ آپس کی رضامندی اور صلاح مشورے سے (قبل از مدت) دودھ چھڑانا چاہیں تو (ایسا کرسکتے ہیں) ان پر کوئی گناہ نہیں ہوگا . اور اگر تم چاہو اپنے بچوں کو (ماں کی جگہ کسی دوسری عورت سے) دودھ پلواؤ تو اس میں بھی کوئی گناہ نہیں بشرطیکہ (ماؤں کی حق تلفی نہ کرو اور) جو کچھ انہیں دینا کیا تھا دستور کے مطابق ان کے حوالے کردو . اور (دیکھو ! ہر حال میں) اللہ سے ڈرتے رہو اور یقین رکھو کہ جو کچھ تم کرتے ہو اللہ کی نظریں اسے دیکھ رہی ہیں ۲۳۳ .

---

۲۳۳ - (ك) طلاق کی صورت میں ایک نہایت اہم سوال =

وَالَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ	اور تم میں سے جو لوگ وفات
وَيَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا يَّتَرَبَّصْنَ	پاجائیں اور اپنے پیچھے
بِاَنْفُسِهِنَّ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ	بیویاں چھوڑ جائیں تو انہیں
وَّعَشْرًا ۚ فَاِذَا بَلَغْنَ	چاہیے چار مہینے دس دن تک
اَجَلَهُنَّ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ	(عدت وفات میں) اپنے آپ

= چھوٹے بچوں کی پرورش کا تھا ۔ ماں باپ کی علٰحدگی کے بعد دودھ پیتے بچوں کی پرورش کا انتظام کیا ہو؟ اس بارے میں طرح طرح کی خرابیوں کا اندیشہ تھا، پس ان کا سدباب کردیا گیا ۔ بڑا محل نقصان پہنچنے کا ماں تھی کہ طلاق کی وجہ سے جدا ہوگئی تھی اور محبت مادری کی وجہ سے مجبور تھی کہ بچے کو دودھ پلائے ۔ پس حکم دیا گیا کہ دودھ پلانے تک اس کا خرچ باپ کے ذمے ہے اور دودھ پلانے کی مدت دو برس ہے ۔ ساتھ ہی اس بارے میں دو بنیادی قاعدے بھی واضح کردیے: ”نہ تو ماں کو اس کے بچے کی وجہ سے نقصان پہنچایا جائے اور نہ باپ کو“ اور ”کسی پر اس کی وسعت سے زیادہ خرچ کا بار نہیں“ ۔

فِيمَا فَعَلْنَ فِيٓ أَنفُسِهِنَّ بِالْمَعْرُوفِ ۗ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ ۝ [۲۳۴]

کو روکے رکھیں ۔ پھر جب وہ یہ مدت پوری کرلیں تو (انھیں اپنے معاملے کا اختیار ہے) وہ جو کچھ جائز طریقے پر اپنے لیے کریں (یعنی اپنے دوسرے نکاح کی تیاری کریں) اس کے لیے تمھارے سر کوئی الزام نہیں (کہ تم نکاح سے مانع آؤ یا زیادہ عرصے تک سوگ کرنے پر مجبور کرو) ۔ اور تم جو کچھ بھی کرتے ہو اللہ اس کی خبر رکھنے والا ہے ۲۳۴ ۔

---

۲۳۴ و ۲۳۵ – جو عورتیں بیوہ ہوجائیں ان کی نسبت احکام اور ان مفاسد کا انسداد جو اس بارے میں پھیلے ہوئے تھے:

(الف) وفات کی عدت چار مہینے دس دن مقرر کرکے ان مفاسد کی اصلاح کردی جو اس بارے میں افراط و تفریط کا موجب تھے ۔ نہ تو عورت فوراً ہی دوسرا نکاح کرلے سکتی ہے کہ اس میں معاملۂ نکاح کی بے وقتی اور مرحوم شوہر کے تذکار و محبت سے تغافل ہے، نیز نسب بھی مشتبہ ہوجا سکتا ہے ۔ اور نہ یہ ہونا چاہیے کہ زیادہ مدت تک عورت کو شوہر کا سوگ منانے کے لیے مجبور کیا جائے ۔ =

وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيمَا	اور (جن بیوہ عورتوں سے
عَرَّضْتُمْ بِهِ مِنْ خِطْبَةِ النِّسَاءِ	تم نکاح کرنا چاہو تو)
أَوْ أَكْنَنْتُمْ فِي أَنْفُسِكُمْ ۚ	تمہارے لیے کوئی گناہ نہیں
عَلِمَ اللَّهُ أَنَّكُمْ سَتَذْكُرُونَهُنَّ	اگر اشارے کنایے میں اپنا
وَلَٰكِنْ لَا تُوَاعِدُوهُنَّ سِرًّا	خیال ان تک پہنچا دو یا اپنے
إِلَّا أَنْ تَقُولُوا قَوْلًا مَعْرُوفًا ۚ	دل میں نکاح کا ارادہ

= (ب) اگر عورت عدت کے بعد دوسرا نکاح کرنا چاہے تو اسے نہیں روکنا چاہیے اور نہ اس بات کا خواہش مند ہونا چاہیے کہ عدت کی مقررہ مدت سے زیادہ شوہر کا سوگ کرے جیسا کہ عرب جاہلیت میں لوگ کیا کرتے تھے۔

(ج) نکاح کے بارے میں عورت سے جو کچھ بھی نامہ و پیام کیا جائے علانیہ اور دستور کے مطابق ہونا چاہیے، چوری چھپے نہیں ہونا چاہیے کہ اس میں طرح طرح کے مفاسد ہو سکتے ہیں۔

(د) جب تک عدت کی مدت پوری نہ ہو جائے نکاح کا قول و قرار نہیں کرنا چاہیے۔

وَلَا تَعْزِمُوْا عُقْدَةَ النِّكَاحِ حَتّٰى يَبْلُغَ الْكِتٰبُ اَجَلَهٗ ۭ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا فِيْٓ اَنْفُسِكُمْ فَاحْذَرُوْهُ ۚ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ حَلِيْمٌ ۲۳۵

۳۰
ع
۱۴

پوشیدہ رکھو. اللہ جانتا ہے کہ (قدرتی طور پر) ان کا خیال تمھیں آئے گا. لیکن ایسا نہیں کرنا چاہیے کہ چوری چھپے نکاح کا وعدہ کرلو الا یہ کہ دستور کے مطابق کوئی بات کہی جائے. اور جب تک ٹھیرائی ہوئی مدت (یعنی عدت) پوری نہ ہو جائے نکاح کی گرہ نہ کسو (کہ عدت کی حالت میں عورت کے لیے نکاح کی تیاری جائز نہیں). اور یقین کرو! جو کچھ تمھارے اندر (اس بارے میں نفس کی پوشیدہ کمزوری) ہے اللہ اسے اچھی طرح جانتا ہے. پس اس سے ڈرتے رہو اور جان لو کہ اللہ بخشنے والا (اور نفس انسانی کی کمزوریوں کے لیے بہت) بردبار ہے ۲۳۵.

لَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ اِنْ طَلَّقْتُمُ النِّسَاۗءَ مَا لَمْ تَمَسُّوْهُنَّ اَوْ تَفْرِضُوْا لَهُنَّ فَرِيْضَةً ښ وَّمَتِّعُوْهُنَّ ۚ عَلَى الْمُوْسِعِ

اور اگر (ایسی صورت پیش آجائے کہ) بغیر اس کے کہ تم نے عورت کو ہاتھ لگایا ہو اور اس کے لیے جو کچھ (مہر)

قَدَرُهٗ وَعَلَى الْمُقْتِرِ قَدَرُهٗ ج مَتَاعًا م بِالْمَعْرُوْفِ ج حَقًّا عَلَى الْمُحْسِنِيْنَ ۝ ۲۳۶

مقرر کرنا تھا مقرر کیا ہو، طلاق دے دو تو (ایسا بھی کر سکتے ہو) اس میں تم پر کوئی گناہ نہیں. البتہ ایسی صورت میں (عورت کو رشتہ جوڑنے اور پھر توڑ دینے سے جو نقصان پہنچا ہے اس کے معاوضے میں ضروری ہے کہ) اسے فائدہ پہنچاؤ، ایسا فائدہ جو دستور کے مطابق پہنچایا جائے. مقدور والا اپنی حیثیت کے مطابق دے، تنگ دست اپنی حالت کے مطابق. نیک کردار آدمیوں کے لیے ضروری ہے کہ ایسا کریں ۲۳۶ .

۲۳۶ - اگر نکاح کے بعد شوہر اور بیوی میں کوئی تعلق نہ ہوا ہو اور شوہر طلاق دے دے تو اس صورت میں مہر کے احکام اور عورتوں کی حق تلفی کی امکانی صورتوں کا تدارک:

(الف) اگر مہر کی رقم متعین نہ ہوئی ہو تو اس صورت میں چاہیے مرد اپنے مقدور کے مطابق جس قدر دے سکتا ہے دے دے.

(ب) اگر معین ہو تو اس صورت میں آدھا مہر عورت کا حق ہو گا. اگر مرد اس سے زیادہ بھلائی کر سکے تو یہ تقوے اور فضیلت کی بات ہو گی. =

وَ اِنْ طَلَّقْتُمُوْهُنَّ مِنْ قَبْلِ	اور اگر ایسا ھو کہ تم نے
اَنْ تَمَسُّوْهُنَّ وَ قَدْ فَرَضْتُمْ	ھاتھ لگانے سے پہلے طلاق
لَهُنَّ فَرِيْضَةً فَنِصْفُ	دے دی ھو اور جو کچھ (مہر)
مَا فَرَضْتُمْ اِلَّآ اَنْ يَّعْفُوْنَ	مقرر کرنا تھا مقرر کرچکے ھو
اَوْ يَعْفُوَا الَّذِيْ بِيَدِهٖ	تو اس صورت میں مقررہ
عُقْدَةُ النِّكَاحِ ؕ وَ اَنْ تَعْفُوْٓا	مہر کا آدھا دینا چاھیے، الا یہ
اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰى ؕ وَ لَا تَنْسَوُا	کہ عورت (اپنی خوشی سے)
الْفَضْلَ بَيْنَكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ	معاف کردے یا (مرد) جس
بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ۲۳۷	کے ھاتھ میں نکاح کا رشتہ ھے

(پورا مہر دے کر آدھی رقم رکھ لینے کے حق سے) در گذر کرے.
اور اگر تم (مرد) در گذر کرو گے تو یہ زیادہ تقوے کی بات ھوگی.

= (ج) اس اصولی حقیقت کی تلقین کہ نکاح کے معاملے میں مرد کا ھاتھ عورت سے زیادہ قوی ھے، اس لیے چاھیے کہ ھر معاملے میں عفو و بخشش بھی اسی کی طرف سے زیادہ ھو، نہ کہ عورت کی طرف سے.

(دیکھو!) آپس میں ایك دوسرے کے ساتھ احسان اور بھلائی کرنا نہ بھولو (اور یاد رکھو!) جو کچھ تم کرتے ھو اللہ کی نظر سے مخفی نہیں ھے۔

حٰفِظُوْا عَلَى الصَّلَوٰتِ وَ الصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى ۗ وَ قُوْمُوْا لِلّٰهِ قٰنِتِيْنَ ۝٢٣٨

(اور دیکھو!) اپنی نمازوں کی حفاظت میں کوشاں رھو خصوصاً ایسی نماز کی جو (اپنے ظاھر و باطن میں) بھترین نماز ھو (١٢٥) اور اللہ کے حضور کھڑے ھو کہ ادب و نیاز میں ڈوبے ھوئے ھو ٢٣٨.

---

٢٣٨ و ٢٣٩ - لیکن انسان جو خواھشوں کا بندہ اور غرض پرستیوں کی مخلوق ھے کیوں کر ایسی اخلاق طاقت پیدا کرلے سکتا ھے کہ ازدواجی زندگی کی اخلاق آزمایشوں میں پورا اترے۔

اس کی راہ صرف یہ ھے کہ خدا پرستی کی سچی روح پیدا کرے. اور خدا پرستی کی سچی روح پیدا کرنے کا ذریعہ خدا کی عبادت ھے. پس چاھیے کہ نماز کی محافظت کرو اور نماز میں کھڑے ھو تو اس طرح کھڑے ھو کہ خضوع و خشوع میں ڈوبے ھوئے ھو.

خوف و جنگ کی حالت میں بھی نماز سے غفلت جائز نہیں. جس طرح بھی بن پڑے نماز بر وقت ادا کرلینی چاھیے.

فَاِنْ خِفْتُمْ فَرِجَالًا اَوْ رُكْبَانًا ۚ فَاِذَآ اَمِنْتُمْ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَمَا عَلَّمَكُمْ مَّا لَمْ تَكُوْنُوْا تَعْلَمُوْنَ ۝٢٣٩ وَالَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا ۚۖ وَّصِيَّةً لِّاَزْوَاجِهِمْ مَّتَاعًا اِلَى الْحَوْلِ غَيْرَ اِخْرَاجٍ ۚ فَاِنْ خَرَجْنَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْ مَا فَعَلْنَ فِيْٓ اَنْفُسِهِنَّ مِنْ مَّعْرُوْفٍ ۭ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ۝٢٤٠

پھر اگر ایسا ہو کہ تمھیں (دشمن کا) ڈر ہو (اور مقررہ صورت میں نماز نہ پڑھ سکو) تو پیدل ہو یا سوار، جس حالت میں بھی ہو اور جس طرح بھی بن پڑے نماز پڑھ لو۔ پھر جب تم مطمئن ہو جاؤ (اور خوف و جنگ کی حالت باقی نہ رہے) تو چاہیے کہ اسی طریقے سے اللہ کا ذکر کیا کرو (یعنی نماز پڑھو) جس طرح اس نے تمھیں سکھایا ہے اور جو تمھیں پہلے معلوم نہ تھا ۲۳۹۔ اور جو لوگ تم میں سے وفات پائیں اور اپنے پیچھے بیوہ عورتیں چھوڑ جائیں اور (مرنے سے پہلے اس طرح کی) وصیت کر جائیں کہ برس دن تک انھیں نان و نفقہ

دیا جائے اور گھر سے نہ نکالی جائیں اور پھر ایسا ہو کہ وہ (اس مدت سے پہلے) گھر چھوڑ دیں (اور دوسرا نکاح کرلیں یا نکاح کی بات چیت کریں) تو جو کچھ وہ جائز طریقے پر اپنے لیے کریں اس کے لیے تم پر کوئی گناہ عائد نہ ہوگا (کہ تم انہیں وصیت کی تعمیل کے خیال سے روکو اور سال بھر تك سوگ منانے پر مجبور کرو. یاد رکھو!) اللہ سب پر غالب (اور اپنے ہر کام میں) حکمت رکھنے والا ہے۲۴۰.

وَلِلْمُطَلَّقٰتِ مَتَاعٌۢ بِالْمَعْرُوْفِ ؕ حَقًّا عَلَى الْمُتَّقِيْنَ ۝۲۴۱ اور (یاد رکھو!) جن عورتوں کو طلاق دے دی گئی ہو تو چاہیے کہ انہیں مناسب طریقے پر فائدہ پہنچایا جائے (یعنی ان کے ساتھ جس قدر حسن سلوك کیا جاسکتا ہے کیا جائے). متقی انسانوں کے لیے ایسا کرنا لازمی ہے۲۴۱.

۲۴۰ ـ اگر شوہر نے وصیت کردی ہو کہ ایك برس تك عورت اس کے گھر میں رہے اور نان و نفقہ پائے (یعنی ایك سال تك سوگ منائے اور گھر سے نہ نکلے جیسا کہ عرب جاهلیت میں دستور تھا) تو ایسی وصیت ا، واجب التعمیل نہیں، کیوں کہ وفات کی عدت چار ماہ دس دن مقرر کر دی گئی ہے.

۲۴۱ ـ نکاح و طلاق کے احکام کا بیان ختم کرتے=

كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ	اس طرح اللہ تم پر اپنی آیتیں
اٰيٰتِه لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ۲۴۲ ع	واضح کر دیتا ہے تاکہ عقل
اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ خَرَجُوْا	سے کام لو اور سوچو
مِنْ دِيَارِهِمْ وَهُمْ اُلُوْفٌ	سمجھو (۱۳۶) ۲۴۲ . (اے
حَذَرَ الْمَوْتِ ص فَقَالَ لَهُمُ	پیغمبر !) کیا تم نے ان کی
اللّٰهُ مُوْتُوْا قف ثُمَّ اَحْيَاهُمْ	سرگذشت پر غور نہیں کیا
اِنَّ اللّٰهَ لَذُوْ فَضْلٍ عَلَى	جو اپنے گھروں سے نکل
النَّاسِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ	کھڑے ہوئے تھے اور
النَّاسِ لَا يَشْكُرُوْنَ ۲۴۳	باوجودیکہ ہزاروں کی تعداد

۳۱ ع ۱۵

میں تھے مگر (دلوں کی بے طاقتی کا یہ حال تھا کہ) موت کے ڈر سے بھاگ گئے تھے (۱۳۷) . اللہ کا حکم ہوا: (تم موت کے

= ہوئے مطلقہ عورتوں کے لیے احسان و سلوک کا مکرر حکم . چوں کہ اس معاملے میں رشتۂ کار مردوں کے ہاتھ میں تھا اور عورتوں کا پہلو کمزور تھا اس لیے ضروری تھا کہ بار بار حسن سلوک اور عفو و درگذر پر زور دیا جائے.

ڈر سے بھاگ رہے ہو تو دیکھو!) اب تمہارے لیے موت ہی ہے (یعنی ان کی بزدلی کی وجہ سے دشمن ان پر غالب آ گئے (۱۳۸)۔ پھر (ایسا ہوا کہ) اللہ نے انہیں زندہ کردیا (یعنی عزم و ثبات کی ایسی روح ان میں پیدا ہو گئی کہ دشمنوں کے مقابلے پر آمادہ ہو گئے اور فتح مند ہوئے)۔ یقینا اللہ انسان کے لیے بڑا ہی فضل و بخشش رکھنے والا ہے (۱۳۹)، لیکن (افسوس انسان کی غفلت پر!) اکثر آدمی ایسے ہیں جو (۱۴۰) ناشکری کرنے والے ہیں ۲۴۳۔

وَقَاتِلُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ ۲۴۴

اور (دیکھو!) اللہ کی راہ میں (لڑائی پیش آجائے تو موت سے نہ ڈرو، بے خوف ہو کر) لڑو اور یقین کرو اللہ سننے والا اور سب کچھ جاننے والا ہے (۱۴۱) ۲۴۴۔

۲۴۳ - اب یہاں سے سلسلۂ بیان پھر اسی طرف پھرتا ہے جہاں سے نکاح و طلاق کا بیان شروع ہوا تھا؛ یعنی جہاد کے احکام و مصالح کی طرف۔ جو جماعت موت سے ڈرتی ہے وہ کبھی زندگی کی کامرانیاں حاصل نہیں کرسکتی۔ بنی اسرائیل کے ایک گروہ کی عبرت انگیز سرگذشت جس نے باوجود کثرت تعداد کے جہاد سے اعراض کیا تھا۔

مَنْ ذَا الَّذِیْ یُقْرِضُ اللّٰهَ	کون ھے جو (انسان کی جگہ
قَرْضًا حَسَنًا فَیُضٰعِفَهٗ لَهٗۤ	خدا سے معاملہ کرتا ھے اور)
اَضْعَافًا كَثِیْرَةً ؕ وَ اللّٰهُ یَقْبِضُ	خدا کو خوش دلی کے ساتھ
وَ یَبْصُۜطُ ۪ وَ اِلَیْهِ	قرض دیتا ھے تا کہ خدا اس کا
تُرْجَعُوْنَ ۝۲۴۵	قرض دوگنا سہ گنا زیادہ کر کے

ادا کرے (یعنی مال حقیر راہ حق میں خرچ کر کے دین و دنیا کی بے شمار برکتیں اور سعادتیں حاصل کرلے). اور (باقی رہا تنگ دستی کا خوف جس کی وجہ سے تمہارا ھاتھ رك جاتا ھے تو یاد رکھو!) تنگی اور کشایش دونوں کا رشتہ اللہ ھی کے ھاتھ ھے اور اسی کے حضور تم سب کو لوٹنا ھے ۲۴۵.

اَلَمْ تَرَ اِلَی الْمَلَاِ مِنْۢ بَنِیْۤ	(اے پیغمبر!) کیا تم نے اس
اِسْرَآءِیْلَ مِنْۢ بَعْدِ مُوْسٰی ۘ	واقعے پر غور نہیں کیا جو
اِذْ قَالُوْا لِنَبِیٍّ لَّهُمُ ابْعَثْ	موسیٰ کے بعد بنی اسرائیل کے
لَنَا مَلِكًا نُّقَاتِلْ فِیْ	سرداروں کو پیش آیا تھا؟

وقف لازم

۲۴۵ - راہ جہاد میں مال خرچ کرنا اللہ کو قرض دینا ھے.

سَبِیْلِ اللّٰهِ ؕ قَالَ هَلْ عَسَیْتُمْ اِنْ كُتِبَ عَلَیْكُمُ الْقِتَالُ اَلَّا تُقَاتِلُوْا ؕ قَالُوْا وَ مَا لَنَاۤ اَلَّا نُقَاتِلَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَ قَدْ اُخْرِجْنَا مِنْ دِیَارِنَا وَ اَبْنَآئِنَا ؕ فَلَمَّا كُتِبَ عَلَیْهِمُ الْقِتَالُ تَوَلَّوْا اِلَّا قَلِیْلًا مِّنْهُمْ ؕ وَ اللّٰهُ عَلِیْمٌۢ بِالظّٰلِمِیْنَ۝ ۲۴۶

بنی اسرائیل کے سرداروں نے اپنے عہد کے نبی سے درخواست کی تھی که هم الله کی راه میں جنگ کریں گے، همارے لیے ایك حکم راں مقرر کردو ۔ نبی نے کہا: (مجھے امید نہیں که تم ایسا کرسکو) اگر تمھیں لڑائی کا حکم دیا گیا تو کچھ بعید نہیں تم لڑنے سے انکار کردو ۔ سرداروں نے کہا: ایسا کیوں کر هوسکتا هے که هم الله کی راه میں نه لڑیں حالانکه هم اپنے گھروں سے نکالے جاچکے هیں اور اپنی اولاد سے علـحده هوچکے هیں! لیکن پھر (دیکھو!) جب ایسا هوا که انهیں لڑائی کا حکم دیا گیا تو (ان کی ساری گرم جوشیاں ٹھنڈی پڑ گئیں اور) ایك تھوڑی تعداد کے سوا سب نے پیٹھ دکھلا دی ۔ اور الله نافرمانوں (کے دلوں کے کھوٹ) سے بے خبر نہیں هے (۱۴۲) ۲۴۶.

---

۲۴۶ ـ طالوت (ساؤل) کی قیادت و فرمان روائی =

وَقَالَ لَهُمْ نَبِيُّهُمْ اِنَّ اللّٰهَ	اور پھر ایسا ہوا کہ ان کے
قَدْ بَعَثَ لَكُمْ طَالُوْتَ مَلِكًا ؕ	نبی نے کہا: اللہ نے تمہارے
قَالُوْٓا اَنّٰى يَكُوْنُ لَهُ الْمُلْكُ	لیے طالوت کو حکم ران مقرر
عَلَيْنَا وَنَحْنُ اَحَقُّ بِالْمُلْكِ	کردیا ہے (سو اس کی اطاعت
مِنْهُ وَلَمْ يُؤْتَ سَعَةً مِّنَ	کرو اور اس کے ماتحت جنگ
الْمَالِ ؕ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰهُ	کے لیے تیار ہوجاؤ). (۱۴۳) انہوں
عَلَيْكُمْ وَزَادَهٗ بَسْطَةً فِى	نے کہا: یہ کیسے ہوسکتا ہے
الْعِلْمِ وَالْجِسْمِ ؕ وَاللّٰهُ	کہ اسے ہم پر حکم رانی مل جائے

= اور بنی اسرائیل اور فلسطینیوں کے مقابلے کی سرگذشت اور قوموں کے ضعف و قوت اور فتح و ہزیمت کے بعض اہم حقائق:

(الف) جس گروہ میں صبر و استقامت کی سچی روح نہیں ہوتی اس میں بسا اوقات سعی و عمل کے ولولے پیدا ہوجاتے ہیں، لیکن جب آزمایش کا وقت آتا ہے تو بہت کم نکلتے ہیں جو راہ عمل میں ثابت قدم رہنے والے ہوں۔

یُؤْتِیْ مُلْکَهٗ مَنْ یَّشَآءُ ؕ وَ اللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ ۝۲۴۷

حالانکه اس سے کہیں زیادہ حکم ران ہونے کے ہم خود حق دار ہیں. علاوہ بریں یہ بھی ظاہر ہے کہ اسے مال و دولت کی وسعت حاصل نہیں. نبی نے یہ سن کر کہا: (۱٤٤) اللہ نے تو طالوت ہی کو (حکم رانی کی قابلیتوں کے لحاظ سے) تم پر برگزیدگی عطا فرمائی ہے اور علم کی فراوانی اور جسم کی طاقت دونوں میں اسے وسعت دی ہے (۱٤٥). اور (قیادت و حکم رانی تمہارے دے دینے سے کسی کو مل نہیں سکتی) (۱٤٦) اللہ جسے چاہتا ہے اپنی زمین کی حکم رانی بخش دیتا ہے اور اللہ (اپنی قدرت میں) بڑی وسعت رکھنے والا اور سب کچھ جاننے والا ہے ۲٤۷.

۲٤۷ - (ب) حکومت و قیادت کی جس میں قدرتی صلاحیت ہوتی ہے وہی اس کا اہل ہوتا ہے اگرچہ مال و دولت اور دنیوی عزت و جاہ سے خالی ہو.

(ج) صلاحیت کے لیے اصلی چیز علم و جسم کی قوت ہے یعنی دماغی اور جسمانی قابلیت، نہ کہ مال و دولت اور نسل و خاندان کا شرف.

(د) جو شخص بھی سردار مقرر ہوجائے جماعت کے افراد کا فرض ہے کہ سچے دل سے اس کی اطاعت کریں. اگر ایک جماعت میں اطاعت نہیں ہے تو وہ کبھی جماعتی زندگی کی کشاکش میں کام یاب نہیں ہوسکتی.

وَ قَالَ لَهُمْ نَبِيُّهُمْ اِنَّ اٰيَةَ مُلْكِهٖٓ اَنْ يَّاْتِيَكُمُ التَّابُوْتُ فِيْهِ سَكِيْنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَ بَقِيَّةٌ مِّمَّا تَرَكَ اٰلُ مُوْسٰى وَ اٰلُ هٰرُوْنَ تَحْمِلُهُ الْمَلٰٓئِكَةُ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۞ ع ۲۴۸

۳۲ ع ۱۶

اور پھر ان کے نبی نے کہا: (تم طالوت کے استحقاق حکومت پر اعتراض کرتے تھے تو دیکھو!) اس کی (اهلیت) حکومت کی نشانی یہ ھے کہ (مقدس) تابوت (جو تم کھو چکے ھو اور دشمنوں کے ھاتھ پڑ چکا ھے) تمھارے پاس (واپس) آجائے گا اور (حکمت الٰہی سے ایسا ھو گا کہ) فرشتے اسے اٹھا لائیں گے. اس تابوت میں تمھارے پروردگار کی طرف سے تمھارے لیے (فتح و کامرانی کی) دلجمعی ھے اور جو کچھ موسی اور ھارون کے گھرانے (اپنی مقدس یادگاریں) چھوڑ گئے ھیں ان کا بقیه ھے. اگر تم یقین کرنے والے ھو تو یقینا اس واقعے میں تمھارے لیے بڑی ھی نشانی ھے ۲۴۸.

فَلَمَّا فَصَلَ طَالُوْتُ بِالْجُنُوْدِ ۙ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ

پھر جب (کچھ عرصه کے بعد) ایسا ھوا کہ طالوت نے لشکر

مُبْتَلِيْكُمْ بِنَهَرٍ ج فَمَنْ
شَرِبَ مِنْهُ فَلَيْسَ مِنِّيْ ج
وَمَنْ لَّمْ يَطْعَمْهُ فَاِنَّهٗ
مِنِّيْ اِلَّا مَنِ اغْتَرَفَ
غُرْفَةً م بِيَدِهٖ ج فَشَرِبُوْا
مِنْهُ اِلَّا قَلِيْلًا مِّنْهُمْ ط
فَلَمَّا جَاوَزَهٗ هُوَ وَالَّذِيْنَ
اٰمَنُوْا مَعَهٗ لا قَالُوْا لَا طَاقَةَ
لَنَا الْيَوْمَ بِجَالُوْتَ
وَجُنُوْدِهٖ ط قَالَ الَّذِيْنَ
يَظُنُّوْنَ اَنَّهُمْ مُّلٰقُوا اللّٰهِ لا
كَمْ مِّنْ فِئَةٍ قَلِيْلَةٍ
غَلَبَتْ فِئَةً كَثِيْرَةً م بِاِذْنِ
اللّٰهِ ط وَاللّٰهُ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ ۝ ٢٤٩

کے ساتھ کوچ کیا تو اس نے
کہا: (دیکھو! راہ میں ایک
ندی پڑے گی) اللہ (اس) ندی
(کے پانی) سے (تمہارے صبر
اور اطاعت کی) آزمایش
کرنے والا ھے. پس (یاد
رکھو!) جس کسی نے اس
ندی کا پانی پیا (اس سے میرا
کوئی واسطہ نہیں) وہ میری
جماعت سے خارج ھوجائے گا.
میرا ساتھی وھی ھوگا جو اس
کے پانی کا مزہ تک نہ چکھے.
ھاں، اگر کوئی آدمی (بہت ھی
مجبور ھو اور) اپنے ھاتھ سے

ایك چلو بھر لے (اور پی لے تو اس کا مضائقہ نہیں) . لیکن (جب لشکر ندی پر پہنچا تو) ایك تھوڑی تعداد کے سوا سب نے پانی پی لیا (اور صبر و اطاعت کی آزمایش میں پورے نہ اترے) . پھر جب طالوت اور اس کے ساتھ وہ لوگ جو (حکم الٰہی پر سچا) ایمان رکھتے تھے، ندی کے پار اترے تو ان لوگوں نے (جنھوں نے طالوت کے حکم کی نافرمانی کی تھی) کہا : ہم میں یہ طاقت نہیں کہ آج جالوت سے (جو فلسطینیوں کے لشکر کا ایك دیو ھیکل سردار تھا) اور اس کی فوج سے مقابلہ کرسکیں . لیکن وہ لوگ جو سمجھتے تھے کہ انھیں (ایك دن) اللہ کے حضور حاضر ہونا ھے پکار اٹھے : (تم دشمنوں کی کثرت اور اپنی قلت سے ھراساں کیوں ھوے جاتے ھو ؟) کتنی ھی چھوٹی جماعتیں ھیں جو بڑی جماعتوں پر حکم الٰہی سے غالب آگئیں اور اللہ صبر کرنے والوں کا ساتھی ھے ۲۴۹ .

---

۲۴۹ - (ھ) طالوت کا پانی پینے سے روك کر لوگوں کے صبر و ثبات اور اطاعت و انقیاد کا امتحان لینا اور ایك قلیل تعداد کے سوا سب کا نا اھل ثابت ھونا . اس راہ میں اصلی چیز صبر اور اطاعت ھے . جو لوگ ایك گھڑی کی پیاس ضبط نہیں کرسکتے وہ میدان جنگ کی محنتیں کیوں کر برداشت کریں گے !

(و) کتنی ھی چھوٹی جماعتیں ھیں جو بڑی جماعتوں =

وَ لَمَّا بَرَزُوْا لِجَالُوْتَ وَ جُنُوْدِهٖ قَالُوْا رَبَّنَآ اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّ ثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَ انْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ۝ ٢٥٠

اور پھر جب وہ میدان جنگ میں جالوت اور اس کے لشکر کے سامنے آئے تو انھوں نے کہا: خدایا! (تو دیکھ رہا ہے کہ ہم کمزور ہیں اور تھوڑے ہیں اور مقابلہ ان سے ہے جو طاقت ور ہیں اور بہت ہیں. پس) ہم (صبر و ثبات کے پیاسوں) پر صبر (کے جام) انڈیل دے (کہ عزم و ثبات سے سیراب ہوجائیں) اور ہمارے قدم میدان جنگ میں جما دے (کہ کسی حال میں بھی پیچھے نہ ہٹیں) اور پھر (اپنے فضل و کرم سے) ایسا کر کہ منکرین حق کے گروہ پر فتح مند ہوجائیں ٢٥٠.

= پر غالب آجاتی ہیں اور کتنی ہی بڑی جماعتیں ہیں جو چھوٹی جماعتوں سے شکست کھا جاتی ہیں. فتح و شکست کا دار و مدار افراد کی کثرت و قلت پر نہیں بلکہ داوں کی قوت پر ہے. اور اللہ کی مدد انہیں لوگوں کا ساتھ دیتی ہے جو صابر اور ثابت قدم ہوتے ہیں.

٢٥٠ - (ز) سچی دعا وہ ہے جو سچی استعداد عمل کے ساتھ ہو. طالوت کے ساتھیوں نے اپنی دعا میں صرف =

فَهَزَمُوهُمْ بِإِذْنِ اللّٰهِ قف وَقَتَلَ دَاوُدُ جَالُوتَ وَاٰتٰهُ اللّٰهُ الْمُلْكَ وَالْحِكْمَةَ وَعَلَّمَهٗ مِمَّا يَشَآءُ ؕ وَلَوْ لَا دَفْعُ اللّٰهِ النَّاسَ بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لا لَّفَسَدَتِ الْاَرْضُ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ ذُوْ فَضْلٍ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ۞ ۲۵۱

چنانچه (ایسا هی هوا) انهوں نے حکمِ الٰہی سے اپنے دشمنوں کو هزیمت دی اور داود کے هاتھ سے جالوت مارا گیا ۔ پھر الله نے داود کو پادشاهی اور حکمت سے سرفراز کیا اور (حکمرانی و دانشوری کی باتوں میں سے) جو کچھ سکھانا تھا سکھا دیا (۱٤۷) ۔ اور حقیقت یه هے که اگر الله ایسا نه کرتا که انسانوں کے ایك گروه کے ذریعے دوسرے گروه کو راه سے هٹاتا رهتا تو دنیا خراب هوجاتی (اور امن و عدالت کا نام و نشان

= یہی نہیں کہا که ’’ همیں فتح مند کر ‘‘ بلکه فتح مندی کی طلب سے پہلے صبر و ثبات کی طلب گاری کی اور کہا ’’ همیں صبر دے اور همارے قدم جما دے ‘‘ کیوں که خدا کی نصرت انهیں کے حصے میں آتی هے جن میں صبر و ثبات کی روح پیدا هوجاتی هے ۔

باقی نہ رہتا) . لیکن اللہ دنیا کے لیے فضل و رحمت رکھنے والا ہے
(اور یہ اس کا فضل ہے کہ کوئی ایک گروہ سدا ایک ہی حالت
میں نہیں چھوڑ دیا جاتا ، بلکہ ہمیشہ منازعت اور مدافعت جاری
رہتی ہے) ۲۰۱ .

۲۰۱ - ۲۰۲ (ح) اگر قوموں اور جماعتوں کی باہمی
کشمکش اور مدافعت نہ ہوتی اور ہر جماعت اپنی اپنی
حالت میں بغیر منازعت کے چھوڑ دی جاتی تو نتیجہ یہ نکلتا
کہ دنیا ظلم و تشدد سے بھرجاتی اور حق وعدالت کا نام ونشان
باقی نہ رہتا . پس یہ اللہ کا بڑا ہی فضل ہے کہ جب کبھی
ایک گروہ ظلم و فساد میں چھوٹ ہوجاتا ہے تو مزاحمت
کے محرکات دوسرے گروہ کو مدافعت کے لیے کھڑا
کر دیتے ہیں اور ایک قوم کا ظلم دوسری قوم کی مقاومت
سے دفع ہوتا رہتا ہے .

(ط) پس دفع مظالم کے لیے جنگ ناگزیر ہوئی .
خدا نے مختلف عہدوں میں یکے بعد دیگرے اپنے پیغمبر
مبعوث کیے اور انہوں نے لوگوں کو تفرقہ و فساد کی
جگہ حق پرستی و یگانگت کی تعلیم دی . اگر لوگ اس
تعلیم پر قائم رہتے اور گروہ بندیاں کر کے الگ الگ
نہ ہوجاتے تو آپس میں جنگ و نزاع نہ کرتے ، لیکن
انہوں نے ایک دوسرے کے خلاف جتھا بندی کرلی =

تِلْكَ اٰيٰتُ اللّٰهِ نَتْلُوْهَا عَلَيْكَ بِالْحَقِّ ۭ وَاِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ۝۲۵۲

(اے پیغمبر!) یہ جو کچھ بیان کیا گیا ہے تو یقین کرو! اللہ کی آیتیں ہیں جو ہم تمہیں سنا رہے ہیں اور ہمارا سنانا بر حق ہے. یقینا تم ان لوگوں میں سے ہو جنہیں ہم نے اپنی پیغمبری کے لیے چن لیا ہے ۲۵۲.

= اور باہمی جنگ و خون ریزی کا ایسا بیج بو دیا جو اب ہمیشہ پھل لاتا رہتا ہے. اگر خدا چاہتا تو طبیعت بشری ایسی بناتا کہ اس میں خلاف و نزاع کا مادہ ہی نہ ہوتا اور کسی ایک حالت معیشت پر مجبور کر دیا جاتا. لیکن اس کی حکمت کا فیصلہ یہی ہوا کہ انسان کو مجبور و مضطر نہ بنائے اور ہر راہ میں چلنے کی قدرت دے دے. پس کتنے ہی ہیں جو ہدایت کی راہ اختیار کرتے ہیں، کتنے ہی ہیں جو گم راہی کو ترجیح دیتے ہیں.

پیغمبر اسلام سے خطاب کہ جنگ کی جو منزل تمہیں پیش آ گئی ہے سنت الہی کا مقتضی یہی تھا کہ پیش آئے. ظلم و فساد کی مدافعت کے لیے اس منزل سے گزرنا ناگزیر ہے.

تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا	یہ ہمارے پیغمبر ہیں جن میں
بَعْضَهُمْ عَلٰی بَعْضٍ ۘ مِنْهُمْ مَّنْ	سے بعض کو ہم نے بعض پر
كَلَّمَ اللّٰهُ وَ رَفَعَ بَعْضَهُمْ	فضیلت دی ہے (یعنی اگرچہ
دَرَجٰتٍ ؕ وَاٰتَيْنَا عِيْسَى ابْنَ	پیغمبری کے لحاظ سے سب کا
مَرْيَمَ الْبَيِّنٰتِ وَ اَيَّدْنٰهُ	درجہ یکساں ہے، لیکن اپنی اپنی
بِرُوْحِ الْقُدُسِ ؕ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ	خصوصیتوں کے لحاظ سے مختلف
مَا اقْتَتَلَ الَّذِيْنَ مِنْۢ	درجے رکھتے ہیں). ان میں
بَعْدِهِمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُمُ	کچھ تو ایسے تھے جن سے اللہ نے
الْبَيِّنٰتُ وَلٰكِنِ اخْتَلَفُوْا	کلام کیا (یعنی ان پر اپنی
فَمِنْهُمْ مَّنْ اٰمَنَ وَ مِنْهُمْ	کتاب نازل کی) بعض ایسے تھے
مَّنْ كَفَرَ ؕ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ	جن کے درجے (ان کے وقتوں
مَا اقْتَتَلُوْا ۚ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ	اور حالتوں کے مطابق دوسری
يَفْعَلُ مَا يُرِيْدُ ؏ ٢٥٣	باتوں میں) بلند کیے گئے.

٣٣
ع
١

اور (تم سے پہلے) مریم کے بیٹے عیسی کو (ھدایت کی) روشن دلیلیں عطا فرمائیں اور روح القدس (یعنی وحی) کی تائید سے سر فراز کیا. اگر اللہ چاھتا تو (اس کی قدرت سے یہ بات باھر نہ تھی کہ) جو لوگ ان پیغمبروں کے بعد پیدا ہوے وہ ہدایت کی روشن دلیلیں پا لینے کے بعد پھر (اختلاف و نزاع میں نہ پڑتے اور) آپس میں نہ لڑتے. لیکن (تم دیکھ رھے ھو کہ اس کی حکمت کا فیصلہ یہی ھوا کہ انسان کو کسی ایك حالت پر مجبور نہ کردے، ھر طرح کے ارادہ وفعل کی استعداد دےدے. پس) پیغمبروں کے بعد لوگ آپس میں مخالف ھو گئے. کچھ لوگوں نے ایمان کی راہ اختیار کی، کچھ لوگوں نے کفر کا شیوہ پسند کیا. اگر اللہ چاھتا تو یہ لوگ آپس میں نہ لڑتے (یعنی ان سے لڑائی کی قوت سلب کر لیتا) لیکن اللہ جو چاھتا ھے کرتا ھے (تم اس کے کاموں کی حکمتوں کا احاطہ نہیں کر سکتے) ۲۵۳.

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْفِقُوْا	مسلمانو! ھم نے مال و متاع
مِمَّا رَزَقْنٰكُمْ مِّنْ قَبْلِ	دنیا میں سے جو کچھ تمہیں دے
اَنْ يَّاْتِيَ يَوْمٌ لَّا بَيْعٌ فِيْهِ	رکھا ھے اسے (صرف اپنے
وَلَا خُلَّةٌ وَّلَا شَفَاعَةٌ	نفس کے آرام و راحت ھی پر
وَالْكٰفِرُوْنَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ۝۲۵۴	نہیں بلکہ راہ حق میں بھی)

خرچ کرو اور هاتھ نه روکو قبل اس کے که (زندگی کی عارضی مهلت ختم هو جائے اور) آنے والا دن سامنے آجائے. اس دن نه تو (دنیا کی طرح) خرید و فروخت هو سکے گی (که قیمت دے کر نجات خرید لو) نه کسی کی یاری کام آئے گی (که اس کے سهارے گناه بخشوالو) نه ایسا هی هو سکے گا که کسی کی سعی و سفارش سے کام نکال لیا جائے (اس دن صرف عمل هی نجات دلا سکے گا). اور (یاد رکھو!) جو لوگ (اس حقیقت سے) منکر هیں تو یقینا یهی لوگ هیں جو (اپنے هاتھوں) اپنا نقصان کرنے والے هیں ٢٥٤.

اَللّٰهُ لَآ اِلٰـهَ اِلَّا هُوَ ۚ الله کے سوا کوئی معبود نهیں.

اَلْحَيُّ الْقَيُّوْمُ ۚ لَا تَاْخُذُهٗ وه "الحی" هے (یعنی زنده هے

سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ ؕ لَهٗ مَا فِي اور اس کی زندگی کے لیے فنا

٢٥٤ - (ی) جب جنگ ناگزیر هے تو اس سے غفلت نه کرو اور بڑی تیاری یه هے که اپنا مال اس راه میں خرچ کرو.

(ك) آخرت کی نجات کا تمام تر دار و مدار ایمان وعمل پر هے. وهاں نه تو نجات کی خرید و فروخت هو سکتی هے، نه کسی کی دوستی آشنائی کام دے سکتی هے، نه کسی کی سفارش سے کام نکالا جاسکتا هے.

السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِی الْاَرْضِ ؕ مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَهٗۤ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ؕ یَعْلَمُ مَا بَیْنَ اَیْدِیْهِمْ وَ مَا خَلْفَهُمْ ۚ وَلَا یُحِیْطُوْنَ بِشَیْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖۤ اِلَّا بِمَا شَآءَ ۚ وَسِعَ كُرْسِیُّهُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ ۚ وَلَا یَئُوْدُهٗ حِفْظُهُمَا ۚ وَهُوَ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ ۝۲۵۵

و زوال نہیں). ”القیوم“ ہے (یعنی ہر چیز اس کے حکم سے قائم ہے، وہ اپنے قیام کے لیے کسی کا محتاج نہیں). اس (کی آنکھ) کے لیے نہ تو اونگھ ہے نہ (دماغ کے لیے) نیند. آسمان اور زمین میں جو کچھ ہے سب اسی کا ہے اور اسی کے حکم سے ہے. کون ہے جو اس کے سامنے اس کی اجازت بغیر کسی کی شفاعت کے لیے زبان کھولے (۱٤۸)؟ جو کچھ انسان کے سامنے ہے وہ اسے بھی جانتا ہے اور جو کچھ پیچھے ہے وہ بھی اس کے علم سے باہر نہیں. انسان اس کے علم سے کسی بات کا بھی احاطہ نہیں کرسکتا مگر یہ کہ جتنی بات کا علم وہ انسان کو دینا چاہے اور دے دے. اس کا تخت (حکومت) آسمان و زمین کے تمام پھیلاؤ پر چھایا ہوا ہے اور ان کی نگرانی و حفاظت میں اس کے لیے کوئی تھکاوٹ نہیں،

اس کی ذات بڑی ہی بلند مرتبہ ہے ٢٥٥ ۔

لَآ اِكْرَاهَ فِى الدِّيْنِ ۙ قَدْ تَّبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ ۚ فَمَنْ يَّكْفُرْ بِالطَّاغُوْتِ وَ يُؤْمِنْۢ بِاللّٰهِ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى ۗ لَا انْفِصَامَ لَهَا ۭ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۝٢٥٦	دین کے بارے میں کسی طرح کا جبر نہیں (کیون کہ وہ دل کے اعتقاد سے تعلق رکھتا ہے اور جبر و تشدد سے اعتقاد پیدا نہیں کیا جاسکتا)۔ بلا شبہ ھدایت کی راہ گمراھی سے

الگ اور نمایاں ہو گئی ہے (اور اب دونوں راہیں لوگوں کے سامنے ہیں، جسے چاہیں اختیار کریں)۔ پھر جو کوئی بھی طاغوت سے انکار کرے (یعنی سر کشی و فساد کی قوتوں سے بیزار ہو جائے) اور اللہ پر ایمان لائے تو بلا شبہ اس نے (فلاح

٢٥٥ - خدا کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ مالک الملک ہے، حی و قیوم ہے، اس کی حکومت سے کوئی گوشہ باہر نہیں، اس کے علم کے لیے کوئی شے مخفی اور اوجھل نہیں، وہ غفلت سے منزہ اور نسیان سے پاک ہے۔ جس ہستی کی صفتیں ایسی ہوں اس کے سامنے کسی کی سعی و سفارش کی کیا گنجایش ہو سکتی ہے اور اس کے احکام و قوانین کے نفاذ میں کون ہے جو دخل دینے کی جرأت کر سکتا ہے؟

وسعادت کی) مضبوط ٹہنی پکڑلی . یہ ٹہنی ٹوٹنے والی نہیں (جس کے ھاتھ آگئی وہ گرنے سے محفوظ ھو گیا) اور (یاد رکھو!) اللہ سب کچھ سننے والا جاننے والا ھے ۲۵٦ .

۲۵٦ - اس اصل عظیم کا اعلان کہ دین و اعتقاد کے معاملے میں کسی طرح کا جبر واستکراہ جائز نہیں . دین کی راہ دل کے اعتقاد و یقین کی راہ ھے اور اعتقاد دعوت و موعظت سے پیدا ھو سکتا ھے نہ کہ جبر و استکراہ سے .

(الف) احکام جہاد کے بعد ھی یہ ذکر اس لیے کیا گیا تا کہ واضح ھو جائے جنگ کی اجازت ظلم و تشدد کے انسداد کے لئے دی گئی ھے ، نہ کہ دین کی اشاعت کے لئے . دین کی اشاعت کا ذریعہ ایك ھی ھے اور وہ دعوت ھے .

قریش مکہ کا فتنہ کیا تھا ؟ یہ تھا کہ ظلم و تشدد کے ذریعے دین و اعتقاد کا فیصلہ کرنا چاھتے تھے . قرآن نے اس کے خلاف جنگ کا حکم دیا . پس جس بات کے خلاف اس نے جنگ کا حکم دیا ھے خود اسی بات کا مرتکب کیوں کر ھو سکتا ھے ؟

(ب) سچائی روشنی ھے . اگر تاریکی چھائی ھوئی ھے تو صرف اس بات کی ضرورت ھے کہ روشنی موجود ھو جائے . اگر روشنی نمایاں ھو گئی تو پھر روشنی کو روشن دکھلانے کے لیے اور کسی بات کی ضرورت نہیں . روشنی جس طرف بھی رخ کرے گی تاریکی خودبخود ھو جائے گی .

اَللّٰهُ وَلِیُّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ۙ	الله ان لوگوں کا ساتھی
یُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ	و مددگار ہے جو ایمان کی راہ
اِلَی النُّوْرِ ؕ وَالَّذِیْنَ كَفَرُوْۤا	اختیار کرتے ہیں . وہ انہیں
اَوْلِیٰٓـئُهُمُ الطَّاغُوْتُ ۙ	(ہر طرح کی) تاریکیوں سے
یُخْرِجُوْنَهُمْ مِّنَ النُّوْرِ اِلَی	نکالتا اور روشنی میں لاتا ہے،
الظُّلُمٰتِ ؕ اُولٰٓـئِكَ اَصْحٰبُ	مگر جن لوگوں نے کفر کی
النَّارِ ۚ هُمْ فِیْهَا خٰلِدُوْنَ ۲۵۷	راہ اختیار کی ہے تو ان کے

٣٤ ع ٢

مددگار سرکش اور مفسد (معبودان باطل) ہیں . وہ انہیں روشنی سے نکالتے اور تاریکیوں میں لے جاتے ہیں . سو یہی لوگ ہیں جن کا گروہ دوزخی گروہ ہوا، ہمیشہ عذاب جہنم میں رہنے والا ۲۵۷ .

اَلَمْ تَرَ اِلَی الَّذِیْ حَآجَّ	(اے پیغمبر!) کیا تم نے اس
اِبْرٰهٖمَ فِیْ رَبِّهٖۤ اَنْ اٰتٰىهُ اللّٰهُ	شخص کی حالت پر غور نہیں
الْمُلْكَ م اِذْ قَالَ اِبْرٰهٖمُ رَبِّیَ	کیا جس نے ابراہیم سے اس کے

وقف لازم

اَلَّذِیْ یُحْیٖ وَ یُمِیْتُ ۙ قَالَ	پروردگار کے بارے میں حجت
اَنَا اُحْیٖ وَ اُمِیْتُ ؕ قَالَ اِبْرٰهٖمُ	کی تھی اور اس لیے حجت کی
فَاِنَّ اللّٰهَ یَاْتِیْ بِالشَّمْسِ مِنَ	تھی کہ خدا نے اسے پادشاهت
الْمَشْرِقِ فَاْتِ بِهَا مِنَ	دے رکھی تھی (یعنی تاج
الْمَغْرِبِ فَبُهِتَ الَّذِیْ	و تخت شاهی نے اس کے اندر
كَفَرَ ؕ وَ اللّٰهُ لَا یَهْدِی الْقَوْمَ	ایسا گھمنڈ پیدا کردیا تھا کہ خدا
الظّٰلِمِیْنَ ۚ ۲۵۸	کے بارے میں حجت کرنے لگا

تھا) . جب ابراهیم نے کہا ”میرا پروردگار تو وہ ھے جو مخلوقات کو جلاتا ھے اور مارتا ھے“ تو اس نے جواب میں کہا ”جلانے اور مارنے والا تو میں ھوں (جسے چاھوں ھلاک کردوں ، جسے چاھوں بخش دوں“) . اس پر ابراهیم نے کہا ”اچھا ! اگر ایسا ھی ھے تو الله سورج کو پورب کی طرف سے (زمین پر) طلوع کرتا ھے ، تم پچھم سے نکال دکھاؤ“ . یہ جواب سن کر وہ پادشاہ جس نے کفر کا شیوہ اختیار کیا تھا ھکا بکا ھو کر رہ گیا (اور ابراهیم کے خلاف کچھ نہ کرسکا) . اور الله کا قانون یہ ھے کہ وہ ظالموں پر (کام یابی و فلاح کی) راہ نہیں کھولتا ۲۵۸ .

۲۵۸ - (ج) دعوت کی تاثیر و فتح مندی کی وضاحت =

اَوْ كَالَّذِىْ مَرَّ عَلٰى قَرْيَةٍ	اور پھر اسی طرح اس شخص کی
وَّ هِىَ خَاوِيَةٌ عَلٰى عُرُوْشِهَا ۚ	حالت پر بھی، غور کرو جو ایك
قَالَ اَنّٰى يُحْىٖ هٰذِهِ اللّٰهُ بَعْدَ	اسی بستی پر سے گزرا تھا

= کے لیے حضرت ابراھیم علیه السلام کے واقعے کی طرف اشارہ . وہ ایك ایسے ملك میں جہاں ان کا کوئی ساتھی نه تھا اور ایك ایسے بادشاہ کے سامنے جو اپنے عہد کا سب سے بڑا سرکش بادشاہ تھا ، تن تنہا دعوت حق کا حربه لیے کر کھڑے ہو گئے اور فتح مند ہوئے .

(۲) ضمنا اس اصل عظیم کی طرف اشارہ که دعوت کی راہ تلقین و ھدایت کی راہ ھے ، جدل و خصومت کی راہ نہیں ھے . داعی حق کا طریقه یه نہیں ہوتا که مخاطب کو دلیلوں کے الجھاؤ میں پھنسا دے یا کسی خاص دلیل پر اڑ کر اس کا ناطقه بند کردے ، بلکه وہ چاھتا ھے کسی نه کسی طرح اس کے دل میں سچائی اتار دے . حضرت ابراھیم کی پہلی بات جب مخاطب کا دماغ ھضم نه کرسکا تو انہوں نے فورا دوسری بات پیش کردی جو اس کی دماغی استعداد کے ٹھیك ٹھیك مطابق تھی ، نتیجه یه نکلا که تیر نشانے پر لگ گیا اور انکار و سرکشی کا دم خم باقی نه رہا .

مَوْتِهَا ۚ فَاَمَاتَهُ اللّٰهُ مِائَةَ عَامٍ
ثُمَّ بَعَثَهٗ ۭ قَالَ كَمْ لَبِثْتَ ۭ
قَالَ لَبِثْتُ يَوْمًا اَوْ بَعْضَ
يَوْمٍ ۭ قَالَ بَلْ لَّبِثْتَ مِائَةَ عَامٍ
فَانْظُرْ اِلٰى طَعَامِكَ وَشَرَابِكَ
لَمْ يَتَسَنَّهْ ۚ وَانْظُرْ اِلٰى
حِمَارِكَ وَلِنَجْعَلَكَ اٰيَةً
لِّلنَّاسِ وَانْظُرْ اِلَى الْعِظَامِ
كَيْفَ نُنْشِزُهَا ثُمَّ نَكْسُوْهَا
لَحْمًا ۭ فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهٗ ۙ
قَالَ اَعْلَمُ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰي كُلِّ
شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۲۵۹

جس کے مکانوں کی چھتیں
گر چکی تھیں اور گری ہوئی
چھتوں پر در و دیوار کا ڈھیر
تھا . (یہ حال دیکھ کر) وہ
بول اٹھا : جس بستی کی ویرانی
کا یہ حال ہے کیوں کر
ہوسکتا ہے کہ اللہ اسے موت کے
بعد (دوبارہ) زندہ کر دے
(یعنی دوبارہ آباد کر دے ؟) .
پھر ایسا ہوا کہ اللہ نے اس
شخص پر سو برس تک موت
طاری کر دی ، پھر اس حالت
سے اسے اٹھا دیا اور پوچھا : کتنی دیر اس حالت میں رہے ؟
عرض کیا : ایک دن تک یا ایک دن کا کچھ حصہ . ارشاد ہوا : نہیں ،

بلکه سو برس تک ، پس اپنے کھانے اور پانی پر نظر ڈالو، ان میں برسوں تک پڑے رهنے کی کوئی علامت نہیں (۱٤۹) . اور (اپنی سواری کے) گدھے پر بھی نظر ڈالو (کہ وہ کس حالت میں ھے ؟) اور (یہ جو کچھ کیا گیا سو اس لیے کیا گیا تا کہ هم تمهیں لوگوں کے لیے (حق کی) ایك نشانی ٹھیرائیں (اور تمھارا علم ان کے لیے یقین و بصیرت کا ذریعہ ھو) . اور پھر (جسم کی) ھڈیوں پر غور کرو ! کس طرح هم (ان کا ڈھانچہ بنا کر) کھڑا کر دیتے ھیں اور پھر (کس طرح) اس (ڈھانچے) پر گوشت (کا غلاف) چڑھا دیتے ھیں (کہ ایك مکمل اور متشکل ھستی ظہور میں آجاتی ھے). پس جب اس شخص پر یہ حقیقت کھل گئی تو وہ بول اٹھا : میں یقین کے ساتھ جانتا ھوں بلا شبہ اللہ ھر بات پر قادر ھے ۲۵۹ .

---

۲۵۹ - (ھ) بنی اسرائیل کے ایام و وقائع میں سے اس واقعے کی طرف اشارہ جب کہ بیت المقدس بالکل ویران و منہدم کر دیا گیا تھا اور یہودیوں کی قومیت اس طرح پامال ھو گئی تھی کہ ھیکل کی دوبارہ تعمیر کا وھم و گمان بھی نہیں کیا جاسکتا تھا . اس وقت مشیت الٰہی سے ایسا ھوا کہ وقت کے سب سے بڑے تین شہنشاھوں کے دل بنی اسرائیل کے تین نبیوں کی دعوت سے مسخر ھو گئے اور بغیر اس کے کہ تاج و تخت اور لشکر و اسلحہ میں سے کوئی چیز بھی انہیں حاصل ھو خود بخود ان کے =

وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهٖمُ رَبِّ اَرِنِیْ	اور (پھر دیکھو!) جب ایسا
كَیْفَ تُحْیِ الْمَوْتٰی ؕ	ہوا تھا کہ ابراہیم نے کہا تھا
قَالَ اَوَلَمْ تُؤْمِنْ ؕ قَالَ بَلٰی	"اے پروردگار! مجھے
وَلٰكِنْ لِّیَطْمَئِنَّ قَلْبِیْ ؕ	دکھادے کس طرح تو مردوں
قَالَ فَخُذْ اَرْبَعَةً مِّنَ الطَّیْرِ	کو زندہ کرے گا"؟ اللہ نے
فَصُرْهُنَّ اِلَیْكَ ثُمَّ اجْعَلْ	فرمایا "کیا تمھیں اس کا یقین
عَلٰی كُلِّ جَبَلٍ مِّنْهُنَّ جُزْءًا	نہیں"؟ عرض کیا "ضرور ہے،

= مردہ شہر، مردہ ہیکل اور مردہ جماعت کی دوبارہ زندگی کا سامان ہوگیا

جن بادشاہوں کے قلب انبیاء بنی اسرائیل کی داعیانہ زندگی سے مسخر ہوے وہ سائرس، دارا اور ارتخششت ہیں اور جن انبیاء نے انھیں مسخر کیا وہ دانیال، حجی اور عزیر علیہم السلام ہیں۔ انھیں تین نبیوں میں سے کسی کو یہ معاملہ پیش آیا ہے۔ "فاماته الله مائة عام" میں اس طرف اشارہ ہے کہ بیت المقدس کی دوبارہ تعمیر و آبادی ٹھیک سو برس کے بعد ہوئی تھی۔

ثُمَّ ادْعُهُنَّ يَأْتِينَكَ سَعْيًا ۚ وَاعْلَمْ أَنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ﴿٢٦٠﴾

لیکن یہ اس لیے چاهتا هوں تا کہ میرے دل کو قرار آ جائے" (یعنی تیری قدرت پر تو یقین و ایمان هے، لیکن یہ جو مایوس کن حالت دیکھ کر دل دھڑکنے لگتا هے تو یہ بات دور هو جائے). اس پر ارشاد الٰہی هوا "اچھا، یوں کرو کہ پرندوں میں سے چار جانور پکڑ لو اور انھیں اپنے پاس رکھ کر اپنے ساتھ هلا لو (یعنی اس طرح ان کی تربیت کرو کہ وہ اچھی طرح تم سے هل جائیں). پھر ان چاروں میں سے هر ایك کو (اپنے سے دور) ایك پہاڑ پر بٹھادو، پھر انھیں بلاؤ. وہ (آواز سنتے هی) تمھاری طرف اڑتے هوئے چلے آئیں گے (١٥٠). اور یاد رکھو! الله سب پر غالب (اور اپنے تمام کاموں میں) حکمت رکھنے والا هے ٢٦٠.

---

٢٦٠ - (و) دعوت حق سے مردہ قوموں کا زندہ هو جانا اور متوحش و گم راہ افراد کا ایك تربیت یافتہ جماعت کی حالت میں بدل جانا اور اس بارے میں وہ موعظت جو حضرت ابراهیم علیہ السلام پر واضح کی گئی تھی:

حضرت ابراهیم کا ظهور ایك ایسے عهد میں هوا تها جب کہ ان کے ملك میں اور ان کے ملك سے باهر کوئی =

= گروہ بھی ایسا نہ تھا جس میں قبولیت حق کی استعداد دکھائی دیتی ہو . یہ حالت دیکھ کر انھوں نے کہا "خدایا! تو کیوں کر اس موت کو زندگی سے بدل دے گا"؟ اس پر اللہ نے دعوت حق کی انقلاب انگیز حقیقت پرندوں کی مثال سے واضح کردی . اگر تم ایك پرند کو کچھ دنوں تك اپنے پاس رکھ کر ایسا تربیت یافتہ بنالے سکتے ہو کہ تمہاری آواز سنتا اور تمہارے بلانے پر اڑتا ہوا آجاسکتا ھے تو کیا گم راہ اور متوحش انسان دعوت حق کی تعلیم و تربیت سے اس درجہ اثر پذیر نہیں ہو سکتے کہ تمہاری صدائیں سنیں اور ان کا جواب دیں ؟

چنانچہ ایسا ھی ہوا . اس داعی حق نے انسان کی متوحش اور گم راہ روحوں کی جو تربیت کی تھی اس نے تاریخ عالم کا سب سے زیادہ عظیم الشان انقلاب پیدا کردیا . قوموں کی قومیں اور نسلوں کی نسلیں دعوت ابراھیمی پر قدم اٹھاتی رھیں اور باوجودیکہ تین ھزار برس سے زیادہ مدت گزر چکی ھے ، لیکن آج بھی ھر سال انسانوں کے بے شمار غول اس دعوت پر لبیك کہتے ہوئے دوڑتے اور معبد ابراھیمی میں جمع ہوتے ھیں (۱۵۱) .

مَثَلُ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ	جو لوگ اللہ کی راہ میں اپنا
اَمْوَالَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ	مال خرچ کرتے ہیں ان کی
كَمَثَلِ حَبَّةٍ اَنْۢبَتَتْ	نیکی (اور نیکی کی برکتوں کی)
سَبْعَ سَنَابِلَ فِيْ كُلِّ سُنْۢبُلَةٍ	مثال اس بیج کے دانے کی سی
مِّائَةُ حَبَّةٍ ۭ وَاللّٰهُ يُضٰعِفُ	ہے جو زمین میں بویا جاتا ہے
لِمَنْ يَّشَاۗءُ ۭ وَاللّٰهُ	(جب بویا گیا تھا تو صرف
وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ۝ ٢٦١	ایک دانہ تھا، لیکن جب بار آور

ہوا تو) ایک دانے سے سات بالیں پیدا ہوگئیں اور ہر بال میں سو دانے نکل آئے (یعنی خرچ کیا ایک اور بدلے میں ملے سیکڑوں) اور اللہ جس کسی کے لیے چاہتا ہے اس سے بھی دوگنا کردیتا ہے. وہ بڑی ہی وسعت رکھنے والا (اور) سب کچھ جاننے والا ہے (۱۵۲) ۲۶۱.

۲۶۱ - جہاد کا بیان ختم ہوگیا، اب یہاں سے بیان احکام کا سلسلہ ایک دوسرے حکم کی طرف متوجہ ہوتا ہے.

گزشتہ بیانات میں جس قدر احکام دیے گئے ہیں ان سب کی سچی تعمیل جبھی ہوسکتی ہے جب کہ نیکی کے لیے مال خرچ کرنے کی پوری استعداد پیدا ہوجائے. =

= وصیت ، صیام ، اکل حلال ، حج ، جہاد ، نکاح ، طلاق ، یتیموں کی خبر گیری ، عورتوں کے ساتھ حسن سلوک ، یہ تمام امور ایسے ہیں جن پر ٹھیک ٹھیک عمل وہی کرسکتا ہے جو پیسے کے عشق میں نہ مرتا ہو اور نیکی کی راہ میں مال خرچ کرنے کا ولولہ رکھتا ہو ۔ اس لیے مندرجۂ صدر احکام کے بعد خصوصیت کے ساتھ انفاق فی سبیل اللہ کے مواعظ بیان کیے گئے . یہ گویا ان سب کے لیے ایک متمم بیان ہے (۱۰۳) :

(الف) نیکی کے لیے خرچ کرنا اللہ کے لیے خرچ کرنا ہے . اب دیکھو کائنات خلقت میں خدا کا قانون مکافات کیا ہے . سو یہ بات ہر انسان دیکھ رہا ہے اگر غلے کا ایک دانہ زمین کے حوالے کردیا جائے تو وہ ایک دانے کے بدلے پورا درخت واپس کردیتی ہے . پس جس خدا کے قانون خلقت کی فیاضیوں کا یہ عالم ہے کیا وہ انسان کے عمل خیر کے بدلے اتنی فیاضی بھی نہیں دکھلائے گا جتنی فیاضی ہر دانے کے بدلے اس کی زمین دکھلا رہی ہے ؟

(ب) لیکن کام یابی کی شرط یہ ہے کہ دانہ خراب نہ ہو اور زمین میں ڈالا جائے ، پتھر کی چٹانوں پر نہ پھینک دیا جائے ، ورنہ ساری محنت اکارت جائے گی . اسی طرح خیرات کے لیے بھی ضروری ہے کہ اخلاص =

اَلَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ لَا يُتْبِعُوْنَ مَآ اَنْفَقُوْا مَنًّا وَّلَآ اَذًى لَّهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ج وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝٢٦٢ قَوْلٌ مَّعْرُوْفٌ وَّ مَغْفِرَةٌ خَيْرٌ مِّنْ صَدَقَةٍ يَّتْبَعُهَآ اَذًى ط وَاللّٰهُ غَنِيٌّ حَلِيْمٌ ۝٢٦٣

(١٥٤) جو لوگ الله کی راه میں خرچ کرتے هیں اور اس طرح خرچ کرتے هیں که اس کے بعد نه تو احسان جتاتے هیں، نه لینے والے کو (اپنے قول و فعل سے کسی طرح کا) دکھ پهنچاتے هیں تو (١٥٥) ان کے پروردگار کے حضور ان کے عمل کا اجر هے، نه تو ان کے لیے کسی طرح کا ڈر هوگا نه کسی طرح کی غمگینی ٢٦٢ ۔ سیدھے منھ سے ایك اچھا بول اور (رحم و شفقت سے) عفو و درگذر کی کوئی بات اس خیرات سے کهیں بهتر هے جس کے ساتھ خدا کے بندوں کے لیے اذیت هو ۔ اور (دیکھو! یه بات نه بھولو که) الله بے نیاز (اور) حلیم هے (١٥٦) ٢٦٣ ۔

= کے ساتھ کی جائے، یه نه هو که لینے والے پر احسان جتلایا جائے یا سخت زبانی اور بدسلوکی کی جائے۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُبْطِلُوْا	مسلمانو! اپنی خیرات کو احسان
صَدَقٰتِكُمْ بِالْمَنِّ وَالْاَذٰى ۙ	جتا کر اور لوگوں کو اذیت
كَالَّذِيْ يُنْفِقُ مَالَهٗ رِئَآءَ	پهنچا کر برباد نه کرو جس
النَّاسِ وَلَا يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ	طرح وه آدمی برباد کردیتا هے
وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ۚ فَمَثَلُهٗ	جو محض لوگوں کو دکھانے
كَمَثَلِ صَفْوَانٍ عَلَيْهِ	کے لیے مال خرچ کرتا هے
تُرَابٌ فَاَصَابَهٗ وَابِلٌ	اور الله پر اور آخرت کے دن
فَتَرَكَهٗ صَلْدًا ۚ لَا يَقْدِرُوْنَ	پر ایمان نهیں رکهتا (۱۵۷). سو
عَلٰى شَيْءٍ مِّمَّا كَسَبُوْا ۚ وَاللّٰهُ	ایسے لوگوں کی مثال ایسی هے
لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ ۝٢٦٤	جیسے (پتهر کی) ایك چٹان،

اس پر مٹی کی ته جم گئی اور اس میں بیج بویا گیا، جب زور سے پانی برسا تو (ساری مٹی مع بیج کے به گئی اور) ایك صاف اور سخت چٹان کے سوا کچھ باقی نه رها. (سو یهی حال ان ریاکاروں کا بهی هے) انهوں نے (اپنے نزدیك خیر خیرات کر کے جو کچھ بهی کمایا تها وه (ریاکاری کی وجه سے) رایگاں گیا، کچھ بهی ان کے هاتھ نه لگا. اور حقیقت یه هے که الله ان لوگوں پر

(فلاح و سعادت) کی راہ نہیں کھولتا جو کفر کی راہ اختیار کرتے ہیں ۲٦٤ ۔

۲٦٤ تا ۲٦٦ (ج) دکھاوے کے خیرات بھی اکارت جاتی ہے اور یہ برائی پچھلی برائی سے بھی سخت ہے، کیوں کہ جو شخص نیکی کو نیکی کے لیے نہیں بلکہ نام و نمود کے لیے کرتا ہے اور خدا کی جگہ انسانوں کی نگاہوں میں بڑائی چاھتا ہے وہ یقینا خدا پر سچا ایمان نہیں رکھتا ۔

(د) جو لوگ دکھاوے کے لیے نیکی کرتے ہیں ان کی مثال ایسی ہے جیسے پہاڑ کی ایک چٹان جس پر مٹی کی ایک تہ جم گئی ہو ۔ ایسی جگہ پر کتنی ہی بارش ہو ۔ لیکن کبھی سر سبز نہ ہوگی، کیوں کہ اس میں پانی سے فائدہ اٹھانے کی استعداد ہی نہیں ہے ۔ پانی جب برسے گا تو دھل دھلا کر صاف چٹان نکل آئے گی ۔

برخلاف اس کے جو لوگ اخلاص کے ساتھ خیرات کرتے ہیں ان کی مثال ایسی ہے جیسے ایک بلند اور موزوں مقام پر باغ ہو ۔ جب بارش ہوگی تو اس کی شادابی دوگنی ہو جائے گی ۔ اگر زور سے پانی نہ برسے تو ہلکی ہلکی بوندیں بھی اسے شاداب کر دیں، کیوں کہ اس میں سرسبزی و شادابی کی استعداد موجود ہے ۔ =

= اس تمثیل میں خیرات کو بارش سے اور زمین کو دل سے تشبیہ دی گئی ھے . اگر زمین ٹھیک ھے یعنی دل میں اخلاص ھے تو جس قدر بھی عمل خیر کیا جائے گا برکت اور پھل لائے گا . اگر زمین درست نہیں ھے یعنی اخلاص نہیں ھے تو پھر کتنی ھی دکھاوے کی خیر خیرات کی جائے سب رایگاں جائے گی (۱۵۸) .

اگر دل میں اخلاص ھے تو تھوڑی خیرات بھی برکت و فلاح کا موجب ھو سکتی ھے جس طرح بارش کی چند ھلکی بوندیں بھی ایك باغ کو شاداب کر سکتی ھیں .

(ھ) عالم مادی اور عالم معنوی دونوں کے احکام و قوانین یکساں ھیں . جو بوؤ گے اور جس طرح بوؤ گے ویسا ھی اور اسی طرح کا پھل بھی پاؤ گے .

(و) تم میں کون ھے جو یہ بات پسند کرے گا کہ اپنی ساری عمر باغ لگانے میں صرف کر دے اور سمجھے اس کی پیداوار بڑھاپے میں کام آئے گی . لیکن جب بڑھاپا آئے تو دیکھے کہ سارا باغ جل کر ویران ھو گیا ھے ؟ یہی حال اس انسان کا ھے جو ساری عمر دکھاوے کی نیکیاں کرتا رھتا ھے اور سمجھتا ھے عاقبت میں کام آئیں گی ، لیکن جب عاقبت کا دن آئے گا تو دیکھے گا کہ اس کی ساری محنت رایگاں گئی اور اس کی کوئی تخم ریزی بھی پھل نہ لاسکی .

وَمَثَلُ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ	(بر خلاف اس کے) جو لوگ
اَمْوَالَهُمُ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ	اپنا مال (نمود و نمایش کے لیے
اللّٰهِ وَتَثْبِيْتًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ	نہیں بلکہ) اللہ کی خوشنودی
كَمَثَلِ جَنَّةٍۢ بِرَبْوَةٍ	کی طلب میں اپنے دل کے جماؤ
اَصَابَهَا وَابِلٌ فَاٰتَتْ اُكُلَهَا	کے ساتھ خرچ کرتے ہیں تو
ضِعْفَيْنِ ۚ فَاِنْ لَّمْ يُصِبْهَا	ان کی مثال ایسی ہے جیسے ایک
وَابِلٌ فَطَلٌّ ۗ وَاللّٰهُ بِمَا	اونچی زمین پر اگایا ہوا باغ،
تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ٢٦٥	اس پر پانی برسا تو دو چند پھل

پھول پیدا ہوگئے، اگر زور سے پانی نہ برسے تو ہلکی بوندیں بھی اسے شاداب کردینے کے لیے کافی ہیں (١٥٩). اور (یاد رکھو!) تم جو کچھ بھی کرتے ہو اللہ کی نظر سے پوشیدہ نہیں ٢٦٥.

اَيَوَدُّ اَحَدُكُمْ اَنْ تَكُوْنَ	کیا تم میں سے کوئی آدمی بھی
لَهٗ جَنَّةٌ مِّنْ نَّخِيْلٍ وَّاَعْنَابٍ	یہ بات پسند کرے گا کہ اس
تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۙ	کے پاس کھجوروں کے درختوں

لَهٗ فِيۡهَا مِنۡ كُلِّ الثَّمَرٰتِ ۙ وَاَصَابَهُ الۡكِبَرُ وَلَهٗ ذُرِّيَّةٌ ضُعَفَآءُ ۖۚ فَاَصَابَهَآ اِعۡصَارٌ فِيۡهِ نَارٌ فَاحۡتَرَقَتۡ ؕ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَـكُمُ الۡاٰيٰتِ لَعَلَّكُمۡ تَتَفَكَّرُوۡنَ ع٢٦٦

٣٦
ع
٤

اور انگوروں کی بیلوں کا ایك باغ ہو، اس میں نہریں بہ رہی ہوں، نیز اس میں اور بھی ہر طرح کے پھل پھول پیدا ہوتے ہوں . پھر ایسا ہو کہ جب بڑھاپا آ جائے اور ناتوان اولاد اس آدمی کے چاروں طرف جمع ہوں تو اچانك ایك جھلستی ہوئی آندھی چلے اور (آن کی آن میں) باغ جل کر ویران ہوجائے (١٦٠)؟ اللہ ایسے ہی مثالوں کے پیرایے میں تم پر (حقیقت کی) نشانیاں واضح کردیتا ہے تاکہ غور و فکر سے کام لو ٢٦٦ .

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡۤا اَنۡفِقُوۡا مِنۡ طَيِّبٰتِ مَا كَسَبۡتُمۡ وَمِمَّاۤ اَخۡرَجۡنَا لَـكُمۡ مِّنَ الۡاَرۡضِ ۖ وَلَا تَيَمَّمُوا

مسلمانو! جو کچھ تم نے (محنت مزدوری یا تجارت سے) کمائی کی ہو اس میں سے خرچ کرو یا جو کچھ ہم تمہارے لیے زمین

الْخَبِيْثَ مِنْهُ تُنْفِقُوْنَ	میں پیدا کر دیتے ہیں اس میں
وَلَسْتُمْ بِاٰخِذِیْهِ اِلَّآ اَنْ	سے نکالو ، کوئی صورت ہو
تُغْمِضُوْا فِیْهِ ؕ وَاعْلَمُوْٓا	لیکن چاہیے کہ خدا کی راہ میں
اَنَّ اللّٰهَ غَنِیٌّ حَمِیْدٌ ۝ ۲٦۷	خیرات کرو تو اچھی چیز

خیرات کرو . ایسا نہ کرو کہ فصل کی پیداوار میں سے کسی چیز کو ردی اور خراب دیکھ کر خیرات کردو (کہ بے کار کیوں جائے ، خدا کے نام پر نکال دیں) حالانکہ اگر ویسی ہی چیز تمہیں دی جائے تو تم کبھی اسے خوش دلی سے لینے والے نہیں ، مگر ہاں (جان بوجھ کر) آنکھیں بند کر لو (تو دوسری بات ہے) (۱٦۱) یاد رکھو! اللہ کی ذات بے نیاز اور ساری ہی ستایشوں سے ستودہ ہے (اسے تمہاری کسی چیز کی احتیاج نہیں ، مگر تم اپنی سعادت و نجات کے لیے عمل خیر کے محتاج ہو) ۲٦۷ .

---

۲٦۷ - (ز) ایسا نہ ہو کہ جو چیز نکمی اور بے کار ہو اسے خیرات کے نام سے محتاجوں کو دے دو اور سمجھو کہ اس طرح تم نے ثواب کما لیا . اگر تمہیں کوئی ایسی چیز دے دے تو تم اسے لینا پسند کرو گے؟ پھر اگر اپنے نفس کے لیے نکمی چیز لینا پسند نہیں کرتے تو اپنے محتاج بھائیوں کے لیے کیوں پسند کرتے ہو ؟ دوسروں کے ساتھ وہی کرو جو تم چاہتے ہو کہ تمہارے ساتھ کیا جائے .

اَلشَّيْطٰنُ يَعِدُكُمُ الْفَقْرَ	شيطان تمھیں مفلسی سے ڈراتا
وَيَأْمُرُكُمْ بِالْفَحْشَآءِ ۚ	ہے اور برائیوں کی ترغیب دیتا
وَاللّٰهُ يَعِدُكُمْ مَّغْفِرَةً	ہے ، لیکن اللہ تمھیں ایسی راہ
مِّنْهُ وَفَضْلًا ۗ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ	کی طرف بلاتا ہے جس میں
عَلِيْمٌ ۖۚ ٢٦٨ يُّؤْتِي الْحِكْمَةَ	اس کی مغفرت اور اس کے
مَنْ يَّشَآءُ ۚ وَمَنْ يُّؤْتَ	فضل و کرم کا وعدہ ہے (١٦٢)
الْحِكْمَةَ فَقَدْ اُوْتِيَ خَيْرًا	اور (یاد رکھو !) اللہ وسعت
كَثِيْرًا ۗ وَمَا يَذَّكَّرُ اِلَّآ	رکھنے والا (اور) سب کچھ
اُولُوا الْاَلْبَابِ ٢٦٩	جاننے والا ہے ٢٦٨ . وہ جسے

چاھتا ہے حکمت دے دیتا ہے اور جس کسی کو حکمت مل گئی تو (یقین کرو!) اس نے بڑی ھی بھلائی پا لی . اور نصیحت حاصل نہیں کرتے مگر وھی لوگ جو عقل و بصیرت رکھنے والے ھیں٢٦٩ .

٢٦٩ - (ح) انسان میں ایسی سمجھ بوجھ کا پیدا ھو جانا کہ دنیا کے ظاھری اور نمایشی فائدوں ھی میں پھنس کر نہ رہ جائے، بلکہ حقیقی نفع و نقصان کو سمجھ سکے اور اچھائی اور برائی کی راھوں کا شناسا ھو جائے ، =

وَمَآ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ نَّفَقَةٍ اَوْ نَذَرْتُمْ مِّنْ نَّذْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُهٗ ؕ وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ ۝ ۲۷۰

اور (دیکھو!) خیرات کی قسم میں سے تم جو کچھ بھی خرچ کرو یا خدا کی نذر ماننے کے طور پر جو کچھ بھی نکالنا چاہو تو (یہ بات یاد رکھو کہ) اللہ کے علم سے وہ پوشیدہ نہیں ہے (۱٦۳) اور جو معصیت کرنے والے ہیں تو انہیں (خدا کی پکڑ سے بچانے میں) کوئی مددگار نہیں ملے گا ۲۷۰۔

اِنْ تُبْدُوا الصَّدَقٰتِ فَنِعِمَّا هِيَ ۚ وَاِنْ تُخْفُوْهَا وَتُؤْتُوْهَا الْفُقَرَآءَ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ؕ وَيُكَفِّرُ عَنْكُمْ مِّنْ سَيِّاٰتِكُمْ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ۝ ۲۷۱

اگر تم (بغیر اس کے کہ دل میں نام و نمود کی خواهش ہو) کھلے طور پر خیرات کرو تو یہ بھی اچھی بات ہے، اگر پوشیدہ رکھو اور محتاجوں کو دے دو تو اس میں تمہارے

= ان باتوں میں سے ہے جسے قرآن حکمت سے تعبیر کرتا ہے اور جسے حکمت مل گئی تو اس نے زندگی کی بہت بڑی برکت پائی۔

لیے بڑی ہی بہتری ہے ، یہ تمہارے گناہوں کو تم سے دور کر دے گی ۔ اور (یاد رکھو !) تم جو کچھ بھی کرتے ہو خدا کے علم سے پوشیدہ نہیں ، وہ ہر بات کی خبر رکھنے والا ہے ۲۷۱ ۔

لَيْسَ عَلَيْكَ هُدٰىهُمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَهْدِىْ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ خَيْرٍ فَلِاَنْفُسِكُمْ ؕ وَمَا تُنْفِقُوْنَ اِلَّا ابْتِغَآءَ وَجْهِ اللّٰهِ ؕ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ

(اے پیغمبر !) تم پر کچھ اس بات کی ذمے داری نہیں کہ لوگ ہدایت قبول ہی کرلیں (تمہارا کام) صرف راہ دکھا دینا ہے) ، یہ کام اللہ کا ہے

۲۷۱ - (ط) دکھاوے کی خیرات سے روکا گیا ہے مگر اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ جب تک چوری چھپے خیرات نہ کرسکو خیرات کرو ہی نہیں ، یا خواہ مخواہ پوشیدگی میں تکلف کرو کہ یہ تکلف بجائے خود عمل خیر سے مانع ہو جائے ۔ مطلب یہ ہے کہ دل میں اخلاص ہونا چاہیے اور اپنی جانب سے کوئی بات دکھاوے اور نمایش کی نہیں کرنی چاہیے ۔

(ی) خیرات کرنا خدا پرستی کا نتیجہ ہے ۔ اس میں نہ تو کسی پر احسان کرنا ہے ، نہ کسی سے تحسین و تشکر کی توقع رکھنی ہے ۔

خَيْرٍ يُوَفَّ اِلَيْكُمْ وَ اَنْتُمْ لَا تُظْلَمُوْنَ ۲۷۲

جسے چاہے راہ پر لگادے (پس تم لوگوں سے کہہ دو)

جو کچھ بھی تم خیرات کرو گے تو (اس کا فائدہ کچھ مجھے نہیں مل جائے گا اور نہ کسی دوسرے پر اس کا احسان ہوگا) خود اپنے ہی فائدے کے لیے کرو گے۔ اور تمہارا خرچ کرنا اسی غرض کے لیے ہے کہ اللہ کی رضاجوئی کی راہ میں خرچ کرو (۱٦٤)۔ اور (پھر یہ بات بھی یاد رکھو کہ) جو کچھ تم خیرات کرو گے تو (خدا کا قانون یہ ہے کہ) اس کا بدلا پوری طرح تمہیں دے دے گا (۱٦٥) تمہاری حق تلفی نہ ہوگی ۲۷۲۔

لِلْفُقَرَآءِ الَّذِيْنَ اُحْصِرُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ ضَرْبًا فِي الْاَرْضِ ز يَحْسَبُهُمُ الْجَاهِلُ اَغْنِيَآءَ مِنَ التَّعَفُّفِ ج تَعْرِفُهُمْ بِسِيْمٰهُمْ ج لَا يَسْئَلُوْنَ النَّاسَ اِلْحَافًا ط وَ مَا تُنْفِقُوْا

خیرات تو ان حاجت مندوں کا حق ہے جو (دنیا کے کام دھندوں سے الگ ہو کر) اللہ کی راہ میں گھر کر بیٹھ رہے ہیں (یعنی صرف اسی کام کے ہو رہے ہیں)۔ انہیں یہ طاقت نہیں کہ (معیشت کی

مِنْ خَيْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِيْمٌ ۲۷۳ ع

ڈھونڈھ میں) نکلیں اور دوڑ دھوپ کریں. (پھر باوجود فقر وفاقے کے ان کی خودداری کا یہ حال ہے کہ) ناواقف آدمی دیکھے تو خیال کرے انہیں کسی طرح کی احتیاج نہیں. تم ان کے چہرے دیکھ کر ان کی حالت جان سکتے ہو، لیکن وہ لوگوں کے پیچھے پڑ کر کبھی سوال کرنے والے نہیں. اور (یاد رکھو!) تم جو کچھ بھی نیکی کی راہ میں خرچ کروگے تو اللہ اس کا علم رکھنے والا ہے ۲۷۳.

۳۷ ع ۰ ۳

۲۷۳ - (ك) خیرات کا ایك ضروری مصرف ایسا تھا جس کی طرف ظاہر بیں نگاہوں کی توجہ نہیں ہوسکتی تھی یعنی ان لوگوں کی مدد کرنا جو دنیا کا کام دھندا چھوڑ کر راہ حق کی خدمت کے لیے وقف ہوگئے ہیں. نہ تو انہیں تجارت کی مقدرت ہے نہ کوئی دوسرا وسیلۂ معاش رکھتے ہیں. شب و روز دین و ملت کی خدمت میں مشغول رہتے ہیں. حالت ان کی حاجت مندوں کی ہے مگر صورت بے نیازوں کی. چوں کہ ایسے افراد خیر کی خبر گیری جماعت کا ضروری فرض تھا اس لیے خصوصیت کے ساتھ اس پر توجہ دلائی.

(ل) لوگ عموماً انہیں لوگوں کو خیرات کا مستحق =

اَلَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ	(غرضیکہ) جو لوگ رات
بِالَّيْلِ وَ النَّهَارِ سِرًّا وَّ عَلَانِيَةً	کی تاریکی میں اور دن کی روشنی
فَلَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ	میں پوشیدہ طور پر اور کھلے
وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ	طور پر اپنا مال خرچ کرتے
يَحْزَنُوْنَ ۞ ٢٧٤ اَلَّذِيْنَ	ھیں تو یقینا ان کے پروردگار
يَاْكُلُوْنَ الرِّبٰوا لَا يَقُوْمُوْنَ	کے حضور ان کا اجر ھے ،
اِلَّا كَمَا يَقُوْمُ الَّذِىْ	نہ تو ان کے لیے (عذاب کا)
يَتَخَبَّطُهُ الشَّيْطٰنُ مِنَ	ڈر ھوگا نہ (نامرادی کی)

= سمجھتے ھیں جو بھیک مانگنے میں چست و چالاک ھوتے ھیں . لیکن ایک خود دار حاجت مند کو کوئی نہیں پوچھتا . حالانکہ سب سے زیادہ مستحق ایسے ھی لوگ ھیں .

(م) ضمنا اس بات کی طرف بھی اشارہ کردیا کہ جس طرح دینے والوں کو چاھیے ڈھونڈھ ڈھونڈھ کر دیں ، اسی طرح لینے والوں کو چاھیے سوال کرکے اپنی خود داری و عفت تاراج نہ کریں . ان کی شان یہ ھونی چاھیے کہ بے نیاز رھیں ، لوگوں کا فرض یہ ھونا چاھیے کہ بے مانگے مدد کریں .

اَلْمَسِّ ۭ ذٰلِكَ بِاَنَّھُمْ قَالُوْٓا اِنَّمَا الْبَيْعُ مِثْلُ الرِّبٰوا ۘ وَاَحَلَّ اللّٰهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبٰوا ۭ فَمَنْ جَاۗءَهٗ مَوْعِظَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ فَانْتَهٰى فَلَهٗ مَا سَلَفَ ۭ وَاَمْرُهٗٓ اِلَى اللّٰهِ ۭ وَمَنْ عَادَ فَاُولٰۗىِٕكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ ھُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۲۷۵

غمگینی ۲۷۴ . جو لوگ (حاجت مندوں کی مدد کرنے کی جگہ الٹا ان سے) سود لیتے ہیں اور اس سے اپنا پیٹ پالتے ہیں وہ یاد رکھیں ان کے ظلم و ستم کا نتیجہ ان کے آگے آنے والا ہے . وہ) کھڑے نہیں ہوسکیں گے مگر اس آدمی کا سا کھڑا ہونا جسے شیطان کی چھوت نے باؤلا کر دیا ہو (یعنی مرگی کا روگی ہو) . یہ اس لیے ہوگا کہ انہوں نے (سود کے ناجائز ہونے سے انکار کیا اور) کہا " خرید و فروخت کرنا ایسا ہی ہے جیسے قرض دے کر سود لینا " حالانکہ خرید و فروخت کو تو خدا نے حلال ٹھہرایا ہے اور سود کو حرام (دونوں باتیں ایک طرح کی کیسے ہوسکتی ہیں ؟) سو اب جس کسی کو اس کے پروردگار کی یہ نصیحت پہنچ گئی اور وہ آئندہ سود لینے سے رک گیا تو جو کچھ پہلے لے چکا ہے وہ اس کا ہوچکا (۱۶۶)

اس کا معاملہ خدا کے حوالے ہے ۔ لیکن جو کوئی باز نہ آیا تو وہ دوزخی گروہ میں سے ہے ، ہمیشہ عذاب میں رہنے والا ۲۷۵ .

۲۷۵ - (ن) نیکی کی راہ میں خرچ کرنے کی استعداد نشو و نما نہیں پاسکتی تھی اگر اس کا حکم دیتے ہوئے ان باتوں سے بھی روك نہ دیا جاتا جو ٹھیك ٹھیك اس کی ضد ہیں . پس انفاق فی سبیل اللہ کے حکم کے ساتھ ہی سود کی بھی ممانعت کردی گئی جو دنیا کی تمام قوموں کی طرح عرب میں بھی رائج تھا .

دین حق انسان میں باہمی محبت و ہمدردی پیدا کرنی چاہتا ہے . اسی لیے اس نے خیرات کا حکم دیا کہ ایك انسان دوسرے انسان کی حاجت روائی کرے اور اس کی احتیاج کو اپنی احتیاج سمجھے. لیکن سود خواری کی ذہنیت بالکل اس کی ضد ہے. سود خوار ایك انسان کو حاجت مند دیکھتا ہے تو اس کی مدد کا جذبہ اس میں پیدا نہیں ہوتا بلکہ چاہتا ہے اس کی احتیاج اور بے بسی سے اپنا کام نکال لے اور اس کی محتاجی کو اپنی دولت مندی کا ذریعہ بنائے . خود غرضی کا یہ جذبہ اگر بے روك بڑھتا رہے تو پھر اس حد تك پہنچ جاتا ہے کہ انسان میں انسانی ہمدردی کی بو باس تك باقی نہیں رہتی ، ایك بے رحم اور بے پناہ درندہ بن کر رہ جاتا ہے قرآن نے اسی حالت کو مرگی =

يَمْحَقُ اللّٰهُ الرِّبٰوا وَيُرْبِي الصَّدَقٰتِ ؕ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ كُلَّ كَفَّارٍ اَثِيْمٍ ۲۷۶

الله سود کو مٹاتا اور خیرات کو بڑھاتا ہے (۱۶۷) اور (یاد رکھو!) تمام ایسے لوگوں کو جو نعمت الٰہی کے ناسپاس اور نا فرمان ہیں اس کی پسندیدگی حاصل نہیں ہوسکتی ۲۷۶ .

= کے مرض سے تشبیہ دی ہے جسے عربی میں شیطان کی مس سے تعبیر کرتے تھے یعنی زر پرستی کے جوش سے تمام انسانی احساسات فنا ہوجاتے ہیں اور پیسے کے پیچھے پاگل ہوکر رہ جاتا ہے .

علاوہ بریں سود کا طریقہ سرمایہ داری کی راہوں کو کھولتا اور بڑھاتا ہے اور اسلام کا رخ اس کے خلاف ہے . وہ دولت کو پھیلانا چاہتا ہے ، چنانچہ " یمحق اللہ الربوا و یربی الصدقٰت " کہہ کر سود کی ممانعت کی علت ظاہر کردی . دین حق کا مقصد یہ ہے کہ سود کو مٹائے . خیرات کے جذبے کو ترقی دے . اگر خیرات کا جذبہ پوری طرح ترقی کر جائے تو سوسائٹی کا کوئی فرد محتاج و مفلس ہو ہی نہیں سکتا .

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا	جو لوگ اللہ پر ایمان رکھتے ھیں
الصّٰلِحٰتِ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ	اور ان کے کام بھی اچھے ھیں ،
وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ لَهُمْ اَجْرُهُمْ	نیز نماز قائم کرتے اور زکوٰۃ
عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ وَلَا خَوْفٌ	ادا کرتے ھیں تو بلا شبہ ان کے
عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝ ٢٧٧	پروردگار کے حضور ان کا اجر
يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ	ھے ، نہ تو ان کے لیے کسی
وَذَرُوْا مَا بَقِيَ مِنَ الرِّبٰوا	طرح کا ڈر ھو سکتا ھے نہ
اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝ ٢٧٨	کسی طرح کی غمگینی ٢٧٧ ۔
فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا فَاْذَنُوْا	مسلمانو! اگر فی الحقیقت تم
بِحَرْبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ۚ	خدا پر ایمان رکھتے ھو تو اس
وَاِنْ تُبْتُمْ فَلَكُمْ رُءُوْسُ	سے ڈرو اور جس قدر سود
اَمْوَالِكُمْ ۚ لَا تَظْلِمُوْنَ	مقروضوں کے ذمے باقی رہ گیا
وَلَا تُظْلَمُوْنَ ۝ ٢٧٩	ھے اسے چھوڑ دو ٢٧٨ ۔ اگر

تم نے ایسا نہ کیا (١٦٨) تو پھر اللہ اور اس کے رسول سے جنگ

کرنے کے لیے تیار ہو جاؤ (کیوں کہ ممانعت کے صاف صاف حکم کے بعد اس کی خلاف ورزی کرنا اللہ اور اس کے رسول کے بر خلاف جنگ آزما ہو جانا ہے). اور اگر (اس باغیانہ روش سے) توبہ کرتے ہو تو پھر تمہارے لیے (یہ حکم ہے کہ) اپنی اصلی رقم (لے لو اور سود چھوڑ دو). نہ تو تم کسی پر ظلم کرو نہ تمہارے ساتھ ظلم کیا جائے ۲۷۹.

وَاِنْ كَانَ ذُوْ عُسْرَةٍ فَنَظِرَةٌ	اور اگر ایسا ہو کہ ایک مقروض
اِلٰى مَيْسَرَةٍ ؕ وَاَنْ تَصَدَّقُوْا	تنگ دست ہے (اور فوراً قرض
خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ	ادا نہیں کر سکتا) تو چاہیے کہ
تَعْلَمُوْنَ ۲۸۰	اسے فراخی حاصل ہونے تک

مہلت دی جائے. اور اگر تم سمجھ رکھتے ہو تو تمہارے لیے بہتری کی بات تو یہ ہے کہ (ایسے تنگ دست بھائی کو) اس کا قرض بطور خیرات بخش دو ۲۸۰.

وَاتَّقُوْا يَوْمًا تُرْجَعُوْنَ	اور (دیکھو!) اس دن (کی
فِيْهِ اِلَى اللّٰهِ ۖ ثُمَّ تُوَفّٰى	پرسش) سے ڈرو جب کہ تم
كُلُّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ وَهُمْ	اللہ کے حضور لوٹائے جاؤ گے
لَا يُظْلَمُوْنَ ۲۸۱ ع	اور پھر ایسا ہو گا کہ ہر جان

۳۸ ع ۶

نے (اپنے عمل سے) جو کچھ کمایا ہے اس کا بدلا پورا پورا اسے
مل جائے گا، یہ نہ ہوگا کہ کسی کی بھی حق تلفی ہو ۲۸۱ .

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا
تَدَايَنْتُمْ بِدَيْنٍ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى
فَاكْتُبُوْهُ ؕ وَلْيَكْتُبْ
بَّيْنَكُمْ كَاتِبٌۢ بِالْعَدْلِ ۠
وَلَا يَاْبَ كَاتِبٌ اَنْ يَّكْتُبَ
كَمَا عَلَّمَهُ اللّٰهُ فَلْيَكْتُبْ ۚ
وَلْيُمْلِلِ الَّذِيْ عَلَيْهِ الْحَقُّ
وَلْيَتَّقِ اللّٰهَ رَبَّهٗ وَلَا يَبْخَسْ
مِنْهُ شَيْــًٔا ؕ فَاِنْ كَانَ الَّذِيْ
عَلَيْهِ الْحَقُّ سَفِيْهًا اَوْ ضَعِيْفًا
اَوْ لَا يَسْتَطِيْعُ اَنْ يُّمِلَّ
هُوَ فَلْيُمْلِلْ وَلِيُّهٗ بِالْعَدْلِ ؕ

مسلمانو! جب کبھی ایسا ہو کہ
تم خاص میعاد کے لیے ادھار
لینے دینے کا معاملہ کرو تو
چاہیے کہ لکھا پڑھی کر لو
اور تمہارے درمیان ایک
لکھنے والا ہو جو دیانت داری
کے ساتھ دستاویز قلم بند کر دے.
لکھنے والے کو اس سے
گریز نہیں کرنا چاہیے کہ جس
طرح اللہ نے اسے (دیانت داری
کے ساتھ لکھنا) بتلا دیا ہے
اس کے مطابق لکھ دے، اسے

وَاسْتَشْهِدُوْا شَهِيْدَيْنِ مِنْ	لکھ دینا چاھیے . لکھا پڑھی
رِّجَالِكُمْ ۚ فَاِنْ لَّمْ يَكُوْنَا	اس طرح ھو کہ جس کے ذمے
رَجُلَيْنِ فَرَجُلٌ وَّ امْرَاَتٰنِ	دینا ھے وہ مطلب بولتا جائے
مِمَّنْ تَرْضَوْنَ مِنَ الشُّهَدَآءِ	(اور کاتب لکھتا جائے) .
اَنْ تَضِلَّ اِحْدٰىهُمَا فَتُذَكِّرَ	اور چاھیے کہ ایسا کرتے ھوے
اِحْدٰىهُمَا الْاُخْرٰى ؕ وَلَا يَاْبَ	اپنے پروردگار کا دل میں خوف
الشُّهَدَآءُ اِذَا مَا دُعُوْا ؕ	رکھے جو کچھ اس کے ذمے آتا
وَلَا تَسْئَمُوْٓا اَنْ تَكْتُبُوْهُ	ھے اس میں کسی طرح کی کمی
صَغِيْرًا اَوْ كَبِيْرًا اِلٰٓى اَجَلِهٖ ؕ	نہ کرے، ٹھیک ٹھیک لکھوادے
ذٰلِكُمْ اَقْسَطُ عِنْدَ اللّٰهِ	اگر ایسا ھو کہ جس کے ذمے
وَاَقْوَمُ لِلشَّهَادَةِ وَاَدْنٰٓى اَلَّا	دینا ھے وہ بےعقل ھو یا ناتوان
تَرْتَابُوْٓا اِلَّآ اَنْ تَكُوْنَ	ھو (یعنی لین دین اور معاملے
تِجَارَةً حَاضِرَةً تُدِيْرُوْنَهَا	کی سمجھ نہ رکھتا ھو) یا اس

بَيْنَكُمْ فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ	کی استعداد نه رکھتا هو که خود
جُنَاحٌ اَلَّا تَكْتُبُوْهَا ؕ	کہے اور لکھوائے تو اس
وَاَشْهِدُوْٓا اِذَا تَبَايَعْتُمْ ۪	صورت میں چاهیے اس کی
وَلَا يُضَآرَّ كَاتِبٌ وَّلَا شَهِيْدٌ ؕ	جانب سے اس کا سرپرست
وَاِنْ تَفْعَلُوْا فَاِنَّهٗ فُسُوْقٌۢ	دیانت داری کے ساتھ مطلب
بِكُمْ ؕ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ	بولتا جائے . اور (جو دستاویز
وَيُعَلِّمُكُمُ اللّٰهُ ؕ وَاللّٰهُ بِكُلِّ	لکھی جائے اس پر) اپنے
شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۝۲۸۲	آدمیوں میں سے دو آدمیوں

کو گواہ کرو . اگر دو مرد نه هوں تو پھر ایک مرد (کے بدلے) دو عورتیں (۱۶۹) جنهیں تم گواہ کرنا پسند کرو . اگر (گواهی دیتے هوئے) ایک بھول جائے گی دوسری یاد دلادے گی. اور جب گواہ طلب کیے جائیں تو گواهی دینے سے بچنا نه چاهیں (۱۷۰) . اور معامله چھوٹا هو یا بڑا جب تك میعاد باقی هے دستاویز لکھنے میں کاهلی نه کرو . الله کے نزدیك اس

میں تمہارے لیے انصاف کی زیادہ مضبوطی ہے ، شہادت کو اچھی طرح قائم رکھنا ہے اور اس بات کا حتی الامکان بندوبست کردینا ہے کہ (آیندہ) شك و شبہ میں نہ پڑو . ہاں ، اگر ایسا ہو کہ نقد (لین دین) کا کاروبار ہو جسے تم (ہاتھوں ہاتھ) لیا دیا کرتے ہو تو ایسی حالت میں کوئی مضائقہ نہیں اگر لکھا پڑھی نہ کی جائے . لیکن (تجارتی کاروبار میں بھی) سودا کرتے ہوئے گواہ کرلیا کرو (تاکہ خرید و فروخت کی نوعیت اور شرائط کے بارے میں بعد کو کوئی جھگڑا نہ ہوجائے) . اور کاتب اور گواہ کو کسی طرح کا نقصان نہ پہنچایا جائے (یعنی اس کا موقع نہ دیا جائے کہ اہل غرض ان پر دباؤ ڈالیں اور سچی بات کے اظہار سے مانع ہوں) اگر تم نے ایسا کیا تو یہ تمہارے لیے گناہ کی بات ہوگی . اور چاہیے کہ (ہر حال میں) اللہ سے ڈرتے رہو ، وہ تمہیں (فلاح و سعادت کے طریقے) سکھاتا ہے اور وہ ہر چیز کا علم رکھنے والا ہے ۲۸۲ .

۲۸۲ - چوں کہ سود کے ذکر سے لین دین کا معاملہ چھڑ گیا تھا اس لیے اس کے ضروری احکام بھی بیان کردیے گئے اور اس بارے میں لوگوں کی جہالت =

= اور بد معاملگی سے جو مفاسد پھیل گئے تھے ان کا ازالہ کر دیا گیا :

۱- لین دین جس قدر ہو لکھا پڑھی کے ساتھ ہو ، محض زبانی نہ ہو ۔

۲- ہر طرح کے لین دین کے لیے دو گواہوں کا ہونا ضروری ہے ۔

۳- اگر کوئی فریق نا بالغ یا بے سمجھ ہو تو اس کی جانب سے اس کا سرپرست وکالت کرے ۔

٤- کاتب کا فرض ہے کہ دیانت داری کے ساتھ اپنا فرض انجام دے ۔

٥- گواہوں کو گواہی دینے سے انکار نہیں کرنا چاہیے ۔ گواہی کا چھپانا معصیت ہے ۔

٦- اس کا بندوبست کرنا چاہیے کہ کاتب اور گواہ کو اہل غرض نقصان نہ پہنچاسکیں ، ورنہ نظام شہادت درہم برہم ہو جائے گا ۔

۷- اگر دو مرد گواہ نہ مل سکیں تو ایک مرد کے بدلے دو عورتیں گواہ ہو جائیں ، ایک بھول جائے گی تو دوسری یاد دلا دے گی ۔

وَاِنْ كُنْتُمْ عَلٰى سَفَرٍ وَّلَمْ تَجِدُوْا كَاتِبًا فَرِهٰنٌ مَّقْبُوْضَةٌ ؕ فَاِنْ اَمِنَ بَعْضُكُمْ بَعْضًا فَلْيُؤَدِّ الَّذِى اؤْتُمِنَ اَمَانَتَهٗ وَلْيَتَّقِ اللّٰهَ رَبَّهٗ ؕ وَلَا تَكْتُمُوا الشَّهَادَةَ ؕ وَمَنْ يَّكْتُمْهَا فَاِنَّهٗۤ اٰثِمٌ قَلْبُهٗ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِيْمٌ ع ۲۸۳

اور اگر تم سفر میں هو اور (ایسی حالت هو که با قاعده لکھا پڑھی کرنے کے لیے) کوئی کاتب نه ملے تو اس صورت میں ایسا هو سکتا هے که کوئی چیز گرو رکھ کر اس کا قبضه (قرض دینے والے کو) دے دیا جائے. پھر اگر ایسا هو که تم میں سے ایك آدمی دوسرے کا اعتبار کرے تو جس کا اعتبار کیا گیا هے (یعنی جس کا اعتبار کر کے گرو کی چیز اس کی امانت میں دے دی گئی هے) وه (قرض کی رقم لے کر مقروض کی) امانت واپس کر دے اور (اس بارے میں) اپنے پروردگار (کی پوچھ گچھ) سے بے خوف نه هو. اور (دیکھو!) ایسا نه کرو که گواهی چھپاؤ (اور کسی کے خوف یا طمع سے حقیقت کا اظهار نه کرو). جو کوئی گواهی چھپائے گا وه اپنے

دل میں گنہ گار ہوگا (اگرچہ بظاہر لوگ اس کے جرم سے واقف نہ ہوں اور اسے بے گناہ سمجھیں). اور (یاد رکھو!) تم جو کچھ بھی کرتے ہو اللہ کے علم سے پوشیدہ نہیں ۲۸۳.

لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۚ وَاِنْ تُبْدُوْا مَا فِيْٓ اَنْفُسِكُمْ اَوْ تُخْفُوْهُ يُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللّٰهُ ۚ فَيَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ ۚ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝ ۲۸٤	آسمان اور زمین میں جو کچھ ہے سب اللہ ہی کے لیے ہے. جو کچھ تمہارے دلوں میں ہے تم اسے ظاہر کرو یا پوشیدہ رکھو، ہر حال میں اللہ جاننے والا ہے، وہ تم سے ضرور

اس کا حساب لے گا (۱۷۱). اور پھر یہ اسی کے ہاتھ ہے کہ جسے چاہے بخش دے، جسے چاہے عذاب دے، وہ ہر بات پر قادر ہے ۲۸٤.

---

۲۸۳ - (ح) رهن یعنی کوئی چیز گرو رکھ کر قرض لینے اور دینے کا حکم. مرهون چیز مالک کی چیز ہے، قرض دینے والے کے لیے جائز نہیں کہ اس کی واپسی سے انکار کرے.

اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مِنْ رَّبِّهٖ وَالْمُؤْمِنُوْنَ ؕ كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ ۟ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ ۟ وَقَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا ۫ غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ ۲۸۵	اللهؐ کا رسول اس (کلام) پر ایمان رکھتا ھے جو اس کے پروردگار کی طرف سے اس پر نازل ھوا ھے اور جو لوگ (دعوت حق پر) ایمان لائے ھیں وہ بھی اس پر ایمان رکھتے ھیں.

یہ سب اللہ پر، اس کے فرشتوں پر، اس کی کتابوں پر، اس کے رسولوں پر ایمان لائے ھیں. (ان کے ایمان کا دستور العمل یہ ھے کہ وہ کہتے ھیں): ھم اللہ کے رسولوں میں سے کسی کو دوسرے سے جدا نہیں کرتے (کہ اسے مانیں دوسروں کو نہ مانیں، یا سب کو مانیں مگر کسی ایک سے انکار کر دیں. ھم خدا کے تمام رسولوں کی یکساں طور پر تصدیق کرنے والے ھیں). اور (یہ وہ لوگ ھیں کہ جب انہیں داعی حق نے پکارا تو) انہوں نے کہا: خدایا! ھم نے تیرا حکم سنا اور ھم نے تیرے آگے اطاعت کا سر جھکا دیا، تیری مغفرت ھمیں نصیب ھو. خدایا! ھم سب کو تیری ھی طرف (بالآخر) لوٹنا ھے ۲۸۵ .

---

۲۸۵ - سورت کا اختتام اور دین حق کے اعتقاد =

لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا ۭ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ ۭ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَآ اِنْ نَّسِيْنَآ اَوْ اَخْطَاْنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَآ اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ ۚ وَاعْفُ عَنَّا وقفه وَاغْفِرْ لَنَا وقفه وَارْحَمْنَا وقفه اَنْتَ مَوْلٰىنَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ۲۸۶ ع

اللہ کسی جان پر اس کی طاقت سے زیادہ ذمے داری نہیں ڈالتا ہر جان کے لیے وہی ہے جیسی کچھ اس کی کمائی ہے۔ جو کچھ اسے پانا ہے وہ بھی اس کی کمائی سے ہے اور جس کے لیے اسے جواب دہ ہونا ہے وہ بھی اس کی کمائی ہے۔ (پس ایمان والوں کی صدائے حال یہ ہوتی ہے کہ) خدایا! اگر ہم سے (سعی و عمل میں) بھول چوک ہو جائے تو اس کے

٤٠
ع
٨

= وعمل کا خلاصہ۔ سورت کی ابتدا بھی اسی سے ہوئی تھی اور اختتام بھی اسی پر ہوتا ہے۔

لیے نہ پکڑیو اور ہمیں بخش دیجیو . خدایا ! ہم پر بندھنوں اور گرفتاریوں کا بوجھ نہ ڈالیو جیسا ان لوگوں پر ڈالا تھا جو ہم سے پہلے گزر چکے ہیں . خدایا ! ایسا بوجھ ہم سے نہ اٹھوائیو جس کے اٹھانے کی ہم (ناتوانوں) میں سکت نہ ہو . خدایا ! ہم سے در گذر کر . خدایا ! ہم پر رحم کر . خدایا ! تو ہی ہمارا مالک و آقا ہے ، پس ان (ظالموں) کے مقابلے میں جن کا گروہ کفر کا گروہ ہے ہماری مدد فرما ۲۸۶ .

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

آل عمرن - ۳

مدنية و هي مائتا اية

مدنی، ۲۰۰ آیتیں

بسم الله الرحمن الرحيم

الٓمّٓ ۱ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ ۲

الف لام میم ۱ . الله کے سوا کوئی معبود نہیں. کوئی نہیں مگر اسی کی ایک ذات " الحی " (یعنی زندہ کہ اس کے لیے زوال و فنا نہیں) " القیوم " (کہ کائنات ہستی کی ہر چیز اس سے قائم ہے، وہ اپنے قیام کے لیے کسی کا محتاج نہیں) ۲

---

۲ ـ الله " الحی " ہے یعنی زندہ ہے . اس کے لیے فنا و زوال نہیں، " القیوم " ہے یعنی ہر چیز اس سے قائم ہے، وہ اپنے قیام کے لیے کسی کا محتاج نہیں . اس کے حی و قیوم ہونے کا مقتضیٰ یہی تھا کہ انسان کی زندگی و قیام کی تمام احتیاجات مہیا کر دے. احتیاجات دو طرح کی ہیں : جسمانی اور روحانی . اس نے جس طرح پہلی کا انتظام کیا اسی طرح دوسری کا بھی سرو سامان کیا .

نَزَّلَ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ
مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ
وَاَنْزَلَ التَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ ۝۳ لا
مِنْ قَبْلُ هُدًى لِّلنَّاسِ
وَاَنْزَلَ الْفُرْقَانَ ۝ اِنَّ الَّذِيْنَ
كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ لَهُمْ
عَذَابٌ شَدِيْدٌ ۝ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ
ذُو انْتِقَامٍ ۝٤

اسی نے تم پر سچائی کے ساتھ "الکتاب" نازل کی (یعنی قرآن نازل کیا) اس سے پہلے جس قدر کتابیں نازل ہو چکی ہیں، ان سب کی تصدیق کرتی ہوئی آئی ہے (ان سے الگ نہیں ہے) اور اسی (حی و قیوم ذات) نے اس سے پہلے لوگوں کی ھدایت کے لیے تورات اور انجیل نازل کی تھی ۳. نیز اس نے "الفرقان" (یعنی نیک و بد اور حق و باطل میں امتیاز کرنے والی قوت) بھی نازل فرمائی. جو لوگ الله کی آیتوں سے انکار کرتے ھیں (اور حق کو چھوڑ کر باطل کا ساتھ دیتے ھیں) تو (یاد رکھیں!) انھیں (پاداش عمل میں) سخت عذاب ملنے والا ھے اور الله سب پر غالب اور (مجرموں کو) سزا دینے والا ھے ٤.

---

۳ - روحانی احتیاجات کے لیے انسان کو دو چیزیں دی گئیں: الکتاب اور الفرقان. الکتاب خدا کی وحی ھے =

اِنَّ اللّٰهَ لَا يَخْفٰى عَلَيْهِ شَىْءٌ فِى الْاَرْضِ وَلَا فِى السَّمَآءِ ۝ هُوَ الَّذِىْ يُصَوِّرُكُمْ فِى الْاَرْحَامِ كَيْفَ يَشَآءُ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝

بلاشبه الله کے علم سے کوئی بات پوشیدہ نہیں، خواہ زمین میں ہو خواہ آسمان میں ۝ . یہ سی کی کارفرمائی ہے کہ جس طرح چاہتا ہے ماں کے شکم میں تمھاری صورت (کا ڈیل ڈول اور ناك نقشہ) بنا دیتا ہے (اور قبل اس کے کہ دنیا میں قدم رکھو تمھاری حالت و ضرورت کے مطابق تمھیں ایك موزوں صورت مل جاتی ہے) . یقینا کوئی معبود نہیں ہے مگر وهی (۱۷۲) غالب و توانا (کہ اسی کے حکم و طاقت

= جو هدایت وسعادت کی طرف رہنمائی کرتی ہے . "الفرقان" جوهر عقل ہے جو اسے سمجھتا اور قبول کرتا ہے . پہلی چیز تعلیم ہے ، دوسری تعلیم کی استعداد ہے . پہلی هدایت کی قوت فاعلہ ہے ، دوسری منفعلہ .

٤ - سنت الہی اس بارے میں یہ ہے کہ جو لوگ کفر وسرکشی کے ساتھ "الکتاب" کا مقابلہ کرتے ہیں اور "الفرقان" یعنی جوهر عقل و تمیز سے کام نہیں لیتے تو ان کے لیے دنیا میں نامرادی ہوتی ہے اور آخرت میں عذاب .

سے سب کچھ ظہور میں آتا ہے) حکمت والا (کہ انسان کی پیدایش سے پہلے شکم مادر میں اس کی صورت آرائی کردیتا ہے)٦ .

هُوَ الَّذِيٓ اَنۡزَلَ عَلَيۡكَ الۡكِتٰبَ مِنۡهُ اٰيٰتٌ مُّحۡكَمٰتٌ هُنَّ اُمُّ الۡكِتٰبِ وَاُخَرُ مُتَشٰبِهٰتٌ ؕ فَاَمَّا الَّذِيۡنَ فِىۡ قُلُوۡبِهِمۡ زَيۡغٌ فَيَتَّبِعُوۡنَ مَا تَشَابَهَ مِنۡهُ ابۡتِغَآءَ الۡفِتۡنَةِ وَابۡتِغَآءَ تَاۡوِيۡلِهٖ‌ ۚ وَمَا يَعۡلَمُ تَاۡوِيۡلَهٗۤ اِلَّا اللّٰهُ ‌ؔ وَالرّٰسِخُوۡنَ فِى الۡعِلۡمِ

(اے پیغمبر!) وہی (حی و قیوم ذات) ہے جس نے تم پر ''الکتاب'' نازل فرمائی ہے. اس میں ایک قسم تو محکم آیتوں کی ہے (یعنی ایسی آیتوں کی جو اپنے ایک ہی معنی میں اٹل اور ظاہر ہیں) اور وہ کتاب کی اصل و بنیاد ہیں . دوسری قسم متشابہات کی ہے (یعنی

(٦) - جس ''حی و قیوم'' کی کارفرمائیوں کا یہ حال ہے کہ انسان کو پیدایش سے پہلے اس کی مناسب و موزوں صورت دے دیتا ہے ، کیا ضروری نہیں کہ پیدایش کے بعد اس کی روحانی فلاح وسعادت کی بھی صورت آرائی کر دیتا .

يَقُولُونَ اٰمَنَّا بِهٖ لا كُلٌّ مِّنْ عِنْدِ رَبِّنَا ۚ وَمَا يَذَّكَّرُ اِلَّآ اُولُوا الْاَلْبَابِ ۝ ٧

جن کا مطلب کھلا اور قطعی نہیں ھے) . تو جن لوگوں کے دلوں میں کجی ھے(اور سیدھے طریقے پر بات نہیں سمجھ سکتے) وہ (محکم آیتیں چھوڑ کر) ان آیتوں کے پیچھے پڑ جاتے ھیں جو کتاب اللہ میں متشابہ ھیں ، اس غرض سے کہ فتنہ پیدا کریں اور ان کی حقیقت معلوم کرلیں حالانکہ ان کی حقیقت اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا (کیوں کہ ان کا تعلق اس عالم سے ھے جہاں تك انسان کا علم و حواس نہیں پہنچ سکتا) مگر جو لوگ علم میں پکے ھیں وہ (متشابہات کے پیچھے نہیں پڑتے ، وہ) کہتے ھیں " ھم ان پر ایمان رکھتے ھیں ، کیوں کہ یہ سب کچھ ھمارے پروردگار کی طرف سے ھے ". اور حقیقت یہ ھے کہ (تعلیم حق سے) دانائی حاصل نہیں کرتے مگر وھی جو عقل و بصیرت رکھنے والے ھیں ٧ .

(٧) - اس اصل عظیم کا بیان کہ کتاب اللہ کی تعلیم ھمیشہ دو اصولی قسموں پر مشتمل ھوتی ھے : محکم اور متشابہ . محکم سے مقصود وہ مطالب ھیں جو اصل و بنیاد کی حیثیت رکھتے ھیں اور اس لیے انسانی عقل کے لیے =

= صاف صاف اور کھلے احکام ھیں . مثلا توحید و رسالت. اوامر و نواھی ، حلال و حرام . متشابه سے مقصود وہ مطالب ھیں جن کا تعلق ماوراء عقل حقائق سے ھے اور انسان علم و حواس کے ذریعے ان کا ادراك نہیں کرسکتا (۱۷۳)، مثلا خدا کی ھستی، مرنے کے بعد کی زندگی، عالم آخرت کے احوال ، عذاب و ثواب کی حقیقت . پس نا گزیر طور پر ان کا بیان ایسے پیرایے میں کیا جاتا ھے کہ فہم انسانی کے لیے نا قابل برداشت نہ ھو اور اس لیے تشبیہ و مجاز سے خالی نہیں ھوتا . اگر ایك شخص کج فہمی سے کاوش کرنی چاھے تو طرح طرح کے معانی و مباحث کے احتمالات پیدا کر لے سکتا ھے .

پس جو لوگ سمجھ کے سیدھے اور علم میں پکے ھوتے ھیں وہ محکمات کو اصل سمجھتے ھیں کہ عمل و ھدایت کے لیے کافی ھوتے ھیں اور متشابہات کے پیچھے نہیں پڑتے کہ ان میں کاوش سود مند عمل نہیں . علم کے رسوخ اور معرفت کے کمال سے یہ حقیقت ان پر کھل جاتی ھے کہ متشابہات کی حقیقت کا ادراك عقل انسانی کی پہنچ سے باھر ھے . وہ خلاف عقل نہیں ھیں مگر وراء عقل ھیں ، انسان ان پر یقین کرسکتا ھے مگر ان کی حقیقت نہیں پاسکتا . پس وہ کہتے ھیں " جو کچھ بھی الله کے کلام میں ھے =

رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً ۚ اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ ۸ رَبَّنَآ اِنَّكَ جَامِعُ النَّاسِ لِيَوْمٍ لَّا رَيْبَ فِيْهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُخْلِفُ الْمِيْعَادَ ۹ ع

(ان ارباب عقل و بصیرت کی صدا ے حال ہمیشہ یہ ہوتی ہے کہ) ”خدایا! ہمیں سیدھے رستے لگا دینے کے بعد ہمارے دلوں کو ڈانوا ڈول نہ کر اور ہمیں اپنے پاس سے رحمت عطا فرما! یقینا تو ہی ہے کہ بخشش میں تجھ سے بڑا کوئی نہیں ۸۔ خدایا! (عالم آخرت کے معاملات ہماری عقل نارسا میں آئیں یا نہ آئیں، لیکن) اس میں کوئی شک نہیں کہ تو ایک دن سب کو اپنے حضور جمع کرنے والا ہے۔ (یہ تیرا وعدہ ہے اور) یقینا تیرا وعدہ کبھی خلاف نہیں ہو سکتا“۔

= ہم اس پر ایمان رکھتے ہیں اور اس سے آگے قدم بڑھانا نہیں چاہتے“۔

لیکن جن لوگوں کی سمجھ میں کجی ہوتی ہے، وہ متشابہات کے پیچھے پڑ جاتے ہیں اور ایمان و یقین کے لیے فتنہ پیدا کر دیتے ہیں۔

اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَنْ تُغْنِيَ عَنْهُمْ اَمْوَالُهُمْ وَلَآ اَوْلَادُهُمْ مِّنَ اللّٰهِ شَيْئًا ؕ وَ اُولٰٓئِكَ هُمْ وَقُوْدُ النَّارِ ۙ ١٠

جن لوگوں نے (ایمان و راست بازی کی جگہ) کفر کی راہ اختیار کی ہے تو (وہ یاد رکھیں!) انہیں اللہ کی پکڑ سے نہ تو ان کی دولت بچا سکے گی (جس کی کثرت کا انہیں گھمنڈ ہے) نہ آل اولاد (جو دنیا کی مصیبتوں مشکلوں میں ان کے کام آتی رہتی ہے). یہ وہ لوگ ہیں کہ آتش عذاب کا ایندھن بن کر رہیں گے ١٠.

كَدَاْبِ اٰلِ فِرْعَوْنَ ۙ وَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا ۚ فَاَخَذَهُمُ اللّٰهُ بِذُنُوْبِهِمْ ؕ وَاللّٰهُ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ۞ ١١

ان لوگوں کا بھی وہی ڈھنگ ہوا جو فرعون کے گروہ کا تھا اور ان لوگوں کا تھا جو اس سے پہلے گزر چکے ہیں. انہوں نے اللہ کی نشانیاں جھٹلائیں تو اللہ نے بھی پاداش عمل میں انہیں پکڑ لیا. اور (یاد رکھو!) وہ (جرموں کی سزا دینے میں) بہت ہی سخت سزا دینے والا ہے ١١.

١١ - جن لوگوں نے "الکتاب" (یعنی قرآن) کا معاندانہ =

قُلْ لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا سَتُغْلَبُوْنَ	(اے پیغمبر !) جن لوگوں نے
وَ تُحْشَرُوْنَ اِلٰى جَهَنَّمَ ؕ	کفر کی راہ اختیار کی ھے
وَ بِئْسَ الْمِهَادُ ۝۱۲ قَدْ كَانَ	ان سے کہہ دو : وہ وقت
لَكُمْ اٰيَةٌ فِيْ فِئَتَيْنِ الْتَقَتَا ؕ	دور نہیں جب (آل فرعون کی
فِئَةٌ تُقَاتِلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ	طرح) تم بھی (غلبۂ حق سے)
وَ اُخْرٰى كَافِرَةٌ يَّرَوْنَهُمْ	مغلوب ہو جاؤ گے اور جہنم
مِّثْلَيْهِمْ رَاْيَ الْعَيْنِ ؕ وَ اللّٰهُ	کی طرف ھنکائے جاؤ گے . اور
يُؤَيِّدُ بِنَصْرِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ؕ	(جس گروہ کا آخری ٹھکانا
اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَعِبْرَةً	جہنم ہو تو اس کا ٹھکانا) کیا
لِّاُولِي الْاَبْصَارِ ۝۱۳	ہی برا ٹھکانا ھے "۱۲ . بلا شبہ

= مقابلہ کیا ھے تو انہوں نے سرکشی وجحود کی وھی روش، اختیار کی جو حضرت موسیٰ کے مقابلے میں آل فرعون نے اختیار کی تھی . اور وہ وقت دور نہیں جب ان کے لیے بھی وھی ھوگا جو آل فرعون کے لیے ھوا تھا اور دنیا دیکھ لے گی کہ آخر کی فتح مندی کس کا ساتھ دیتی ھے ؟

تمہارے لیے ان دو گروہوں میں (کلمۂ حق کی فتح مندیوں کی) بڑی ہی نشانی تھی جو (بدر کے میدان میں) ایک دوسرے کے مقابل ہوئے تھے۔ اس وقت ایک گروہ تو (مٹھی بھر بے سرو سامان مسلمانوں کا تھا جو) اللہ کی راہ میں لڑ رہا تھا۔ دوسرا منکرین حق کا تھا جنھیں مسلمان اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے تھے کہ ان سے دوچند ہیں۔ (بایں ہمہ منکرین حق کو شکست ہوئی)۔ اور اللہ جس کسی کو چاہتا ہے اپنی نصرت سے مددگاری پہنچاتا ہے۔ بلا شبہ ان لوگوں کے لیے جو چشم بینا رکھتے ہیں اس معاملے میں بڑی ہی عبرت ہے ۱۳۔

زُيِّنَ لِلنَّاسِ حُبُّ الشَّهَوٰتِ	انسان کے لیے مرد و عورت کے
مِنَ النِّسَآءِ وَ الْبَنِيْنَ	رشتے میں، اولاد میں، چاندی
وَ الْقَنَاطِيْرِ الْمُقَنْطَرَةِ	سونے کے ذخیروں میں،
مِنَ الذَّهَبِ وَ الْفِضَّةِ وَ الْخَيْلِ	چنے ہوئے گھوڑوں میں،
الْمُسَوَّمَةِ وَ الْاَنْعَامِ وَ الْحَرْثِ	مویشی میں، اور کھیتی باڑی

۱۳ - جنگ بدر کا نتیجہ اس معاملے کی ابتدا تھا تاہم فیصلہ کن تھا۔ اگر عبرت پذیری کی استعداد فنا نہ ہوتی تو ان لوگوں کے تنبہ کے لیے کافی تھا (۱۷٤)۔

ذٰلِكَ مَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَاللّٰهُ عِنْدَهٗ حُسْنُ الْمَاٰبِ [14]

میں دل کا اٹکاؤ اور خوش نمائی رکھ دی گئی ہے (۱۷۵) (اس لیے قدرتی طور پر تمھیں بھی ان چیزوں کی خواهش هوگی). لیکن یه جو کچھ ہے دنیوی زندگی کا فائده اٹھانا ہے اور بهتر ٹھکانا تو الله هی کے پاس ہے ۱٤.

قُلْ اَؤُنَبِّئُكُمْ بِخَيْرٍ مِّنْ ذٰلِكُمْ ؕ لِلَّذِيْنَ اتَّقَوْا عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا وَ اَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ

(اے پیغمبر!) ان سے کہه دو: میں تمھیں بتلاؤں زندگی کے ان فائدوں سے بھی بهتر تمهارے لیے کیا ہے؟ جو لوگ متقی هیں ان کے لیے ان کے پروردگار کے

۱٤ - پیروان دعوت حق کو موعظت. که اپنی دنیوی بے سروسامانی سے دل برداشته نه هوں. اصلی دولت ایمان وعمل کی دولت ہے. اگر یه حاصل ہے تو دنیوی سروسامان خودبخود حاصل هو جائیں گے.

ضمناً اس حقیقت کی طرف اشاره که خدا کی حکمت کا یهی ڈھنگ هوا که بیوی بچوں اور دھن دولت میں آدمی کے لیے دل کا لگاؤ هو. بس یه زندگی کے فطری علاقے هیں اور خدا کی مرضی یهی ہے که قائم رهیں.

وَ رِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ ؕ وَ اللّٰهُ بَصِیْرٌۢ بِالْعِبَادِۚ ۱۵ اَلَّذِیْنَ یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَاۤ اِنَّنَاۤ اٰمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَ قِنَا عَذَابَ النَّارِۚ ۱۶ اَلصّٰبِرِیْنَ وَ الصّٰدِقِیْنَ وَ الْقٰنِتِیْنَ وَ الْمُنْفِقِیْنَ وَ الْمُسْتَغْفِرِیْنَ بِالْاَسْحَارِ ۱۷

پاس (نعیم ابدی کے) باغ ھیں جن کے نیچے نہریں بہ رھی ھیں (اس لیے کبھی خشك ھونے والے نہیں). وہ ھمیشہ ان باغوں میں رھیں گے، پاك بیویاں ان کے ساتھ ھوں گی اور (سب سے بڑھ کر یہ کہ) اللہ کی خوشنودی انھیں حاصل ھو گی. اور (یاد رکھو!) اللہ اپنے بندوں کا حال دیکھ رھا ھے. (یہ متقی انسان وہ ھیں) جو کہتے ھیں "خدایا! ھم تجھ پر ایمان لائے ھیں، پس ھمارے گناہ بخش دیجیو اور عذاب جہنم سے ھمیں بچا لیجیو". (شدت و مصیبت میں) صبر کرنے والے، (قول و عمل میں) سچے، خشوع و خضوع میں پکے، نیکی کی راہ میں خرچ کرنے والے اور رات کی آخری گھڑیوں میں (جب تمام دنیا خواب سحر کے مزے لوٹتی ھے) اللہ کے حضور کھڑے ھونے والے اور اس کی مغفرت کے طلب گار ۱۷.

---

۱۵ تا ۱۷ - متقی انسانوں کی خصلتیں اور ان کے ایمان و عمل کی سیرت (کیریکٹر).

شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۙ وَالْمَلٰٓئِكَةُ وَاُولُوا الْعِلْمِ قَآئِمًاۢ بِالْقِسْطِ ؕ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ؕ ۱۸

اللہ نے اس بات کی گواھی آشکارا کردی کہ کوئی معبود نہیں ہے مگر صرف اسی کی ذات یگانہ، عدل کے ساتھ (تمام کارخانۂ ھستی میں) تدبیر و انتظام کرنے والی. فرشتے بھی (اپنے اعمال سے) اسی کی شہادت دیتے ھیں اور وہ لوگ بھی جو علم رکھنے والے ھیں. ھاں، کوئی معبود نہیں ھے مگر وھی ایك، طاقت و غلبے والا (کہ اسی کی تدبیر سے تمام کارخانۂ ھستی قائم ھے) حکمت والا (کہ اسی نے عدل کی بنیاد پر اس کارخانے کا ھر گوشہ استوار کردیا ھے) ۱۸.

۱۸ و ۱۹ - دین الٰہی کی حقیقت یہ ھے کہ اللہ کے قانون کی اطاعت کی جائے. اللہ کا قانون کیا ھے؟ میزان عدل کا قیام ھے جس پر تمام کائنات عالم چل رھا ھے. اس کی معرفت یوں حاصل ھو سکتی ھے کہ کائنات ھستی کی گواھی پر غور و تدبر کیا جائے.

شہادتیں تین ھیں: اللہ کی یعنی اللہ کی وحی کی. ملائکہ کی یعنی مدبرات ارضی و سماوی کی. اولوالعلم کی یعنی اصحاب علم و بصیرت کی.

یہ تینوں شہادتیں اعلان کر رھی ھیں کہ خدا کے سوا =

اِنَّ الدِّيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَامُ قف	بلا شبہ ''الدین'' (یعنی اصلی دین)
وَ مَا اخْتَلَفَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا	اللہ کے نزدیک ''الاسلام'' ھی ھے
الْكِتٰبَ اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ	اور یہ جو اھل کتاب نے آپس
مَا جَآءَهُمُ الْعِلْمُ بَغْيًاۢ	میں اختلاف کیا (اور گروہ
بَيْنَهُمْ ؕ وَ مَنْ يَّكْفُرْ	بندیاں کر کے الگ الگ دین
بِاٰيٰتِ اللّٰهِ فَاِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ	بنا لیے) تو (یہ اس لیے نہیں
الْحِسَابِ ۱۹	ھوا کہ اس دین کے سوا انہیں

کسی دوسرے دین کی راہ دکھلائی گئی تھی، یا دین کی راہ مختلف ھو سکتی ھے، بلکہ) اس لیے کہ علم کے پانے کے بعد وہ

= کوئی معبود نہیں اور اس نے تمام کارخانۂ ھستی میزان عدل پر استوار کیا ھے.

انسان کو اول دن سے ایک ھی دین دیا گیا ھے اور وہ یہی ''الاسلام'' ھے. تمام رہ نمایان عالم نے ھمیشہ اسی کی تعلیم دی اور تفرقہ و اختلاف سے روکا.

یہود اور نصاریٰ کا باھمی تفرقہ اور گروہ بندی اس لیے پیدا ھوئی کہ انھوں نے اصل دین سے انحراف کیا اور آپس کی ضد اور تعصب میں پڑ گئے.

اس پر قائم نہیں رہے اور آپس کی ضد اور عناد سے الگ الگ ہوگئے . اور (یاد رکھو!) جو کوئی اللہ کی آیتوں سے انکار کرتا ہے (اور ہدایت پر گمراہی کو ترجیح دیتا ہے) تو اللہ (کا قانون جزاء) بھی حساب لینے میں سست رفتار نہیں ۱۹ .

فَاِنْ حَآجُّوْكَ فَقُلْ اَسْلَمْتُ وَجْهِيَ لِلّٰهِ وَمَنِ اتَّبَعَنِ ؕ وَقُلْ لِّلَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ وَالْاُمِّيّٖنَ ءَاَسْلَمْتُمْ ؕ فَاِنْ اَسْلَمُوْا فَقَدِ اهْتَدَوْا ۚ وَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا عَلَيْكَ الْبَلٰغُ ؕ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِالْعِبَادِ ۲۰

پھر اگر یہ لوگ تم سے جھگڑا کریں تو (اے پیغمبر !) تم کہہ دو : میرے اور میرے پیرووں کا طریقہ یہ ہے کہ ہم نے اللہ کے آگے سر اطاعت جھکا دیا ہے (یعنی ہماری راہ خدا پرستی کے سوا اور کچھ نہیں ہے) . اور اہل کتاب اور

۲ ع ۱۰

(عرب کے) ان پڑھ لوگوں سے پوچھو ! تم بھی اللہ کے آگے جھکتے ہو یا نہیں ؟ اگر وہ جھک جائیں تو (سارا جھگڑا ختم ہوگیا اور) انہوں نے راہ پالی . اگر روگردانی کریں تو پھر (جن لوگوں کو خدا پرستی ہی سے انکار ہو اور محض گروہ بندی کے

تعصب کو دین داری سمجھ رہے ہوں ان کے لیے دلیل و موعظت کیا سود مند ہوسکتی ہے) تمھارے ذمے جو کچھ ہے وہ پیام حق پہنچا دینا ہے اور اللہ اپنے بندوں کے حال سے غافل نہیں ، وہ سب کچھ دیکھ رہا ہے ۲۰ .

اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْفُرُوْنَ بِاٰيٰتِ	جو لوگ اللہ کی آیتوں سے
اللّٰهِ وَ يَقْتُلُوْنَ النَّبِيّٖنَ	انکار کرتے ہیں اور اس کے
بِغَيْرِ حَقٍّ ۙ وَّ يَقْتُلُوْنَ	نبیوں کے ناحق قتل میں چھوٹ
الَّذِيْنَ يَاْمُرُوْنَ بِالْقِسْطِ	ہیں ، ان لوگوں کو قتل کرتے
مِنَ النَّاسِ ۙ فَبَشِّرْهُمْ	ہیں جو حق و عدالت کا حکم
بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ۝ ۲۱	دینے والے ہیں تو ایسے خوش

۲۰ - یہود و نصاریٰ اور مشرکین عرب سے اتمام حجت کہ اصل دین خدا پرستی ہے . ساری باتیں چھوڑو ، یہ بتلاؤ تمھیں خدا پرستی سے اقرار ہے یا انکار ؟ اگر اقرار ہے تو سارا جھگڑا ختم ہوگیا ، کیوں کہ اسلام کی حقیقت اس کے سوا اور کچھ نہیں ہے . اگر انکار ہے تو پھر جن مدعیان مذہب کو خدا پرستی ہی سے انکار ہو ان سے بحث و نزاع کیا سود مند ہوسکتی ہے ؟

اعمال لوگوں کے لیے اس کے سوا کیا ہو سکتا ہے کہ) انہیں درد ناک عذاب کی خوش خبری پہنچا دو ۲۱ ۔

أُولَٰئِكَ الَّذِينَ حَبِطَتْ	یہی لوگ ہیں جن کا سارا کیا
أَعْمَالُهُمْ فِي الدُّنْيَا	دھرا دنیا و آخرت دونوں میں
وَالْآخِرَةِ وَمَا لَهُمْ مِّنْ	اکارت گیا اور کوئی نہیں جو
نَّاصِرِينَ ۲۲ أَلَمْ تَرَ إِلَى	ان کا مددگار ہوگا ۲۲ ۔
الَّذِينَ أُوتُوا نَصِيبًا مِّنَ	(اے پیغمبر!) کیا تم نے ان
الْكِتَابِ يُدْعَوْنَ إِلَىٰ	لوگوں کی حالت نہیں دیکھی

۲۱ و ۲۲ - یہودیوں کی قومی گمراہیوں اور بد عملیوں کی طرف اشارہ ۔ جس گروہ کی ذہنیت اس درجہ مسخ ہوگئی ہو کہ حق و عدالت کی دشمن اور ظلم و فساد کی پرستار ہو اس سے قبولیت حق کی کیا امید ہو سکتی ہے؟ ۔

علماء یہود کی یہ گمراہی کہ جس کتاب کو کتاب الٰہی مانتے تھے اور اس کے علم و عمل کے مدعی تھے ، جب اسی کتاب پر عمل کرنے کی دعوت دی گئی تو صاف انکار کر گئے ، کیوں کہ اس کے احکام پر عمل کرنا ان کی نفسانی خواہشوں اور مطلب برآریوں کے خلاف تھا ۔

كِتٰبِ اللّٰهِ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ يَتَوَلّٰى فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ وَهُمْ مُّعْرِضُوْنَ ﴿۲۳﴾

جنھیں کتاب اللہ کے علم میں سے کچھ حصہ ملا ھے (یعنی یھودیوں کے علماء کی جو رات دن تورات کی تلاوت کرتے رھتے ھیں). انھیں خدا کی کتاب کی طرف بلایا گیا کہ ان کے درمیان فیصلہ کردے. اس پر ایک گروہ اس سے صاف روگرداں ھے. اور اصل یہ ھے کہ کتاب اللہ کی طرف سے ان سب کے رخ ھی پھرے ھوے ھیں ۲۳.

ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَالُوْا لَنْ تَمَسَّنَا النَّارُ اِلَّآ اَيَّامًا مَّعْدُوْدٰتٍ ص وَّغَرَّهُمْ فِيْ دِيْنِهِمْ مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ﴿۲۴﴾

اور ان کی یہ حالت اس لیے ھوئی کہ انھوں نے کہا: دوزخ کی آگ ھمیں کبھی نہیں چھوے گی اور اگر چھوے گی بھی تو گنتی کے چند دنوں کے لیے (یعنی ھم نجات یافتہ امت ھیں. اگر ھم میں سے کوئی آدمی جہنم میں ڈالا بھی جائے گا تو اس لیے نہیں کہ عذاب میں پڑا رھے، بلکہ اس لیے کہ گناہ کے میل کچیل سے پاك و صاف ھو کر پھر جنت میں جا داخل ھو). تو یہ جو وہ خدا پر افترا پردازی کرتے رھے ھیں، اس نے انھیں

دین کے بارے میں مبتلا ے فریب کر دیا ھے ۲٤ .

فَكَيْفَ إِذَا جَمَعْنٰهُمْ لِيَوْمٍ لَّا رَيْبَ فِيْهِ ۟ وَوُفِّيَتْ كُلُّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ۲۵

لیکن اس وقت ان کا حال کیا ہوگا جب قیامت کے دن جس کے آنے میں کوئی شبہہ نہیں ، ھم انہیں اپنے حضور جمع کریں گے اور ہر جان نے (اپنے عمل سے) جیسا کچھ کمایا ھے اسی کے مطابق اسے پورا پورا بدلا ملے گا اور کسی کے ساتھ نا انصافی نہیں ہو گی (۱۷٦) ۲۵ .

قُلِ اللّٰهُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ (اے پیغمبر! تم اپنا معاملہ اللہ

---

۲٤ – یہ صورت حال اس لیے ھے کہ مذھبی گروہ بندی کے غرور نے ان میں یہ زعم فاسد پیدا کر دیا ھے کہ ھم نجات یافتہ امت ھیں ، ھمارے اعمال کیسے ھی کیوں نہ ھوں لیکن ھم جہنم میں نہیں ڈالے جائیں گے ، حالانکہ خدا کا قانون نجات تو یہ نہیں دیکھے گا کہ کون کس گروہ بندی میں سے ھے اور کس کا نسب کس سے ملتا ھے ؟ وہ تو صرف ایمان و عمل دیکھے گا اور جس کا جیسا عمل ھو گا ویسا ھی نتیجہ اسے پیش آئے گا .

تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ
وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَآءُ ز
وَتُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَتُذِلُّ
مَنْ تَشَآءُ ط بِيَدِكَ الْخَيْرُ ط
اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۲۶
تُوْلِجُ الَّيْلَ فِي النَّهَارِ
وَتُوْلِجُ النَّهَارَ فِي الَّيْلِ ز
وَتُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ
وَتُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ ز
وَتَرْزُقُ مَنْ تَشَآءُ بِغَيْرِ
حِسَابٍ ۲۷

کے سپرد کردو اور) کہو: خدایا! شاهی و جهاں داری کے مالك! تو جسے چاهے ملك بخش دے، جس سے چاهے ملك لے لے. جسے چاهے عزت دے دے، جسے چاهے ذلیل کردے. تیرے هی هاتھ میں هر طرح کی بھلائی کا سر رشته هے اور تیری قدرت سے کوئی چیز باهر نهیں ۲۶. (هاں) تو هی هے که رات کو دن میں لے آتا هے

۲۶ - بهر حال اب وقت آ گیا هے که دنیا هی میں حق و باطل کا فیصله هو جائے. جسے اٹھنا هے وه اٹھ کھڑا هو، جسے گرنا هے وه گرا دیا جائے.

اور دن کو رات میں، جان دار کو بے جان سے نکالتا ھے اور بے جان کو جان دار سے اور جسے چاھتا ھے (اپنے خزانۂ کرم سے) بے حساب بخش دیتا ھے ۲۷۔

لَا يَتَّخِذِ الْمُؤْمِنُوْنَ	جو لوگ ایمان والے ھیں انھیں
الْكٰفِرِيْنَ اَوْلِيَآءَ مِنْ	ایسا نہیں کرنا چاھیے که مومنوں
دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۚ وَمَنْ	کو چھوڑ کر منکرین حق کو
يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَلَيْسَ مِنَ	اپنا رفیق و مددگار بنائیں۔
اللّٰهِ فِيْ شَيْءٍ اِلَّآ اَنْ تَتَّقُوْا	اور جس کسی نے ایسا کیا
مِنْهُمْ تُقٰىةً ۭ وَيُحَذِّرُكُمُ اللّٰهُ	تو وہ یاد رکھے اس کا اللہ کے
نَفْسَهٗ ۭ وَاِلَى اللّٰهِ الْمَصِيْرُ ۲۸	ساتھ کوئی سروکار نہیں رھا۔

ھاں، اگر کوئی ایسی صورت پیش آجائے که تم ان کے شر سے بچنے کے لیے اپنا بچاؤ کرنا چاھو اور کرلو (تو ایسا کرسکتے ھو)۔ اور (دیکھو! انسان کے شر سے ڈرتے ھوے یہ حقیقت نہ بھولو کہ) خدا بھی تمھیں اپنے (مواخذہ) سے ڈرا رھا ھے اور آخر کار (تم سب کو) اسی کی طرف لوٹ کر جانا ھے ۲۸۔

---

۲۸ - چوں که اب فیصلے کا وقت آ گیا ھے، اس لیے =

قُلْ إِنْ تُخْفُوا مَا فِي صُدُورِكُمْ أَوْ تُبْدُوهُ يَعْلَمْهُ اللَّهُ وَيَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ وَاللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۲۹

(اے پیغمبر!) ان لوگوں سے کہہ دو: تمہارے دلوں کے اندر جو کچھ ہے تم اسے چھپاؤ یا ظاہر کرو ہر حال میں اللہ اسے خوب جانتا ہے اور (اتنا ہی نہیں بلکہ) آسمان اور زمین میں جو کچھ ہے سب اس پر روشن ہے، اس کی قدرت کے احاطے سے کوئی چیز باہر نہیں ۲۹ .

= پیروان اسلام سے خطاب کہ راہ عمل میں سرگرم ہو جائیں اور کمزوری نہ دکھائیں . اس سلسلے میں سب سے زیادہ اہم بات یہ ہے کہ اپنے شخصی علاقوں کو جماعتی علاقوں پر ترجیح نہ دیں اور دشمنوں کو اپنا مددگار و رفیق نہ بنائیں .

میدان جنگ گرم ہو چکا ہے، دوست اور دشمن کی دو صفیں الگ الگ کھڑی ہو گئی ہیں . پس ہر شخص کے لیے ضرروری ہے کہ اپنے لیے کوئی ایک صف اختیار کر لے اور جسے اختیار کر لے اسی کا ہو رہے . یہ نہ ہو کہ ایک میں ہو کر دوسرے سے بھی ساز باز رکھے .

يَوْمَ تَجِدُ كُلُّ نَفْسٍ مَّا عَمِلَتْ مِنْ خَيْرٍ مُّحْضَرًا ۚ وَّ مَا عَمِلَتْ مِنْ سُوْٓءٍ ۚ تَوَدُّ لَوْ اَنَّ بَيْنَهَا وَ بَيْنَهٗٓ اَمَدًاۢ بَعِيْدًا ۭ وَ يُحَذِّرُكُمُ اللّٰهُ نَفْسَهٗ ۭ وَ اللّٰهُ رَءُوْفٌۢ بِالْعِبَادِ ۳۰ؒ

(اور دیکھو! اس آنے والے دن کو نہ بھولو) جس دن ہر انسان دیکھے گا کہ جو کچھ اس نے (دنیا میں) نیک عمل کی تھی، اس کے سامنے موجود ہے (یعنی اس کا اجر اسے مل رہا ہے) اور جو کچھ برائی کی تھی وہ بھی اس کے سامنے ہے۔ اس دن وہ آرزو کرے گا کہ اے کاش! اس میں اور اس دن میں ایک بڑی مدت حائل ہو جاتی (کہ یہ درد انگیز نتیجہ اس کے سامنے نہ آتا)۔ اور (دیکھو!) خدا تمہیں اپنے (مواخذہ) سے ڈراتا ہے (تاکہ اس کی نافرمانی سے بچو)۔ اور (۱۷۷) وہ اپنے بندوں کے لیے بڑی ہی مہربانی رکھنے والا ہے ۳۰۔

۳
ع
۱۱

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَ يَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ۭ وَ اللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۳۱

(اے پیغمبر!) ان لوگوں سے کہہ دو: اگر تم واقعی اللہ سے محبت رکھتے ہو تو تمہیں چاہیے کہ میری پیروی کرو۔

گر تم نے ایسا کیا تو الله تم سے محبت کرنے لگے گا اور تمهاری خطائیں بخش دے گا. وہ بڑا هی بخشنے والا، رحمت رکھنے والا هے ۳۱.

قُلْ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَ الرَّسُوْلَ ۚ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْكٰفِرِيْنَ ۝ ۳۲

(اے پیغمبر!) تم کہ دو: (فلاح و سعادت کی راہ تمهارے لیے ایك هی هے اور وہ یہ هے کہ) الله کی اور اس کے رسول کی اطاعت کرو. پھر اگر یہ لوگ روگردانی کریں تو (۱۷۸) الله کفر کرنے والوں کو دوست نہیں رکھتا ۳۲

۳۱ - جو کوئی الله سے محبت رکھنے کا دعوے دار هے تو اسے چاهیے الله کے رسول کی پیروی کرے. الله کی محبت کا دعویٰ اور اس کی راہ بتلانے والے کی پیروی سے انکار ایك دل میں جمع نہیں هو سکتے.

خدا کا قانون یہ هے کہ هدایت خلق کے لیے اپنے رسولوں کو مبعوث کرتا هے. جو ان کی پیروی و اطاعت کرتے هیں کام یاب هوتے هیں، جو انکار و سرکشی سے مقابلہ کرتے هیں اس کی نصرت سے محروم رهتے هیں.

۳۲ - چنانچہ اسی قانون کے ماتحت الله کے رسول همیشہ مبعوث هوتے رهے اور همیشہ ایك هی طرح کا نتیجہ ظهور میں آیا. پیروی و اطاعت کرنے والوں نے کام یابی پائی اور مقابلہ کرنے والوں نے نامرادی.

اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰٓی اٰدَمَ وَ نُوْحًا	بلاشبه (یه واقعه هے که) الله نے
وَّ اٰلَ اِبْرٰهِیْمَ وَ اٰلَ عِمْرٰنَ	آدم اور نوح کو اور ابراهیم
عَلَی الْعٰلَمِیْنَ ۙ ۳۳ ذُرِّیَّةً	اور عمران کے گهرانوں کو
بَعْضُهَا مِنْ بَعْضٍ ؕ وَ اللّٰهُ	تمام دنیا میں برگزیدگی عطا
سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ ۚ ۳٤ اِذْ قَالَتِ	فرمائی . یه ایك نسل تهی جس
امْرَاَتُ عِمْرٰنَ رَبِّ اِنِّیْ	میں سے بعض بعض سے پیدا
نَذَرْتُ لَكَ مَا فِیْ بَطْنِیْ	هوے تهے . اور الله (دعائیں)
مُحَرَّرًا فَتَقَبَّلْ مِنِّیْ ۚ اِنَّكَ	سننے والا (اور مصالح عالم کا)
اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ۳۵	جاننے والا هے ۳٤ . (اور دیکهو!)

جب ایسا هوا تها که عمران کی بیوی نے دعا مانگی تهی : خدایا ! میرے شکم میں جو بچه هے میں اسے (دنیا کے کام دهندوں اور ماں باپ کی خدمت سے) آزاد کر کے تیرے (مقدس هیکل کے)

---

۳۳ - الله کے رسولوں میں سے حضرت یحیٰ اور حضرت مسیح (علیهما السلام) کی دعوت سے استشهاد اور اس سلسلے میں حضرت مریم (علیها السلام) کی پیدایش کا ذکر ۔

لیے نذر کردیتی ہوں (یعنی نذر مانتی ہوں کہ اسے ہیکل کی خدمت کے لیے وقف کردوں گی) . سو میری طرف سے یہ نیاز قبول کرلے ، بلا شبہ تو (دعائیں) سننے والا (اور نیتوں کا حال) جاننے والا ہے ۳۵ .

فَلَمَّا وَضَعَتْهَا قَالَتْ رَبِّ اِنِّیْ وَضَعْتُهَآ اُنْثٰیؕ وَ اللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا وَضَعَتْؕ وَ لَیْسَ الذَّكَرُ كَالْاُنْثٰیۚ وَ اِنِّیْ سَمَّیْتُهَا مَرْیَمَ وَ اِنِّیْۤ اُعِیْذُهَا بِكَ وَ ذُرِّیَّتَهَا مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ۝۳۶

پھر جب ایسا ہوا کہ (لڑکے کی جگہ) لڑکی پیدا ہوئی تو وہ بولی " خدایا ! میرے تو لڑکی ہوئی ہے (اب میں کیا کروں") حالانکہ جو وجود پیدا ہوا تھا اللہ اسے بہتر جاننے والا تھا (کہ لڑکی ہونے پر بھی بڑی فضیلت رکھنے والا تھا . لیکن اس کی ماں نے کہا : میں نے لڑکے کے لیے نذر مانی تھی ، پیدا ہوئی لڑکی !) اور لڑکا مثل لڑکی کے نہیں ہے (کہ اگر اس کی جگہ لڑکی پیدا ہو گئی ہو تو وہ ہیکل کی مجاور ہو سکے . خیر جو کچھ بھی ہو) میں نے اس کا نام مریم رکھا ہے اور میں اسے اور اس کی نسل کو تیری پناہ میں دیتی ہوں کہ شیطان رجیم (کی وسوسہ اندازیوں) سے محفوظ رہے ۳۶ .

فَتَقَبَّلَهَا رَبُّهَا بِقَبُوْلٍ حَسَنٍ وَّ اَنْۢبَتَهَا نَبَاتًا حَسَنًا ۙ وَّ كَفَّلَهَا زَكَرِيَّا ۚ كُلَّمَا دَخَلَ عَلَيْهَا زَكَرِيَّا الْمِحْرَابَ ۙ وَجَدَ عِنْدَهَا رِزْقًا ۚ قَالَ يٰمَرْيَمُ اَنّٰى لَكِ هٰذَا ۚ قَالَتْ هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ۚ اِنَّ اللّٰهَ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ۝ ۳۷

پس ایسا ہوا کہ مریم کو اس کے پروردگار نے بڑی ہی اچھی قبولیت کے ساتھ قبول کرلیا اور ایسی نشو و نما دی جو بڑی ہی اچھی نشو و نما تھی (یعنی اس کی پرورش بہتر سامانوں اور نیک نگرانیوں میں ہوئی) اور زکریا کو (کہ ہیکل کا مجاور تھا) اس کا نگران حال بنا دیا . جب کبھی ایسا ہوتا کہ زکریا اس کے پاس محراب میں (یعنی قربان گاہ میں) جاتا (جہاں وہ سرگرم عبادت رہا کرتی تھی) تو اس کے پاس کچھ نہ کچھ کھانے کی چیزیں موجود پاتا . اس پر وہ پوچھتا : اے مریم ! یہ چیزیں تجھے کہاں سے مل گئیں ؟ وہ کہتی : اللہ سے ، اللہ جسے چاہتا ہے بغیر حساب کے رزق دے دیتا ہے ۳۷ .

---

۳۷ - حضرت مریم کا بچپنے میں ہیکل کے سپرد ہونا =

هُنَالِكَ دَعَا زَكَرِيَّا رَبَّهٗ ۚ قَالَ رَبِّ هَبْ لِیْ مِنْ لَّدُنْكَ ذُرِّیَّةً طَیِّبَةً ۚ اِنَّكَ سَمِیْعُ الدُّعَآءِ ۝ ٣٨

اسی جگه کا یه معامله هے (یعنی قربان گاه کا) که زکریا نے اپنے پروردگار کے حضور دعا مانگی تھی: خدایا! تو اپنے خاص فضل سے مجھے پاك نسل عطا فرما (جو مریم کی طرح نیك اور عبادت گزار هو). بلا شبه تو هی هے که دعائیں سننے والا اور التجائیں قبول کرنے والا هے ٣٨.

فَنَادَتْهُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَهُوَ قَآئِمٌ یُّصَلِّیْ فِی الْمِحْرَابِ ۙ اَنَّ اللّٰهَ یُبَشِّرُكَ بِیَحْیٰی مُصَدِّقًاۢ بِكَلِمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ

پھر ایسا هوا که فرشتوں نے زکریا کو پکارا اور وه محراب میں کھڑا نماز پڑھ رها تھا: خدا تجھے یحیی کی (یعنی ایك لڑکے کی

= اور حضرت زکریا کی نگرانی میں پرورش پانا اور کم سنی میں زاهدانه اور خدا پرستانه توکل.

٣٨ - حضرت زکریا (علیه السلام) کی دعا اور حضرت یحیی کی پیدائش که ظهور مسیح کا مقدمه تھی.

وَسَيِّدًا وَّحَصُورًا وَّنَبِيًّا
مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ۝ ۳۹ قَالَ رَبِّ
اَنّٰى يَكُوْنُ لِىْ غُلٰمٌ وَّقَدْ
بَلَغَنِىَ الْكِبَرُ وَامْرَاَتِىْ
عَاقِرٌ قَالَ كَذٰلِكَ اللّٰهُ يَفْعَلُ
مَا يَشَآءُ ۝ ۴۰ قَالَ رَبِّ اجْعَلْ
لِّىْٓ اٰيَةً قَالَ اٰيَتُكَ اَلَّا تُكَلِّمَ
النَّاسَ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ اِلَّا رَمْزًا
وَاذْكُرْ رَّبَّكَ كَثِيْرًا وَّسَبِّحْ
بِالْعَشِىِّ وَالْاِبْكَارِ ۝ ۴۱ ع

جو پیدا ہو گا اور اس کا نام
یحیی رکھا جائے) بشارت دیتا ہے.
وہ خدا کے حکم سے ایک
ہونے والے ظہور کی تصدیق
کرنے والا، جماعت کا سردار،
پارسا اور خدا کے صالح بندوں
میں سے ایک نبی ہو گا.
زکریا نے جب یہ سنا تو کہا:
خدایا! میرے یہاں لڑکا کیسے
ہوسکتا ہے جب کہ میں بوڑھا

٤
ع
١٢

ہو چکا ہوں اور میری بیوی بانجھ ہے؟ حکم الٰہی ہوا: اسی
طرح اللہ جو چاہتا ہے کرتا ہے (اس کی قدرت سے کوئی
بات بعید نہیں). اس پر زکریا نے عرض کیا: خدایا! اس بارے میں
میرے لیے کوئی بات بطور نشانی کے ٹھیرا دے. ارشاد ہوا:
نشانی یہ ہے کہ تین دن تک بات چیت نہ کر مگر صرف اشارے

سے (یعنی روزہ رکھ جیسا کہ اس زمانے میں دستور تھا) اور اپنے پروردگار کا کثرت کے ساتھ ذکر کر اور صبح و شام اس کی حمد و ثنا میں مشغول رہ ۴۱ .

وَ اِذْ قَالَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ يٰمَرْيَمُ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰكِ وَ طَهَّرَكِ وَ اصْطَفٰكِ عَلٰى نِسَآءِ الْعٰلَمِيْنَ ۝۴۲ يٰمَرْيَمُ اقْنُتِيْ لِرَبِّكِ وَ اسْجُدِيْ وَ ارْكَعِيْ مَعَ الرّٰكِعِيْنَ ۝۴۳

اور پھر جب ایسا ہوا تھا کہ فرشتوں نے کہا تھا: اے مریم! اللہ نے تجھے اپنی قبولیت کے لیے چن لیا ہے اور (برائیوں کی آلودگی سے) پاک کردیا ہے اور تمام دنیا کی عورتوں پر برگزیدگی عطا فرمائی ہے ۴۲ . اے مریم! اب تو اپنے پروردگار کی اطاعت و نیاز میں سرگرم ہو جا اور رکوع و سجود کرنے والوں کے ساتھ تو بھی رکوع و سجود میں مشغول رہ ۴۳ .

---

۴۲ - حضرت مریم کا بلوغ اور اللہ کی طرف سے برگزیدگی و قبولیت کی بشارت . حضرت مریم کے سوانح حیات کے بعض ایسے جزئی واقعات جس کا علم پیغمبر اسلام کو بغیر وحی الٰہی کے نہیں ہوسکتا تھا .

ذٰلِكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ الْغَيْبِ نُوْحِيْهِ اِلَيْكَ ۭ وَمَا كُنْتَ لَدَيْهِمْ اِذْ يُلْقُوْنَ اَقْلَامَهُمْ اَيُّهُمْ يَكْفُلُ مَرْيَمَ ۠ وَمَا كُنْتَ لَدَيْهِمْ اِذْ يَخْتَصِمُوْنَ ۝٤٤

(اے پیغمبر !) یہ غیب کی خبروں میں سے هے جس کی هم تم پر وحی کر رهے هیں . ورنہ یہ بات تو ظاهر هے کہ تم اس وقت ان لوگوں کے پاس موجود نہ تھے جب (مریم کی ماں مریم کو لے کر هیکل میں آئی تھی اور هیکل کے مجاور) اپنے اپنے قلم پھینک رهے تھے کہ (قرعہ ڈال کر فیصلہ کر لیں) کون مریم کا کفیل هو . اور (یقینا) تم اس وقت بھی موجود نہ تھے جب وہ (مریم کی کفالت کے لیے) آپس میں جھگڑ رهے تھے ٤٤ .

اِذْ قَالَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ يٰمَرْيَمُ اِنَّ اللّٰهَ يُبَشِّرُكِ بِكَلِمَةٍ مِّنْهُ ۖ اسْمُهُ الْمَسِيْحُ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ وَجِيْهًا

(اور پھر) جب ایسا هوا کہ فرشتوں نے کہا : اے مریم ! اللہ تجھے اپنے کلام کے ذریعے (ایک لڑکے کی) بشارت

فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَمِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ ۙ٤٥ وَيُكَلِّمُ النَّاسَ فِى الْمَهْدِ وَكَهْلًا وَّمِنَ الصّٰلِحِيْنَ ۝٤٦

دیتا ہے۔ اس کا نام مسیح عیسیٰ ہوگا اور مریم کا بیٹا کہلائے گا، وہ دنیا و آخرت دونوں میں ارجمند ہوگا ٤٥ . اور بچپنے میں اور بڑی عمر میں (یکساں طور پر وعظ و ہدایت کا) کلام کرے گا، (نیز اللہ کے حضور پہنچا ہوا) اور اس کے بندوں میں سے ایک صالح انسان ہوگا ٤٦ .

قَالَتْ رَبِّ اَنّٰى يَكُوْنُ لِىْ وَلَدٌ وَّلَمْ يَمْسَسْنِىْ بَشَرٌ ؕ قَالَ كَذٰلِكِ اللّٰهُ يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ ؕ اِذَا قَضٰٓى اَمْرًا فَاِنَّمَا يَقُوْلُ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ۝٤٧ وَيُعَلِّمُهُ

(مریم نے یہ بشارت سنی تو متعجب ہوکر) بولی: خدایا! یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ میرے لڑکا ہو حالانکہ کسی مرد نے مجھے چھوا تک نہیں؟ ارشاد الٰہی ہوا کہ اسی طرح اللہ جو کچھ

---

٤٥ - حضرت مریم کو حضرت مسیح (علیہما السلام) کی پیدایش کی بشارت.

چاهتا هے پیدا کر دیتا هے ۔ وه جب کسی کام کا فیصله کر لیتا هے
تو حکم دیتا هے که هو جا اور پهر (جیسا کچھ اس نے چاها تها) ویسا
هی ظهور میں آجاتا هے[٤٧] .

الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ
وَالتَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ ۚ[٤٨]
وَرَسُوْلًا اِلٰى بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ۙ
اَنِّيْ قَدْ جِئْتُكُمْ بِاٰيَةٍ مِّنْ
رَّبِّكُمْ ۙ اَنِّيْٓ اَخْلُقُ لَكُمْ مِّنَ
الطِّيْنِ كَهَيْـَٔةِ الطَّيْرِ فَاَنْفُخُ
فِيْهِ فَيَكُوْنُ طَيْرًا ۢ بِاِذْنِ
اللّٰهِ ۚ وَاُبْرِئُ الْاَكْمَهَ
وَالْاَبْرَصَ وَاُحْيِ الْمَوْتٰى
بِاِذْنِ اللّٰهِ ۚ وَاُنَبِّئُكُمْ بِمَا
تَاْكُلُوْنَ وَمَا تَدَّخِرُوْنَ ۙ فِيْ

اور (اے مریم !) الله اس
(هونے والے لڑکے) کو کتاب
اور حکمت کا علم عطا فرمائے گا،
نیز تورات اور انجیل کا ۔ اور
اسے بنی اسرائیل کی طرف
بحیثیت رسول کے بهیجے گا[٤٨] .
(اس کی منادی یه هوگی که
دیکهو !) میں تمهارے پروردگار
کی نشانی لے کر تمهارے پاس
آیا هوں ۔ میں تمهارے لیے
مٹی سے ایسی چیز بنادوں جو

بیوتکم ۚ اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ لَاٰیَۃً لَّکُمْ اِنْ کُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ ۚ ۴۹

پرند کی سی صورت رکھتی ہو، پھر اس میں پھونک ماروں اور وہ اللہ کے حکم سے پرند ہوجائے. اور اللہ کے حکم سے اندھوں اور کوڑھیوں کو چنگا کردوں اور مردوں کو زندہ. اور جو کچھ تم کھاتے ہو اور جو کچھ اپنے گھروں میں ذخیرہ کرتے ہو سب تمہیں بتادوں. اگر تم واقعی اللہ پر ایمان رکھنے والے ہو تو یقینا ان باتوں میں تمہارے لیے بڑی ہی نشانی ہے ۴۹ .

وَ مُصَدِّقًا لِّمَا بَیْنَ یَدَیَّ مِنَ التَّوْرٰىۃِ وَ لِاُحِلَّ لَکُمْ بَعْضَ الَّذِیْ حُرِّمَ عَلَیْکُمْ وَ جِئْتُکُمْ بِاٰیَۃٍ مِّنْ رَّبِّکُمْ ۚ قف فَاتَّقُوا اللّٰہَ وَ اَطِیْعُوْنِ ۵۰

اور (دیکھو!) میں اس لیے آیا ہوں کہ تورات کی جو میرے سامنے موجود ہے تصدیق کروں اور بعض چیزیں جو تم پر حرام ہوگئی ہیں انہیں تمہارے لیے حلال کردوں (تاکہ شریعت کی سختیوں کی جگہ اس کی آسانیوں کی راہ تم پر کھل جائے) اور (دیکھو!) میں تمہارے پروردگار

۴۹ - حضرت مسیح علیہ السلام کا ظہور اور ان کی منادی.

کی نشانی لے کر تمھارے پاس آیا ہوں (جس کی مقدس نوشتوں میں خبر دی جا چکی ھے) تو اللہ سے ڈرو اور میری اطاعت کرو.٥٠ .

اِنَّ اللّٰهَ رَبِّیْ وَرَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْهُ ؕ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِیْمٌ ۝٥١

دیکھو! اللہ میرا اور تمھارا سب کا پروردگار ھے. پس اس کی بندگی کرو، یہی دین کا سیدھا راستہ ھے. (چنانچہ اس بشارت کے مطابق مسیح کا ظہور ھوا اور اس نے بنی اسرائیل کی آبادیوں میں منادی شروع کر دی) ٥١ .

فَلَمَّآ اَحَسَّ عِیْسٰی مِنْهُمُ الْكُفْرَ قَالَ مَنْ اَنْصَارِیْٓ اِلَى اللّٰهِ ؕ قَالَ الْحَوَارِیُّوْنَ نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰهِ ۚ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ ۚ وَاشْهَدْ بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ ۝٥٢

پھر جب ایسا ھوا کہ عیسٰی نے بنی اسرائیل میں (اپنی دعوت کے خلاف) کفر محسوس کیا تو وہ پکار اٹھا: کون ھے جو اللہ کی راہ میں میرا مددگار

٥٠ - تمام رسولوں کی طرح حضرت مسیح (علیہ السلام) بھی اس لیے نہیں آئے تھے کہ پچھلی تعلیمات کو جھٹلائیں بلکہ اس لیے کہ اس کی تصدیق کریں، کیوں کہ اصل دین ھر زمانے اور ھر گروہ کے لیے ایک ھی ھے .

ہوتا ہے؟ اس پر حواریوں نے (یعنی چند راست باز انسانوں نے جو مسیح پر ایمان لائے تھے) اس کی دعوت قبول کرتے ہوئے جواب دیا: ہم اللہ کے (کلمۂ حق کے) مددگار ہیں، ہم اس پر ایمان لاتے ہیں اور (اے داعی حق!) تو گواہ رہیو کہ اس کی فرماں برداری میں ہمارا سر جھک گیا ہے ۵۲.

رَبَّنَآ اٰمَنَّا بِمَآ اَنْزَلْتَ وَ اتَّبَعْنَا الرَّسُوْلَ فَاكْتُبْنَا مَعَ الشّٰهِدِيْنَ ۵۳ وَ مَكَرُوْا وَ مَكَرَ اللّٰهُ ۗ وَ اللّٰهُ خَيْرُ الْمٰكِرِيْنَ ۵۴ ع ۱۳

(نیز انہوں نے کہا) خدایا! جو کچھ تو نے نازل کیا ہے اس پر ہمارا ایمان ہے اور ہم نے تیرے رسول کی پیروی کی، پس ہماری گنتی بھی ان لوگوں میں ہو جو (حق کی) شہادت دینے والے ہیں ۵۳. اور پھر ایسا ہوا کہ یہودیوں نے (مسیح کے خلاف) مکر کیا (یعنی مخفی اور باریک طریقے مخالفت کے کام میں لائے) اور خدا بھی ویسے ہی

۵۲ - یہودیوں کے سرداروں اور پیشواؤں کا حضرت مسیح کی مخالفت میں سرگرم ہو جانا اور صرف حواریوں کا ایمان لانا جو چند گنے ہوئے بے مقدور اور شکستہ حال اشخاص تھے.

طریقے کام میں لایا (یعنی مسیح کی حفاظت کے پوشیدہ اسباب و ذرائع پیدا کر دیے) . اور (یاد رکھو! اللہ جسے بچانا چاھے تو) مخفی طریقوں سے کام لینے والوں میں اس سے بہتر کوئی نہیں ۵۴ .

إِذْ قَالَ اللّٰهُ يٰعِيْسٰى إِنِّيْ	(اور پھر) جب ایسا ھوا تھا کہ
مُتَوَفِّيْكَ وَرَافِعُكَ إِلَيَّ	اللہ نے فرمایا تھا : اے عیسیٰ!
وَمُطَهِّرُكَ مِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا	میں تیرا وقت پورا کروں گا ،
وَجَاعِلُ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْكَ	تجھے اپنی طرف اٹھالوں گا ،
فَوْقَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا إِلٰى	تیرے منکروں (کی تہمتوں)

۵۴ و ۵۵ – یہودیوں کی حضرت مسیح کے خلاف مخفی اور پر پیچ سازش ، مگر اللہ کا انھیں نا کام کرنا اور حضرت مسیح کو اپنی حفاظت میں لے لینا .

حضرت مسیح کی نسبت خدا کا وعدہ کہ :

(الف) میں تیرا وقت پورا کروں گا اور تجھے اپنی طرف اٹھالوں گا .

(ب) تیرے منکروں نے تیرے خلاف جو افترا پردازیاں کی میں ان سے تیری پاکی آشکارا کر دوں گا .

(ج) جو لوگ تیرے ماننے والے ھیں انھیں تیرے منکروں پر قیامت تك برتر رکھوں گا .

يَوْمِ الْقِيٰمَةِ ۚ ثُمَّ اِلَيَّ مَرْجِعُكُمْ فَاَحْكُمُ بَيْنَكُمْ فِيْمَا كُنْتُمْ فِيْهِ تَخْتَلِفُوْنَ ۝ ۵۵

فَاَمَّا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَاُعَذِّبُهُمْ عَذَابًا شَدِيْدًا فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۫ وَمَا لَهُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ۝ ۵۶

سے تجھے پاك كر دوں گا، اور جن لوگوں نے تیری پیروی کی ھے انھیں قیامت تك تیرے منکروں پر برتری دوں گا. اور بالآخر سب کو (قیامت کے دن) میری ھی طرف لوٹنا ھے. اس دن ان باتوں کا فیصلہ کردوں گا جن میں لوگ ایك دوسرے سے اختلاف کرتے رھے ھیں ۵۵. پھر جن لوگوں نے کفر کی راہ اختیار کی ھے تو انھیں دنیا و آخرت دونوں جگہ سخت عذاب دوں گا اور (عذاب الٰھی سے بچانے میں) کوئی بھی ان کا مددگار نہ ھو گا ۵۶ .

وَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَيُوَفِّيْهِمْ اُجُوْرَهُمْ ؕ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ الظّٰلِمِيْنَ ۝ ۵۷

ذٰلِكَ نَتْلُوْهُ عَلَيْكَ مِنَ

اور جو لوگ ایمان لائے ھیں اور ان کے عمل بھی نیك ھیں تو ان کا اجر انھیں پورا پورا مل جائے گا (۱۷۹) اور خدا

الْاٰیٰتِ وَ الذِّکْرِ الْحَکِیْمِ ۵۸	ظلم کرنے والوں کو دوست
اِنَّ مَثَلَ عِیْسٰی عِنْدَ اللّٰهِ	نہیں رکھتا ۵۷. (اپنے پیغمبر!) یہ
کَمَثَلِ اٰدَمَ ؕ خَلَقَهٗ مِنْ	اللہ کی آیتیں اور حکمت والے
تُرَابٍ ثُمَّ قَالَ لَهٗ کُنْ	تذکرے ھیں جو ھم تمہیں
فَیَکُوْنُ ۵۹ اَلْحَقُّ مِنْ	سنا رہے ھیں ۵۸. اللہ کے نزدیك
رَّبِّكَ فَلَا تَکُنْ مِّنَ	تو عیسٰی ایسا ھی ھے جیسے
الْمُمْتَرِیْنَ ۶۰	آدم. مٹی سے پیدا کیا پھر اس کی

بناوٹ کے لیے حکم فرمایا کہ ھو جاؤ. اور (جیسا کچھ خدا کا ارادہ تھا اسی کے مطابق) ھو گیا ۵۹. (اے پیغمبر! مسیح کے انسان ھونے کی نسبت جو کچھ کہا گیا ھے تو) یہ تمہارے پروردگار کی طرف سے امر حق ھے (اور جو بات خدا کی طرف سے حق ھو وہ ثابت اور راٹل حقیقت ھے، کبھی مٹنے والی نہیں) (۱۸۰) تو (دیکھو!) ایسا نہ ھو کہ شك و شبہ کرنے والوں میں سے ھو جاؤ ۶۰.

فَمَنْ حَآجَّكَ فِیْهِ مِنْۢ بَعْدِ	پھر جو کوئی تم سے اس بارے
مَا جَآءَكَ مِنَ الْعِلْمِ فَقُلْ	میں جھگڑا کرے حالانکہ

تَعَالَوْا نَدْعُ اَبْنَآءَنَا	علم و یقین تمھارے سامنے
وَاَبْنَآءَكُمْ وَنِسَآءَنَا وَنِسَآءَكُمْ	آچکا ھے تو تم اس سے کھو:
وَاَنْفُسَنَا وَاَنْفُسَكُمْ قف	(میرے پاس مسیح کے انسان
ثُمَّ نَبْتَهِلْ فَنَجْعَلْ لَّعْنَتَ اللّٰهِ	ھونے کے لیے علم و یقین
عَلَى الْكٰذِبِيْنَ ۞ ٦١ اِنَّ هٰذَا	موجود ھے، اگر تم بھی اس کی
لَهُوَ الْقَصَصُ الْحَقُّ ج وَمَا	خدائی کے لیے ویسا ھی علم
مِنْ اِلٰهٍ اِلَّا اللّٰهُ ط وَاِنَّ اللّٰهَ	ویقین رکھتے ھو تو) آؤ!
لَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۞ ٦٢	(یوں فیصلہ کر لیں کہ) ھم

دونوں فریق (میدان میں نکلیں اور) اپنے اپنے بیٹوں اور عورتوں کو بلائیں اور خود بھی شریك ھوں، پھر عجز و نیاز کے ساتھ خدا کے حضور التجا کریں: (ھم دونوں میں سے جس کا دعویٰ جھوٹا ھو تو) جھوٹوں پر خدا کی پھٹکار ٦١ ۔ (اے پیغمبر!) یہ جو کچھ بیان کیا گیا بلا شبہ بیان حق ھے اور کوئی معبود نہیں ھے مگر صرف اللہ کی ذات یگانہ ۔ اور یقینا اسی کی ذات ھے جو سب پر غالب (اور اپنے تمام کاموں میں) حکمت رکھنے والی ھے ٦٢ ۔

---

٥٩ و ٦٣ - عیسائیوں کی، اس گم راھی کا ذکر کہ حضرت مسیح کی الوھیت کا اعتقاد باطل پیدا کر لیا حالانکہ =

فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ م بِالْمُفْسِدِيْنَ ع ۶۳ پھر اگر یہ لوگ (فیصلے کا یہ طریقہ) قبول نہ کریں (اور مباہلے سے گریز کر جائیں) تو اللہ مفسدوں کا حال خوب جانتا ھے (۱۸۱) ۶۳.

۶
ع
۱۴

قُلْ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ تَعَالَوْا اِلٰى كَلِمَةٍ سَوَآءٍ م بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ (اے پیغمبر!) تم (یہود اور نصاریٰ سے) کہہ دو کہ اے

= تمام بنی آدم کی طرح وہ بھی ایک انسان تھے اور خدا نے انھیں اپنی رسالت کے لیے چن لیا تھا.

ضمنا اس حقیقت کی طرف اشارہ کہ اگرچہ مسیحی کلیسا نے صدیوں سے الوھیت مسیح کا اعتقاد قائم کر رکھا ھے اور تمام دنیا میں پھیل گیا ھے لیکن قرآن کی دعوت اس کے برخلاف کام یاب ھو کر رھے گی، کیوں کہ یہ اعتقاد حقیقت کے خلاف ھے.

عیسائیوں کو مباھلے کی دعوت کہ اگر انھیں الوھیت مسیح کے اعتقاد پر یقین ھے تو پیغمبر اسلام کے مقابلے میں آئیں اور دونوں فریق خدا سے دعا مانگیں جو ناحق پر ھو اس پر خدا کی لعنت ھو. چنانچہ نجران سے عیسائی پیشواؤں کی جو جماعت مدینہ آئی تھی پیغمبر اسلام نے انھیں مباھلے کی دعوت دی، مگر انھیں مقابلے کی جرأت نہ ھوئی =

اَلَّا نَعْبُدَ اِلَّا اللّٰهَ وَ لَا نُشْرِكَ بِهٖ شَیْئًا وَّ لَا یَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُوْلُوا اشْهَدُوْا بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ ۝ ٦٤

اهل کتاب: (اختلاف و نزاع کی ساری باتیں چھوڑ دو) اس بات کی طرف آؤ جو ہمارے اور تمہارے دونوں کے لیے یکساں طور پر مُسلّم ہیں، یعنی اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کریں، کسی کی ہستی کو اس کا شریك نہ ٹھیرائیں، ہم میں سے ایك انسان دوسرے انسان کے ساتھ ایسا برتاؤ نہ کرے گویا خدا کو چھوڑ کر اسے اپنا پروردگار بنالیا ہے. پھر اگر یہ لوگ (اس بات سے) روگردانی کریں تو تم کہہ دو: گواہ رہنا کہ (انکار تمہاری طرف سے ہے اور) ہم خدا کے ماننے والے ہیں ٦٤

=اور اطاعت کا اقرار کر کے واپس چلے گئے.

٦٤ تا ٦٧ ـ مباہلے کی دعوت کے بعد رفع نزاع اور اتمام حجت کی دوسری دعوت: اگر تمہاری مخالفت محض تعصب و نفسانیت کی وجہ سے نہیں ہے اور دین و حق پرستی کی کچھ بھی طلب باقی ہے تو آؤ اختلاف و نزاع کی ساری باتیں چھوڑ دیں اور توحید و خدا پرستی کی ان بنیادی صداقتوں پر=

= متفق ھوجائیں جو خود تمھارے یہاں بھی مسلم ھیں اگر چه عملاً فراموش کردی گئی ھیں، یعنی:

(الف) خدا کے سوا کوئی عبادت کا مستحق نہیں ۰

(ب) جو کچھ اس کے لیے ھے اس میں کسی دوسری ھستی کو شریك نه کیا جائے.

(ج) کوئی انسان دوسرے انسان کو اپنے لیے ایسا مقدس اور معصوم نه بنالے گویا اسے خدا بنا لیا ھے ۰

توحید و خدا پرستی کا یہی طریقه حضرت ابراھیم علیه السلام کا طریقه تھا ۰ یہودیت اور نصرانیت کی گروه بندیاں اور ان کے عقائد و رسوم سب بعد کی پیداوار ھیں اور دین ابراھیمی سے انحراف کا نتیجه ھیں ۰ اگر یہود و نصاریٰ اس بارے میں حجت کرتے ھیں اور کہتے ھیں ”حضرت ابراھیم کا طریقه یہودیت یا نصرانیت کا طریقه تھا“ تو یه جہل و تعصب کی انتہا ھوگئی، کیوں که یه بات تو کسی بحث و دلیل کی محتاج نہیں که حضرت ابراھیمؑ کے زمانے میں ان گروه بندیوں کا وجود ھی نه تھا اور نه ھوسکتا تھا. یه گروه بندیاں حضرت موسیٰ اور حضرت مسیح علیہما السلام کے نام پر کی گئی ھیں اور یه دونوں حضرت ابراھیم کے سیکڑوں برس بعد ھوے ھیں ۰

يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ	اے اهل کتاب! تم ابراهیم کے
تُحَآجُّوْنَ فِيْٓ اِبْرٰهِيْمَ وَمَآ	بارے میں کیوں حجت کرتے
اُنْزِلَتِ التَّوْرٰىةُ وَالْاِنْجِيْلُ	هو (که ان کا طریقه یهودیت
اِلَّا مِنْۢ بَعْدِهٖ ۭ اَفَلَا	کا طریقه تها یا نصرانیت کا طریقه
تَعْقِلُوْنَ ۝٦٥	تها) حالانکه تورات اور انجیل

(جن کے نام پر یه گروه بندیاں کی گئی هیں) نازل نهیں هوئی هیں مگر اس کے بهت بعد (پس ظاهر هے که جس گروه بندی کا اس وقت وجود هی نه تها وه کیوں کر اس کا پیرو هوسکتا هے؟) کیا (اتنی موٹی سی بات بهی) تم نهیں سمجهه سکتے؟ ٦٥ .

هٰٓاَنْتُمْ هٰٓؤُلَاۗءِ حَاجَجْتُمْ	دیکهو! تم وه لوگ هو که تم
فِيْمَا لَكُمْ بِهٖ عِلْمٌ فَلِمَ	نے ان باتوں میں جهگڑا کیا
تُحَآجُّوْنَ فِيْمَا لَيْسَ لَكُمْ	جن کے لیے (کچهه نه کچهه)
بِهٖ عِلْمٌ ۭ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ	تمهارے پاس علم موجود تها،
وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ۝٦٦	(مثلاً بعض چیزوں کی حلت

و حرمت کی نسبت که تمهارا خیال کتنا هی غلط هو تاهم ان کے لیے مذهبی روایتوں سے سند لانے کی کوشش کرتے تهے تو اب اس بارے میں کیوں جهگڑا کرتے هو جس کے لیے تمهارے پاس کوئی علم نهیں ؟ اور الله (سب کچھ) جانتا هے ، تم کچھ نهیں جانتے ٦٦ .

مَا كَانَ اِبْرٰهِيْمُ يَهُوْدِيًّا وَّ لَا نَصْرَانِيًّا وَّ لٰكِنْ كَانَ حَنِيْفًا مُّسْلِمًا ؕ وَ مَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۝ ٦٧ اِنَّ اَوْلَى النَّاسِ بِاِبْرٰهِيْمَ لَلَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ وَ هٰذَا النَّبِيُّ وَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ؕ وَ اللّٰهُ وَلِيُّ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ ٦٨

(۱۸۲) ابراهیم نه تو یهودی تها اور نه نصرانی (اور نه کسی دوسری مذهبی جتها بندی کا پیرو) بلکه (اپنے عهد کی تمام گمراهیوں سے) هٹا هوا خدا کا فرمان بردار بنده. اور یقینا اس کی راه شرك کرنے والوں کی راه نه تهی ٦٧ . فی الحقیقت ابراهیم سے نزدیك تر لوگ تو وه تهے جو اس کے قدم بقدم چلے ، نیز الله کا یه نبی هے اور وه لوگ جو اس نبی پر ایمان لائے هیں (نه که وه لوگ جنهوں نے دین الٰهی کے ٹکڑے ٹکڑے کر کے یهودیت اور نصرانیت کی گروه بندیاں کرلی هیں اور توحید کی راه سے منحرف هو گئے هیں). اور (یاد رکهو!) الله انهیں کا مددگار هے جو (سچا) ایمان رکهنے والے هیں ٦٨.

وَدَّتْ طَّآئِفَةٌ مِّنْ اَهْلِ	(اے پیروان دعوت حق!)
الْكِتٰبِ لَوْ يُضِلُّوْنَكُمْ ؕ	اهل کتاب میں ایک گروه هے
وَمَا يُضِلُّوْنَ اِلَّآ اَنْفُسَهُمْ	جو اس بات کا آرزومند هے
وَمَا يَشْعُرُوْنَ ۝٦٩	که کسی طرح تمھیں راه حق سے

بھٹکا دے (اور دین ابراهیمی کی پیروی میں تمھارے قدم استوار نه رهیں) . لیکن (یاد رکھو!) وه (تمھیں گم راه کرنے کی سازشیں کرکے) تمھیں نهیں، خود اپنے هی کو گم راهی میں ڈالے هوے هیں اگرچه (شدت جهل و نفسانیت سے) اس کا شعور نهیں رکھتے ٦٩.

يٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تَكْفُرُوْنَ	اے اهل کتاب! یه کیا هے
بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَاَنْتُمْ	که تم الله کی آیتوں سے انکار
تَشْهَدُوْنَ ۝٧٠ يٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ	کرتے هو حالانکه اس کی
لِمَ تَلْبِسُوْنَ الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ	نشانیاں تمھارے سامنے هیں ٧٠.
وَتَكْتُمُوْنَ الْحَقَّ وَاَنْتُمْ	اے اهل کتاب! کیوں حق
تَعْلَمُوْنَ ۝٧١ ع	کو باطل کے ساتھ ملا جلا کر

مشتبه کردیتے ہو اور حق کو چھپاتے ہو حالانکہ تم جانتے ہو (کہ اصلیت کیا ہے) ۷۱ .

وَقَالَتْ طَّآئِفَةٌ مِّنْ اَهْلِ	اور (دیکھو!) اہل کتاب میں
الْكِتٰبِ اٰمِنُوْا بِالَّذِیْٓ	ایک گروہ ہے جو کہتا ہے:
اُنْزِلَ عَلَى الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا	(مسلمانوں کو گمراہ کرنے کے
وَجْهَ النَّهَارِ وَاكْفُرُوْٓا اٰخِرَهٗ	لیے) ایسا کرو کہ صبح ان کی
لَعَلَّهُمْ یَرْجِعُوْنَ ۚ ۷۲	کتاب پر ایمان لے آؤ، شام کو

۷۱ تا ۷۳ - اہل کتاب کی مذہبی زندگی کی شقاوتوں کی طرف اشارہ کہ خدا کی آیتوں سے انکار، حق کو باطل سے ملا دینا اور سچائی کو چھپانا ان کا عام شیوہ ہے.

اہل کتاب کی بنیادی گمراہی کہ انہوں نے دین و صداقت کو صرف اپنی نسل و گروہ ہی کا ورثہ سمجھ رکھا ہے اور کہتے ہیں: یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ کوئی شخص ہمارے گروہ میں سے نہ ہو اور پھر دین و صداقت رکھتا ہو، یا کسی فرد اور قوم کو ہم سے بہتر دین و صداقت کی کوئی بات مل سکے. جو کچھ ملنا تھا ہمیں مل چکا اور خدا کے خزانۂ فیضان و رحمت پر مہر لگ گئی.

انکار کردو. اس طرح عجب نہیں وہ (لوگوں کو اسلام سے پھرتے ہوئے دیکھ کر خود بھی) پھر جائیں ۷۲.

وَلَا تُؤْمِنُوْٓا اِلَّا لِمَنْ تَبِعَ	اور (وہ آپس میں کہتے ہیں:
دِيْنَكُمْ ؕ قُلْ اِنَّ الْهُدٰى	دیکھو!) ان لوگوں کے سوا جو
هُدَى اللّٰهِ ۙ اَنْ يُّؤْتٰٓى اَحَدٌ	تمھارے دین کی پیروی کرنے
مِّثْلَ مَآ اُوْتِيْتُمْ اَوْ	والے ہوں اور کسی کی بات
يُحَآجُّوْكُمْ عِنْدَ رَبِّكُمْ ؕ	نہ مانو (اگرچہ وہ کتنی ہی
قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ	اچھی بات کیوں نہ کہتا ہو.
يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ	اے پیغمبر!) تم ان لوگوں
وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ۚ ۷۳	سے کہہ دو: ہدایت تو وہی ہے

جو اللہ کی ہدایت ہے (اور وہ کسی خاص گروہ اور نسل کی میراث نہیں ہے کہ اور کسی کا اس میں حصہ نہ ہو. جو انسان بھی اس پر چلے گا ہدایت یافتہ ہوگا) (۱۸۳). (اور وہ کہتے ہیں:) یہ بات بھی نہ مانو کہ جیسا کچھ دین تمھیں دیا گیا ہے ویسا کسی دوسرے انسان کو ملا ہو، یا یہ کہ تمھارے پروردگار کے حضور تمھارے خلاف کسی کی حجت چل سکتی ہو. (اے پیغمبر!) تم ان لوگوں سے کہو: فضل و بخشش تو اللہ کے ہاتھ میں ہے. وہ جسے چاہتا ہے

اپنے فضل و کرم سے مالا مال کردیتا ہے . وہ بڑی ہی وسعت رکھنے والا (اور اہل نا اہل کو) جاننے والا ہے ۷۳ .

يَخْتَصُّ بِرَحْمَتِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ؕ	وہ جس کسی کو چاہتا ہے اپنی
وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ۝۷۴	رحمت کے نزول کے لیے چن
وَمِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ مَنْ اِنْ	لیتا ہے . اس کا فضل بڑا ہی
تَاْمَنْهُ بِقِنْطَارٍ يُّؤَدِّهٖۤ اِلَيْكَ ۚ	فضل ہے (۱۸٤) ۷٤ . اور اہل
وَمِنْهُمْ مَّنْ اِنْ تَاْمَنْهُ بِدِيْنَارٍ	کتاب میں کچھ آدمی تو ایسے
لَّا يُؤَدِّهٖۤ اِلَيْكَ اِلَّا مَا دُمْتَ	دیانت دار ہیں کہ اگر تم چاندی
عَلَيْهِ قَآئِمًا ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ	سونے کا پورا ڈھیر بھی ان
قَالُوْا لَيْسَ عَلَيْنَا فِى الْاُمِّيّٖنَ	کی امانت میں چھوڑ دو تو وہ
سَبِيْلٌ ۚ وَيَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ	تمہارے حوالے کر دیں ، لیکن
الْكَذِبَ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ۝۷۵	ان میں ایك گروہ ایسا ہے کہ

اگر ایك روپیے کے لیے بھی ان پر بھروسہ کرو تو کبھی تمہیں واپس نہ دیں جب تك (تقاضے کے لیے) ہمیشہ ان کے سر پر کھڑے نہ رہو . (ان لوگوں میں یہ بد معاملگی)اس لیے (پیدا ہوگئی)

کہ وہ کہتے ہیں: امیوں سے معاملہ کرتے ہوے (ہم جو کچھ بھی کریں) ہمارے لیے کوئی مواخذہ نہیں (یعنی مشرکین عرب جو ہمارے ہم مذہب نہیں ہیں ان کے ساتھ دیانت داری برتنا ضروری نہیں)۔ لیکن (فی الحقیقت) ایسا کہہ کر وہ اللہ پر تہمت باندھتے ہیں اور اچھی طرح جانتے ہیں (کہ حقیقت حال کیا ہے) ۷۵ .

---

۷۵ و ۷۶ - اہل کتاب کی اس گمراہی کی طرف اشارہ کہ سمجھتے تھے لین دین میں دیانت داری کے جس قدر بھی دینی احکام ہیں وہ صرف اسی لیے ہیں کہ اپنے ہم مذہب آدمیوں کے ساتھ بد معاملگی نہ کی جائے. لیکن اگر ایک آدمی دوسرے مذہب اور گروہ کا ہو تو اس کے ساتھ سچائی اور دیانت سے پیش آنا کچھ ضروری نہیں، جس طرح بھی ہم کافروں کا مال کھالیں ہمارے لیے جائز ہے. لیکن قرآن کہتا ہے: دیانت تو ہر حال میں دیانت ہے اور خیانت ہر حال میں خیانت ہے۔ دین و مذہب کے اختلاف سے اچھائی اور برائی کے حقائق معطل نہیں ہوسکتے۔ جو شخص بد دیانتی کرتا ہے خواہ کسی اعتقاد اور کسی گروہ کے آدمی کے ساتھ کرے، گناہ ہے اور وہ قیامت کے دن خدا کی بخشش و رحمت سے محروم رہے گا.

بَلٰى مَنْ اَوْفٰى بِعَهْدِهٖ وَ اتَّقٰى فَاِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَّقِيْنَ ۝۷۶

ھاں ، (ان سے مواخذہ ھو اور ضرور ھو ، کیوں کہ خدا کا قانون تو یہ ھے کہ) جو کوئی اپنا قول و قرار سچائی کے ساتھ پورا کرتا ھے اور (اپنی ذین میں) پرھیزگار ھوتا ھے (خواہ کسی مذھب اور گروہ کے ساتھ ھو) تو خدا کی پسندیدگی انھیں لوگوں کے لیے ھے جو پرھیزگار ھوتے ھیں ۷۶ .

اِنَّ الَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَ اَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيْلًا اُولٰٓئِكَ لَا خَلَاقَ لَهُمْ فِى الْاٰخِرَةِ وَ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ وَ لَا يَنْظُرُ اِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَ لَا يُزَكِّيْهِمْ ص وَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝۷۷

(یاد رکھو !) جن لوگوں کا حال یہ ھے کہ (متاع دنیا کی) ایک حقیر قیمت کے لیے اللہ کا عہد (جو ان سے نیک عملی و دیانت داری کے لیے لیا گیا تھا) اور خود اپنی قسمیں (جو یقین دلانے کے لیے کھاتے ھیں) فروخت کر ڈالتے (اور دیانت داری کی جگہ خیانت کے مرتکب ھوتے ھیں) تو یہی لوگ ھیں کہ آخرت میں ان کا کوئی حصہ نہ ھوگا ۔ نہ تو قیامت کے دن اللہ ان سے کلام کرے گا ، نہ ان پر

اس کی نظر التفات پڑے گی، نہ گناہوں کی آلودگی سے پاك کیے جائیں گے . بس ان کے لیے عذاب ہوگا، عذاب درد ناك ۷۷.

وَاِنَّ مِنْهُمْ لَفَرِيْقًا يَّلْوٗنَ اَلْسِنَتَهُمْ بِالْكِتٰبِ لِتَحْسَبُوْهُ مِنَ الْكِتٰبِ وَمَا هُوَ مِنَ الْكِتٰبِ ۚ وَيَقُوْلُوْنَ هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ وَمَا هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ۚ وَيَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ۞ ۷۸

اور (دیکھو!) اهل کتاب میں (ان کے عالموں اور پیشواؤں کا) ایك گروہ هے جو کتاب الله پڑھتے هوے اس میں الٹ پھیر کرتے (۱۸۰) (اور اس کا مطلب کچھ سے کچھ بنادیتے) هیں، تاکه تم خیال کرو جو کچھ یه سنا رهے هیں کتاب الله میں سے هے، حالانکه وہ قطعا کتاب الله (کے احکام میں) سے نہیں هوتا . اور وہ لوگوں سے کہتے هیں که جو کچھ تمھیں بتایا گیا هے یه الله کی طرف سے هے، حالانکه وہ الله کی طرف سے نہیں هوتا . وہ الله کے نام سے جھوٹ بولتے هیں اور جانتے هیں (که جھوٹ بول رهے هیں) ۷۸ .

---

۷۸ تا ۸۰ - اصل یه هے که اهل کتاب کے علماء و مشائخ کی گمراهیوں نے تمام قوم کو روح هدایت سے محروم =

مَا كَانَ لِبَشَرٍ اَنْ يُّؤْتِيَهُ اللّٰهُ	کسی انسان کو یہ بات سزاوار
الْكِتٰبَ وَ الْحُكْمَ وَ النُّبُوَّةَ	نہیں کہ اللہ اسے (انسان کی
ثُمَّ يَقُوْلَ لِلنَّاسِ كُوْنُوْا	ہدایت کے لیے) کتاب اور

= کر رکھا ہے ۔ ان میں عالموں اور فقیہوں کا ایک گروہ ہے جو کتاب اللہ کی تلاوت کرتا اور اس کی شرح و تفسیر بیان کرتا ہے ، لیکن ہوائے نفس سے اس کے معانی میں تحریف کردیتا ہے ۔ عوام سمجھتے ہیں یہ خدا کی کتاب کا بیان ہے ، حالانکہ وہ خدا کی کتاب کا بیان نہیں ہے ، ان کی رایوں کی افترا پردازیاں ہیں ۔

اہل کتاب کے علماء و مشایخ نے بندگان الٰہی کو اپنا غلام سمجھ رکھا ہے اور ہدایت کی جگہ خدائی کرنے لگے ہیں ۔ عوام سمجھتے ہیں کہ نیک و بد ، حلال و حرام اور جنت و دوزخ کا تمام اختیار انہیں کے قبضے میں ہے ، حالانکہ کسی انسان کے لیے جائز نہیں کہ اللہ کے احکام کی جگہ انسان کے گھڑے ہوے احکام کی اطاعت کرے ۔ اگر اللہ نے کسی بندے کو کتاب و نبوت عطا فرمائی ہے تو اس لیے عطا فرمائی ہے کہ احکام الٰہی کی طرف لوگوں کو دعوت دے ، اس لیے نہیں کہ اپنی بندگی کرائے ۔

عِبَادًا لِّىْ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلٰـكِنْ كُوْنُوْا رَبّٰنِيّٖنَ بِمَا كُنْتُمْ تُعَلِّمُوْنَ الْكِتٰبَ وَبِمَا كُنْتُمْ تَدْرُسُوْنَ ۙ ٧٩

حکومت و نبوت عطا فرمائے اور پھر اس کا شیوہ یہ ہو کہ لوگوں سے کہے : خدا کو چھوڑ کر میرے بندے بن جاؤ (یعنی خدا کے احکام کی جگہ میرے حکموں کی اطاعت کرو) بلکہ چاہیے کہ ربانی انسان (یعنی خلق اللہ کے مرشد و مربی) بنو ، اس لیے کہ تم کتاب اللہ کی تعلیم دیتے رہتے ہو اور اس لیے بھی کہ اس کے پڑھنے پڑھانے میں مشغول رہتے ہو ۷۹ .

وَلَا يَاْمُرَكُمْ اَنْ تَتَّخِذُوا الْمَلٰٓئِكَةَ وَالنَّبِيّٖنَ اَرْبَابًا ۗ اَيَاْمُرُكُمْ بِالْكُفْرِ بَعْدَ اِذْ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ۧ ٨٠

ایک ربانی انسان کبھی تمہیں اس بات کا حکم نہیں دے گا کہ فرشتوں یا نبیوں کو اپنا پروردگار بناؤ (اور جس طرح اپنے پروردگار کے آگے جھکتے ہو اسی طرح ان کے آگے بھی جھکو) . کیا ایسا ہوسکتا ہے کہ وہ تمہیں کفر کرنے کا حکم دے حالانکہ تم مسلم (یعنی خدا کے تابع فرمان) ہو چکے ہو ۸۰ .

۸
ع
۱۶

وَ اِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ النَّبِيّنَ	اور (دیکھو!) جب ایسا ہوا تھا
لَمَآ اٰتَيْتُكُمْ مِّنْ كِتٰبٍ	کہ ہم نے نبیوں کے بارے میں
وَّ حِكْمَةٍ ثُمَّ جَآءَكُمْ	(بنی اسرائیل سے) عہد لیا تھا
رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ	(۱۸۶) کہ ہم نے تمہیں کتاب
لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَ لَتَنْصُرُنَّهٗ ؕ	اور حکمت عطاء فرمائی ہے:
قَالَ ءَ اَقْرَرْتُمْ وَ اَخَذْتُمْ	پھر اگر ایسا ہو کہ کوئی (دوسرا)
عَلٰى ذٰلِكُمْ اِصْرِيْ ؕ قَالُوْٓا	رسول اس کتاب کی تصدیق
اَقْرَرْنَا ؕ قَالَ فَاشْهَدُوْا وَ اَنَا	کرتا ہوا تمہارے پاس آئے جو
مَعَكُمْ مِّنَ الشّٰهِدِيْنَ ۝ ۸۱	تمہارے ساتھ ہے تو ضروری

ہے کہ تم اسے مانو اور اس کی تائید کرو (کیوں کہ اصل دین ایک ہی ہے اور جتنے بھی خدا کے رسول ہیں سب اسی کی دعوت دینے والے ہیں)۔ ارشاد الٰہی ہوا تھا کہ کیا تم اس بات کا اقرار کرتے ہو اور اس کا ذمہ لیتے ہو۔ انہوں نے عرض کیا تھا: (بے شک) ہم اقرار کرتے ہیں۔ اس پر اللہ نے فرمایا تھا: ہاں، اس پر گواہ رہو اور (دیکھو!) تمہارے ساتھ خود میں بھی اس پر گواہ ہوں ۸۱۔

فَمَنْ تَوَلّٰى بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ۝۸۲

اَفَغَيْرَ دِيْنِ اللّٰهِ يَبْغُوْنَ وَلَهٗٓ اَسْلَمَ مَنْ فِى السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ طَوْعًا وَّ كَرْهًا وَّ اِلَيْهِ يُرْجَعُوْنَ ۝۸۳

تو اب جو کوئی اس عہد و قرار کے بعد اس سے روگرداں ہو (اور اللہ کے رسول کا انکار کرے) تو یقینا ایسے ہی لوگ ہیں جو فاسق ہیں (یعنی دائرۂ حق پرستی سے باہر ہو گئے ہیں) ۸۲ . پھر کیا یہ لوگ چاہتے ہیں اللہ کا دین چھوڑ کر کوئی دوسری راہ ڈھونڈھ نکالیں، حالانکہ آسمان و زمین میں جو کوئی بھی موجود ہے خوشی سے ہو یا ناخوشی سے مگر سب اسی

۸۱ و ۸۲ - دین حق کی اصل عظیم کی طرف اشارہ کہ اللہ کے تمام نبی ایک ہی دین کے داعی تھے اور اس لیے ایک دوسرے کی تصدیق کرنے والے تھے . اور جب اللہ کا دین ایک ہی ہے اور تمام رہ نما ایک ہی زنجیر کی مختلف کڑیاں ہیں تو جو کوئی ان میں تفریق کرتا ہے، ایک کو مانتا ہے دوسرے کو جھٹلاتا ہے، وہ در اصل پورے سلسلۂ ہدایت ہی کا منکر ہے .

کے حکم کے فرماں بردار ہیں اور بالآخر سب اسی کی طرف لوٹنے والے ہیں ۸۳ .

قُلْ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَ مَآ اُنْزِلَ (اے پیغمبر!) تم کہہ دو:

عَلَيْنَا وَ مَآ اُنْزِلَ عَلٰٓی اِبْرٰهِيْمَ (ہماری راہ تو یہ ہوئی کہ)

---

۸۳ و ۸۴ - اللہ کا دین اس کے سوا کچھ نہیں ہے کہ اس کے ٹھہرائے ہوئے قوانین فطرت کی اطاعت ہے اور آسمان و زمین میں جس قدر مخلوق ہے سب قوانین الٰہی کی اطاعت کر رہی ہے . پھر اگر تمہیں اللہ کے قانون فطرت سے انکار ہے تو اللہ کے قانون کے سوا کائنات ہستی میں اور کونسا قانون ہوسکتا ہے ؟ کیا تمہیں اس راہ پر چلنے سے انکار ہے جس پر تمام کارخانۂ ہستی چل رہا ہے ؟

یہی دین نوع انسانی کے لیے ہدایت کی عالم گیر راہ ہے ، لیکن لوگوں نے اسے چھوڑ کر اپنی الگ الگ گروہ بندیاں کر لیں اور ہر گروہ دوسرے گروہ کو جھٹلانے لگا . قرآن اس لیے آیا ہے کہ اس گم راہی سے دنیا کو نجات دلادے . وہ کہتا ہے : سچائی کی راہ یہ ہے کہ تمام رہنمایان عالم کی یکساں طور پر تصدیق کرو اور سب کی متفقہ اور مشترکہ تعلیم کو دستور العمل بناؤ .

وَ اِسْمٰعِيْلَ وَ اِسْحٰقَ وَ يَعْقُوْبَ وَ الْاَسْبَاطِ وَ مَآ اُوْتِيَ مُوْسٰي وَ عِيْسٰي وَ النَّبِيُّوْنَ مِنْ رَّبِّهِمْ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ وَ نَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ ۸۴

ہم اللہ پر ایمان لائے ہیں اور جو کچھ ابراہیم، اسماعیل، اسحاق یعقوب اور یعقوب کی اولاد پر نازل ہوا، اس پر ایمان رکھتے ہیں۔ نیز جو کچھ موسیٰ کو اور عیسیٰ کو اور خدا کے تمام نبیوں کو خدا کی طرف سے ملا ہے اس سب پر بھی ہمارا ایمان ہے۔ ہم ان رسولوں میں سے کسی ایک کو بھی دوسروں سے جدا نہیں کرتے (کہ کسی کو مانیں، کسی کو نہ مانیں۔ ہم خدا کے فرماں بردار ہیں۔ اس کی سچائی جہاں کہیں بھی اور جس کی زبانی بھی آئی ہو، سچائی ہے) اور ہم اس کی اطاعت کرنے والے ہیں ۸۴۔

وَ مَنْ يَّبْتَغِ غَيْرَ الْاِسْلَامِ دِيْنًا فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْهُ ۚ وَ هُوَ فِي الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ۸۵

اور (دیکھو!) جو کوئی اسلام کے سوا (جو تمام رہ نمایان حق کی تصدیق و پیروی کی راہ ہے) کسی دوسرے دین کا خواہش مند ہوگا تو وہ کبھی قبول نہیں کیا جائے گا اور آخرت کے دن

اس کی جگہ ان لوگوں میں ہوگی جو تباہ و نامراد ہوں گے ۸۵ .

كَيْفَ يَهْدِي اللّٰهُ قَوْمًا	یہ کس طرح ہوسکتا ہے کہ
كَفَرُوْا بَعْدَ اِيْمَانِهِمْ	اللہ ایك ایسے گروہ پر (کامیابی
وَ شَهِدُوْٓا اَنَّ الرَّسُوْلَ حَقٌّ	کی) راہ کھول دے جس نے
وَّ جَآءَهُمُ الْبَيِّنٰتُ ۭ وَ اللّٰهُ	ایمان کے بعد کفر کی راہ اختیار
لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۝[۸٦]	کرلی ، حالانکہ اس نے گواہی

دی تھی کہ اللہ کا رسول برحق ہے اور (حقیقت کی) روشن دلیلیں اس کے سامنے واضح ہوگئی تھیں ؟ اللہ کا قانون تو یہ ہے کہ وہ ظلم کرنے والے گروہ پر سعادت کی راہ نہیں کھولتا ۸٦ .

۸٦ – جن لوگوں کا یہ حال ہے کہ دین حقیقی کی ہدایت پاکر پھر دیدہ و دانستہ منحرف ہو گئے اور سچائی کی کوئی دلیل اور حقیقت کی کوئی نشانی بھی ان کے لیے عبرت و بصیرت کا موجب نہ ہوسکی اور جو آج بھی محض ضد اور شرارت سے دعوت حق کا معاندانہ مقابلہ کر رہے ہیں تو ظاہر ہے کہ ایسے لوگوں کی صلاح و ہدایت کی کوئی امید باقی نہیں رہی . دنیا میں ذلت و رسوائی کی اور آخرت میں دائمی عذاب کی راہ انہوں نے اپنے لیے پسند کرلی ہے .

اُولٰٓئِكَ جَزَآؤُهُمْ اَنَّ عَلَيْهِمْ لَعْنَةَ اللهِ وَ الْمَلٰٓئِكَةِ وَ النَّاسِ اَجْمَعِيْنَ لا ٨٧ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۚ لَا يُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ وَلَا هُمْ يُنْظَرُوْنَ لا ٨٨ اِلَّا الَّذِيْنَ	ان لوگوں کو (ان کے ظلم وشرارت کا) جو بدلا ملنے والا ہے وہ تو یہ ہے کہان پر اللہ کی، فرشتوں کی انسانوں کی، سب کی لعنت برس رہی ہے ٨٧ . اس حالت میں ہمیشہ

٨٧ تا ٨٩ - جزا اور سزا قانون مکافات کا لازمی نتیجہ ہے، یعنی برائی ایک ایسی حالت ہے جس کا نتیجہ برا ہے، اچھائی ایک ایسی حالت ہے جس کا نتیجہ اچھا ہے. پس یہ نہ سمجھو کہ آخرت کی سزائیں بھی دنیا کی سزاؤں کی طرح ہیں کہ اگر مجرم چاہے تو مال و دولت خرچ کرکے بچ جائے. نہیں، خدا کی عدالت میں گناہ کا کوئی بدلا ور فدیہ قبول نہیں ہوسکتا. اگر ایک چھوٹے سے چھوٹے گناہ کے بدلے پورا کرۂ ارضی سونے سے بھر کر دے دو جب بھی اس کی پاداش سے اپنے آپ کو نہیں بچاسکوگے. ہاں، توبہ و انابت کی حالت ایک ایسی حالت ہے جو تمام گناہوں کو محو کردیتی ہے بشرطیکہ سچی توبہ ہو.

تَابُوْا مِنْ بَعْدِ ذٰلِكَ وَ اَصْلَحُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۸۹

گرفتار رهیں گے ، نه تو ان کا عذاب کبھی کم هو گا نه کبھی مهلت پائیں گے ۸۸ . هاں ، جن لوگوں نے اس حالت کے بعد بھی توبه کرلی اور اپنے کو سنوار لیا تو بلا شبه الله رحمت والا (اور اپنی رحمت بے حساب سے) بخش دینے والا هے ۸۹ .

اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بَعْدَ اِيْمَانِهِمْ ثُمَّ ازْدَادُوْا كُفْرًا لَّنْ تُقْبَلَ تَوْبَتُهُمْ وَ اُولٰٓئِكَ هُمُ الضَّآلُّوْنَ ۹۰

(لیکن) جن لوگوں کا حال یه هے که انهوں نے ایمان کے بعد کفر کی راه اختیار کی اور اپنے کفر کی (سرکشیوں اور شرارتوں) میں بڑھتے هی گئے تو ایسے لوگوں کی پشیمانی کبھی قبول هونے والی نهیں (کیوں که سچی توبه انهیں نصیب نهیں هو گی) اور یهی لوگ هیں جو راه سے بھٹك گئے ۹۰ .

اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَ مَاتُوْا وَ هُمْ كُفَّارٌ فَلَنْ يُّقْبَلَ

جن لوگوں نے کفر کی راه اختیار کی اور مرتے دم تك

۲۷-۲

مِنْ اَحَدِهِمْ مِّلْءُ الْاَرْضِ ذَهَبًا وَّلَوِ افْتَدٰى بِهٖ ؕ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ وَّمَا لَهُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ۹۱

کفر پر جمے رہے تو (یاد رکھو! کفر اور بدعملی کے بدلے کوئی معاوضہ اور فدیہ کام نہیں دے سکتا) اگر ان میں سے کوئی آدمی پورا کرۂ ارضی سونے سے بھر کر دے دے جب بھی اس کے فدیے میں قبول نہ ہوگا (اور اسے اپنے اعمال بد کا نتیجہ بھگتنا پڑے گا). یہی لوگ ہیں کہ ان کے لیے (پاداش عمل میں) عذاب دردناک ہے اور کوئی نہ ہوگا جو (اس عذاب سے بچانے میں) ان کا مددگار ہو ۹۱ .

ع ۹ / ۱۰

لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ ؕ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ شَیْءٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِيْمٌ ۹۲ كُلُّ الطَّعَامِ كَانَ حِلًّا لِّبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اِلَّا مَا حَرَّمَ اِسْرَآءِيْلُ عَلٰى نَفْسِهٖ

(یاد رکھو!) تم نیکی کا درجہ کبھی حاصل نہیں کرسکتے جب تک تم میں یہ بات پیدا نہ ہو جائے کہ (مال و دولت میں سے) جو کچھ محبوب رکھتے ہو اسے (راہ حق میں) خرچ کرو

مِنْ قَبْلِ اَنْ تُنَزَّلَ التَّوْرٰىةُ ؕ قُلْ فَاْتُوْا بِالتَّوْرٰىةِ فَاتْلُوْهَآ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝۹۳

اور جو کچھ تم خرچ کرتے ہو وہ اللہ کے علم سے چھپا نہیں.۹۲ . کھانے کی تمام چیزیں (جو عام طور پر کھائی جاتی ہیں) بنی اسرائیل کے لیے بھی حلال تھیں (اور لوگ انہیں بے تأمل کھاتے تھے) . ہاں ، وہ چیزیں جو بنی اسرائیل نے تورات نازل ہونے سے پہلے خود اپنے اوپر حرام ٹھہرا لی تھیں (حرام سمجھی گئی تھیں مگر انہیں خدا نے حرام نہیں کردیا تھا . اے پیغمبر! اگر اس بارے میں یہودی تم سے جھگڑ رہے ہیں تو تم ان سے) کہہ دو: اگر تم لوگ اپنے خیال میں سچے ہو تو تورات لاؤ اور اسے کھول کر پڑھو (۱۸۷) ۹۳ .

---

۹۲ - مال و دولت بد عملیوں کے فدیے میں مقبول نہیں ، مال و دولت کا اللہ کی راہ میں خرچ کرنا بہت بڑی نیکی ہے . تم نیکی کی راہ میں کام یاب نہیں ہو سکتے جب تک اپنی محبوب چیزیں اللہ کی راہ میں قربان کر دینے کے لیے تیار نہ ہو جاؤ .

۹۳ تا ۹۶ - یہودیوں کی طرف سے دو اعتراض خصوصیت کے ساتھ کیے گئے تھے :

۱ - اگر قرآن کی دعوت بھی وہی ہے جو پچھلے =

= نبیوں کی دعوت تھی تو کیوں قرآن نے بھی ان تمام چیزوں کو حرام نہیں کردیاجو یہودیوں کے یہاں حرام سمجھی جاتی ہیں ؟

۲ - اگر قرآن کی راہ حضرت ابراهیم اور ان کی اولاد کی راہ سے مختلف نہیں ہے تو کیوں بیت المقدس کی جگہ خانۂ کعبہ قبلہ قرار دیا گیا حالانکہ تمام انبیاء بنی اسرائیل بیت المقدس ہی کو قبلہ تسلیم کرتے رہے ہیں ؟

یہاں ان دونوں باتوں کا جواب دیا گیا . پہلے شبہ کے جواب میں کہا گیا کہ تورات نازل ہونے سے پہلے کھانے کی تمام اچھی چیزیں بنی اسرائیل کے لیے جائز تھیں اور حضرت ابراهیم سے لے کر حضرت موسیٰ تک تمام انبیاء نے انھیں حلال سمجھا تھا . پھر جب تورات نازل ہوئی تو بعض چیزوں کا استعمال روک دیا گیا . اس لیے نہیں کہ اصلاً حرام تھیں بلکہ اس لیے کہ یہود کی بےلگام طبیعتوں کی اصلاح کے لیے ضروری تھا کہ روک ٹوک میں سختی کی جائے . باقی رہیں وہ چیزیں جن کی نسبت تم سمجھتے ہو کہ نزول تورات سے پہلے بھی ممنوع تھیں تو انھیں خدا کی شریعت نے ممنوع نہیں ٹھیرایا تھا ، خود لوگوں نے اپنی طبیعت سے ترک کردیا تھا ، چنانچہ تورات کے اسفار اس حقیقت کی شہادت دے رہے ہیں .

دوسرے شبہ کے جواب میں کہا گیا ہے کہ خدا کی =

فَمَنِ افْتَرٰی عَلَی اللّٰہِ الْکَذِبَ	پھر جو کوئی اس (اعلان) کے
مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِکَ فَاُولٰٓئِکَ	بعد بھی (غلط بیانی سے باز نہ آئے
ھُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۰ ۹٤ قُلْ	اور) اللہ پر بہتان باندھے
صَدَقَ اللّٰہُ قف فَاتَّبِعُوْا مِلَّۃَ	تو (یاد رکھو!) ایسے ہی لوگ
اِبْرٰھِیْمَ حَنِیْفًا ط وَمَا کَانَ	ہیں جو واقعی مجرم ہیں ۰ ۹٤
مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ ۰ ۹۵	(اے پیغمبر! ان لوگوں سے)

کہو: اللہ نے سچائی ظاہر کردی، پس (اگر تمہارے دلوں میں کچھ بھی سچائی کا پاس ہے تو چاہیے کہ) ابراہیم کے طریقے کی پیروی کرو (جس کی طرف میں دعوت دے رہا ہوں اور) جو ہر طرف سے ہٹ کر صرف اللہ ہی کا ہو رہنا ہے اور یقینا ابراہیم شرک کرنے والوں میں سے نہ تھا ۹۵ ۰

اِنَّ اَوَّلَ بَیْتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ	بلا شبہ پہلا گھر جو انسان
لَلَّذِیْ بِبَکَّۃَ مُبٰرَکًا وَّھُدًی	کے لیے (خدا پرستی کا معبد
لِّلْعٰلَمِیْنَ ع ۹٦ فِیْہِ اٰیٰتٌ	ومرکز) بنایا گیا وہ یہی

= پہلی عبادت گاہ جو حضرت ابراہیم نے تعمیر کی وہ بیت المقدس نہیں بلکہ خانہ کعبہ ہے ۔

بَيِّنٰتٌ مَّقَامُ اِبْرٰهِيْمَ ۚ وَمَنْ دَخَلَهٗ كَانَ اٰمِنًا ؕ وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا ؕ وَمَنْ كَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنِ الْعٰلَمِيْنَ ۝ ٩٧

(عبادت گاہ) ھے جو مکہ میں ھے، برکت والا اور تمام انسانوں کے لیے ھدایت کا سر چشمہ ٩٦. اس میں (دین حق کی) روشن نشانیاں ھیں (ازاں جملہ) مقام ابراھیم ھے (یعنی ابراھیم کے کھڑے ھونے اور عبادت کرنے کی جگہ جو اس وقت سے لے کر آج تك بغیر کسی شك و شبہ کے مشہور اور معین رھی ھے). اور (ازاں جملہ یہ بات ھے کہ) جو کوئی اس کے حدود میں داخل ھوا وہ امن و حفاظت میں آ گیا. اور (ازاں جملہ یہ کہ) اللہ کی طرف سے لوگوں کے لیے یہ بات ضروری ھو گئی کہ اگر اس تك پہنچنے کی استطاعت پائیں تو اس گھر کا حج کریں. اس پر بھی جو کوئی (اس حقیقت سے) انکار کرے (اور اس مقام کی پاکی و فضیلت کا اعتراف نہ کرے) تو یاد رکھو! اللہ کی ذات تمام دنیا سے بے نیاز ھے (وہ اپنے کاموں کے لیے کسی فرد اور قوم کا محتاج نہیں) ٩٧.

قُلْ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ
تَكْفُرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ۖ وَاللّٰهُ
شَهِيْدٌ عَلٰى مَا تَعْمَلُوْنَ ۝٩٨ قُلْ
يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تَصُدُّوْنَ
عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ
تَبْغُوْنَهَا عِوَجًا وَّاَنْتُمْ
شُهَدَآءُ ۭ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ
عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ۝٩٩ يٰٓاَيُّهَا
الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ تُطِيْعُوْا
فَرِيْقًا مِّنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا
الْكِتٰبَ يَرُدُّوْكُمْ بَعْدَ
اِيْمَانِكُمْ كٰفِرِيْنَ ۝١٠٠

(اے پیغمبر! ان سے) کہو: اے
اہل کتاب! یہ کیا ہے کہ تم
(دیدہ و دانستہ) اللہ کی آیتوں
سے انکار کرتے ہو حالانکہ
تم جو کچھ کرتے ہو اللہ اس کا
شاہد حال ہے ۹۸. اے اہل
کتاب! یہ کیا ہے کہ جو کوئی
اللہ پر ایمان لانا چاہتا ہے تم اسے
اللہ کی راہ سے روکتے ہو اور
اسے ٹیڑھی چال چلانا چاہتے ہو.
حالانکہ تم حقیقت حال سے
بے خبر نہیں ہو اور (یاد رکھو!)
جو کچھ تم کر رہے ہو اللہ اس سے غافل نہیں ہے ۹۹. مسلمانو!
اگر تم اہل کتاب میں سے ایک گروہ کی باتوں پر کار بند ہوگئے

تو (یاد رکھو!) نتیجہ اس کا یہ نکلے گا کہ وہ تمھیں راہ حق سے پھیر دیں گے اور ایمان کے بعد پھر کفر میں مبتلا ہو جاؤ گے ۱۰۰ ۔

وَكَيْفَ تَكْفُرُوْنَ وَ اَنْتُمْ	اور یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ تم
تُتْلٰى عَلَيْكُمْ اٰيٰتُ اللّٰهِ	(اب پھر) کفر کی راہ اختیار
وَفِيْكُمْ رَسُوْلُهٗ ۭ وَمَنْ	کرو جب کہ تمھارا حال یہ ہے کہ
يَّعْتَصِمْ بِاللّٰهِ فَقَدْ هُدِيَ اِلٰى	اللہ کی آیتیں تمھیں سنائی جارہی
صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۱۰۱ ع يٰٓاَيُّهَا	ہیں اور اس کا رسول (تعلیم
الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ	و رہ نمائی کے لیے) تم میں
تُقٰتِهٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ	موجود ہے؟) اور (یاد رکھو!)
مُّسْلِمُوْنَ ۱۰۲	جو کوئی مضبوطی کے ساتھ

۱۰ ع ۱

اللہ کا ہو رہا تو بلا شبہ اس پر سیدھی راہ کھل گئی (نہ تو اس کے لیے لغزش کا ڈر ہے نہ گم گشتگی کا اندیشہ) ۱۰۱ ۔

مسلمانو! اللہ سے ڈرو، ایسا ڈرنا جو واقعی ڈرنا ہے ۔ اور (دیکھو!) دنیا سے نہ جاؤ مگر اس حالت میں کہ اسلام پر ثابت قدم ہو ۱۰۲ ۔

---

۱۰۱ و ۱۰۲ ۔۔ اہل کتاب کی محرومیوں کے ذکر کے بعد پیروان دعوت سے خطاب موعظت اور بعض اصولی مہمات کی تلقین :=

وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ	اور (دیکھو!) سب مل جل کر
جَمِيْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا ص	اللہ کی رسی مضبوط پکڑ لو
وَاذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ	اور جدا جدا نہ ہو جاؤ . اللہ نے
اِذْ كُنْتُمْ اَعْدَآءً فَاَلَّفَ	تمہیں جو نعمت عطا فرمائی ہے
بَيْنَ قُلُوْبِكُمْ فَاَصْبَحْتُمْ	اس کی یاد سے غافل نہ ہو .
بِنِعْمَتِهٖٓ اِخْوَانًا ۚ وَكُنْتُمْ	تمہارا حال یہ تھا کہ آپس میں
عَلٰى شَفَا حُفْرَةٍ مِّنَ النَّارِ	ایک دوسرے کے دشمن ہو رہے
فَاَنْقَذَكُمْ مِّنْهَا ۗ كَذٰلِكَ	تھے . لیکن اس کے فضل و کرم

= (الف) یہود اور نصاری کی گمراہیوں میں تمہارے لیے درس عبرت ہے . ضروری ہے کہ ان کے طور طریقوں سے اپنے دل و دماغ کی حفاظت کرو . اگر تم نے ان کی گمراہانہ خواہشوں کی پیروی کی تو نتیجہ یہ نکلے گا کہ راہ ہدایت پا کر پھر گمراہی میں مبتلا ہو جاؤ گے .

(ب) ایمان کی برکتوں کے حصول کے لیے صرف یہی کافی نہیں ہے کہ ایمان کا اقرار کر لو ، بلکہ اصلی چیز ایمان کا جماؤ ہے .

يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ۝ ١٠٣

سے ایسا ہوا کہ بھائی بھائی بن گئے. تمہارا حال تو یہ تھا کہ آگ سے بھری ہوئی خندق ہے اور اس کے کنارے کھڑے ہو (ذرا پاؤں پھسلا اور شعلوں میں جا گرے) لیکن اللہ نے تمہیں اس حالت سے نکال لیا (اور زندگی و کامرانی کے میدانوں میں پہنچا دیا) . اللہ اس طرح اپنی (کار فرمائیوں کی) نشانیاں واضح کردیتا ہے تاکہ تم (منزل مقصود کی) راہ پالو ١٠٣ .

١٠٣ تا ١٠٥ - (ج) جماعت کے تفرقے سے بچو اور خدا کی رسی مضبوط پکڑلو. خدا کی سب سے بڑی نعمت تم پر یہ ہے کہ تم ایک دوسرے کے دشمن ہو رہے تھے اس نے تمہیں بھائی بھائی بنادیا .

(د) تم میں ہمیشہ ایک ایسی جماعت ہونی چاہیے جو داعی الی الخیر ہو . وہ نیکی کا حکم دے ، برائی سے روکے اور قوم کو راہ حق و ہدایت پر قائم رکھے .

(ھ) جماعت کے تفرقے کی طرح دین کا اختلاف بھی مہلک ہے . اہل کتاب کی سب سے بڑی گمراہی یہ تھی کہ دین حق کے علم اور کتاب اللہ کے حصول کے بعد پھر باہمی اختلافات میں پڑ گئے اور دین کی وحدت ضائع کر کے الگ الگ ٹولیاں بنالیں . ایسا نہ ہو کہ تم بھی اسی =

وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ أُمَّةٌ يَّدْعُونَ إِلَى الْخَيْرِ وَيَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ۝١٠٤ وَلَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ تَفَرَّقُوا وَاخْتَلَفُوا مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَهُمُ الْبَيِّنَٰتُ وَأُولَٰئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ ۝١٠٥

اور دیکھو! ضروری ہے کہ تم میں ایك جماعت ایسی ہو جو بھلائی کی باتوں کی طرف دعوت دینے والی ہو. وہ نیکی کا حکم دے، برائی سے روکے. اور بلا شبہ ایسے ہی لوگ ہیں جو کام یابی حاصل کرنے والے ہیں ١٠٤. اور دیکھو! ان لوگوں کی سی چال نہ چلنا جو (خدا کے ایك ہی دین پر اکٹھے رہنے کی جگہ) الگ الگ ہو گئے اور باوجودیکہ (کتاب اللہ کی) روشن دلیلیں ان کے سامنے آچکی تھیں پھر بھی باہم دگر اختلافات میں پڑ گئے. یقین کرو! یہی لوگ ہیں جن کے لیے (کام یابی کی جگہ) عذاب دردناك ہے ١٠٥.

= گم راہی میں مبتلا ہو جاؤ اور ایك دین پر جمع رہنے کی جگہ الگ الگ فرقہ بندیوں میں بٹ جاؤ.

يَوْمَ تَبْيَضُّ وُجُوهٌ وَّتَسْوَدُّ	وہ (آنے والا) دن کہ کتنے
وُجُوهٌ ۚ فَأَمَّا الَّذِينَ اسْوَدَّتْ	ہی چہرے اس دن چمك اٹھیں
وُجُوهُهُمْ ۖ أَكَفَرْتُم بَعْدَ	گے! کتنے ہی چہرے کالے
إِيمَانِكُمْ فَذُوقُوا الْعَذَابَ	پڑ جائیں گے (یعنی کتنے ہی
بِمَا كُنتُمْ تَكْفُرُونَ ۝١٠٦	خوش نصیب ہوں گے جن کے

لیے کام یابی کی خوش حالی ہوگی! کتنے ہی بد نصیب ہوں گے جن کے لیے حسرت و نامرادی کی تباہ حالی ہوگی!)۔ سو جن لوگوں کے چہرے (حسرت و نامرادی سے) کالے پڑ جائیں گے ان سے اس دن کہا جائے گا: تم نے ایمان کے بعد پھر انکار حق کی راہ اختیار کرلی تھی تو جیسی کچھ تمہاری منکرانہ چال تھی اب اس کی پاداش میں عذاب کا مزہ چکھ لو ۱۰۶۔

وَأَمَّا الَّذِينَ ابْيَضَّتْ وُجُوهُهُمْ	اور جن لوگوں کے چہرے
فَفِي رَحْمَةِ اللَّهِ ۖ هُمْ فِيهَا	(کام یابی کی خوش حالیوں سے)
خَالِدُونَ ۝١٠٧ تِلْكَ آيَاتُ اللَّهِ	چمک رہے ہوں گے سو وہ
نَتْلُوهَا عَلَيْكَ بِالْحَقِّ ۗ	اللہ کی رحمت کے سایے میں

وَ مَا اللّٰهُ يُرِيْدُ ظُلْمًا لِّلْعٰلَمِيْنَ ۝۱۰۸ — هوں گے ، همیشه رحمت الٰهی میں رهنے والے ۱۰۷. (اے پیغمبر!)

یه الله کی آیتیں هیں جو هم تمهیں فی الحقیقت سنا رهے هیں اور یه نهیں هو سکتا که خدا تمام دنیا پر ظلم کرنا چاهے ۱۰۸ .

وَ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِي الْاَرْضِ ؕ وَ اِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ۝۱۰۹ ع كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَ تَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ ؕ وَ لَوْ اٰمَنَ اَهْلُ الْكِتٰبِ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ ؕ مِنْهُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ وَ اَكْثَرُهُمُ الْفٰسِقُوْنَ ۝۱۱۰

اور (یاد رکھو!) آسمان و زمین میں جو کچھ هے سب الله هی کے لیے هے اور ساری باتیں بالآخر اسیٰ کی طرف لوٹنے والی هیں ۱۰۹ . (مسلمانو!) تم تمام امتوں میں "بهتر امت" هو جو لوگوں (کی ارشاد و اصلاح) کے لیے ظهور میں آئی هے . تم نیکی کا حکم دینے والے ، برائی سے روکنے والے اور الله پر (سچا) ایمان رکھنے والے هو . اور اگر اهل کتاب (مخالفت اور سرکشی کی جگه) ایمان لاتے تو یه

۱۱
ع
۲

ان کے لیے بہتری کی بات ہوتی (اور هدایت و ارشاد عالم کا کام
ان کے هاتهوں انجام پاتا، لیکن وه اس کے اهل ثابت نه هوے).
ان میں ایسے لوگ بھی هیں جو ایمان رکھنے والے هیں، لیکن بڑی
تعداد انهیں لوگوں کی هے جو دائرۂ هدایت سے یکسر باهر
هوچکے هیں ۱۱۰.

لَنْ يَّضُرُّوْكُمْ اِلَّآ اَذًى ۚ
وَاِنْ يُّقَاتِلُوْكُمْ يُوَلُّوْكُمُ
الْاَدْبَارَ ۣ ثُمَّ لَا يُنْصَرُوْنَ ۝۱۱۱
ضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الذِّلَّةُ اَيْنَ
مَا ثُقِفُوْٓا اِلَّا بِحَبْلٍ مِّنَ اللّٰهِ
وَحَبْلٍ مِّنَ النَّاسِ وَبَاۗءُوْ
بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَضُرِبَتْ
عَلَيْهِمُ الْمَسْكَنَةُ ۭ ذٰلِكَ
بِاَنَّھُمْ كَانُوْا يَكْفُرُوْنَ
بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَيَقْتُلُوْنَ

وه (کتنی هی تمهاری مخالفت
کریں لیکن) اذیت پهنچانے
کے سوا تمهارا کچھ نهیں بگاڑ
سکتے. اور اگر وه تم سے
لڑیں گے تو (یاد رکھو!) انهیں لڑائی
میں پیٹھ هی دکھانی پڑے گی،
کبھی فتح مند نه هوں گے ۱۱۱. ان
لوگوں پر (یعنی یهودیوں پر) ذلت
کی مار پڑی جهاں کهیں بھی یه
پائے گئے، هاں یه که خدا کے

الْاَنْبِيَآءَ بِغَيْرِ حَقٍّ ۭ ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَّكَانُوْا يَعْتَدُوْنَ ۝۱۱۲

عہد سے یا انسانوں کے عہد سے کہیں پناہ مل گئی ہوا تو یہ بھی ذلت ہی کی پناہ ہوئی کہ دوسروں کے رحم پر زندگی بسر کر رہے ہیں) . خدا کا غضب ان پر چھا گیا ، محتاجی اور بد حالی میں گرفتار ہوگئے . اور یہ اس لیے ہوا کہ اللہ کی آیتوں سے انکار کرتے تھے اور نبیوں کے ناحق قتل میں بے باک تھے. (اور بد عملی و شقاوت کی) یہ (حالت) اس لیے (پیدا ہوئی) کہ نافرمانی اور سرکشی کرنے لگے تھے اور (اپنی شرارتوں میں) حد سے گزر گئے تھے۱۱۲ .

---

۱۱۰ تا ۱۱۲ - (ھ) تم تمام امتوں میں ''بہتر امت''ہو جو ہدایت اور ارشاد خلق کے لیے وجود میں آئی ہے . بحیثیت ایک جماعت کے تمہارا نصب العین یہ ہونا چاہیے کہ نیکی کا حکم دینے والے اور برائی سے روکنے والے ہو ضمناً اس اصل عظیم کی طرف اشارہ ہے کہ مسلمانوں کا جماعتی نصب العین یہ نہیں قرار دیا گیا کہ وہ طاقت ور قوم بنیں یا سب سے ''برتر'' گروہ ہوں ، کیوں کہ طاقت اور برتری میں جماعتی گھمنڈ اور قومی حرص و آز کا لگاؤ تھا اور یہ بات انسانیت کے امن و سلام اور مساوات سے

واخوت کے منافی تھی. پس صرف "خیر" اور "بہتر" ہونے پر زور دیا گیا جس کی تمام تر روح اخلاق اور معنوی محاسن پر مبنی ہے. جس جماعت کا نصب العین یہ ہوگا کہ وہ سب سے زیادہ اچھی اور نیک ہو وہ کبھی مادی طاقتوں کے غرور اور قومی نخوت اور برتری کے مفاسد سے آلودہ نہیں ہو سکتی.

اس حقیقت کی طرف اشارہ کہ اگر یہود و نصاری سے ایمان و ہدایت کی روح مفقود نہ ہو گئی ہوتی تو وہ آج اس نعمت خیر و برکت کے مستحق ہوتے، لیکن ان کی بڑی تعداد استعداد ایمانی سے محروم ہو گئی ہے.

دعوت حق کی مخالفت میں سب سے زیادہ حصہ یہودیوں کا ہے. لیکن ان لوگوں کا حال یہ ہے کہ اپنی بد عملیوں اور سرکشیوں سے مغضوب الٰہی ہو چکے ہیں اور دنیا کا کوئی گوشہ نہیں جہاں اپنے بل بوتے پر زندگی بسر کر رہے ہوں. جہاں کہیں بھی پناہ ملی ہے ذلت و نامرادی کی پناہ ہے. یعنی یا تو اہل کتاب ہونے کی وجہ سے لوگوں نے چھوڑ رکھا ہے یا پھر حکمراں قوموں نے محکومیت و اطاعت کے قبول و اقرار پر زندگی کی مہلت دے دی ہے. چنانچہ پہلی حالت عرب میں تھی، دوسری روم اور ایران میں. پس کوئی وجہ نہیں کہ تم ان کی مخالفت سے پریشان خاطر ہو. وہ وقت دور نہیں جب عرب میں ان کی رہی سہی طاقت کا بھی خاتمہ ہو جائے گا. =

لَيْسُوْا سَوَآءً ؕ مِنْ اَهْلِ	یہ بات نہیں ہے کہ تمام اہل
الْكِتٰبِ اُمَّةٌ قَآئِمَةٌ يَّتْلُوْنَ	کتاب ایك ہی طرح کے ہوں ،
اٰيٰتِ اللّٰهِ اٰنَآءَ الَّيْلِ وَهُمْ	ان میں ایك گروہ ایسے لوگون
يَسْجُدُوْنَ ۝ ١١٣ يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ	کا بھی ہے جو راہ ہدایت پر
وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَيَاْمُرُوْنَ	قائم ہیں ، وہ راتوں کو اٹھ کر
بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ	خدا کی آیتیں تلاوت کرتے
الْمُنْكَرِ وَيُسَارِعُوْنَ فِي	اور اس کے حضور سر بسجود
الْخَيْرٰتِ ؕ وَاُولٰٓئِكَ مِنَ	رہتے ہیں ١١٣ . وہ اللہ پراور آخرت
الصّٰلِحِيْنَ ۝ ١١٤	کے دن پر (سچا) ایمان رکھتے ہیں ،

= یہاں سے یہ حقیقت بھی واضح ہوگئی کہ قرآن قومی محکومیت کی حالت کو کس نظر سے دیکھتا ہے . اس زمانے میں یہودی رومیوں کے ماتحت امن کی زندگی بسر کر رہے تھے اور عرب میں بھی ان کی بڑی بڑی بستیاں تھیں ، لیکن چوں کہ حکومت و فرماں روائی سے محروم ہوچکے تھے ، اس لیے فرمایا کہ یہ دوسروں کے رحم پر زندگی بسر کرنے والے ہیں .

نیکی کا حکم دیتے ہیں، برائی سے روکتے ہیں، بھلائی کے تمام کاموں میں تیز گام ہیں اور بلا شبہ ان لوگوں میں سے ہیں جو نیک کردار ہیں ۱۱۴.

۱۱۳ و ۱۱۴ (و) اور یہ جو یہود اور نصاری کی بدعملیوں اور محرومیوں پر بار بار زور دیا گیا تو اس سے یہ مقصود نہیں ہے کہ ان میں کوئی آدمی بھی راست باز نہیں. نہیں، سب کا حال یکساں نہیں ہو سکتا. بلا شبہ ان میں کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو ایمان وعمل کی راہ میں استوار ہیں. نیکی کا حکم دیتے ہیں، برائی سے روکتے ہیں اور عبادت الہی میں سر گرم رہتے ہیں. لیکن ایسے لوگوں کی تعداد بہت ہی کم ہے. غالب تعداد انہیں لوگوں کی ہے جو ایمان وعمل کی روح یک قلم کھو چکے ہیں. اور یہ ظاہر ہے کہ جب کبھی کسی جماعت کی نسبت رائے قائم کی جائے گی تو اکثریت کی حالت دیکھی جائے گی نہ کہ خال خال افراد کی.

ہاں، اہل کتاب میں جو لوگ ایمان و عمل کی سچائی رکھتے ہیں ضروری ہے کہ اپنی نیک عملی کا نیک اجر پائیں. خدا کا قانون مکافات کسی خاص گروہ اور نسل ہی کے لیے نہیں ہے بلکہ تمام نوع انسانی کے لیے ہے. جو انسان بھی راست باز اور نیک کردار ہو گا خدا کے حضور اپنا اجر پائے گا.

وَمَا يَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ فَلَنْ يُكْفَرُوْهُ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِالْمُتَّقِيْنَ ۝۱۱۵

سو (یاد رکھو!) یہ لوگ نیک کاموں میں سے جو کچھ کرتے ہیں ہرگز ایسا نہیں ہوگا کہ اس کی نا قدری کی جائے (اور رایگاں جائے، انہیں اپنی نیک عملی کا نیک اجر ضرور ملے گا). اور جو لوگ متقی ہیں (وہ خواہ کسی گروہ اور کسی گوشے میں ہوں) اللہ ان کے حال سے بے خبر نہیں ہے ۱۱۵.

اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَنْ تُغْنِيَ عَنْهُمْ اَمْوَالُهُمْ وَلَآ اَوْلَادُهُمْ مِّنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا ؕ وَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝۱۱٦

(لیکن) جن لوگوں نے کفر کی راہ اختیار کی (اور ایمان وعمل کی راستی سے محروم ہوگئے) تو (وہ کسی حال میں بھی پاداش عمل سے نہیں بچ سکتے) نہ تو مال و دولت کی طاقت انہیں خدا کے عذاب سے بچا سکے گی نہ آل اولاد کی کثرت ہی کچھ کام آئے گی. وہ دوزخی ہیں، ہمیشہ دوزخ میں رہنے والے ۱۱٦.

مَثَلُ مَا يُنْفِقُوْنَ فِيْ هٰذِهِ	دنیا کی اس زندگی میں یہ لوگ
الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا كَمَثَلِ	جو کچھ بھی خرچ کرتے ہیں
رِيْحٍ فِيْهَا صِرٌّ اَصَابَتْ	اس کی مثال ایسی ہے جیسے
حَرْثَ قَوْمٍ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ	اس ہوا کا چلنا جس کے ساتھ
فَاَهْلَكَتْهُ ؕ وَمَا ظَلَمَهُمُ اللّٰهُ	پالا ہو. (فرض کرو!) ایک
وَلٰكِنْ اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ۝۱۱۷	گروہ نے اپنے اوپر ہر طرح

کی محنت و مشقت برداشت کر کے ایک کھیت تیار کیا ہو، لیکن پالا پڑے اور پورا کھیت برباد ہو کر رہ جائے (۱۸۸) (سو یہی حال ایسے لوگوں کا ہوا). اور (یاد رکھو!) یہ جو کچھ انہیں پیش آیا تو اس لیے نہیں کہ خدا نے ان پر ظلم کیا ہو، یہ خود اپنے ہاتھوں اپنے اوپر ظلم کر رہے ہیں ۱۱۷.

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا	مسلمانو! ایسا نہ کرو کہ اپنے
لَا تَتَّخِذُوْا بِطَانَةً مِّنْ دُوْنِكُمْ	آدمیوں کے سوا کسی دوسرے
لَا يَاْلُوْنَكُمْ خَبَالًا ؕ وَدُّوْا	کو اپنا ہم راز اور معتمد بناؤ.
مَا عَنِتُّمْ ۚ قَدْ بَدَتِ	ان لوگوں کا (یعنی دشمنوں کا)

الْبَغْضَآءُ مِنْ اَفْوَاهِهِمْ ۚ	حال یہ ہے کہ تمہارے خلاف
وَمَا تُخْفِيْ صُدُوْرُهُمْ اَكْبَرُ ۚ	فتنہ انگیزی میں کمی کرنے والے
قَدْ بَيَّنَّا لَكُمُ الْاٰيٰتِ	نہیں۔ جس بات سے تمہیں نقصان
اِنْ كُنْتُمْ تَعْقِلُوْنَ ۝۱۱۸	پہنچے وہی انہیں اچھی لگتی

ہے۔ ان کی دشمنی تو ان کی باتوں ہی سے ظاہر ہے، لیکن جو کچھ دلوں میں چھپا ہے وہ اس سے بھی بڑھ کر ہے۔ اگر تم سمجھ بوجھ رکھتے ہو تو ہم نے (فہم و بصیرت کی) نشانیاں تم پر واضح کر دیں ۱۱۸ ۔

هٰٓاَنْتُمْ اُولَآءِ تُحِبُّوْنَهُمْ	دیکھو! تمہارا حال تو یہ ہے کہ
وَلَا يُحِبُّوْنَكُمْ وَتُؤْمِنُوْنَ	تم ان سے دوستی رکھتے ہو،

۱۱۸ - (ز) اور چوں کہ اہل کتاب بھی قریش مکہ کی طرح تمہاری مخالفت میں کمر بستہ ہوگئے ہیں، اس لیے ضروری ہے کہ تم بھی ان سے چوکنے ہوجاؤ اور انہیں اپنا ہم راز و معتمد نہ بناؤ۔ ان کی دشمنی تو ان کی باتوں ہی سے ٹپک رہی ہے، لیکن دلوں میں جو کچھ چھپا ہے وہ اس سے بھی زیادہ ہے۔ =

بِالْكِتٰبِ كُلِّهٖ ۚ وَ اِذَا	لیکن ان کا حال یہ ہے کہ وہ
لَقُوْكُمْ قَالُوْٓا اٰمَنَّا ۖ ۚ	تمہیں (ایك لمحے کے لیے بھی)
وَ اِذَا خَلَوْا عَضُّوْا عَلَيْكُمُ	دوست نہیں رکھتے . تم اللہ کی
الْاَنَامِلَ مِنَ الْغَيْظِ ؕ قُلْ	کتاب پر ایمان رکھنے والے ہو ،
مُوْتُوْا بِغَيْظِكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ	جتنی کتابیں بھی نازل ہوئی ہیں
عَلِيْمٌ ۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۝١١٩	(اس لیے قدرتی طور پر ان کی

کتاب کے لیے بھی تمہارے دل میں عزت ہے . لیکن ان کا حال دوسرا ہے) وہ جب کبھی تم سے ملتے ہیں تو کہتے ہیں ''ہم بھی ایمان والے ہیں'' لیکن جب اکیلے میں ہوتے ہیں تو تمہارے خلاف جوش غضب میں اپنی بوٹیاں نوچنے لگتے ہیں . (غور کرو ! ایسے لوگوں کو اپنا ہم راز بنانا اور قوم کے بھیدوں اور تدبیروں سے آگاہ کردینا کیوں کر جائز ہوسکتا ہے؟ اے پیغمبر! تم ان اعداء حق سے جو جوش غضب میں اپنی بوٹیاں نوچ رہے ہیں) کہہ دو : (اتنا ہی نہیں ، بلکہ) جوش غضب میں اپنے آپ کو ہلاك کر ڈالو (لیکن جو کچھ ہونے والا ہے وہ تو ہو ہی کر رہے گا) (١٨٩) . (اور یاد رکھو !) خدا وہ سب کچھ جانتا ہے جو انسان کے سینوں میں پوشیدہ ہے ١١٩ .

= اگر تمہارے اندر صبر اور تقوے کی روح =

اِنْ تَمْسَسْكُمْ حَسَنَةٌ	اگر تمہارے لیے کوئی بھلائی
تَسُؤْهُمْ ؗ وَ اِنْ تُصِبْكُمْ سَيِّئَةٌ	کی بات ہو جائے تو انہیں برا
يَّفْرَحُوْا بِهَا ؕ وَ اِنْ تَصْبِرُوْا	لگے، برائی ہو جائے تو بڑے
وَ تَتَّقُوْا لَا يَضُرُّكُمْ كَيْدُهُمْ	ہی خوش ہوں (۱۹۰). لیکن
شَيْئًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِمَا يَعْمَلُوْنَ	(یاد رکھو!) اگر تم نے صبر
مُحِيْطٌ ۱۲۰ وَ اِذْ غَدَوْتَ	کیا (یعنی مصائب اور مشکلات
مِنْ اَهْلِكَ تُبَوِّئُ الْمُؤْمِنِيْنَ	میں ثابت قدم رہے) اور تقوے
مَقَاعِدَ لِلْقِتَالِ ؕ وَ اللّٰهُ	کی راہ اختیار کی (یعنی احکام
سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۱۲۱	حق کی نافرمانی سے پوری

۱۲ ع ۳

طرح بچتے رہے) تو ان کا مکر و فریب تمہارا کچھ بھی نہیں بگاڑ سکے گا. (جیسے کچھ بھی ان کے کرتوت ہیں) خدا کی قدرت انہیں گھیرے ہوے ہے ۱۲۰. اور (اے پیغمبر! وہ وقت یاد کرو) جب تم صبح سویرے اپنے گھر سے نکلے تھے اور (احد کے

= پیدا ہو گئی تو پھر ممکن نہیں تمہارے مخالف تم پر فتح مند ہوسکیں یا ان کی مخالفانہ تدبیریں تمہارا کچھ بگاڑ سکیں.

میدان میں) لڑائی کے لیے مسلمانوں کو جا بجا مورچوں پر بٹھا رہے تھے اور اللہ سب کچھ سننے والا اور جاننے والا ہے ۱۲۱ .

۱۲۱ و ۱۲۲ - جنگ بدر اور احد کے تجربوں سے استشہاد جن کے نتائج نے ثابت کر دیا تھا کہ صبر اور تقوے کے بغیر کبھی نصرت و کام رانی حاصل نہیں ہو سکتی.

صبر سے مقصود یہ ہے کہ مشکلات و مصائب کا ہمت اور ثابت قدمی کے ساتھ مقابلہ کیا جائے. تقوے کی حقیقت یہ ہے کہ (۱۹۱) احتیاط و پرہیز گاری کی روح پیدا ہو. جنگ بدر کے موقع پر یہ دونوں قوتیں تم میں موجود تھیں اس لیے تمہاری مٹھی بھر تعداد نے دشمن کی بہت بڑی تعداد کو شکست دے دی، لیکن احد کے میدان میں تم نے کم زوری دکھائی، صبر اور تقوے کی آزمایش میں پورے نہ اترے. نتیجہ یہ نکلا کہ نقصان اٹھایا اور دشمن کو شکست نہ دے سکے.

اس سلسلے میں متعدد اصولی مہمات واضح کی گئی ہیں:

(الف) جنگ احد کے موقع پر کثرت رائے سے یہ بات قرار پا گئی تھی کہ شہر سے نکل کر دشمن کا مقابلہ کیا جائے. چنانچہ مسلمان نکلے لیکن منافقوں نے لوگوں کو بہکانا شروع کر دیا، نتیجہ یہ نکلا کہ دو قبیلے بددل ہو گئے. اس طرح ابتدا ہی سے صبر اور تقوے کی روح =

اِذْ هَمَّتْ طَّآئِفَتٰنِ مِنْكُمْ	پھر جب (ایسا ھوا تھا کہ) تم
اَنْ تَفْشَلَا ۙ وَ اللّٰهُ وَلِيُّهُمَا ؕ	میں سے (یعنی مسلمانوں میں سے)
وَ عَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ	دو جماعتوں نے ارادہ کیا تھا کہ
الْمُؤْمِنُوْنَ ۝١٢٢	ھمت ھار دیں (اور واپس لوٹ

چلیں) حالانکہ اللہ ان کا مددگار تھا جو ایمان رکھنے والے ھیں، انھیں تو چاھیے کہ (ھر حال میں) اللہ پر بھروسا رکھیں ۱۲۲.

وَ لَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ	اور دیکھو! یہ واقعہ ھے کہ اللہ
وَّ اَنْتُمْ اَذِلَّةٌ ۚ فَاتَّقُوا اللّٰهَ	نے بدر کے میدان جنگ میں
لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝١٢٣	تمھیں فتح مند کیا تھا حالانکہ

تم بڑی ھی گری ھوئی حالت میں تھے (اور تمھاری کام یابی کا کوئی وھم و گمان بھی نہیں کرسکتا تھا). پس اللہ سے ڈرو (اور اس کی نافرمانی سے بچو!) تاکہ تم میں اس کی نعمتوں کی قدر پہچاننا پیدا ھو جائے ۱۲۳.

= کم زور پڑ گئی تھی، اس کا نتیجہ وھی ھونا تھا جو بالآخر پیش آیا.

إِذْ تَقُولُ لِلْمُؤْمِنِينَ أَلَنْ يَكْفِيَكُمْ أَنْ يُمِدَّكُمْ رَبُّكُمْ بِثَلٰثَةِ آلٰفٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ مُنْزَلِينَ ۝۱۲۴ بَلٰىٓ ۙ إِنْ تَصْبِرُوا وَتَتَّقُوا وَيَأْتُوكُمْ مِّنْ فَوْرِهِمْ هٰذَا يُمْدِدْكُمْ رَبُّكُمْ بِخَمْسَةِ آلٰفٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ مُسَوِّمِينَ ۝۱۲۵

(اے پیغمبر! وہ وقت بھی یاد کرو) جب تم (میدان جنگ میں) ایمان والوں سے یہ کہہ رہے تھے کہ "کیا تمہارے لیے یہ بات کافی نہیں کہ اللہ (دشمن کے تین ہزار آدمیوں کے مقابلے میں) تین ہزار نازل کیے ہوئے فرشتوں سے تمہاری مدد فرمائے؟" ۱۲۴ .

ہاں، بلا شبہ اگر تم صبر کرو اور تقوے کی راہ اختیار کرو اور پھر ایسا ہو کہ دشمن اسی دم تم پر چڑھ آئے تو تمہارا پروردگار (صرف تین ہزار فرشتوں ہی سے نہیں، بلکہ) پانچ ہزار نشان رکھنے والے فرشتوں سے تمہاری مدد کرے گا (۱۹۲) ۱۲۵ ۔

وَمَا جَعَلَهُ اللّٰهُ إِلَّا بُشْرٰى لَكُمْ وَلِتَطْمَئِنَّ قُلُوبُكُمْ

اور (یاد رکھو!) یہ بات جو کہی گئی تو صرف اس لیے

بِهٖ ؕ وَمَا النَّصْرُ اِلَّا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ ۙ ۱۲٦ لِيَقْطَعَ طَرَفًا مِّنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَوْ يَكْبِتَهُمْ فَيَنْقَلِبُوْا خَآئِبِيْنَ ۝ ۱۲۷ لَيْسَ لَكَ مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ اَوْ يَتُوْبَ عَلَيْهِمْ اَوْ يُعَذِّبَهُمْ فَاِنَّهُمْ ظٰلِمُوْنَ ۝ ۱۲۸

که تمهارے لیے (فتح مندی) کی خوش خبری هو اور تمهارے دل اس کی وجه سے مطمئن هو جائیں. مدد و نصرت جو کچھ بهی هے الله هی کی طرف سے هے، اس کی طاقت سب پر غالب هے اور وه اپنے تمام کاموں میں حکمت رکهنے والا هے ۱۲٦. (اور نیز اس لیے) تا که منکرین حق کی طاقت کا ایک حصه بے کار کردے یا انهیں اس درجه ذلیل و خوار کردے که نامراد هوکر الٹے پاؤں پهر جائیں ۱۲۷. (اے پیغمبر!) اس معاملے میں (یعنی دشمنان حق کے بخشے جانے یا نه بخشے جانے میں) تمهیں کوئی دخل نهیں (تمهارا کام یه هے که لوگوں کو راه حق کی دعوت دو اور کسی حال میں بهی ان کی طرف سے مایوس نه هو). یه الله کے هاتھ هے که چاهے تو ان سے درگزر رے اور چاهے تو انهیں عذاب دے، کیوں که یقینا وه ظلم کرنے والے هیں ۱۲۸.

---

۱۲۸ و ۱۲۹ - (ب) ضمنا اس حقیقت کی طرف اشاره =

وَ لِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِی	آسمان اور زمین میں جو کچھ ھے
الْاَرْضِ ؕ یَغْفِرُ لِمَنْ یَّشَآءُ	اللہ ھی کے لیے ھے . وہ جسے
وَ یُعَذِّبُ مَنْ یَّشَآءُ ؕ	چاھے بخش دے ، جسے چاھے
وَ اللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ۚ ۱۲۹ ع	عذاب دے (کوئی نہیں جو
یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَاْكُلُوا	اس کا ھاتھ پکڑنے والا
الرِّبٰۤوا اَضْعَافًا مُّضٰعَفَةً ۪	ھو) (۱۹۳) اور (یاد رکھو!)
وَ اتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ	وہ بخشنے والا اور بڑی ھی
تُفْلِحُوْنَ ۚ ۱۳۰	رحمت رکھنے والا ھے (۱۹٤) ۱۲۹

۱۲ ع ٤

= کہ ظلم و کفر کرنے والوں کی بد عملیاں کتنی ھی سخت کیوں نہ ھوں لیکن ھادی و مصلح کو ان کی ھدایت سے مایوس نہیں ھونا چاھیے اور نہ رحمت و بخشش کی طلب کے سوا کوئی اور جذبہ اپنے اندر پیدا کرنا چاھیے. بخشنا یا نہ بخشنا خدا کا کام ھے اور اسی پر چھوڑ دینا چاھیے .

جنگ احد میں خود پیغمبر اسلام پر دشمنوں نے پے در پے حملے کیے اور انھیں ھلاك کر ڈالنا چاھا ، تاھم خدا نے پسند نہیں کیا کہ دشمنوں کی ھدایت و بخشش کی طلب کے سوا کوئی جذبہ ان کے قلب مطہر میں پیدا ھو (صلی اللہ علیہ وسلم)

مسلمانو! سود کی کمائی سے اپنا پیٹ نہ بھرو جو (قرض کی اصلی رقم میں مل کر) دوگنی چوگنی ہو جاتی ہے. اللہ سے ڈرو (اور اس کی نافرمانی سے بچو) تاکہ اپنے مقصد میں کامیاب ہو ۱۳۰ ۰

۱۳۰ - (ج) اے پیروان دعوت حق! جو ٹھوکر تمہیں جنگ احد میں لگی ہے اگر چاہتے ہو کہ اس سے عبرت پکڑو تو چاہیے کہ ان آلودگیوں سے پاك و صاف ہو جاؤ جو تمہارے دلوں میں کمزوری کا روگ پیدا کرنے والی ہیں. ازاں جملہ مال و دولت کی حرص ہے. جب تك یہ روگ دلوں میں موجود ہے جاں فروشی کی سچی روح پیدا نہیں ہو سکتی.

پیغمبر اسلام (صلعم) نے ایك خاص گھاٹی پر جو نقشۂ جنگ میں بڑی اہمیت رکھتی تھی ایك جماعت متعین کر دی تھی اور حکم دیا تھا کہ اس جگہ سے نہ ہلیں. لیکن جب مسلمانوں کے فتح مندانہ مقابلے نے دشمنوں کے پاؤں اکھاڑ دیے تو یہ جماعت (بجز دس آدمیوں کے) مال غنیمت لوٹنے کی طمع میں بے قابو ہو گئی اور مورچہ چھوڑ کر لوٹ مار شروع کر دی. دشمنوں نے جب یہ حال دیکھا تو فوراً پلٹ پڑے اور بے خبری میں حملہ کر دیا. یہی حادثہ ہے جس نے مسلمانوں کی فتح شکست سے بدل دی تھی. =

= چوں که مورچه چھوڑنے والوں کی لغزش کا اصلی سبب مال و دولت کی طمع تھی اور مال و دولت کی طمع کا ایك بڑا آله سود کا لین دین تھا، اس لیے خصوصیت کے ساتھ یہاں اس کا ذکر کیا گیا. سود درسود کی وجه سے بڑی بڑی رقمیں قرض داروں کے سر چڑھ گئی تھیں. قدرتی طور پر ان کا چھوڑنا لوگوں پر شاق گزرتا تھا، پس حکم الٰہی ہوا که تمھارے دلوں کے تزکیے کے لیے اسی بات میں سب سے بڑی آزمایش ھے. سود درسود کی وجه سے کتنی ھی رقم قرض داروں پر کیوں نه چڑھ گئی ھو لیکن اسے یك قلم چھوڑ دو.

علاوہ بریں جنگ احد کی شکست کا اصلی سبب یہی تھا که نظم و اطاعت (یعنی ڈسپلن) کی روح پوری طرح پیدا نہیں ھوئی تھی، اس لیے ضروری تھا که اب کسی ایسی بات پر زور دیا جائے جس کی فوری تعمیل میں اطاعت و فرماں برداری کی پوری پوری آزمایش ھو جائے. ظاھر ھے که یه آزمایش سود لینے کی ممانعت سے زیادہ اور کسی بات میں نہیں ھو سکتی. سود کی حرمت سے قرض خواھوں کو ایك ایسی بات چھوڑ دینی پڑتی تھی جسے صدیوں سے اپنا جائز حق سمجھتے آئے تھے اور ان کی مال و دولت کی افزایش کا سب سے بڑا ذریعه تھا. =

وَ اتَّقُوا النَّارَ الَّتِیٓ اُعِدَّتْ	اور (دیکھو!) اس آگ کے عذاب
لِلْكٰفِرِیْنَ ۚ ۱۳۱ وَ اَطِیْعُوا اللّٰهَ	سے ڈرو جو منکروں کے لیے
وَ الرَّسُوْلَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ۝ ۱۳۲	تیار کی گئی ہے . اور اللہ اور
وَ سَارِعُوْٓا اِلٰی مَغْفِرَةٍ مِّنْ	اس کے رسول کی فرماں
رَّبِّكُمْ وَ جَنَّةٍ عَرْضُهَا	برداری کرو تا کہ رحمت الٰہی
السَّمٰوٰتُ وَ الْاَرْضُ ۙ اُعِدَّتْ	کے مستحق ہو جاؤ ۱۳۲ . اپنے
لِلْمُتَّقِیْنَ ۙ ۱۳۳	پروردگار کی بخشایش کی طرف

= چنانچہ یہی وجہ ہے کہ فرمایا " و اطیعوا اللہ و الرسول لعلکم ترحمون " .

ضمناً متقی انسانوں کے اوصاف کا ذکر کہ :

۱ – خوش حالی ہو یا تنگ دستی ہر حال میں خدا کا دیا ہوا مال اس کی راہ میں خرچ کرتے ہیں .

۲ – غصے میں بے قابو نہیں ہو جاتے .

۳ – لوگوں کے قصور بخش دیتے ہیں .

٤ – اگر گناہ میں پڑ جائیں تو فوراً متنبہ ہوتے اور اللہ کے حضور توبہ و استغفار کا سر جھکا دیتے ہیں .

الَّذِينَ يُنْفِقُونَ فِي السَّرَّآءِ
وَالضَّرَّآءِ وَالْكٰظِمِينَ الْغَيْظَ
وَالْعَافِينَ عَنِ النَّاسِ ؕ
وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ ۚ ١٣٤
وَالَّذِينَ إِذَا فَعَلُوا فَاحِشَةً
أَوْ ظَلَمُوٓا أَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا
اللّٰهَ فَاسْتَغْفَرُوا لِذُنُوبِهِمْ ص
وَمَنْ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ
إِلَّا اللّٰهُ قف ص وَلَمْ يُصِرُّوا عَلٰى
مَا فَعَلُوا وَهُمْ يَعْلَمُونَ ۚ ١٣٥

تیز گام ہو جاؤ۔ نیز اس جنت
کی طرف جس کے پھیلاؤ کا
یہ حال ہے کہ تمام آسمان و زمین
کی چوڑائی ایک طرف اور
اکیلا اس کا پھیلاؤ ایک طرف
اور جو متقی انسانوں کے لیے تیار
کی گئی ہے ١٣٣۔ وہ متقی انسان
جن کے اوصاف یہ ہیں کہ
خوش حالی ہو یا تنگ دستی
لیکن ہر حال میں (خدا کے لیے)
مال خرچ کرتے ہیں، غصے میں آ کر بے قابو نہیں ہو جاتے
اور لوگوں کے قصور بخش دیتے ہیں۔ (وہ نیک کردار ہیں)
اور اللہ نیک کرداروں کو دوست رکھتا ہے ١٣٤۔ نیز وہ لوگ کہ
جب کبھی ان سے کوئی سخت برائی کی بات ہو جاتی ہے یا اپنی
جانوں کو (آلودۂ معصیت ہو کر) مصیبت میں ڈال دیتے ہیں

تو فوراً اللہ کی یاد ان میں جاگ اٹھتی ہے (اور اپنے ضمیر کی ملامت محسوس کرنے لگتے ہیں)۔ پس وہ خدا سے اپنے گناہوں کی مغفرت طلب کرتے ہیں اور جو کچھ ہو چکا ہے اس پر جان بوجھ کر اصرار نہیں کرتے۔ اور خدا کے سوا کون ہے جو گناہوں کا بخشنے والا ہو؟ ۱۳۵۔

أُولَٰئِكَ جَزَآؤُهُم مَّغْفِرَةٌ مِّن رَّبِّهِمْ وَجَنَّٰتٌ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَٰرُ خَٰلِدِينَ فِيهَا ۚ وَنِعْمَ أَجْرُ الْعَٰمِلِينَ ۝ ۱۳۶ قَدْ خَلَتْ مِن قَبْلِكُمْ سُنَنٌ لا فَسِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَانظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِينَ ۝ ۱۳۷

بلاشبہ یہی لوگ ہیں کہ ان کے پروردگار کی طرف سے ان کے لیے عفو و بخشش کا اجر ہے اور (نعیم ابدی کے) باغ ہیں، ایسے باغ جن کے نیچے نہریں بہ رہی ہیں (اس لیے وہ کبھی خشک ہونے والے نہیں)۔ وہ ہمیشہ انہیں باغوں میں رہیں گے۔

اور (دیکھو!) کیا ہی اچھا بدلا ہے جو کام کرنے والوں کے حصے میں آئے گا! ۱۳۶ (اور دیکھو!) تم سے پہلے بھی دنیا میں (قوموں کے عروج و زوال کے) دستور اور قوانین رہ چکے ہیں (اور وہ

تمہارے لیے معطل نہیں ہو جائیں گے) پس دنیا کی سیر کرو اور دیکھو کہ جو لوگ احکام حق کو جھٹلانے والے تھے ان کا انجام کیا ہوا اور پاداش عمل میں کیسے نتائج پیش آئے؟ ۱۳۷ .

---

۱۳۷ تا ۱٤۰ (د) اور یاد رکھو! یہ جو کچھ تمہیں پیش آرہا ہے تو صرف تمہارے ہی لیے نہیں ہوا ہے، بلکہ ہمیشہ قانون الٰہی کی ایسی کار فرمائیاں رہ چکی ہیں. جو جماعت احکام حق پر عمل کرتی ہے کام یاب ہوتی ہے، جو اعتراض کرتی ہے تباہ و برباد ہو جاتی ہے.

دنیا میں نکلو اور خدا کی زمین کی سیر کرو. اس کے ہر گوشے میں تم دیکھو گے کہ برباد شدہ قوموں کے آثار اجڑی ہوئی آبادی کے کھنڈر اور سر بفلک محلوں کی گری ہوئی دیواریں زبان حال سے اپنا افسانۂ عبرت سنا رہی ہیں.

(ہ) تمہیں جنگ احد میں جو ٹھوکر لگی ہے تو چاہیے کہ اس سے عبرت پکڑو اور آیندہ کے لیے اپنے اعمال کی نگہ داشت کرو. یہ نہیں ہونا چاہیے کہ اس کی کوفت میں ایسے کھوئے جاؤ کہ آیندہ کے لیے ہمت ہار بیٹھو. یہ جنگ کا میدان ہے، کبھی ایک فریق جیتتا ہے، کبھی دوسرے کی باری آتی ہے. بدر میں تمہاری چوٹ ان پر لگی تھی، احد میں ان کی تم پر لگ گئی. لیکن جماعتوں کی کشمکش کی تاریخ میں ایک دو میدانوں کی ہار جیت =

هٰذَا بَيَانٌ لِّلنَّاسِ وَهُدًى وَّمَوْعِظَةٌ لِّلْمُتَّقِيْنَ ۝ ۱۳۸

یہ لوگوں (کی فہم و بصیرت) کے لیے ایك بیان ہے اور ان لوگوں کے لیے جو متقی ہیں ہدایت اور موعظت ہے۱۳۸ .

== کیا اہمیت رکھتی ہے؟ اصلی چیز جو سوچنے کی ہے وہ تمہارے دلوں کی ایمانی قوت ہے . اگر تمہارے اندر ایمان کی سچی روح موجود ہے تو پھر دنیا میں رفعت و سر بلندی صرف تمہارے ہی لیے ہے .

علاوہ بریں یہ حادثہ اگرچہ بظاہر شکست ہے، لیکن بہ باطن چند در چند مصلحتیں اور حکمتیں رکھتا ہے . ازاں جملہ یہ کہ کھرے کھوٹے کی آزمایش ہوگئی اور جو منافق اور کچے دل کے آدمی اسلامی جمعیت میں ملے ہوے تھے ان کے چہرے بےنقاب ہو گئے . اور ازاں جملہ یہ کہ لوگوں کو جنگ کے نازك اور فیصلہ کن معاملات کا ذاتی تجربہ ہو گیا . تجربے اور مشاہدے کے بعد ان کے قدم زیادہ محتاط ہو جائیں گے . سب سے بڑھ کر یہ کہ بعض مسلمانوں کے دلوں میں کم زوریاں پیدا ہو گئی تھیں . وہ اس ٹھوکر کے لگنے سے دور ہو گئیں اور ان کا عزم و ایمان زیادہ مضبوط اور بے داغ ہو گیا .

وَلَا تَهِنُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا	اور (دیکھو!) نہ تو ہمت ہارو
وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ اِنْ كُنْتُمْ	نہ غمگین ہو، تم ہی سب سے
مُّؤْمِنِيْنَ ۝ ۱۳۹ اِنْ يَّمْسَسْكُمْ	سر بلند ہو بشرطیکہ تم سچے
قَرْحٌ فَقَدْ مَسَّ الْقَوْمَ قَرْحٌ	مومن ہو ۱۳۹ . اگر تم نے
مِّثْلُهٗ ؕ وَتِلْكَ الْاَيَّامُ	(احد کی لڑائی میں) زخم کھایا
نُدَاوِلُهَا بَيْنَ النَّاسِ ۚ	ہے تو دشمنوں کو بھی ویسے ہی
وَلِيَعْلَمَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا	زخم (بدر میں) لگ چکے ہیں.
وَيَتَّخِذَ مِنْكُمْ شُهَدَآءَ ؕ	(پھر تم اس حادثہ پر غمگین
وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ الظّٰلِمِيْنَ ۙ ۱۴۰	اور ملول کیوں ہو؟) در اصل

یہ (ہار جیت کے) اوقات ہیں جنہیں ہم انسانوں میں ادھر ادھر پھراتے رہتے ہیں. (کبھی ایک گروہ کے حق میں میدان جنگ کا فیصلہ ہوتا ہے، کبھی دوسرے کے حق میں. پس یہ کوئی ایسی بات نہیں جس کی وجہ سے تم ہمت ہار بیٹھو). اور (علاوہ بریں یہ حادثہ مصلحتوں سے بھی خالی نہ تھا. یہ اس لیے تھا) تاکہ اس بات کی آزمایش ہو جائے کہ کون سچا ایمان رکھنے والا ہے، کون

نہیں ھے . اور اس لیے کہ تم میں سے ایك گروہ کو (ایام و وقائع کے نتیجوں اور عبرتوں کا) شاھد حال بنا دے (وہ اپنی آنکھوں سے دیکھ لے کہ احکام حق کی نافرمانی سے کیسے کچھ نتیجے پیش آسکتے ھیں) . اور اللہ ظلم کرنے والوں کو دوست نہیں رکھتا ١٤٠.

وَلِيُمَحِّصَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَيَمْحَقَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿١٤١﴾

نیز اس حادثے میں مصلحت بھی تھی کہ جو لوگ ایمان رکھنے والے ھیں انھیں (اس حادثے کے تجربے و بصیرت کے ذریعے تمام کمزوریوں اور لغزشوں سے) پاك کردے اور جو منکرین حق ھیں انھیں (اھل ایمان کی مزید قوت و استعداد کے ذریعے) نیست و نابود کردے ١٤١ .

اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ وَلَمَّا يَعْلَمِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ جٰهَدُوْا مِنْكُمْ وَيَعْلَمَ الصّٰبِرِيْنَ ﴿١٤٢﴾

(مسلمانو!) کیا تم سمجھتے ھو (محض ایمان کا دعوٰی کرکے) جنت میں داخل ھو جاؤ گے (اور ایمان اور عمل کی آزمایشوں سے تمھیں گزرنا نہیں پڑے گا) حالانکہ ابھی تو وہ موقع پیش ھی نہیں آیا کہ اللہ تمھیں آزمایش میں ڈال کر نمایاں کردیتا کون لوگ راہ حق میں پوری پوری کوشش کرنے والے ھیں اور کتنے ھیں

جو مشکلوں اور شدتوں میں ثابت قدم رہنے والے ہیں؟ ۱٤۲.

وَلَقَدْ كُنْتُمْ تَمَنَّوْنَ الْمَوْتَ مِنْ قَبْلِ اَنْ تَلْقَوْهُ ص فَقَدْ رَاَيْتُمُوْهُ وَ اَنْتُمْ تَنْظُرُوْنَ ع ۱٤۳

(اور دیکھو!) یہ واقعہ ہے کہ جب تک موت کا سامنا نہیں ہوا تھا تم راہ حق میں مرنے کی آرزوئیں کیا کرتے تھے (اور مصر تھے کہ مدینے کے باہر نکل کر دشمنوں کا مقابلہ کریں) لیکن پھر ایسا ہوا کہ موت تمھاری آنکھوں کے سامنے آگئی اور تم کھڑے تک رہے تھے ۱٤۳.

۱٤
ع
ہ

وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ ج قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ ط اَفَائِنْ مَّاتَ اَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلٰٓى اَعْقَابِكُمْ ط

اور محمد اس کے سوا کیا ہیں کہ اللہ کے رسول ہیں اور ان سے پہلے بھی اللہ کے رسول گزر چکے ہیں (جو اپنے اپنے

۱٤۲ - (و) صرف ایمان کا اقرار کر لینے سے ایمان کی برکتیں اور کامرانیاں حاصل نہیں ہو جائیں گی . شرط کام یابی یہ ہے کہ آزمایش عمل میں ثابت قدمی دکھلاؤ .

وَ مَنْ يَّنْقَلِبْ عَلٰی عَقِبَيْهِ فَلَنْ يَّضُرَّ اللّٰهَ شَيْـًٔا ؕ وَ سَيَجْزِی اللّٰهُ الشّٰكِرِيْنَ ۝١٤٤

وقتوں میں ظاہر ہوے اور راہ حق کی دعوت دے کر دنیا سے چلے گئے) . پھر اگر ایسا ہو کہ وہ وفات پائیں (اور بہر حال انہیں ایک دن وفات پانا ھے) یا (فرض کرو) ایسا ہو کہ لڑائی میں قتل ہوجائیں تو کیا تم الٹے پاؤں راہ حق سے پھر جاؤ گے (اور ان کے مرنے کے ساتھ ھی تمھاری حق پرستی بھی ختم ہوجائے گی؟) اور جو کوئی راہ حق سے الٹے پاؤں پھر جائے گا تو وہ (اپنا ھی نقصان کرے گا) خدا کا کچھ نہیں بگاڑ سکتا . جو لوگ شکر گزار ھیں (یعنی نعمت حق کی قدر سمجھنے والے ھیں) وہ وقت دور نہیں کہ خدا انہیں ان کا اجر عطا فرمائے ١٤٤ .

---

١٤٤ - (ز) اس اصل عظیم کی طرف اشارہ کہ بناء کار اصول اور عقائد ھیں نہ کہ شخصیت افراد . کوئی شخصیت کتنی ھی بڑی کیوں نہ ہو لیکن اس کے سوا کچھ نہیں ھے کہ کسی اصل اور سچائی کی راہ دکھانے والی ھے . پس اگر کسی وجہ سے شخصیت ھم میں موجود نہ رھے یا درمیان سے ھٹ جائے تو ھم سچائی کی راہ سے کیوں منہ موڑ لیں یا اداے فرض میں کیوں کوتاھی کریں ؟ =

= سچائی کی وجہ سے شخصیت قبول کی جاتی ھے، یہ بات نہیں ھے کہ شخصیت کی وجہ سے سچائی سچائی ھوگئی ھو.

جنگ احد میں کسی مخالف نے یہ بات پکار دی تھی کہ پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم مارے گئے. یہ سن کر بہت سے مسلمانوں کے دل بیٹھ گئے. بعضوں نے کہا: جب پیغمبر نہ رھے تو اب لڑنے سے کیا فائدہ؟ کچھ لوگ جو منافق تھے انہوں نے علانیہ کوسنا شروع کردیا کہ اگر یہ نبی ھوتے تو ممکن نہ تھا کہ جنگ میں مارے جاتے. یہاں اسی واقعے کی طرف اشارہ کیا گیا ھے. پیغمبر اسلام خدا کے پیغمبر ھیں اور ظاھر ھے کہ انہیں بھی ایک دن دنیا سے جانا ھے جس طرح تمام پچھلے رسول دنیا سے گزرچکے ھیں. پھر اگر وہ دنیا سے گزر گئے تو تم حق پرستی کی راہ سے پھر جاؤ گے اور تمہاری حق پرستی حق کے لیے نہیں بلکہ محض ایک خاص شخصیت کے لیے تھی؟ فرض کرو جنگ احد والی بات سچ ھوتی تو پھر کیا ان کی موت کے ساتھ تمہاری خدا پرستی پر بھی موت طاری ھوجاتی؟ اگر تم حق کے لیے لڑ رھے تھے تو جس طرح وہ ان کی زندگی میں حق تھا اسی طرح ان کے بعد بھی حق ھے اور ھمیشہ حق رھے گا.

وَمَا كَانَ لِنَفْسٍ اَنْ تَمُوْتَ	اور (یاد رکھو!) خدا کے حکم
اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ كِتٰبًا مُّؤَجَّلًا ؕ	کے بغیر کوئی جان مر نہیں سکتی.
وَمَنْ يُّرِدْ ثَوَابَ الدُّنْيَا نُؤْتِهٖ	هر جان کے لیے ایك خاص
مِنْهَا ۚ وَمَنْ يُّرِدْ ثَوَابَ	وقت ٹھیرا دیا گیا ھے (پھر
الْاٰخِرَةِ نُؤْتِهٖ مِنْهَا ؕ وَسَنَجْزِى	موت کے ڈر سے کیوں
الشّٰكِرِيْنَ ۝١٤٥ وَكَاَيِّنْ مِّنْ	تمھارے قدم پیچھے ھٹیں؟)
نَّبِيٍّ قٰتَلَ ۙ مَعَهٗ رِبِّيُّوْنَ كَثِيْرٌ ۚ	اور جو کوئی دنیا کے فائدے
فَمَا وَهَنُوْا لِمَاۤ اَصَابَهُمْ فِىْ	پر نظر رکھتا ھے هم اسے دنیا
سَبِيْلِ اللّٰهِ وَمَا ضَعُفُوْا وَمَا	میں سے دیں گے، جو کوئی
اسْتَكَانُوْا ؕ وَاللّٰهُ يُحِبُّ	آخرت کے ثواب پر نظر رکھتا
الصّٰبِرِيْنَ ۝١٤٦	ھے اسے آخرت کا ثواب

ملے گا. هم (نعمت حق کے) شکر گزاروں کو ان کی نیك عملی کا اجر ضرور دیں گے ١٤٥. اور (دیکھو!) کتنے هی نبی هیں جن کے ساتھ هو کر بهت سے باخدا لوگوں نے (راہ حق میں)

جنگ کی، لیکن کبھی ایسا نہیں ہوا کہ ان سختیوں کی وجہ سے جو انہیں خدا کی راہ میں پیش آئی ہوں بے ہمت ہو گئے ہوں اور نہ ایسا ہوا کہ کم زور پڑ گئے ہوں یا (ان کی عزت نفس نے یہ بات گوارا کرلی ہو کہ ظالموں کے سامنے) عجز و بےچارگی کا اظہار کریں . (بے ہمتی، کم زوری اور حریف کے سامنے اعتراف عجز وہ باتیں ہیں جن سے با خدا آدمی کا دل کبھی آشنا نہیں ہو سکتا) . اور اللہ انہیں لوگوں کو دوست رکھتا ہے جو مشکلوں مصیبتوں میں ثابت قدم رہتے ہیں ١٤٦ .

وَمَا كَانَ قَوْلَهُمْ إِلَّآ أَنْ قَالُوْا رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا

اور پھر سختیوں اور مصیبتوں کا کتنا ہی ہجوم کیوں نہ ہو

---

١٤٦ - (ح) سچا مومن وہ ہے جو شدتوں اور محنتوں میں نہ تو بے ہمت ہو، نہ کم زور پڑے اور نہ کسی حال میں بھی ظالموں کے آگے عجز و بے چارگی کا اظہار گوارا کرے . قرآن کہتا ہے : وہن، ضعف اور استکانة للخصم اس میں نہیں ہو سکتی" . "وہن" یہ ہے کہ بے ہمت ہو کر بیٹھ رہے . "ضعف" یہ ہے کہ میدان میں نکلے مگر کم زوری دکھائے . "استکانة للخصم" یہ ہے کہ لاچار ہو کر حریف کے آگے گڑگڑانے لگے .

ذُنُوبَنَا وَ اِسْرَافَنَا فِيْٓ اَمْرِنَا (لیکن) ان کی زبانوں سے

وَ ثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَ انْصُرْنَا اس کے سوا کچھ نہ نکلتا تھا

عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ۝ ۱۴۷ کہ "خدایا! ہمارے گناہ

بخش دے. ہم سے ہمارے کام میں جو زیادتیاں ہوگئی ہوں ان سے درگذر فرما، ہمارے قدم راہ حق میں جمادے اور منکرین حق کے گروہ پر ہمیں فتح مند کر" ۱۴۷ .

فَاٰتٰىهُمُ اللّٰهُ ثَوَابَ الدُّنْيَا (جب ان کے ایمان وعمل کا

وَ حُسْنَ ثَوَابِ الْاٰخِرَةِ ؕ یہ حال تھا) تو خدا نے بھی

وَ اللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ۝ ۱۴۸ انہیں دونوں جہان میں اجر

۱۵ ع ۶

عطا فرمایا. دنیا کا بھی ثواب دیا (کہ فتح و کام رانی ان کے حصے میں آئی) اور آخرت کا بھی ثواب دیا (کہ نعیم ابدی کے مستحق ہوے). اور اللہ تو انہیں لوگوں کو دوست رکھتا ہے جو نیك کردار ہوتے ہیں ۱۴۸ .

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ مسلمانو! اگر تم ان لوگوں کے

تُطِيْعُوا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا کہنے میں آگئے جنھوں نے

يَرُدُّوْكُمْ عَلٰى اَعْقَابِكُمْ فَتَنْقَلِبُوْا خٰسِرِيْنَ ٥ ١٤٩ كفر کی راہ اختیار کی ہے (اور جو تمھیں دشمنوں کی کثرت اور طاقت سے ڈراتے ھیں اور جنگ سے باز رهنے کی نصیحتیں کرتے ھیں) تو (یاد رکھو!) وہ تمھیں راہ حق سے الٹے پاؤں پھرا دیں گے اور نتیجہ یہ نکلے گا کہ (سعادت کی راہ چل کر پھر) تباھی و نامرادی میں جا گرو گے ١٤٩ .

بَلِ اللّٰهُ مَوْلٰىكُمْ ۚ وَهُوَ خَيْرُ النّٰصِرِيْنَ ٥ ١٥٠ (یہ دشمنان حق تمھارے کارساز و رفیق نہیں ھوسکتے) تمھارا کارساز و رفیق تو اللہ ھے، مدد کرنے والوں میں اس سے بہتر مددگار کون ھوسکتا ھے؟ ١٥٠ .

---

١٤٩ و ١٥٠ - (ط) اعداء حق اس موقع سے فائدہ اٹھا کر تمھیں ایسی راہ لگانا چاھتے ھیں کہ راہ حق سے بے دل ھوجاؤ . وہ تمھیں دشمنوں کی کثرت و طاقت کے افسانے سنا کر مرعوب کرنا چاھتے ھیں، لیکن اگر تم راہ حق میں ثابت قدم رھے اور انسانی طاقتوں کی جگہ اللہ کی کارسازی و رفاقت پر بھروسا رکھا تو وہ وقت دور نہیں جب تمھاری ھیبت سے ان کے دل کانپ اٹھیں گے.

سَنُلْقِيْ فِيْ قُلُوْبِ الَّذِيْنَ كَفَرُوا الرُّعْبَ بِمَآ اَشْرَكُوْا بِاللّٰهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهٖ سُلْطٰنًا ۚ وَ مَاْوٰىهُمُ النَّارُ ؕ وَ بِئْسَ مَثْوَى الظّٰلِمِيْنَ ۝ ۱۵۱

وہ وقت دور نہیں کہ ہم منکرین حق کے دلوں میں تمہاری ہیبت بٹھادیں گے . یہ اس لیے ہوگا کہ انہوں نے خدا کے ساتھ ان ہستیوں کو بھی (خدائی میں) شریک ٹھیرالیا ہے جن کے لیے اس نے کوئی سند نازل نہیں کی (۱۹۵) ان لوگوں کا (بالآخر) ٹھکانا دوزخ ہے اور جو ظالم ہیں تو ان کا ٹھکانا کیا ہی برا ٹھکانا ہوا ۱۵۱ .

---

۱۵۱ - (ی) اس اصل عظیم کی طرف اشارہ کہ جن لوگوں کے سامنے اعتقاد و ہدایت کی کوئی روشن و ثابت حقیقت نہیں ہوتی اور خدا کو چھوڑ کر اعتماد و پرستش کے بہت سے ٹھکانے بنا لیتے ہیں . ان کے اندر عزم و یقین کی وہ روح نہیں ہوسکتی جو اہل حق و ایمان کے لیے مخصوص ہے . وہ جب کبھی کسی ایسی جماعت کے مقابلے میں نکلیں گے جو ایمان و یقین کی روح سے معمور ہوگی تو خواہ کتنی ہی طاقت و شوکت رکھتے ہوں لیکن کبھی اسے مرعوب نہیں کرسکیں گے . =

وَلَقَدْ صَدَقَكُمُ اللّٰهُ وَعْدَهٗٓ	اور دیکھو! یہ واقعہ ہے کہ اللہ
اِذْ تَحُسُّوْنَهُمْ بِاِذْنِهٖ ۚ	نے اپنا وعدۂ نصرت سچا
حَتّٰٓى اِذَا فَشِلْتُمْ وَتَنَازَعْتُمْ	کر دکھایا تھا جب کہ تم اس کے
فِى الْاَمْرِ وَعَصَيْتُمْ مِّنْۢ	حکم سے دشمنوں کو بے دریغ
بَعْدِ مَآ اَرٰىكُمْ مَّا تُحِبُّوْنَ ؕ	تہ تیغ کر رہے تھے (اور ہر
مِنْكُمْ مَّنْ يُّرِيْدُ الدُّنْيَا	طرح جیت تمھاری تھی) لیکن
وَمِنْكُمْ مَّنْ يُّرِيْدُ الْاٰخِرَةَ ۚ	جب ہم نے تمھیں فتح مندی کا
ثُمَّ صَرَفَكُمْ عَنْهُمْ	جلوہ دکھا دیا جو تمھیں اس قدر
لِيَبْتَلِيَكُمْ ۚ وَلَقَدْ عَفَا	محبوب ہے تو تم نے کمزوری

= نزول قرآن کے وقت مسلمانوں کی جو جماعت پیدا ہو گئی تھی اس کے مقابلے میں مشرکین عرب کا یہی حال تھا۔ وہ تعداد میں بہت اور سر و سامان میں طاقت ور تھے مگر ایمان و یقین کی روح سے محروم تھے۔ مسلمان تعداد میں تھوڑے اور سر و سامان سے محروم تھے مگر ایمان و یقین کی روح سے معمور تھے۔ نتیجہ یہ نکلا کہ قلت کی ہیبت سے کثرت کے دل کانپ اٹھے اور مٹھی بھر انسانوں نے عرب کی پوری آبادی کو شکست دے دی۔

عَنْكُمْ ۚ وَاللّٰهُ ذُوْ فَضْلٍ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ ۝١٥٢

دکھائی اور جنگ کے بارے میں باہم دگر جھگڑنے لگے.
(ایك گروہ نے کہا: اب مورچے پر ٹھیرنے کی کیا ضرورت ھے؟ دوسرے نے کہا: نہیں، ھم تو آخر تك یہیں جمے رھیں گے) اور بالآخر (اپنے سردار کے حکم سے که الله کا رسول تھا) نافرمانی کر بیٹھے. تم میں کچھ لوگ تو ایسے تھے جو دنیا کے خواھش مند تھے (یعنی مال غنیمت کے پیچھے پڑ گئے). کچھ ایسے تھے جن کی نظر آخرت پر تھی (یعنی مال غنیمت سے بے پروا ھوکر اپنی جگه جمے رھے اور شہید ھوے). پھر ھم نے تمھارا رخ دشمنوں کی طرف سے پھرا دیا تاکه تمھیں (اس حادثے سے) آزمائیں (اور اس طرح تمھاری فتح شکست سے بدل گئی). بہر حال خدا نے تمھارا قصور معاف کردیا (١٩٦) اور بلا شبه وہ مومنوں کے لیے بڑا ھی فضل رکھنے والا ھے ١٥٢.

١٥٢ – (ك) منافق تمھیں جنگ احد کی شکست یاد دلا کر ڈرا رھے ھیں تا که آیندہ دشمنوں کے مقابلے کی جرأت نه کرو. لیکن تم اچھی طرح جانتے ھو که احد کے میدان میں جو کچھ پیش آیا اس کی حقیقت کیا ھے. خدا کا وعدۂ نصرت اس موقع پر بھی پورا ھوا تھا اور دشمنوں کے قدم اکھڑ گئے تھے، لیکن جب تم نے عین حالت جنگ میں حکم رسول کی نافرمانی کی اور ایك گروہ مال غنیمت =

اِذْ تُصْعِدُوْنَ وَلَا تَلْوٗنَ	(وہ وقت بھی یاد کرو) جب تم
عَلٰٓى اَحَدٍ وَّالرَّسُوْلُ يَدْعُوْكُمْ	(میدان جنگ سے) بھاگے
فِيْٓ اُخْرٰىكُمْ فَاَثَابَكُمْ	جارہے تھے اور (بدحواسی کا
غَمًّۢا بِغَمٍّ لِّكَيْلَا تَحْزَنُوْا	یہ حال تھا کہ) ایک دوسرے
عَلٰى مَا فَاتَكُمْ وَلَا مَآ	کی طرف مڑ کر دیکھتا تک
اَصَابَكُمْ ۭ وَاللّٰهُ خَبِيْرٌۢ	نہ تھا اور اللہ کا رسول تھا کہ
بِمَا تَعْمَلُوْنَ ۝ ۱۵۳	پیچھے سے پکار رہا تھا۔ سو

جب تمہارا یہ حال ہوا تو اللہ نے بھی تمہیں رنج پر رنج دیا تاکہ

= لوٹنے کی طمع میں مورچہ چھوڑ کر تتر بتر ہوگیا تو میدان جنگ کی ہوا پلٹ گئی اور فتح ہوتے ہوتے شکست ہوگئی۔ پس یہ جو کچھ ہوا دشمنوں کی طاقت و کثرت سے نہیں ہوا جس سے منافق تمہیں ڈرا رہے ہیں بلکہ تمہاری نافرمانی اور بے ہمتی سے ہوا۔ اس کا نتیجہ یہ نہیں ہونا چاہیے کہ دشمنوں کی طاقت و کثرت سے مرعوب ہو بلکہ یہ ہونا چاہیے کہ اپنے اندر صبر اور تقوے کی سچی روح پیدا کرو۔

(اس حادثے سے عبرت پکڑو اور آیندہ) نہ تو اس چیز کے لیے غم کرو جو ھاتھ سے جاتی رھے نہ اس مصیبت پر غمگین ھو جو سر پر آپڑے . اور (یاد رکھو!) تم جو کچھ کرتے ھو اللہ اس کی خبر رکھنے والا ھے ۱۵۳ .

۱۵۳ - (ل) جب مسلمانوں کی بڑی تعداد مضطرب ھوکر بھاگنے لگی تو پیغمبر اسلام (صلعم) چند جاں نثاروں کے حلقے میں کھڑے پکار رھے تھے "الیّ عباد اللہ! الیّ عباد اللہ!" (خدا کے بندو! میری طرف آؤ، تم کہاں بھاگے جا رھے ھو؟) ان آیات میں اسی واقعہ کی طرف اشارہ ھے .

جو لوگ ایمان و اخلاص میں پکے تھے اور محض صورت حال کے فوری اثر نے انھیں گھبرا دیا تھا وہ پیغمبر اسلام کی آواز سنتے ھی چونك اٹھے انھیں ایسا محسوس ھوا جیسے اچانك ایك مدھوشی کی سی حالت طاری ھوگئی اور اس مدھوشی میں سارا خوف و ھراس فراموش ھوگیا . چنانچہ وہ فوراً پلٹے اور نہ صرف دشمنوں کو میدان جنگ سے بھگا ھی دیا بلکہ حمراء الاسد نامی مقام تك جو مدینہ سے آٹھ میل کے فاصلے پر ھے ان کے تعاقب میں بڑھے چلے گئے .

لیکن جو لوگ دل کے کچے یا منافق تھے انھیں اپنی جانوں ھی کی فکر لگی رھی . وہ کہتے تھے : جو کچھ ھوا =

ثُمَّ اَنْزَلَ عَلَيْكُمْ مِّنْۢ بَعْدِ الْغَمِّ اَمَنَةً نُّعَاسًا يَّغْشٰى طَآئِفَةً مِّنْكُمْ لا وَطَآئِفَةٌ قَدْ اَهَمَّتْهُمْ اَنْفُسُهُمْ يَظُنُّوْنَ بِاللّٰهِ غَيْرَ الْحَقِّ ظَنَّ الْجَاهِلِيَّةِ ط يَقُوْلُوْنَ هَلْ لَّنَا مِنَ الْاَمْرِ مِنْ شَیْءٍ ط قُلْ اِنَّ الْاَمْرَ كُلَّهٗ لِلّٰهِ ط

پھر (دیکھو!) ایسا ہوا کہ اللہ نے (ابتری و پریشانی کے) غم وافسوس کے بعد تم پر بے خوفی کی خود فراموشی طاری کردی (یعنی یکایک تمہارے دل اس طرح مطمئن ہو گئے کہ خوف و ہراس کا احساس تک باقی نہ رہا). یہ حالت ایک گروہ پر

= اس میں تمہارا کیا قصور ہے؟ اگر خدا فتح و نصرت دیتا تو ایسی حالت پیش ہی کیوں آتی؟ قرآن کہتا ہے: یہ عہد جاہلیت (یعنی عرب کے قبل از اسلام زمانے) کے سے خیالات ہیں اور ان دلوں میں نہیں گزر سکتے جو اسلام کی تعلیم سے روشن ہوچکے ہیں. بلا شبہ فتح و نصرت اللہ ہی کے ہاتھ ہے، لیکن وہ فتح و نصرت انہیں کو دیتا ہے جو صبر اور تقوے میں پکے ہوتے ہیں.

يُخْفُوْنَ فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ مَّا لَا يُبْدُوْنَ لَكَ ؕ يَقُوْلُوْنَ لَوْ كَانَ لَنَا مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ مَّا قُتِلْنَا هٰهُنَا ؕ قُلْ لَّوْ كُنْتُمْ فِيْ بُيُوْتِكُمْ لَبَرَزَ الَّذِيْنَ كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقَتْلُ اِلٰى مَضَاجِعِهِمْ ۚ وَلِيَبْتَلِيَ اللّٰهُ مَا فِيْ صُدُوْرِكُمْ وَلِيُمَحِّصَ مَا فِيْ قُلُوْبِكُمْ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۝١٥٤	چھا گئی تھی ، لیکن تم میں ایك دوسرا گروہ تھا جیسے اس وقت بھی اپنی جانوں ھی کی پڑی تھی اور اللہ کی جناب میں عہد جاهلیت کے سے ظنون و اوهام رکھتا تھا . اس گروہ کے لوگ کہتے تھے : جو کچھ هوا اس میں ھمارے اختیار کی کیا بات تھی (یعنی ھمارے بس کی بات هوتی تو هم کچھ کرتے). (اے پیغمبر !) تم ان لوگوں سے

کہ دو : (اس معاملے ھی پر کیا موقوف ھے) ساری باتیں اللہ ھی کے اختیار میں ھین (لیکن اللہ ھی نے هر نتیجے کے لیے اس کے اسباب بھی مقرر کردیے ھیں) . اصل یہ ھے کہ جو کچھ ان لوگوں کے دلوں میں ھے وہ تم پر ظاهر نہیں کرتے . ان کے

کہنے کا اصلی مطلب یہ ھے کہ اگر اس معاملے میں ھمارے لیے (فتح و کامرانی میں سے) کچھ ھوتا تو میدان جنگ میں نہ مارے جاتے. (اے پیغمبر!) ان سے کہہ دو: اگر تم اپنے گھروں کے اندر بیٹھے ھوتے جب بھی جن کے لیے مارا جانا تھا وہ گھر سے ضرور نکلتے اور اپنے مارے جانے کی جگہ پہنچ کر رھتے. اور (جنگ احد میں جو کچھ پیش آیا تو اس میں طرح طرح کی مصلحتیں پوشیدہ تھیں. ازاں جملہ یہ کہ) اللہ کو منظور تھا جو کچھ تمہارے سینوں میں چھپا ھوا ھے اس کے لیے تمہیں آزمایش میں ڈالے اور جو کدورتیں تمہارے دل میں پیدا ھو گئی تھیں انھیں پاک و صاف کر دے. اور اللہ وہ سب کچھ جانتا ھے جو انسان کے دلوں میں پوشیدہ ھوتا ھے ١٥٤ .

---

١٥٤ - (م) جس طرح جنگ بدر کی فتح مندی سے مسلمانوں کی تربیت مد نظر تھی اسی طرح جنگ احد کی عارضی شکست میں بھی تربیت کا پہلو پوشیدہ تھا. ایک دوڑنے والے کی مشق کے لیے صرف یہی کافی نہیں ھوتا کہ بے روک دوڑتا چلا جائے، بلکہ اس کی بھی ضرورت ھوتی ھے کہ ایک دو مرتبہ گر کر گرنے اور سنبھلنے کا سبق بھی سیکھ لے. بدر کی فتح مندی نے استعداد و سعی کی برکتیں دکھلا دی تھیں، ضرورت تھی کہ اب کمزوری و تغافل کے نتائج کا بھی تجربہ ھوجائے. =

= چنانچه احد کے حادثے نے یه مقصد پورا کر دیا .

بدر کی فتح اور تائید الٰہی کی بشارتوں نے بہت سے مسلمانوں میں ایك طرح کی بے پروائی اور غفلت پیدا کردی تھی . وہ سعی و تدبیر کی کاوشوں سے بے نیاز ہوگئے تھے اور سمجھنے لگے تھے ہم کوشش کریں یا نه کریں ہر حال میں ہمارے لیے فتح ہی فتح ہے . اس طرح کی خام خیالیاں ابتدائی فتح مندیوں کے بعد پیدا ہوجایا کرتی ہیں . لیکن یه ایك خطرناك حالت تھی . اس کا نتیجه غفلت و غرور تھا اور ضروری تھا که اس کی نشو ونما روك دی جائے . پس احد کے تجربے نے مسلمانوں کو بتلا دیا که خدا کی تائید و نصرت کا وعدہ برحق ہے لیکن اس کے تمام کاموں کی طرح اس کی تائید و نصرت کے بھی سنن و قوانین ہیں اور ضروری ہے که انہیں کے مطابق نتائج بھی ظہور میں آئیں . جو جماعت کمزوری و غفلت میں مبتلا ہوجائے گی ، صبر و ثبات میں پوری نہیں اترے گی ، اطاعت و نظام میں کچی ہوگی وہ کبھی خدا کی تائید و نصرت کی مستحق نہیں ہوسکتی .

چنانچه پہلی آیت میں که پہلے بھی اس مصلحت کی طرف اشارہ کیا تھا که " ولیعلم الله الذین اٰمنوا ویتخذ منکم شهداء " اور یہاں بھی فرمایا " ولیبتلی الله ما فی صدورکم ولیمحص =

اِنَّ الَّذِيْنَ تَوَلَّوْا مِنْكُمْ	تم میں سے جن لوگوں نے اس
يَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعٰنِ لا اِنَّمَا	دن لڑائی سے منہ موڑ لیا تھا
اسْتَزَلَّهُمُ الشَّيْطٰنُ بِبَعْضِ	جس دن دونوں لشکر ایک
مَا كَسَبُوْا ج وَلَقَدْ عَفَا اللّٰهُ	دوسرے کے مقابل ہوے تھے

= ما فی قلوبکم " (یہ اس لیے ہوا تا کہ تمہارے دلوں میں جو کدورتیں پیدا ہوگئی تھیں ان سے تمہیں پاك و صاف کر دیا جائے) .

(ن) سچا مومن وہ ھے جو موت سے نہیں ڈرتا اور کبھی اس ڈر سے قدم پیچھے نہیں ہٹاتا . وہ کہتا ھے : موت سے تو کسی حال میں مفر نہیں ، پھر کیوں نہ اس موت کا استقبال کیا جائے جو حق کی راہ میں پیش آئے اور جس کا نتیجہ اللہ کی مغفرت اور خوشنودی ھو .

لیکن جن لوگوں کے دل ایمان سے محروم ھیں وہ جب دیکھتے ھیں کہ راہ حق میں لوگوں کو موت پیش آ گئی تو کہتے ھیں : اگر ان لوگوں نے یہ راہ اختیار نہ کی ھوتی تو کیوں اس نتیجے سے دوچار ھوتے ؟ گویا موت صرف جنگ ھی میں آسکتی ھے ، جو آدمی اپنے گھر میں بیٹھا رھے گا وہ کبھی مرنے والا نہیں .

عَنْهُمْ ۚ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ تو ان کی اس لغزش کا باعث

حَلِيْمٌ ع ١٥٥ صرف یہ تھا کہ بعض کم زوریوں

١٦ ع ٧

کی وجہ سے جو انھوں نے پیدا کرلی تھیں شیطان نے ان کے قدم ڈگمگا دیے. (یہ بات نہ تھی کہ ان کے ایمان میں فتور آ گیا ہو. بہرحال) یہ واقعہ ہے کہ خدا نے ان کی یہ لغزش معاف کردی. وہ یقینا بخش دینے والا (اور انسان کی کم زوریوں کے لیے) بہت بردبار ہے ١٥٥.

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مسلمانو! (دیکھو) ان لوگوں

لَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا کی طرح نہ ہو جاؤ جنھوں نے

وَقَالُوْا لِاِخْوَانِهِمْ اِذَا ضَرَبُوْا کفر کی راہ اختیار کی ہے

فِى الْاَرْضِ اَوْ كَانُوْا غُزًّى لَّوْ اور جن کا شیوہ یہ ہے کہ اگر

كَانُوْا عِنْدَنَا مَا مَاتُوْا وَمَا ان کے بھائی بند سفر میں گئے

قُتِلُوْا ۚ لِيَجْعَلَ اللّٰهُ ذٰلِكَ ہوں یا لڑائی میں مشغول

حَسْرَةً فِىْ قُلُوْبِهِمْ ۗ وَاللّٰهُ ہو گئے ہوں اور انھیں موت

يُحْىٖ وَيُمِيْتُ ۗ وَاللّٰهُ بِمَا پیش آجائے تو کہنے لگتے ہیں

تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ١٥٦ "اگر یہ لوگ گھر سے نہ نکلتے

اور ہمارے پاس ٹھیرے رہتے تو کاھے کو مرتے یا مارے جاتے!"
حالانکہ ایک خدا پرست کے دل میں کبھی ایسے خطرات نہیں
گزر سکتے. (اور یہ بات جو تمہیں کہی گئی تو اس لیے کہی
گئی) تاکہ اللہ اس بات کو (یعنی تمہارے دلوں کی بے خوفی
اور ایمان کی مضبوطی کو) منکرین حق کے دلوں کے لیے داغ
حسرت بنادے (کہ کسی حال میں بھی تمہیں کم زور اور بے ہمت
نہ کرسکیں. یاد رکھو!) اللہ ھی کے ھاتھ موت اور زندگی
کا سر رشتہ ھے اور تم جو کچھ کرتے ہو اس کی نگاہ سے
چھپا نہیں ١٥٦.

وَلَئِنْ قُتِلْتُمْ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ أَوْ مُتُّمْ لَمَغْفِرَةٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرَحْمَةٌ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُونَ ۝١٥٧

اور (دیکھو!) اگر تم اللہ کی راہ میں قتل ہو گئے یا اپنی موت مر گئے تو اللہ کی طرف سے جو رحمت و بخشش تمہارے حصے میں آئے گی یقینا وہ ان تمام چیزوں سے بہتر ھے جن کی پونجی لوگ جمع کیا کرتے ھیں ١٥٧.

وَلَئِنْ مُّتُّمْ أَوْ قُتِلْتُمْ لَإِلَى اللّٰهِ تُحْشَرُونَ ۝١٥٨

اور (یاد رکھو!) خواہ تم اپنی موت مرو یا مارے جاؤ ھر حال میں ہونا یہی ھے کہ اللہ کے حضور جمع کیے جاؤ گے ١٥٨.

فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ لِنْتَ	(اے پیغمبر!) یہ خدا کی بڑی
لَهُمْ ۚ وَلَوْ كُنْتَ فَظًّا	ہی رحمت ہے کہ تم ان لوگوں
غَلِيْظَ الْقَلْبِ لَانْفَضُّوْا	کے لیے اس قدر نرم مزاج
مِنْ حَوْلِكَ ۖ فَاعْفُ عَنْهُمْ	واقع ہوئے. اگر تم سخت مزاج
وَاسْتَغْفِرْ لَهُمْ وَشَاوِرْهُمْ	اور سنگ دل ہوتے تو لوگ
فِي الْاَمْرِ ۚ فَاِذَا عَزَمْتَ	تمہارے پاس سے بھاگ کھڑے
فَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ۗ اِنَّ اللّٰهَ	ہوتے (ان کے دل تمہاری طرف
يُحِبُّ الْمُتَوَكِّلِيْنَ ۝١٥٩	اس طرح نہ کھنچتے جس

طرح اب بے اختیار کھنچ رہے ہیں). پس ان لوگوں کا قصور معاف کردو اور اللہ سے بھی ان کے لیے بخشش طلب کرو. نیز اس طرح کے معاملات میں (یعنی امن و جنگ کے معاملات میں) ان سے مشورہ کرلیا کرو. پھر جب ایسا ہو کہ تم نے کسی بات کا عزم کرلیا تو چاہیے کہ خدا پر بھروسا کرو (اور جو کچھ ٹھان لیا ہے اس پر کاربند ہوجاؤ). یقیناً اللہ انہیں لوگوں کو دوست رکھتا ہے جو اس پر بھروسا کرنے والے ہیں ۱۵۹.

۱۵۹ - (س) اس سلسلے میں پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ =

= و سلم سے خطاب موعظت اور منصب امامت کی بعض اصولی مہمات :

١ - یہ اللہ کی بڑی ہی رحمت ہے کہ تمہارے دل میں نرمی اور مزاج میں سر تا سر شفقت ہے۔ اگر ایسا نہ ہوتا تو لوگوں کے دل تمہاری طرف بے اختیار نہ کھنچتے جس طرح اب کھنچ رہے ہیں .

٢ - جنگ احد میں ایک گروہ کی لغزش بڑی ہی سخت لغزش تھی ، تاہم تمہاری شفقت کا مقتضٰی یہی ہے کہ عفو و درگذر سے کام لو .

٣ - تمہارا طریقۂ کار یہ ہونا چاہیے کہ صلح و جنگ کا کوئی معاملہ بغیر مشورے کے انجام نہ پائے .

٤ - اس بارے میں دستور العمل یہ ہے کہ پہلے جماعت سے مشورہ کرو ، پھر مشورے کے بعد کوئی ایک بات ٹھان لو اور جب ایک بات ٹھان لی تو اس پر مضبوطی کے ساتھ جم جاؤ . شورٰی اپنے محل اور وقت میں ضروری ہے ، عزم اپنے محل اور وقت میں . جب تک مشورہ نہیں کیا ہے فیصلہ و عزم کا سوال نہیں اٹھتا ، لیکن جب مشورے کے بعد عزم کر لیا گیا تو وہ عزم ہے اور کوئی رائے ، کوئی نکتہ چینی اور کوئی مخالفت اسے متزلزل نہیں کرسکتی . امام کے لیے ضروری ہے کہ جماعت سے مشورہ کرے لیکن ساتھ ہی یہ بھی ضروری ہے کہ صاحب عزم ہو .

اِنْ يَّنْصُرْكُمُ اللّٰهُ فَلَا	(مسلمانو!) اگر اللہ تمھاری مدد
غَالِبَ لَكُمْ ۚ وَاِنْ يَّخْذُلْكُمْ	کرے تو کوئی نہیں جو تم پر
فَمَنْ ذَا الَّذِيْ يَنْصُرُكُمْ	غالب آسکے ، لیکن اگر وھی
مِّنْۢ بَعْدِهٖ ۗ وَعَلَى اللّٰهِ	تمھیں چھوڑ بیٹھے تو (بتلاؤ!)
فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ۝۱۶۰	کون ھے جو اس کے

چھوڑ دینے کے بعد تمھارا مددگار ھوسکتا ھے ؟ (یقین کرو!) صرف اللہ ھی کی ذات ھے پس جو مومن ھیں وہ اسی پر بھروسا رکھیں ۱۶۰

وَمَا كَانَ لِنَبِيٍّ اَنْ يَّغُلَّ ۗ	اور (دیکھو!) خدا کے نبی
وَمَنْ يَّغْلُلْ يَاْتِ بِمَا	سے یہ بات کبھی نہیں ھوسکتی
غَلَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۚ ثُمَّ	کہ وہ (فرض نبوت ادا کرنے
تُوَفّٰى كُلُّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ	میں) کسی طرح کی خیانت کرے
وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ۝۱۶۱	(کیوں کہ جو نبی ھوگا وہ خائن

نہیں ھوسکتا) . اور جو کوئی خیانت کرتا ھے تو جو کچھ اس نے خیانت کی ھے اسے (دنیا میں لوگوں کی نظروں سے کتنا ھی چھپائے لیکن) قیامت کے دن (نہیں چھپاسکے گا) وہ اس کے ساتھ آئے گی .

پھر ہر جان کو اس کی کمائی کے مطابق پورا پورا بدلا ملنا ہے،
یہ نہ ہوگا کہ کسی کے ساتھ بھی ناانصافی کی جائے ۱۶۱.

۱۶۱ – (ع) مسلمانوں کی جماعت سے خطاب کہ جب پیغمبر اسلام کا طریق کار یہ ہے کہ ہر معاملے میں تم سے مشورہ کرلیا کریں تو تمہارا فرض یہ ہونا چاہیے کہ ان کے تمام احکام و عزائم کی بے چون و چرا اطاعت کرو. وہ اللہ کے نبی ہیں اور ایسا کبھی نہیں ہو سکتا کہ اللہ کا نبی خلق اللہ کی امامت و پیشوائی کے فرائض میں کسی طرح کی خیانت کرے.

اس حقیقت کی طرف اشارہ کہ دنیا میں سچے انسان کی زندگی جھوٹے انسان سے اپنی ہر بات میں اس درجہ مختلف ہوتی ہے کہ ممکن نہیں کسی طرح کا دھوکا ہوسکے. ایک بد کار آدمی بناوٹ سے اپنے آپ کو کتنا ہی نیک ظاہر کرے لیکن بناوٹ پھر بناوٹ ہے، کوئی نہ کوئی بات ایسی ضرور کر بیٹھے گا کہ اصلیت آشکارا ہو جائے گی.

تلاوت آیات، تزکیۂ قلوب اور تعلیم کتاب و حکمت جس وجود گرامی کے اعمال ہیں کیوں کر ممکن ہے کہ ادائے فرض امامت میں کسی طرح کی خیانت کا اس سے ارتکاب ہو.

اَفَمَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَ اللّٰهِ كَمَنْۢ بَآءَ بِسَخَطٍ مِّنَ اللّٰهِ وَمَاْوٰىهُ جَهَنَّمُ ؕ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ۝١٦٢ هُمْ دَرَجٰتٌ عِنْدَ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِمَا يَعْمَلُوْنَ ۝١٦٣

کیا ایسا آدمی جس نے اللہ کی خوشنودیوں کی راہ اختیار کی ہے.(اور جو کام کرتا ہے اللہ کا پسندیدہ کام ہوتا ہے) اس آدمی کی طرح ہوسکتا ہے جس نے (اپنی بد عملیوں سے اللہ کا غضب بٹورا اور جس کا ٹھکانا جہنم جیسا برا ٹھکانا ہوا؟ ١٦٢. (نہیں ، ایسا کبھی نہیں ہوسکتا) اللہ کے نزدیک لوگوں کے (الگ الگ) مرتبے ہیں اور جیسے کچھ ان کے اعمال ہیں وہ انہیں دیکھ رہا ہے ١٦٣ .

لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ ۚ

بلا شبہ یہ اللہ کا مؤمنوں پر بڑا ہی احسان تھا کہ اس نے ایک رسول ان میں بھیج دیا جو انہیں میں سے ہے . وہ اللہ کی آیتیں سناتا ہے ، ہر طرح کی

وَ اِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝١٦٤

برائیوں سے پاک کرتا ھے اور کتاب اور حکمت کی تعلیم دیتا ھے. (اس نے ھدایت کی راہ ان پر کھول دی) حالانکہ اس سے پہلے گمراھی میں مبتلا تھے ١٦٤.

النصف

اَوَ لَمَّآ اَصَابَتْكُمْ مُّصِيْبَةٌ قَدْ اَصَبْتُمْ مِّثْلَيْهَا ۙ قُلْتُمْ اَنّٰى هٰذَا ؕ قُلْ هُوَ مِنْ عِنْدِ اَنْفُسِكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝١٦٥

جب (جنگ احد میں) تم پر مصیبت پڑی اور یہ مصیبت ایسی تھی کہ اس سے دوگنی مصیبت تمہارے ھاتھوں (بدر میں) دشمنوں پر پڑ چکی ھے تو تم بول اٹھے: یہ مصیبت ھم پر کہاں سے آ پڑی؟ (اے پیغمبر!) ان لوگوں سے کہہ دو: (ھاں مصیبت تو ضرور آ پڑی، مگر) خود تمہارے ھی ھاتھوں آئی. (اگر تم کمزوری نہ دکھاتے اور احکام حق کی اطاعت کرتے تو کبھی یہ مصیبت پیش نہ آتی. یاد رکھو!) اللہ کی قدرت سے کوئی بات باھر نہیں ھے ١٦٥.

---

١٦٥ - (ف) جنگ احد کا معاملہ منافقوں کے لیے جو مخلص مسلمانوں کے ساتھ ملے جلے زندگی بسر کر رھے تھے ایک فیصلہ کن آزمایش تھی. اس موقع پر ان کا نفاق =

= پوری طرح کھل گیا . جنگ کے ابتدائی مشورے سے لے کر جنگ کے بعد تك کوئی موقع ایسا نہیں آیا که فتنه پردازی سے باز رہے ہوں . جب کثرت رائے سے یه بات قرار پائی که شہر سے باہر نکل کر مقابله کرنا چاہیے تو لوگوں کو بہکانے لگے که باہر نکل کر لڑنا موت کے منہ میں جانا ہے . جب ان سے کہا گیا که "اچھا، شہر کی مدافعت کرو" تو لگے طرح طرح کے حیلے بہانے کرنے . کہتے تھے "ہمیں امید نہیں که لڑائی کی نوبت آئے ، اگر امید ہوتی تو ضرور تیاری کرتے" پھر جب لوگوں کی کمزوری اور نافرمانی سے فتح ہوتے ہوتے شکست ہوگئی تو انہیں فتنه و شرارت کا نیا موقع ہاتھ آگیا. کبھی کہتے : یه سب کچھ اسی لیے ہوا که ہماری بات نه مانی گئی . کبھی کہتے : روز روز کی لڑائیوں سے کیا فائدہ ؟ نجات اسی میں ہے که دشمنوں کو راضی کرلیا جائے . مقصود یه تھا که کسی نه کسی طرح مسلمانوں کے دلوں میں مایوسی اور ہراس پیدا کردیں اور ان کی کوئی بات بھی ٹھیك طور پر بن نه سکے .

احد کے میدان سے جاتے ہوئے دشمن کہہ گئے تھے که "آئندہ سال پھر آئیں گے اور آخری فیصله کرکے جائیں گے" دوسرے سال جب وہ وقت آیا تو مسلمان =

= تیار ہو کر باہر نکلے، لیکن دشمنوں کا کوئی پتہ نہ تھا، انہیں مکہ سے نکلنے کی جرأت ہی نہ ہوئی. مسلمان چند دن انتظار کر کے خوش دل اور کام یاب واپس آ گئے. لیکن اس موقع پر بھی منافقوں نے دشمنوں سے مل کر ہر طرح کی شرارتیں کیں. دشمن چاہتے تھے کہ ڈر جانے کی ذلت ان کے حصے میں نہ آئے، مسلمانوں کے حصے میں آئے اور یہ جبھی ہو سکتا تھا کہ مسلمان جنگ کے لیے آمادہ نہ ہوں. چنانچہ مسلمانوں کو خوف زدہ کرنے کے لیے مخبر بھیجے گئے اور بہت سی جھوٹی افواہیں مشہور کر دی گئیں. منافق انہیں پھیلاتے اور مسلمانوں کو سرگرمی سے باز رکھنا چاہتے. یہاں ان تمام باتوں کی طرف اشارہ کیا گیا ہے اور منافقوں کو آخری مہلت دی گئی ہے کہ اپنی منافقانہ روش سے باز آجائیں، ورنہ وقت آ گیا ہے کہ اللہ ان کے چہروں پر سے نفاق کا پردہ اٹھا دے گا.

ان آیات میں منافقوں کی جو نفسیاتی حالت دکھائی گئی ہے وہ کوئی مخصوص صورت حال نہیں ہے. اگر غور کرو گے تو معلوم ہو جائے گا کہ جماعت کے کم زور اور مذبذب افراد ہمیشہ ایسی ہی صورت حال پیدا کر دیا کرتے ہیں.

وَ مَآ اَصَابَكُمْ يَوْمَ الْتَقَى	اور (دیکھو !) دو گروهوں
الْجَمْعٰنِ فَبِاِذْنِ اللّٰهِ وَ لِيَعْلَمَ	کے مقابلے کے دن تمهیں جو کچھ
الْمُؤْمِنِيْنَ ۱٦٦ وَ لِيَعْلَمَ	پیش آیا (یعنی جنگ احد میں
الَّذِيْنَ نَافَقُوْا ۚ وَ قِيْلَ	جو کچھ پیش آیا) تو الله هی کے
لَهُمْ تَعَالَوْا قَاتِلُوْا فِيْ	حکم سے پیش آیا (کیوں که
سَبِيْلِ اللّٰهِ اَوِ ادْفَعُوْا ؕ قَالُوْا	اس نے فتح و شکست کا
لَوْ نَعْلَمُ قِتَالًا لَّا اتَّبَعْنٰكُمْ ؕ	قانون ایسا هی ٹھیرا دیا هے)
هُمْ لِلْكُفْرِ يَوْمَئِذٍ	اور اس لیے پیش آیا تا که
اَقْرَبُ مِنْهُمْ لِلْاِيْمَانِ ۚ	ظاهر هوجائے ایمان رکھنے
يَقُوْلُوْنَ بِاَفْوَاهِهِمْ	والے کون هیں ۱٦٦ . اور
مَّا لَيْسَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ ؕ وَ اللّٰهُ	نفاق والے کون هیں (چنانچه
اَعْلَمُ بِمَا يَكْتُمُوْنَ ۚ ۱٦۷	منافقوں کا نفاق اس موقع پر

پوری طرح کھل گیا) . جب ان سے کہا گیا که '' آؤ ! (وقت کا فرض انجام دیں) یا تو الله کی راه میں (باهر نکل کے) جنگ کرو

۳۱

یا (شہر میں رہ کر) دشمنوں کا حملہ روکو" تو کہنے لگے "اگر ہمیں معلوم ہوتا کہ لڑائی ضرور ہوگی تو ہم ضرور تمہارا ساتھ دیتے". یقین کرو جس وقت انہوں نے یہ بات کہی تو وہ کفر سے زیادہ نزدیک تھے بمقابلہ ایمان کے. یہ لوگ زبان سے ایسی بات کہتے ہیں جو فی الحقیقت ان کے دلوں میں نہیں ہے اور جو کچھ دلوں میں چھپائے ہوئے ہیں خدا اس سے بے خبر نہیں ١٦٧.

اَلَّذِيْنَ قَالُوْا لِاِخْوَانِهِمْ وَقَعَدُوْا لَوْ اَطَاعُوْنَا مَا قُتِلُوْا ؕ قُلْ فَادْرَءُوْا عَنْ اَنْفُسِكُمُ الْمَوْتَ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ١٦٨	جن لوگوں کا حال یہ ہے کہ خود تو (جنگ کے وقت) اپنے گھروں میں بیٹھ رہے. لیکن اب اپنے بھائیوں کے حق میں کہتے ہیں "اگر ہماری

بات پر چلے ہوتے تو کبھی نہ مارے جاتے". (اے پیغمبر!) تم کہہ دو: اچھا، اگر تم واقعی (اپنے اس خیال میں) سچے ہو تو جب موت تمہارے سرہانے آ کھڑی ہو تو اسے نکال باہر کرنا (اور اپنی چترائی اور پیش بینی سے ہمیشہ زندہ رہنا) ١٦٨.

وَ لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا	اور (اے پیغمبر!) جو لوگ
فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا ؕ بَلْ	اللہ کی راہ میں قتل ہوئے ہیں
اَحْيَآءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ	ان کی نسبت ایسا خیال نہ کرنا
يُرْزَقُوْنَ ۙ ١٦٩ فَرِحِيْنَ بِمَآ	کہ وہ مر گئے۔ نہیں، وہ زندہ
اٰتٰهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ۙ	ہیں اور اپنے پروردگار کے
وَ يَسْتَبْشِرُوْنَ بِالَّذِيْنَ لَمْ	حضور اپنی روزی پا رہے
يَلْحَقُوْا بِهِمْ مِّنْ خَلْفِهِمْ ۙ	ہیں ١٦٩ . اللہ نے اپنے
اَلَّا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَ لَا هُمْ	فضل و کرم سے جو کچھ انہیں
يَحْزَنُوْنَ ۘ ١٧٠	عطا فرمایا ہے اس سے خوش حال

وقف لازم

ہیں اور جو لوگ ان کے پیچھے (دنیا میں) رہ گئے ہیں اور ابھی ان سے ملے نہیں، ان کے لیے خوش ہو رہے ہیں کہ نہ تو ان کے لیے کسی طرح کا کھٹکا ہوگا نہ کسی طرح کی غمگینی ١٧٠ .

يَسْتَبْشِرُوْنَ بِنِعْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ	وہ اللہ کی نعمت اور فضل کے
وَ فَضْلٍ ۙ وَّ اَنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ	عطیوں سے مسرور ہیں . نیز

اَجْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۚ ١٧١ اَلَّذِيْنَ اسْتَجَابُوْا لِلّٰهِ وَ الرَّسُوْلِ مِنْۢ بَعْدِ مَآ اَصَابَهُمُ الْقَرْحُ ۛؕ لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوْا مِنْهُمْ وَ اتَّقَوْا اَجْرٌ عَظِيْمٌ ۚ ١٧٢

اس بات سے کہ انہوں نے دیکھ لیا اللہ ایمان رکھنے والوں کا اجر کبھی اکارت نہیں کرتا ١٧١ . جن لوگوں نے اللہ اور اس کے رسول کی پکار کا جواب دیا (اور جنگ کے لیے تیار ہو گئے) باوجودیکہ (ایک برس پہلے جنگ احد کا) زخم کھاچکے تھے ، سو (یاد رکھو!) ان میں جو لوگ نیك کردار اور متقی ھیں یقینا ان کے لیے (اللہ کے حضور) بہت بڑا اجر ھے ١٧٢ .

اَلَّذِيْنَ قَالَ لَهُمُ النَّاسُ اِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُوْا لَكُمْ فَاخْشَوْهُمْ فَزَادَهُمْ اِيْمَانًا ۖۗ وَّ قَالُوْا حَسْبُنَا اللّٰهُ وَ نِعْمَ الْوَكِيْلُ ۞ ١٧٣

، یہ وہ لوگ ھیں جن سے بعض آدمی کہتے تھے ” تم سے جنگ کرنے کے لیے دشمنوں نے بہت بڑا گروہ اکٹھا کرلیا ھے ، پس چاھیے کہ ان سے ڈرتے رھو

(اور مقابلے کے لیے باهر نه نکلو)" لیکن (بجاے اس کے که یه بات سن کر وه ڈر جاتے) ان کا ایمان اور زیادہ مضبوط هوگیا. وه (بے خوف و خطر هوکر) بول اٹھے " همارے لیے الله کا سہارا کافی هے اور جس کا کارساز الله هو تو کیا هی اچھا اس کا کارساز هے " ١٧٣ .

فَانْقَلَبُوْا بِنِعْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَ فَضْلٍ لَّمْ يَمْسَسْهُمْ سُوْٓءٌ ۙ وَّاتَّبَعُوْا رِضْوَانَ اللّٰهِ ؕ وَ اللّٰهُ ذُوْ فَضْلٍ عَظِيْمٍ ۝ ١٧٤

پهر (ایسا هوا که یه لوگ بے خوف هوکر نکلے اور) الله کی نعمت اور فضل سے شاد کام واپس آگئے ، کوئی گزند انهیں نه چھوسکا . وه الله کی خوشنودیوں کی راه میں گام زن هوے . (یه الله کا فضل تها) اور الله بڑا فضل رکھنے والا هے ١٧٤ .

اِنَّمَا ذٰلِكُمُ الشَّيْطٰنُ يُخَوِّفُ اَوْلِيَآءَهٗ ص فَلَا تَخَافُوْهُمْ وَ خَافُوْنِ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝ ١٧٥

(اور یه جو دشمنوں کا بهیجاهوا ایك مخبر تمهیں بهکانا چاهتا تها تو) یه اس کے سوا کچھ نه تها که شیطان تها جو تمهیں اپنے ساتهیوں

سے ڈرانا چاهتا هے . اگر تم ایمان رکهنے والے هو تو شیطان کے ساتهیوں سے نه ڈرو ، الله سے ڈرو (۱۹۷) ۱۷۵ .

وَلَا يَحْزُنْكَ الَّذِينَ يُسَارِعُونَ فِي الْكُفْرِ ۚ إِنَّهُمْ لَنْ يَضُرُّوا اللَّهَ شَيْئًا ۗ يُرِيدُ اللَّهُ أَلَّا يَجْعَلَ لَهُمْ حَظًّا فِي الْآخِرَةِ ۖ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ ۝ ۱۷۶

(اے پیغمبر !) جو لوگ کفر کی راہ میں دوڑ رہے هیں ان کی یه حالت دیکھ کر تم آزردہ خاطر نه هونا . (یقین رکهو !) وہ خدا (کے کاموں) کو کچھ نقصان نهیں پهنچاسکتے (البته اپنے هاتهوں خود اپنا نقصان کر رهے هیں) . خدا چاهتا هے که ان کے لیے آخرت (کی بخششوں اور نعمتوں) میں کوئی حصه نه رکهے (کیوں که اس کا قانون سعادت و شقاوت ایسا هی هے) اور بالآخر ان کے لیے بهت بڑا عذاب هے ۱۷۶ .

۱۷۶ - (ص) حکمت الٰهی نے دنیا کا کارخانه کچھ اس طرح چلایا هے که یهاں نیکی اور بدی ، حق اور باطل ، عدالت اور ظلم دونوں کو مهلت ملتی هے اور خدا کا قانون رحمت یهی هے که زیادہ سے زیادہ مهلت اور ڈهیل دے پس اس بات سے دهوکا نهیں کهانا چاهیے ، یه بات =

إِنَّ الَّذِينَ اشْتَرَوُا الْكُفْرَ بِالْإِيمَانِ لَنْ يَضُرُّوا اللَّهَ شَيْئًا ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ۝ ١٧٧ وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا أَنَّمَا نُمْلِي لَهُمْ خَيْرٌ لِأَنْفُسِهِمْ ۚ إِنَّمَا نُمْلِي لَهُمْ لِيَزْدَادُوا إِثْمًا ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ مُهِينٌ ۝ ١٧٨

جن لوگوں نے ایمان (کی پونجی) دے کر کفر کا سودا چکایا ھے تو وہ خدا (کے کاموں) کو کچھ نقصان نہیں پہنچا سکتے۔ ان کے لیے (پاداش عمل میں) درد ناك عذاب تیار ھے ۱۷۷ ۔ اور یہ جو ھم ان لوگوں کو جنھوں نے کفر کی راہ اختیار کی ھے (زندگی اور سروسامان زندگی کی مہلت دے کر) ڈھیل دے رھے ھیں تو وہ یہ نہ سمجھیں کہ یہ ڈھیل ان کے حق میں بہتری ھے ۔ نہیں ۔ ھم انہیں ڈھیل دے رھے ھیں کہ (اگر بد عملیوں سے باز آنے والے نہیں تو) اپنے گناہ میں اور زیادہ (جواب دہ) ھو جائیں ۔ اور بالآخر ان کے لیے رسوا کن عذاب ھے ۱۷۸ ۔

= دیکھنی چاھیے کہ آخر کی کام یابی کس کے حصے میں آتی ھے ۔ عمل حق کے لیے بالآخر بقا ھے اور عمل باطل کے لیے بالآخر نیست و نابود ھو جاتا ۔

مَا كَانَ اللّٰهُ لِيَذَرَ الْمُؤْمِنِيْنَ	ایسا نہیں ہو سکتا کہ اللہ ایمان
عَلٰى مَآ اَنْتُمْ عَلَيْهِ حَتّٰى	والوں کو اسی حالت میں
يَمِيْزَ الْخَبِيْثَ مِنَ الطَّيِّبِ ۭ	چھوڑ رکھے جس حالت میں
وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُطْلِعَكُمْ	تم آج کل اپنے آپ کو پاتے ہو
عَلَى الْغَيْبِ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ	(کہ منافق اور مومن دونوں
يَجْتَبِيْ مِنْ رُّسُلِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ۠	ملے جلے زندگی بسر کر رہے
فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ ۚ	ہیں) . وہ ضرور ایسا کرے گا
وَاِنْ تُؤْمِنُوْا وَتَتَّقُوْا	کہ ناپاک کو پاک سے الگ
فَلَكُمْ اَجْرٌ عَظِيْمٌ ۝ ١٧٩	کردے (اور منافق مومنوں

سے الگ پہچان لیے جائیں) . اور خدا کے کاموں کا یہ ڈھنگ بھی نہیں کہ وہ (اس بارے میں) تمہیں غیب کی خبریں دے دے (یعنی جن لوگوں کے دلوں میں نفاق پوشیدہ ہے ان کے نام ظاہر کردے) . لیکن ہاں، وہ اپنے رسولوں میں سے جس کسی کو چاہتا ہے اس بات کے لیے چن لیتا ہے (اور انہیں جو کچھ بتلانا ہوتا ہے بتا دیتا ہے . سو اس بارے میں بھی وہ جو کچھ چاہے گا اپنے رسول کو بتا دے گا) . پس (اے گروہ منافقین !

اب تمہارے لیے اصلاح حال کی آخری مہلت ہے) چاہیے کہ اللہ پر اور اس کے رسول پر (سچے دل سے) ایمان لے آؤ . اگر تم (اب بھی) ایمان لے آئے اور برائیوں سے بچے تو (یقین کرو!) تمہارے لیے اجر عظیم ہے ١٧٩ .

وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ	جن لوگوں کو اللہ نے اپنے
بِمَآ اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ	فضل و کرم سے مقدور دیا ہے
هُوَ خَيْرًا لَّهُمْ ۭ بَلْ هُوَ	اور وہ مال خرچ کرنے میں
شَرٌّ لَّهُمْ ۭ سَيُطَوَّقُوْنَ	بخل کرتے ہیں تو وہ یہ
مَا بَخِلُوْا بِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۭ	نہ سمجھیں کہ ایسا کرنا ان کے
وَلِلّٰهِ مِيْرَاثُ السَّمٰوٰتِ	لیے کوئی بھلائی کی بات ہے .

١٧٩ – (ق) منافقوں کو بہت مہلت دی جاچکی ہے . اب وقت آگیا ہے کہ اللہ سچے مومنوں میں اور ان میں امتیاز کردے . باقی رہی یہ بات کہ اللہ اپنے کلام میں کیوں نام بنام منافقوں کا ذکر نہیں کردیتا تو یہ اس کی سنت کے خلاف ہے . اس کی سنت اس بارے میں یہی ہے کہ جو شخص اپنے فساد سے باز نہیں آئے گا خود اس کا فساد ہی اس کی بر وقت تشہیر کردے گا .

وَ الْاَرْضِ ؕ وَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ۚ ١٨٠	نہیں، وہ تو ان کے لیے بڑی ھی برائی ھے. قریب ھے کہ قیامت

١٨ ع ٩

کے دن یہ مال و متاع جس کو بٹورنے کے لیے وہ بخل کر رھے ھیں ان کے گلوں میں (عذاب کا) طوق بنا کر پہنا دیا جائے. اور (یاد رکھو!) آسمان و زمین میں جو کچھ ھے سب اللہ کی میراث ھے اور تم جو کچھ کرتے ھو اس کے علم سے مخفی نہیں ١٨٠.

لَقَدْ سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ فَقِيْرٌ وَّ نَحْنُ اَغْنِيَآءُ ۘ سَنَكْتُبُ مَا قَالُوْا وَ قَتْلَهُمُ الْاَنْۢبِيَآءَ بِغَيْرِ حَقٍّ ۙ وَّ نَقُوْلُ ذُوْقُوْا عَذَابَ الْحَرِيْقِ ۝ ١٨١	بلا شبہ، اللہ نے ان لوگوں کا کہنا سن لیا ھے جنھوں نے یہ بات کہی کہ "اللہ محتاج ھے اور ھم دولت مند ھیں (کہ بار بار اس کے نام پر ھم سے مال طلب کیا جاتا ھے؟)" سو

ربع

١٨٠ – (ر) منافقوں پر جنھوں نے مصلحت وقت دیکھ کر دعوت اسلام کا ساتھ دیا تھا راہ حق میں مال و دولت کا خرچ کرنا بہت شاق گزرتا تھا. وہ خود بھی بخل کرتے تھے اور دوسروں کو بھی بخل کی تلقین کرتے تھے. یہاں اسی بات کی طرف اشارہ کیا گیا ھے.

قریب ہے کہ جو بات انھوں نے کہی ہے ہم ان کے لیے لکھ دیں (یعنی یہ انفاق فی سبیل اللہ کی دعوت کی ھنسی اڑاتے ھیں اور خدا کو محتاج کہتے ھیں تو عن قریب اس کی پاداش میں یہ خود محتاج اور تباہ حال ھو جائیں) اور ان کا نبیوں کو نا حق قتل کرنا (کہ ان کے نامۂ اعمال کی سب سے بڑی شقاوت ہے) اور (اس وقت جب اس شقاوت کا نتیجہ پیش آئے گا تو) ہم کہیں گے : اب (پاداش عمل میں) عذاب جہنم کا مزہ چکھو۱۸۱ .

۱۸۱ - سلسلۂ بیان کا وہ حصہ جو جنگ احد کے ذکر سے شروع ھوا تھا یہاں ختم ھوتا ہے اور وھی بیان پھر چھڑ جاتا ہے جو اس ذکر سے پہلے تھا یعنی اھل کتاب سے مخاطبہ اور دعوت حق کی فتح مندی کا اعلان . چوں کہ احد کے بیان میں منافقوں کا ذکر چھڑ گیا تھا اور منافقوں کا گروہ زیادہ تر یہودیوں کا گروہ تھا ، اس لیے سلسلۂ بیان خود بخود اھل کتاب کی طرف مڑ گیا ہے .

ھر دعوت کے ابتدائی عہد کی طرح اسلام کا ابتدائی عہد بھی تنگی و سختی کا عہد تھا اور خدمت خلق کے لیے مال کی ضرورت برابر پیش آتی رہتی تھی . منافقوں پر یہ بات شاق گزرتی جیسا کہ اوپر گزر چکا ہے . وہ کہتے: یہ جو بار بار خدا کے نام پر مال طلب کیا جا رہا ہے =

ذٰلِكَ بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْكُمْ	تم جو کچھ اپنے ھاتھوں اپنے
وَاَنَّ اللّٰهَ لَيْسَ بِظَلَّامٍ	لیے مہیا کرچکے ہو یہ اسی
لِّلْعَبِيْدِ ج ۱۸۲ اَلَّذِيْنَ	کا نتیجہ ھے ، ورنہ اللہ کے لیے
قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ عَهِدَ اِلَيْنَآ	تو یہ بات کبھی نہیں ھوسکتی
اَلَّا نُؤْمِنَ لِرَسُوْلٍ حَتّٰى	کہ اپنے بندوں کے لیے
يَاْتِيَنَا بِقُرْبَانٍ تَاْكُلُهُ	ظلم کرنے والا ھو ۱۸۲ . جو
النَّارُ ط قُلْ قَدْ جَآءَكُمْ	لوگ کہتے ھیں " اللہ ہم سے

= تو کیا خدا محتاج ھوگیا ھے اور ھمارے پاس ذخیرے بھرے پڑے ھیں کہ برابر لٹاتے ھی رھیں .

خدا نے ان کا قول یہاں نقل کیا ھے اور چوں کہ منافقوں میں زیادہ تر وھی لوگ تھے جو یہودیت چھوڑ کر مسلمان ھوے تھے اور یہودیت ان کے دلوں میں بسی ھوئی تھی ، اس لیے ایك ایسی بات کی طرف اشارہ کردیا ھے جو یہودی گمراھی کی سب سے بڑی شقاوت رہ چکی ھے یعنی " و قتلهم الأنبياء بغير حق " خدا کے نبیوں سے ان کا سرکشی کرنا اور ان کے قتل میں بے باك ھوجانا .

رُسُلٌ مِّن قَبْلِي بِالْبَيِّنٰتِ وَبِالَّذِي قُلْتُمْ فَلِمَ قَتَلْتُمُوهُمْ إِن كُنتُمْ صٰدِقِينَ ۝ ۱۸۳

عہد لے چکا ہے کہ ہم کسی رسول پر ایمان نہ لائیں جب تک وہ ہمارے پاس ایسی قربانی نہ لائے جسے آگ کھالیتی ہو''

تو تم ان سے کہہ دو: (اگر تمہارے رد و قبول کی کسوٹی یہی ہے تو بتاؤ) مجھ سے پہلے اللہ کے کتنے ہی رسول سچائی کی روشن دلیلوں کے ساتھ تمہارے پاس آئے اور اس بات کے ساتھ آئے جس کے لیے تم کہہ رہے ہو (یعنی سوختنی قربانی کے حکم کے ساتھ)۔ پھر اگر تم اپنے قول میں سچے ہو تو کیوں تم (نے انہیں قبول نہیں کیا اور کیوں ایمان لانے کی جگہ) انہیں قتل کرتے رہے؟ ۱۸۳

۱۸۳ - مدینہ کے علماء یہود جب دعوت اسلام کے خلاف تمام دلیلوں میں ہار چکے تو آخر ڈھونڈھ ڈھانڈھ کر یہ بات نکالی کہ ہمیں تورات میں سوختنی قربانی کا حکم دیا گیا ہے، اس لیے ہم اسی نبی کو سچا مانیں گے جو سوختنی قربانی کے عمل کے ساتھ آیا ہو۔

سوختنی قربانی سے مقصود یہ ہے کہ یہودی جانوروں کی قربانی کر کے ان کا گوشت آگ میں جلا دیا کرتے تھے، =

فَاِنْ كَذَّبُوْكَ فَقَدْ كُذِّبَ رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِكَ جَآءُوْ بِالْبَيِّنٰتِ وَالزُّبُرِ وَالْكِتٰبِ الْمُنِيْرِ ۞ ١٨٤

(اے پیغمبر !) یہ لوگ اگر آج تمہیں جھٹلا رہے ہیں تو (یہ کوئی ایسی بات نہیں جو تمہارے ہی ساتھ ہوئی ہو) تم سے پہلے کتنے ہی رسول ہیں جو (اسی طرح) جھٹلائے گئے باوجودیکہ (سچائی کی) روشن دلیلیں ، (حکمت و موعظت کے) صحیفے اور (شریعت کی) روشن کتاب ان کے ساتھ تھی ١٨٤ .

كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ ؕ وَاِنَّمَا تُوَفَّوْنَ اُجُوْرَكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ فَمَنْ

(مسلمانو ! یاد رکھو) ہر جان کے لیے (بالآخر) موت کا مزہ چکھنا ہے اور جو کچھ

= چنانچہ تورات کی تیسری کتاب احبار کی پہلی فصل میں اس کا طریقہ بتفصیل بیان کیا گیا ہے . قرآن ان کا یہ اعتراض نقل کرکے کہتا ہے : اگر تمہاری قبولیت کا دار و مدار اسی بات پر ہے تو بتاؤ تم نے ان نبیوں کو کیوں قتل کیا جو بقول تمہارے سوختنی قربانی کے حکم کے ساتھ آئے تھے .

زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ وَ اُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ ؕ وَ مَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ ۝ ١٨٥

تمهارے اعمال کا بدلا ملنا هے وہ قیامت هی کے دن پورا پورا ملے گا. اس دن جو شخص آتش دوزخ سے هٹا دیا گیا اور جنت میں داخل هوگیا تو کام یابی اسی کی کام یابی هوئی. اور دنیا کی زندگی تو اس کے سوا کچھ نہیں هے که (خواهشوں اور ولولوں کی کام جوئیوں کا) کارخانۂ فریب هے ١٨٥ .

لَتُبْلَوُنَّ فِيْٓ اَمْوَالِكُمْ وَ اَنْفُسِكُمْ ۟ وَ لَتَسْمَعُنَّ مِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَ مِنَ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْٓا اَذًى كَثِيْرًا ؕ وَ اِنْ تَصْبِرُوْا وَ تَتَّقُوْا فَاِنَّ ذٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ ۝ ١٨٦

(یاد رکھو!) ایسا هونا ضروری هے که تم جان و مال کی آزمایشوں میں ڈالے جاؤ. یه بهی ضرور هونا هے که اهل کتاب اور مشرکین عرب سے تمہیں دکھ پهنچانے والی باتیں بهت کچھ سننی پڑیں. اگر

تم نے صبر کیا (یعنی مصیبتوں میں ثابت قدم رہے) اور تقوے کا شیوہ اختیار کیا (یعنی احکام حق کی نا فرمانی سے بچتے رہے) تو بلا شبہ بڑے کاموں کی راہ میں یہ بڑے ہی عزم و ہمت کی بات ہوگی (۱۹۸) ۱۸۶ .

وَ اِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ الَّذِيْنَ	اور (دیکھو!) جب ایسا ہوا
اُوْتُوا الْكِتٰبَ لَتُبَيِّنُنَّهٗ	تھا کہ جن لوگوں کو کتاب
لِلنَّاسِ وَلَا تَكْتُمُوْنَهٗ ز	دی گئی ہے ان سے خدا نے
فَنَبَذُوْهُ وَرَآءَ ظُهُوْرِهِمْ	اس بات کا عہد لیا تھا کہ (جو

۱۸۶ - پیروان دعوت حق سے خطاب کہ تم نے قیام حق کی خدمت عظیم اپنے سر لی ہے تو ضروری ہے کہ اس راہ کی تمام آزمایشوں سے بھی گزرنا پڑے . اہل کتاب اور مشرکین عرب دونوں تمہاری مخالفت میں کمر بستہ ہوگئے ہیں . وہ طرح طرح کی اذیتیں تمہیں پہنچائیں گے اور تمہیں برداشت کرنا پڑیں گی . تمہاری کام یابی کے لیے اصلی چیز صبر اور تقویٰ ہے . اگر تم نے صبر کیا اور تقوے کا سررشتہ ہاتھ سے نہ دیا تو یقین کرو بالآخر فتح مندی تمہارے ہی لیے ہے .

وَاشْتَرَوْا بِهٖ ثَمَنًا قَلِيْلًا ۚ فَبِئْسَ مَا يَشْتَرُوْنَ ۝١٨٧

کچھ اس کتاب میں ہے) اسے لوگوں پر واضح کرتے رہنا اور ایسا نہ کرنا کہ (بتانے اور اعلان کرنے کی جگہ) چھپانے لگو۔ لیکن انہوں نے (یہ عہد یوں پورا کیا کہ) کتاب اللہ پیٹھ پیچھے ڈال دی اور اسے تھوڑے داموں پر فروخت کرڈالا (یعنی دنیا کے حقیر فائدوں کے لیے حق فروشی کرنے لگے)۔ پس کیا ہی برا وہ دام ہے جو (حق فروشی کے بدلے) حاصل کیا گیا ۱۸۷ .

لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَفْرَحُوْنَ بِمَآ اَتَوْا وَّيُحِبُّوْنَ اَنْ يُّحْمَدُوْا بِمَا لَمْ يَفْعَلُوْا فَلَا تَحْسَبَنَّهُمْ بِمَفَازَةٍ مِّنَ الْعَذَابِ ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝١٨٨

(اے پیغمبر!) جو لوگ اپنے کرتوتوں پر خوش ہو رہے ہیں اور چاہتے ہیں کہ ان کاموں کے لیے سراہے جائیں جو انہوں نے کبھی نہیں کیے تو تم ہرگز ایسا نہ سمجھنا کہ وہ (آنے والے) عذاب سے بچے رہیں گے۔ نہیں، یقیناً ان کے لیے رسوا کرنے والا عذاب ہے ۱۸۸ .

---

۱۸۸ - اللہ نے اہل کتاب کو اپنی کتاب کا حامل =

وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ	اور (دیکھو!) آسمان و زمین
وَالْاَرْضِ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰی كُلِّ	میں جو کچھ ھے سب اللہ ھی
شَیْءٍ قَدِیْرٌ ع ۱۸۹ اِنَّ فِیْ	کے لیے ھے اور اس کی قدرت
خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ	کے احاطے سے کوئی بات باھر
وَاخْتِلَافِ الَّیْلِ وَالنَّهَارِ	نہیں ۱۸۹ . بلا شبہ آسمان و زمین
لَاٰیٰتٍ لِّاُولِی الْاَلْبَابِ ج ۱۹۰	کی خلقت میں اور رات دن کے

۱۹ ع ۱۰

ایك کے بعد ایك آتے رھنے میں ارباب دانش کے لیے (معرفت حق کی) بڑی ھی نشانیاں ھیں ۱۹۰ .

= بنایا تھا اور ان سے عہد لیا تھا کہ اس کے احکام کی تعلیم و تلقین اپنا فرض سمجھیں گے ، لیکن وہ طرح طرح کی گمراھیوں میں مبتلا ھو گئے اور عہد الٰہی فراموش کر دیا . بایں ھمہ انہیں اب تك اھل کتاب ھونے کا گھمنڈ ھے . وہ چاھتے ھیں دنیا اس بات کے لیے انہیں سراھے جو نہ تو انھوں نے کی ھے اور نہ کرنے کی صلاحیت رکھتے ھیں .

ضمنا پیروان دعوت قرآن کو موعظت کہ اھل کتاب کی محرومی و شقاوت کا بڑا سبب یہی گمراھی ھے . پس ایسا نہ ھو کہ تم بھی اسی میں مبتلا ھو جاؤ .

الَّذِينَ يَذْكُرُونَ اللّٰهَ قِيٰمًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰى جُنُوْبِهِمْ وَيَتَفَكَّرُوْنَ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا ۚ سُبْحٰنَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۝ ١٩١	وہ ارباب دانش جو کسی حال میں بھی اللہ کی یاد سے غافل نہیں ہوتے، کھڑے ہوں، بیٹھے ہوں، لیٹے ہوئے ہوں (لیکن ہر حال میں اللہ کی یاد ان کے اندر بسی ہوتی ہے) جن کا شیوہ یہ ہوتا ہے کہ

آسمان و زمین کی خلقت میں غور و فکر کرتے ہیں۔ (اس ذکر و فکر کا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ ان پر معرفت حقیقت کا دروازہ کھل جاتا ہے۔ وہ پکار اٹھتے ہیں) خدایا! یہ سب کچھ جو تو نے پیدا کیا ہے سو بلاشبہ بے کار و عبث نہیں پیدا کیا ہے (ضروری ہے کہ یہ کارخانۂ ہستی جو اس حکمت و خوبی کے ساتھ بنایا گیا ہے کوئی نہ کوئی مقصد و غایت رکھتا ہو)۔ یقیناً تیری ذات اس سے پاک ہے کہ ایک بے کار کام اس سے صادر ہو۔ خدایا! ہمیں عذاب آتش سے (جو دوسری زندگی میں پیش آنے والا ہے) بچا لیجیو ۱۹۱۔

---

۱۸۹ تا ۱۹۱ – آسمان و زمین میں جو کچھ ہے سب =

= الله هی کے زیر فرمان ھے . پس اگر وہ تمھیں کام رانی و سر بلندی عطا فرمانا چاھے تو تمھاری راہ کون روك سکتا ھے ؟

لیکن شرط کام یابی یہ ھے کہ راہ حق میں استوار رھو . حق کی معرفت و استقامت کا سر چشمہ الله کا ذکر اور کائنات خلقت میں تفکر ھے .

ذکر سے مقصود یہ ھے کہ الله کی یاد سے تمھارا دل خالی نہ رھے .

فکر سے مقصود یہ ھے کہ آسمان و زمین کی خلقت اور کائنات فطرت کے حوادث و مظاھر میں غور و فکر کرتے رھو .

ذکر سے تمھارے دل کی غفلت دور ھوگی .

فکر سے تم پر حقیقت کی معرفت کے دروازے کھلتے جائیں گے .

جن لوگوں کے دل غفلت سے پاك ھوتے ھیں اور کائنات خلقت میں تفکر کرتے ھیں ان پر یہ حقیقت کھل جاتی ھے کہ یہ تمام کارخانۂ ھستی اور اس کا عجیب و غریب نظام بغیر کسی اعلیٰ مقصد اور نتیجے کے نہیں ھوسکتا اور ضروری ھے کہ انسان کی دنیوی زندگی کے بعد بھی کوئی دوسری زندگی ھو اور جو کچھ اس زندگی میں کیاجاتا ھے =

رَبَّنَآ اِنَّكَ مَنْ تُدْخِلِ	خدایا! جس (بد بخت) کے
النَّارَ فَقَدْ اَخْزَيْتَهٗ ؕ	لیے ایسا ہو کہ تو اسے دوزخ
وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ ۝۱۹۲	میں ڈالے تو بلا شبہ تو نے

اسے بڑی ھی خواری میں ڈالا اور (جس دن ایسا ھوگا تو اس دن) ظلم کرنے والوں کے لیے کوئی مددگار نہ ھوگا ۱۹۲.

رَبَّنَآ اِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِيًا	خدایا! ہم نے ایك منادی کرنے
يُّنَادِيْ لِلْاِيْمَانِ اَنْ اٰمِنُوْا	والے کی منادی سنی جو ایمان
بِرَبِّكُمْ فَاٰمَنَّا ۖۗ رَبَّنَا	کی طرف بلا رھا تھا. وہ کہ
فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا	رھا تھا کہ "لوگو! اپنے
وَكَفِّرْ عَنَّا سَيِّاٰتِنَا	پروردگار پر ایمان لاؤ" تو ہم
وَتَوَفَّنَا مَعَ الْاَبْرَارِ ۚ ۝۱۹۳	نے اس کی پکار سن لی اور

= اس کے نتائج اس زندگی میں پیش آئیں.

جب یہ حقیقت ان پر کھلتی ھے تو ان کی روح خداپرستی کے جوش سے معمور ھوجاتی ھے. وہ خدا کے آگے بندگی و نیاز کا سر جھکادیتے ھیں اور اس سے بخشش و رحمت کے طلب گار ھوتے ھیں.

ایمان لے آئے. پس خدایا! ہمارے گناہ بخش دے، ہماری برائیاں
مٹادے اور (اپنے فضل و کرم سے) ایسا کر کہ ہماری موت
نیک کرداروں کے ساتھ ہو ۱۹۳.

رَبَّنَا وَاٰتِنَا مَا وَعَدْتَّنَا
عَلٰى رُسُلِكَ وَلَا تُخْزِنَا
يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ اِنَّكَ
لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ ۝١٩٤

خدایا! ہمیں وہ سب کچھ عطا فرما
جس کا تو نے اپنے رسولوں
کی زبانی وعدہ فرمایا ہے اور
(اپنے لطف و کرم سے) ایسا
کر کہ قیامت کے دن ہمیں ذلت و خواری نصیب نہ ہو. بلا شبہ تو ہی
ہے کہ تیرا وعدہ کبھی خلاف نہیں ہو سکتا ۱۹٤

فَاسْتَجَابَ لَهُمْ رَبُّهُمْ
اَنِّیْ لَاۤ اُضِيْعُ عَمَلَ عَامِلٍ
مِّنْكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى ۚ
بَعْضُكُمْ مِّنْۢ بَعْضٍ ۚ
فَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا وَاُخْرِجُوْا
مِنْ دِيَارِهِمْ وَاُوْذُوْا فِیْ

(جب ارباب دانش کے فکر و عمل
کی صدائیں یہ تھیں) تو ان کے
پروردگار نے بھی ان کی دعائیں
قبول کرلیں. (خدا نے فرمایا)
بلا شبہ میں کبھی کسی عمل کرنے
والے کا عمل ضائع نہیں کرتا.

سَبِيْلِىْ وَ قٰتَلُوْا وَ قُتِلُوْا لَاُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَ لَاُدْخِلَنَّهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِىْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۚ ثَوَابًا مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ ۗ وَ اللّٰهُ عِنْدَهٗ حُسْنُ الثَّوَابِ ۝ ۱۹۵

مرد هو خواه عورت، تم سب ایك دوسرے كی جنس هو (اور عمل كے نتائج كا قانون سب كے لیے یكساں هے). پس (دیكهو!) جن لوگوں نے (راه حق میں) هجرت كی، اپنے گهروں سے نكالے گئے، میری راه میں ستائے گئے اور پهر (راه حق میں) لڑے اور قتل هوے تو (ان كے یه اعمال حق كبهی رایگاں جانے والے نهیں). یقینی هے كه میں ان كی خطائیں محو كردوں اور انهیں (نعیم ابدی كے) باغوں میں پهنچا دوں جن كے نیچے نهریں به رهی هوں (اور اس لیے ان كی شادابی كبهی متغیر هونے والی نهیں). یه الله كی طرف سے ان كے اعمال كا ثواب هوگا اور الله هی هے جس كے پاس (جزاء عمل میں) بهتر ثواب هے ۱۹۵.

۱۹۵ - الله كا قانون یه هے كه وه كسی انسان كا عمل نیك ضائع نهیں كرتا. عمل حق ایك ایسی حقیقت هے جو ضائع هو هی نهیں سكتی. پس جو لوگ حق پرستی كی راه میں =

لَا يَغُرَّنَّكَ تَقَلُّبُ الَّذِيْنَ	(اے پیغمبر!) جن لوگوں نے
كَفَرُوْا فِي الْبِلَادِ ۝ ١٩٦	کفر کی راہ اختیار کی ھے
مَتَاعٌ قَلِيْلٌ قف ثُمَّ	ان کا (عیش و کامرانی کےساتھ)
مَأْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ۚ وَبِئْسَ	ملکوں میں سیر و گردش کرنا
الْمِهَادُ ۝ ١٩٧	تمھیں دھوکے میں نہ ڈال دے ١٩٦ .

یہ جو کچھ ھے محض تھوڑا سا فائدہ اٹھانا ھے (جو ان کے حصے میں آیا ھے)، بالآخر ان کا ٹھکانا جہنم ھے اور (جن کا ٹھکانا جہنم ھو تو) کیا ھی برا ٹھکانا ھوا ١٩٧ .

لٰكِنِ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ	لیکن جو لوگ اپنے پروردگار
لَهُمْ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ	سے ڈرے (اور راست بازی
تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا	کی راہ اختیار کی) تو ان کے لیے
نُزُلًا مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ ۭ وَمَا	(بہشتی زندگی کے) باغ ھیں جن
عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ لِّلْاَبْرَارِ ۝ ١٩٨	کے نیچے نہریں بہ رھی ھوں گی،

الثلثة

= طرح طرح کی مصیبتیں برداشت کر رھے ھیں وہ یقین رکھیں کہ ان کے اعمال حق کے ثمرات کبھی ضائع ھونے والے نہیں .

وہ ھمیشہ (نعیم و سرور کی) اسی حالت میں رھیں گے ۔ یہ ان کے لیے اللہ کی طرف سے مہمانی ھوگی ۔ اور جو کچھ اللہ کے پاس ھے سو وہ نیک کرداروں کے لیے اچھائی اور خوبی ھی ھے ۱۹۸ ۔

وَ اِنَّ مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ لَمَنْ يُّؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَ مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ وَ مَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِمْ خٰشِعِيْنَ لِلّٰهِ ۙ لَا يَشْتَرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ثَمَنًا قَلِيْلًا ؕ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ۝ ۱۹۹

اور یقینا اھل کتاب میں کچھ لوگ ایسے بھی ھیں جو اللہ پر سچا ایمان رکھتے ھیں اور جو کچھ تم پر نازل ھوا ھے اور جو کچھ ان پر نازل ھو چکا ھے سب کے لیے ان کے دل میں یقین ھے نیز ان کے دل اللہ کے آگے جھکے ھوے ھیں ۔ وہ ایسا نہیں کرتے کہ خدا کی آیتیں تھوڑے داموں پر فروخت کر ڈالیں ۔ تو بلا شبہ (ایسے لوگوں کے لیے کوئی کھٹکا نہیں) ایسے ھی لوگ ھیں جن کے لیے ان کے پروردگار کے حضور ان کا اجر ھے ۔ یقینا اللہ (کا قانون مکافات) اعمال کے حساب میں سست رفتار نہیں ۱۹۹ ۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا مسلمانو ! (اگر کام یابی حاصل

اصْبِرُوْا وَصَابِرُوْا وَرَابِطُوْا قف وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ع ۲۰۰

کرنی چاھتے ھو تو ساری باتوں کا ما حصل یہ ھے کہ) صبر کرو، ایك دوسرے کو صبر کی ترغیب دو، ایك دوسرے کے ساتھ بندھ جاؤ اور (ھر حال میں) خدا سے ڈرتے رھو تا کہ (اپنے مقصد میں) کام یاب ھو ۲۰۰.

۲۰ ع ۱۱

۱۹۷ تا ۲۰۰ – سورت کی ابتدا اس بیان سے ھوئی تھی کہ خدا انسان کی روحانی سعادت کے لیے اپنا کلام نازل کرتا ھے. اس کا قانون یہ ھے کہ جو لوگ اسے قبول کرتے ھیں سعادت و کام رانی پاتے ھیں. جو شرارت و سرکشی سے مقابلہ کرتے ھیں نامراد رھتے ھیں. اسی سلسلۂ ھدایت کے ما تحت "الکتاب" یعنی قرآن نازل ھوا ھے.

اب سورت کا اختتام بھی اسی بیان پر ھو رھا ھے. گویا سورت کے تمام بیانات کا ما حصل ھے کہ:

(الف) دعوت قرآن کے مخالف کتنی ھی سعی و تدبیر کریں اور بظاھر عارضی طور پر کتنے ھی خوش حال نظر آئیں لیکن بالآخر ھونا یہی ھے کہ دعوت قرآن کام یاب ھو.

(ب) اھل کتاب کی جو جماعتیں عرب میں دعوت حق کا مقابلہ کر رھی ھیں ان سب کے لیے بالآخر نامرادی ھی ھے. البتہ جو لوگ سچائی کی راہ اختیار کریں گے تو ان کے لیے =

= کوئی کھٹکا نہیں ۔ وہ اپنی راست بازی و نیک عملی کا اجر ضرور پائیں گے اور خدا کا قانون محاسبۂ اعمال میں سست رفتار نہیں ۔

(ج) پیروان دعوت قرآن کے لیے دستور العمل یہ ھے کہ صبر کریں ، راہ عمل میں ایک دوسرے کے ساتھ بندھ جائیں اور ھر حال میں اللہ سے ڈرتے رھیں ۔ اگر انہوں نے ایسا کیا تو کام یابی انہیں کے لیے ھے ؛

* * * * * * * * *

النساء - ٤

مدنية، و هي مائة و ست و سبعون اية

مدنی، ١٧٦ آیتیں

بسم الله الرحمن الرحيم

يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمُ	اے افراد نسل انسانی ! اپنے
الَّذِي خَلَقَكُم مِّن نَّفْسٍ	پروردگار (کی نافرمانی کے
وَاحِدَةٍ وَخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا	نتائج) سے ڈرو. وہ پروردگار
وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيرًا	جس نے تمھیں اکیلی جان سے
وَنِسَاءً ۚ وَاتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي	پیدا کیا (یعنی باپ سے پیدا کیا)
تَسَاءَلُونَ بِهِ وَالْأَرْحَامَ ۚ	(۱۹۹) اور اسی سے اس کا جوڑا

اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيْبًا ۝١ بھی پیدا کر دیا (یعنی جس طرح مرد کی نسل سے لڑکا پیدا ہوتا ہے، لڑکی بھی پیدا ہوتی ہے). پھر ان دونوں کی نسل سے مردوں اور عورتوں کی بڑی تعداد دنیا میں پھیلادی (اور اس طرح تن تنہا ایک مورث اعلی کی نسل نے خاندانوں، قبیلوں اور بستیوں کی شکل اختیار کرلی اور رشتوں قرابتوں کا بہت بڑا دائرہ ظہور میں آ گیا). پس دیکھو! اللہ سے ڈرو جس کے نام پر باہم دگر (مہر و الفت کا) سوال کرتے ہو، نیز قرابت داری کے معاملے میں بے پروا نہ ہوجاؤ. یقین رکھو کہ اللہ تم پر (تمھارے اعمال کا) نگران حال ہے ۱.

۱ — حکمت الٰہی کی یہ بڑی ہی کار فرمائی ہے کہ اس نے انسان کی پیدایش اور معیشت کا نظام کچھ اس طرح کا بنادیا کہ پہلے ایک فرد واحد سے وہ پیدا ہوتا ہے، پھر اس کی نسل سے بے شمار افراد پیدا ہوتے ہیں، پھر ہر فرد کی نسل سے الگ الگ سلسلے قائم ہوجاتے ہیں، پھر یہ سلسلے پھیلتے ہیں اور رفتہ رفتہ خاندانوں، قبیلوں، گروہوں اور بستیوں کی صورت اختیار کرلیتے ہیں. اس صورت حال نے افراد کے باہمی اجتماع و اتحاد کے لیے صلہ رحمی یعنی نسلی قرابت کا رشتہ پیدا کر دیا ہے =

وَ اٰتُوا الْيَتٰمٰى اَمْوَالَهُمْ وَلَا تَتَبَدَّلُوا الْخَبِيْثَ بِالطَّيِّبِ ص وَلَا تَاْكُلُوْٓا اَمْوَالَهُمْ اِلٰٓى اَمْوَالِكُمْ ط اِنَّهٗ كَانَ حُوْبًا كَبِيْرًا ۝ ۲

اور (دیکھو!) یتیموں کا مال (دیانت داری کے ساتھ) ان کے حوالے کر دو. ایسا نہ کرو کہ (ان کی) اچھی چیز کو (اپنی) ناکارہ چیز سے بدل ڈالو اور ان کا مال اپنے مال کے ساتھ ملا جلا کر خورد برد کر لو. یقینا ایسا کرنا بڑی ھی گناہ کی بات ھے ۲.

= سوسائٹی کا نظام اسی پر قائم ھے. اگر اس رشتے کے مؤثرات نہ ھوتے تو انسان کی زندگی میں انفرادیت کی جگہ اجتماعیت پیدا نہ ھوتی.

یہ رشتہ باھمی الفت و مساعدت کے جذبات پیدا کرتا اور ایک فرد کو دوسرے فرد کے ساتھ ملائے رکھتا ھے. پس نظام معاشرت کی درستگی کے لیے ضروری ھے کہ صلہ رحمی کے حقوق کی حفاظت کی جائے.

صلہ رحمی کے حقوق خدا کے ٹھیرائے ھوے حقوق ھیں. جو شخص ان کی ادائیگی میں کوتاھی کرتا ھے وہ احکام الٰہی سے سرتابی کرتا اور ظلم و معصیت کا مرتکب ھوتا ھے.

۲ - اس سلسلے میں سب سے زیادہ حفاظت کے مستحق =

وَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تُقْسِطُوْا	اور (دیکھو!) اگر (تم نکاح
فِی الْیَتٰمٰی فَانْکِحُوْا مَا طَابَ	کرنا چاھو اور) تمھیں اندیشہ ھو
لَکُمْ مِّنَ النِّسَآءِ مَثْنٰی وَ ثُلٰثَ	که یتیم لڑکیوں کے معاملے میں
وَ رُبٰعَ ۚ فَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا	انصاف نه کر سکو گے تو
تَعْدِلُوْا فَوَاحِدَةً اَوْ مَا	(انھیں اپنے نکاح میں نه لاؤ ،
مَلَکَتْ اَیْمَانُکُمْ ؕ ذٰلِکَ	بلکه) جو عورتیں تمھیں پسند
اَدْنٰۤی اَلَّا تَعُوْلُوْا ؕ۳	آئیں ان سے نکاح کر لو ،

= یتیم بچے تھے . لهذا سب سے پهلے ان کے حقوق کا ذکر کیا گیا .

جو لوگ یتیموں کے نگراں و محافظ ھوں انھیں چاھیے ان کا مال الگ رکھیں ، اپنے مال کے ساتھ ملا کر نقصان نه پھنچائیں .

ایسا نه کرو که جو یتیم لڑکی تمھاری حفاظت میں ھو اس کی دولت پر قبضه کرنے کے لیے اس سے نکاح کر لو اور پھر اسے نقصان پھنچاؤ . سر پرست اور محافظ کو چاھیے که اس بارے میں بے لاگ رھے .

(یعنی دوسری عورتوں سے جو تمھیں پسند آئیں نکاح کرلو . ایك وقت میں) دو دو ، تین تین ، چار چار تـك کرسکتے هو (بشرطیکه ان میں انصـاف کر سکو یعنی سب کے حقوق ادا کرسکو اور سب کے ساتھ ایك هی طرح کا سلوك کرسکو) . اگر تمھیں اندیشه هو که انصاف نهیں کر سکوگے تو پھر چاهیے که ایك بیوی سے زیادہ نـه کرو یا پھر جو عورتیں (لڑائی کے قیدیوں میں سے) تمھارے هاتھ آگئی هیں (انهیں بیوی بنا کر رکھو) . بے انصافی سے بچنے کے لیے ایسا کرنا زیادہ قرین ثواب ہے (بمقابلے اس کے که یتیم لڑکیوں کے حقوق کے لیے الله کے حضور جواب ده هو) ۳ .

وَ اٰتُوا النِّسَآءَ صَدُقٰتِهِنَّ نِحْلَةً ؕ فَاِنْ طِبْنَ لَكُمْ عَنْ شَیْءٍ مِّنْهُ نَفْسًا

اور (دیکھو !) عورتوں کا مهر خوش دلی کے ساتھ ادا کردیا کرو (اگر وہ یتیم اور لاوارث

---

۳ – ضمناً نکاح کا حکم که اگر ایك مرد استطاعت رکھتا هو اور چاهے که ایك سے زیادہ بیویاں رکھے تو چار تك رکھ سکتا هے لیکن شرط یه هے که انصاف کرے یعنی سب کے ساتھ یکساں سلوك کرے . اگر اندیشه هو که انصاف نهیں کر سکے گا تو پھر ایـك سے زیادہ نهیں کرنا چاهیے .

فَكُلُوهُ هَنِيٓـًٔا مَّرِيٓـًٔا ٤ ہوں کہ یہ ان کا حق ہے اور جب تک ادا نہیں کرو گے ان کا حق تمہارے ذمے باقی رہے گا) ہاں، اگر ایسا ہو کہ وہ اپنی خوشی سے کچھ چھوڑ دیں تو (اس میں کوئی ہرج نہیں) تم بے کھٹکے اپنے کام میں لا سکتے ہو ٤ .

وَلَا تُؤْتُوا السُّفَهَآءَ أَمْوَالَكُمُ الَّتِي جَعَلَ اللّٰهُ لَكُمْ قِيٰمًا وَّارْزُقُوهُمْ فِيهَا وَاكْسُوهُمْ وَقُولُوا لَهُمْ قَوْلًا مَّعْرُوفًا ٥ اور (دیکھو!) مال و متاع کو خدا نے تمہارے لیے قیام (معیشت) کا ذریعہ بنایا ہے. پس ایسا نہ کرو کہ کم عقل آدمیوں کے حوالے کر دو (یعنی کم عمر اور نادان لڑکوں کے حوالے کر دو. اگر وہ کم سن ہیں تو) ایسا کرنا چاہیے کہ ان کے مال میں سے ان کے کھانے اور کپڑے کا انتظام کر دیا جائے اور نیکی اور بھلائی کی بات انہیں سمجھادی جائے ٥ .

٥ – مال قیام زندگی کا ذریعہ ہے، پس جب تک یتیم بچے عاقل و بالغ نہ ہوجائیں اور اپنے مفاد کی حفاظت نہ کرسکیں؛ مال و متاع ان کے قبضے میں نہ دے دو.

وَابْتَلُوا الْيَتٰمٰى حَتّٰىٓ اِذَا بَلَغُوا النِّكَاحَ ۚ فَاِنْ اٰنَسْتُمْ مِّنْهُمْ رُشْدًا فَادْفَعُوْٓا اِلَيْهِمْ اَمْوَالَهُمْ ۚ وَلَا تَاْكُلُوْهَآ اِسْرَافًا وَّبِدَارًا اَنْ يَّكْبَرُوْا ؕ وَمَنْ كَانَ غَنِيًّا فَلْيَسْتَعْفِفْ ۚ وَمَنْ كَانَ فَقِيْرًا فَلْيَاْكُلْ بِالْمَعْرُوْفِ ؕ فَاِذَا دَفَعْتُمْ اِلَيْهِمْ اَمْوَالَهُمْ فَاَشْهِدُوْا عَلَيْهِمْ ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ حَسِيْبًا ۝٦

اور یتیموں کی حالت پر نظر رکھ کر انہیں آزماتے رہو (کہ ان کی سمجھ بوجھ کا کیا حال ہے) یہاں تک کہ وہ نکاح کی عمر کو پہنچ جائیں . پھر اگر ان میں صلاحیت پاؤ تو ان کا مال ان کے حوالے کردو . اور اس خیال سے کہ بڑے ہوکر مطالبہ کریں گے فضول خرچی کر کے جلد جلد ان کا مال کھا ہی نہ ڈالو . (یتیموں کے سرپرستوں میں سے) جو مقدور والا ہو اسے چاہیے (ان کے مال پر اپنے خرچ کا بار ڈالنے سے) پرہیز کرے . جو حاجت مند ہو وہ اس میں سے

لے سکتا ھے مگر ٹھیك طریقے پر (یعنی بقدر احتیاج) . پھر جب ایسا ھو کہ ان کا مال ان کے حوالے کرو تو چاھیے کہ اس پر لوگوں کو گواہ کرلو . اور (یہ نہ بھولو کہ) محاسبہ کرنے کے لیے اللہ کا محاسبہ بس کرتا ھے ٦ .

لِلرِّجَالِ نَصِيْبٌ مِّمَّا تَرَكَ الْوَالِدٰنِ وَ الْاَقْرَبُوْنَ ص وَ لِلنِّسَآءِ نَصِيْبٌ مِّمَّا

ماں باپ اور رشتہ داروں کے ترکے میں، تھوڑا ھو یا بہت، لڑکوں کا حصہ ھے . اور اسی

---

٦ - اس ڈر سے کہ اولاد بڑی ھوکر قابض ھوجائے گی یا یتیم بالغ ھوکر مطالبہ کریں گے، مال و دولت کو فضول خرچی میں اڑا دینا بہت بڑی معصیت ھے . مال و دولت ھر حال میں ایك امانت ھے اور تمھارا فرض ھے کہ دیانت داری سے اس کی حفاظت کرو .

سرپرست و محافظ اگر خوش حال ھوں تو اپنے خرچ کا بار یتیم کی امانت پر نہ ڈالیں . اگر محتاج ھوں تو بقدر احتیاج لے سکتے ھیں .

حق دار کو اس کا حق دو تو اس پر لوگوں کو گواہ کرلو .

تَرَكَ الْوَالِدٰنِ وَالْاَقْرَبُوْنَ مِمَّا قَلَّ مِنْهُ اَوْ كَثُرَ ؕ نَصِيْبًا مَّفْرُوْضًا ۝٧

طرح ماں باپ اور رشتہ داروں کے ترکے میں لڑکیوں کا بھی حصہ ہے (حق دار ہونے کے لحاظ سے دونوں برابر ہیں) ۔ اور یہ حصہ (خدا کا) ٹھیرایا ہوا حصہ ہے ٧ .

وَاِذَا حَضَرَ الْقِسْمَةَ اُولُوا الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنُ فَارْزُقُوْهُمْ مِّنْهُ وَقُوْلُوْا لَهُمْ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا ۝٨

اور (دیکھو!) جب ایسا ہو کہ ترکہ تقسیم کرنے کے وقت (دور کے) رشتہ دار اور (خاندان کے) یتیم اور مسکین افراد بھی حاضر ہوجائیں تو چاہیے کہ میت کے مال میں سے انہیں بھی (حسب مقدور) تھوڑا بہت دے دو اور (اگر اس بارے

---

٧ – اسلام سے پہلے عام طور پر یہ عقیدہ پھیلا ہوا تھا کہ مال و جایداد کی وراثت میں لڑکیوں کا کوئی حصہ نہیں ۔ اس گمراہی کا ازالہ کیا گیا اور یہ اصول قائم کردیا گیا کہ حق دار ہونے کے لحاظ سے مرد اور عورت دونوں برابر ہیں .

میں رد وکد هو تو) انهیں اچھے طریقے پر بات کہہ کر سمجھا دو (کیوں که وہ حاجت مند هیں اور حاجت مندوں کے ساتھ نرمی و شفقت سے پیش آنا چاهیے) ٨ ۰

وَلْيَخْشَ الَّذِينَ لَوْ تَرَكُوا مِنْ خَلْفِهِمْ ذُرِّيَّةً ضِعَافًا خَافُوا عَلَيْهِمْ ص فَلْيَتَّقُوا اللّٰهَ وَلْيَقُولُوا قَوْلًا سَدِيدًا ۝٩

اور لوگوں کو (اس بات سے) ڈرنا چاهیے که (کسی حق دار کے حق میں نا انصافی کی جائے) اگر وہ اپنے پیچھے ناتوان اولاد چھوڑ جائے تو انهیں ان کی طرف سے کیسا کچھ اندیشه هوتا (ایسا هی دوسروں کے لیے بھی سمجھیں) . پس چاهیے که الله سے ڈریں اور ایسی بات کہیں جو درست اور مضبوط هو ٩ .

اِنَّ الَّذِينَ يَأْكُلُونَ اَمْوَالَ الْيَتٰمٰى ظُلْمًا اِنَّمَا يَأْكُلُونَ

جو لوگ یتیموں کا مال نا انصافی سے خورد برد کر لیتے هیں تو

٨ - ورثه تقسیم کرو تو جو لوگ دور کے رشته دار هوں یا خاندان کے یتیم اور مسکین افراد ، انهیں فراموش نه کرو . تقسیم میں ان کا حق نه سهی ، لیکن پھر بھی حسب توفیق کچھ نه کچھ دے دینا چاهیے .

فِيْ بُطُوْنِهِمْ نَارًا ؕ وَسَيَصْلَوْنَ سَعِيْرًا ع ١٠ يُوْصِيْكُمُ اللّٰهُ فِيْٓ اَوْلَادِكُمْ ق لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَيَيْنِ ج فَاِنْ كُنَّ نِسَآءً فَوْقَ اثْنَتَيْنِ فَلَهُنَّ ثُلُثَا مَا تَرَكَ ج وَاِنْ كَانَتْ وَاحِدَةً فَلَهَا النِّصْفُ ط وَلِاَبَوَيْهِ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا السُّدُسُ مِمَّا تَرَكَ اِنْ كَانَ لَهٗ وَلَدٌ ج فَاِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهٗ وَلَدٌ وَّوَرِثَهٗٓ اَبَوٰهُ فَلِاُمِّهِ الثُّلُثُ ج

(وہ یاد رکھیں!) یہ اس کے سوا کچھ نہیں ھے کہ اپنے پیٹ میں آگ کے انگارے بھر رھے ھیں اور قریب ھے کہ دوزخ میں جھونکے جائیں ۱۰. تمھاری اولاد کے بارے میں اللہ تمھیں حکم دیتا ھے کہ لڑکے کے لیے دو لڑکیوں کے برابر حصہ ھو (یعنی لڑکی سے لڑکے کا حصہ دوگنا ھونا چاھیے) . پھر اگر ایسا ھو کہ لڑکیاں دو سے زیادہ ھوں تو ترکے میں ان کا حصہ

۱ ع ۱۲

---

۱۰ - جو لوگ یتیموں کے مال میں خیانت کرتے ھیں ان کے لیے عذاب آخرت کی سخت وعید ھے .

فَاِنْ كَانَ لَهٗٓ اِخْوَةٌ فَلِاُمِّهِ السُّدُسُ مِنْۢ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُّوْصِيْ بِهَآ اَوْ دَيْنٍ ؕ اٰبَآؤُكُمْ وَ اَبْنَآؤُكُمْ لَا تَدْرُوْنَ اَيُّهُمْ اَقْرَبُ لَكُمْ نَفْعًا ؕ فَرِيْضَةً مِّنَ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ۝ ١١

دو تہائی ہو گا. اور اگر اکیلی ہو تو اسے آدھا ملے گا اور میت کے ماں باپ میں سے ہر ایك کو ترکے کا چھٹا حصہ ملے گا. لیکن یہ اس صورت میں ہے کہ میت کے اولاد ہو، اگر اولاد نہ ہو اور وارث صرف ماں باپ ہی ہوں تو ماں کے لیے تہائی (باقی باپ کا) اگر (ماں باپ کے علاوہ) میت کے ایك سے زیادہ بھائی یا بہنیں بھی ہوں تو ماں کا حصہ چھٹا ہو گا. لیکن یاد رہے! میت نے جو کچھ وصیت کردی ہو یا جو کچھ اس پر قرض رہ گیا ہو اس کی تعمیل اور ادایگی کے بعد یہ حصے تقسیم ہوں گے. (دیکھو!) تمہارے باپ دادا بھی ہیں اور تمہاری اولاد بھی ہے. (یعنی رشتے کے لحاظ سے اوپر کا بھی رشتہ ہے اور نیچے کا بھی) تم نہیں جانتے نفع رسانی کے لحاظ سے کونسا رشتہ تم سے زیادہ نزدیك ہے (اور کس کا حق زیادہ

ہونا چاہیے، کس کا کم. اللہ کی حکمت ہی اس کا فیصلہ کرسکتی تھی. پس) اللہ نے حصے ٹھیرا دیے ہیں اور وہ (اپنے بندوں کی مصلحت کا) جاننے والا اور (اپنے تمام احکام میں) حکمت رکھنے والا ہے ۱۱.

وَلَكُمْ نِصْفُ مَا تَرَكَ — تمہاری بیویاں جو کچھ ترکے میں
أَزْوَاجُكُمْ إِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُنَّ — چھوڑ جائیں اس کا حکم یہ ہے
وَلَدٌ ۚ فَإِنْ كَانَ لَهُنَّ وَلَدٌ — کہ اگر ان سے اولاد نہ ہو تو

---

۱۱ - ترکے کی تقسیم اور حق داروں کے حصوں کا بیان :

اصل اس بارے میں یہ ہے کہ لڑکے کو دو لڑکیوں کے برابر حصہ ملنا چاہیے یعنی لڑکی سے لڑکے کا حصہ دوگنا ہو.

میت نے جو کچھ وصیت کی ہو پہلے اس کی تعمیل کرنی چاہیے اور جو کچھ اس پر قرض رہ گیا ہو اسے ادا کر دینا چاہیے. اس کے بعد جو کچھ بچے اسے وارثوں میں تقسیم کر دیا جائے. البتہ ضروری ہے کہ وصیت ٹھیک طور پر کی گئی ہو، اس غرض سے نہ کی گئی ہو کہ حق داروں کو ان کے حق سے محروم کر دیا جائے (۲۰۰).

فَلَكُمُ الرُّبُعُ مِمَّا تَرَكْنَ
مِنْۢ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُّوْصِيْنَ
بِهَآ اَوْ دَيْنٍ ؕ وَلَهُنَّ الرُّبُعُ
مِمَّا تَرَكْتُمْ اِنْ لَّمْ
يَكُنْ لَّكُمْ وَلَدٌ ۚ فَاِنْ
كَانَ لَكُمْ وَلَدٌ فَلَهُنَّ
الثُّمُنُ مِمَّا تَرَكْتُمْ
مِّنْۢ بَعْدِ وَصِيَّةٍ تُوْصُوْنَ
بِهَآ اَوْ دَيْنٍ ؕ وَاِنْ كَانَ
رَجُلٌ يُّوْرَثُ كَلٰلَةً اَوِ امْرَاَةٌ
وَّلَهٗٓ اَخٌ اَوْ اُخْتٌ فَلِكُلِّ
وَاحِدٍ مِّنْهُمَا السُّدُسُ ۚ فَاِنْ
كَانُوْٓا اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ

تمہارا (یعنی شوہر کا) حصہ
آدھا ہے، اگر اولاد ہو تو
چوتھائی۔ مگر یہ تقسیم اس کے
بعد ہوگی کہ جو کچھ وہ وصیت
کرگئی ہوں اس کی تعمیل
ہو جائے اور جو کچھ ان پر
قرض ہو ادا کر دیا جائے۔
اور جو کچھ ترکہ تم چھوڑ جاؤ
(یعنی شوہر چھوڑ جائے) تو
اس کا حکم یہ ہے کہ اگر تم سے
اولاد نہ ہو تو بیویوں کا حصہ
چوتھائی ہوگا، اگر اولاد ہو تو
آٹھواں، جو کچھ تم وصیت

فَهُمْ شُرَكَآءُ فِي الثُّلُثِ مِنْۢ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُّوصٰى بِهَآ اَوْ دَيْنٍ ۙ غَيْرَ مُضَآرٍّ ۚ وَصِيَّةً مِّنَ اللّٰهِ ۗ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَلِيْمٌ ۚ ۱۲

کر جاؤ اس کی تعمیل اور جو کچھ تم پر قرض رہ گیا ہو اس کی ادائیگی کے بعد. اور اگر ایسا ہو کہ کوئی مرد یا عورت ترکہ چھوڑ جائے اور وہ کلالہ ہو (یعنی نہ تو اس کا باپ ہو نہ بیٹا) اور (دوسری ماں سے) اس کے بھائی یا بہن ہو تو اس کا حکم یہ ہے کہ بھائی بہن میں سے ہر ایک کا حصہ چھٹا ہو گا. اور اگر (بھائی بہن) ایک سے زیادہ ہوں تو پھر ایک تہائی میں سب برابر کے شریک ہوں گے، لیکن اس وصیت کی تعمیل کے بعد جو میت نے کر دی ہو، نیز اس قرض کی ادائیگی کے بعد جو میت کے ذمے رہ گیا ہو بشرطیکہ (وصیت اور قرض سے) مقصود (حق داروں کو) نقصان پہنچانا نہ ہو. یہ (ترکے کی تقسیم کے بارے میں) اللہ کی طرف سے حکم ہے اور (یقین رکھو!) اللہ (بندوں کے مصالح) جاننے والا اور (ان کی کمزوریوں کے لیے اپنے احکام و قوانین میں) بہت بردبار ہے۱۲.

---

۱۱ – کلالہ کی میراث کا حکم:
کلالہ سے مقصود ایسا مرد یا ایسی عورت ہے جس کے=

تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ ۭ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ يُدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۭ وَذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝ ١٣	(یاد رکھو!) یہ اللہ کی (ٹھیرائی ہوئی) حد بندیاں ہیں ۔ بس جو کوئی اللہ اور اس کے رسول کی فرمان برداری کرے گا تو اللہ اسے (ابدی

راحتوں کے) ایسے باغوں میں داخل کر دے گا جس کے نیچے

= نہ تو باپ ہو کہ اوپر کا رشتہ ہے، نہ بیٹا ہو کہ نیچے کا رشتہ ہے ۔

ایسی میت کے وارثوں کی تین صورتیں ہوسکتی ہیں :

۱ – سگے بھائی بہن ہوں ۔

۲ – علاتی بہن بھائی ہوں یعنی باپ ایک لیکن مائیں مختلف ہوں ۔

۳ – اخیافی بھائی بہن ہوں یعنی ماں ایک ہو باپ مختلف ہوں ۔

یہاں تیسری صورت کا حکم بیان کیا گیا ہے ۔ پہلی اور دوسری صورت کا حکم سورت کی آخری آیات میں ہے ۔

نہریں بہ رہی ہوں گی (اور اس لیے ان کی شادابی کبھی متغیر ہونے والی نہیں) . وہ (سرور و راحت کی) اس حالت میں ہمیشہ رہیں گے اور یہ بڑی ہی کام یابی ہے جو انہیں حاصل ہوگی ١٣ .

وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَيَتَعَدَّ حُدُوْدَهٗ يُدْخِلْهُ نَارًا خَالِدًا فِيْهَا ص وَلَهٗ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ع ١٤

لیکن جس کسی نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی اور اس کی ٹھیرائی ہوئی حد بندیوں سے باہر نکل گیا تو

٢ ع ١٣

(یاد رہے !) وہ (جنت کی ابدی راحتوں کی جگہ) آگ کے عذاب میں ڈالا جائے گا . وہ ہمیشہ اسی حالت میں رہے گا اور اس کے لیے رسوا کرنے والا عذاب ہوگا ١٤ .

وَالّٰتِيْ يَاْتِيْنَ الْفَاحِشَةَ مِنْ نِّسَآئِكُمْ فَاسْتَشْهِدُوْا عَلَيْهِنَّ اَرْبَعَةً مِّنْكُمْ ج فَاِنْ شَهِدُوْا فَاَمْسِكُوْهُنَّ فِي الْبُيُوْتِ حَتّٰى يَتَوَفّٰهُنَّ

اور تمہاری عورتوں میں سے جو عورتیں بد چلنی کی مرتکب ہوں تو چاہیے کہ اپنے آدمیوں میں سے چار آدمیوں کی اس پر گواہی لو . اگر چار گواہ

الْمَوْتُ اَوْ يَجْعَلَ اللّٰهُ لَهُنَّ سَبِيْلًا ۞١٥ وَالَّذٰنِ يَاْتِيٰنِهَا مِنْكُمْ فَاٰذُوْهُمَا فَاِنْ تَابَا وَاَصْلَحَا فَاَعْرِضُوْا عَنْهُمَا اِنَّ اللّٰهَ كَانَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا ۞١٦

گواهی دے دیں تو پھر ایسی عورتوں کو گھروں میں بند رکھو یہاں تک کہ موت ان کی عمر پوری کر دے یا اللہ ان کے لیے کوئی دوسری راہ پیدا کر دے ۱۵. اور جو دو شخص تم میں سے بد چلنی کے مرتکب هوں تو چاهیے کہ ان دونوں کو اذیت پهنچاؤ (یعنی انهیں پٹواؤ جس سے انهیں اذیت پهنچے) . پھر اگر وہ دونوں توبہ کر لیں اور اپنی حالت سنوار لیں تو انهیں چھوڑ دو. بلا شبہ اللہ بڑا هی توبہ قبول کرنے والا اور رحمت رکھنے والا هے ۱۶.

اِنَّمَا التَّوْبَةُ عَلَى اللّٰهِ لِلَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ السُّوْٓءَ بِجَهَالَةٍ ثُمَّ يَتُوْبُوْنَ مِنْ قَرِيْبٍ فَاُولٰٓئِكَ

البتہ یاد رهے کہ اللہ کے حضور توبہ کی قبولیت انهیں لوگوں کے لیے هے جو برائی کی کوئی

---

۱۵ – بد چلن عورتوں اور مردوں کی تعزیر کا حکم (۲۰۱).

يَتُوبُ اللّٰهُ عَلَيۡهِمۡ ؕ وَكَانَ	بات نادانی و بے خبری میں
اللّٰهُ عَلِيۡمًا حَكِيۡمًا ﴿۱۷﴾	کر بیٹھتے ہیں اور فوراً توبہ

کر لیتے ہیں (اور ان کا ضمیر اپنے کیے پر پشیمانی محسوس کرتا ہے) تو بلا شبہ ایسے ہی لوگ ہیں کہ اللہ بھی (اپنی رحمت سے) ان پر لوٹ آتا ہے اور وہ یقینا سب کچھ جاننے والا اور (اپنے تمام احکام میں) حکمت رکھنے والا ہے ۱۷ .

وَلَيۡسَتِ التَّوۡبَةُ لِلَّذِيۡنَ	لیکن ان لوگوں کی توبہ توبہ
يَعۡمَلُوۡنَ السَّيِّاٰتِ ۚ	نہیں ہے جو (ساری عمر تو)
حَتّٰۤى اِذَا حَضَرَ اَحَدَهُمُ	برائیاں کرتے رہے ، لیکن جب
الۡمَوۡتُ قَالَ اِنِّىۡ تُبۡتُ	ان میں سے کسی کے آگے موت
الۡـٰٔنَ وَلَا الَّذِيۡنَ يَمُوۡتُوۡنَ	آ کھڑی ہوئی تو کہنے لگا
وَهُمۡ كُفَّارٌ ؕ اُولٰۤـئِكَ	"اب میں توبہ کرتا ہوں" (ظاہر
اَعۡتَدۡنَا لَهُمۡ عَذَابًا اَلِيۡمًا ﴿۱۸﴾	ہے کہ ایسی توبہ سچی توبہ

۱۷ - ضمناً اس حقیقت کی طرف اشارہ کہ سچی توبہ انہیں لوگوں کی توبہ ہے جو گناہ پر مصر نہ ہوں اور جن کا ضمیر گناہ کے بعد پشیمانی محسوس کرتا ہو .

نه هوئی) . اسی طرح ان لوگوں کی توبه بهی توبه نهیں هے جو دنیا سے کفر کی حالت میں جاتے هیں . ان تمام لوگوں کے لیے هم نے درد ناك عذاب تیار کر رکھا هے (جو انهیں پاداش عمل میں پیش آئے گا) ١٨ .

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا يَحِلُّ لَكُمْ اَنْ تَرِثُوا النِّسَآءَ كَرْهًا ۭ وَلَا تَعْضُلُوْهُنَّ لِتَذْهَبُوْا بِبَعْضِ مَآ اٰتَيْتُمُوْهُنَّ اِلَّآ اَنْ يَّاْتِيْنَ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ ۚ وَعَاشِرُوْهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ۚ فَاِنْ كَرِهْتُمُوْهُنَّ فَعَسٰٓى اَنْ تَكْرَهُوْا شَيْئًا وَّيَجْعَلَ اللّٰهُ فِيْهِ خَيْرًا كَثِيْرًا ١٩

مسلمانو ! تمهارے لیے یه بات جائز نهیں که عورتوں کو (میت کی) میراث سمجھ کر ان پر زبردستی قبضه کرلو . ورنه ایسا کرنا چاهیے که جو کچھ (مال و متاع) انهیں دے چکے هو اس میں سے کچھ لے نکلنے کے لیے ان پر سختی کرو اور انهیں روك رکھو ، الّا یه که وه علانیه بد چلنی کی مرتکب هوئی هوں . اور (دیکھو !) عورتوں کے ساتھ معاشرت کرنے

میں نیکی اور انصاف ملحوظ رکھو. پھر اگر ایسا ہو کہ تمہیں (کسی وجہ سے) وہ نا پسند ہوں تو (بے ضبط اور بے قابو نہ ہو جاؤ) عجب نہیں ایک بات تم نا پسند کرتے ہو اور اسی میں اللہ نے تمہارے لیے بہت کچھ بہتری رکھ دی ہو ۱۹ .

۱۹ - عرب جاهلیت میں عورتوں کے ساتھ جو نا انصافیاں کی جاتی تھیں ان میں ایک نا انصافی یہ تھی کہ اگر کوئی شخص مر جاتا تو جس طرح اس کا مال و متاع اس کے وارثوں کے قبضے میں چلا جاتا اسی طرح اس کی بیویوں پر بھی وہ قابض و متصرف ہو جاتے . نیز مختلف طریقوں سے عورتوں کو مجبور کیا جاتا کہ اپنا مہر چھوڑ دیں یا جو کچھ مال و متاع ان کے قبضے میں ہے مردوں کے قبضے میں چلا آئے . یہاں اس طرح کی تمام نا انصافیوں سے روك دیا گیا .

عورتوں کے ساتھ تمہاری معاشرت نیکی و انصاف پر مبنی ہونی چاهیے . ایسا نہیں کرنا چاهیے کہ محض هواء نفس کے هاتھ اپنی باگ دے دو اور اگر کسی وجہ سے بیوی پسند نہ آئے تو فوراً اسے چھوڑ کر دوسری کرلو . اس طرح کی بے ضبط اور بے قابو طبیعتیں کبھی معاشرتی سعادت حاصل نہیں کرسکتیں . اگر کسی وجہ سے بیوی تمہیں پسند نہیں تو صبر و برداشت سے کام لو . بہت ممکن ہے =

وَ اِنْ اَرَدْتُّمُ اسْتِبْدَالَ زَوْجٍ	اور اگر تم (حسن معاشرت
مَّكَانَ زَوْجٍ ۙ وَّ اٰتَيْتُمْ	کے ساتھ نباہ نہ کر سکو اور)
اِحْدٰىهُنَّ قِنْطَارًا فَلَا	ارادہ کر لو کہ ایك بیوی کو
تَاْخُذُوْا مِنْهُ شَيْـًٔا ؕ	چھوڑ کر اس کی جگہ دوسری
اَتَاْخُذُوْنَهٗ بُهْتَانًا وَّ اِثْمًا	کرو گے اور پہلی بیوی کو تم نے
مُّبِيْنًا ۝۲۰	(چاندی سونے کا) ایك ڈھیر

بھی (مہر میں) دے دیا ہو تو بھی نہیں چاھیے کہ (اسے علیحدہ کرتے ہوے) اس میں سے کچھ واپس لے لو. کیا تم چاھتے ہو اپنا دیا ہوا مال بہتان لگا کر اور صریح ظلم کر کے واپس لے لو ۲۰.

وَ كَيْفَ تَاْخُذُوْنَهٗ وَ قَدْ	اور پھر یہ کیسے ہو سکتا ھے
اَفْضٰى بَعْضُكُمْ اِلٰى بَعْضٍ	کہ تم اسے واپس لو حالانکہ
وَّ اَخَذْنَ مِنْكُمْ مِّيْثَاقًا	تم دونوں ایك دوسرے کے
غَلِيْظًا ۝۲۱	ساتھ شوہر اور بیوی کا ملنا

= کہ ایك بات تمھیں اچھی نہ لگے اور اسی میں تمھارے لیے بہتری و سعادت ہو.

مل چکے ہو اور تمھاری بیویاں تم سے نکاح کے وقت (اپنے حقوق کے لیے) پکا قول و قرار کرا چکی ہیں ۲۱ .

وَ لَا تَنْكِحُوْا مَا نَكَحَ	اور (دیکھو!) ان عورتوں کو
اٰبَآؤُكُمْ مِّنَ النِّسَآءِ اِلَّا	اپنے نکاح میں نہ لاؤ جنھیں
مَا قَدْ سَلَفَ ؕ اِنَّهٗ كَانَ	تمھارے باپ نکاح میں لا چکے
۳ فَاحِشَةً وَّ مَقْتًا ؕ وَ سَآءَ	ہوں (جیسا کہ اسلام سے پہلے
ع ۱۷ سَبِيْلًا ع ۲۲	عرب میں دستور تھا) . اس

(حکم کے نازل ہونے) سے پہلے جو کچھ ہو چکا سو ہو چکا (آیندہ کے لیے یاد رکھو!) یہ بڑی ہی بے حیائی کی بات تھی ، مکروہ و مردود شیوہ تھا اور برا دستور ۲۲ .

حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ اُمَّهٰتُكُمْ	(دیکھو!) تم پر (نکاح کے لیے
وَ بَنٰتُكُمْ وَ اَخَوٰتُكُمْ	ان رشتوں کی عورتیں) حرام
وَ عَمّٰتُكُمْ وَ خٰلٰتُكُمْ	ٹھیرا دی گئی ہیں : تمھاری مائیں ،
وَ بَنٰتُ الْاَخِ وَ بَنٰتُ الْاُخْتِ	تمھاری بیٹیاں ، تمھاری بہنیں ،
وَ اُمَّهٰتُكُمُ الّٰتِيْۤ اَرْضَعْنَكُمْ	تمھاری پھوپھیاں ، تمھاری خالائیں

وَ اَخَوٰتُكُمْ مِّنَ الرَّضَاعَةِ	تمہاری بھتیجیاں ، تمہاری بھانجیاں
وَ اُمَّهٰتُ نِسَآئِكُمْ	تمہاری دودھ پلانے والی مائیں
وَ رَبَآئِبُكُمُ الّٰتِیْ فِیْ حُجُوْرِكُمْ	(مائیں ، کیوں کہ جنھوں نے
مِّنْ نِّسَآئِكُمُ الّٰتِیْ	تمھیں دودھ پلایا وہ تمہاری ماں
دَخَلْتُمْ بِهِنَّ ز فَاِنْ لَّمْ	ھی کے برابر ھو گئیں) ، تمہاری
تَكُوْنُوْا دَخَلْتُمْ بِهِنَّ فَلَا	رضاعی بہنیں (یعنی دودھ پینے
جُنَاحَ عَلَیْكُمْ ز وَ حَلَآئِلُ	کے رشتے کی بہنیں) ، تمہاری
اَبْنَآئِكُمُ الَّذِیْنَ مِنْ	بیویوں کی مائیں ، تمہاری
اَصْلَابِكُمْ لا وَ اَنْ تَجْمَعُوْا	بیویوں کی (پچھلی) اولاد جو
بَیْنَ الْاُخْتَیْنِ اِلَّا مَا قَدْ	تمہاری گودوں میں (پرورش
سَلَفَ ز اِنَّ اللّٰهَ كَانَ	پاتی) ھیں (یعنی اگرچہ تمہاری
غَفُوْرًا رَّحِیْمًا لا ۲۳	نسل سے نہیں ھیں لیکن جب

ان کی ماؤں سے تم نے نکاح کرلیا تو اس کی سابقہ اولاد بھی تمہاری ھی اولاد جیسی ھوگی) البتہ یہ ضروری ھے کہ (عقد نکاح

کے بعد) زنا شوئی کا تعلق بھی ھو گیا ھو . اگر ایسا نہ ھوا ھو تو پھر ان کی لڑکیوں سے نکاح کر لینے میں کوئی پکڑ نہیں . تمھارے حقیقی بیٹوں کی بیویاں (یعنی تمھاری بہوئیں) . نیز یہ بات بھی حرام کردی گئی ھے کہ (ایک وقت میں) دو بہنوں کو جمع کرو (٢٠٢) . (اس حکم کے نزول سے) پہلے جو کچھ ھو چکا سو ھو چکا . اللہ بخش دینے والا اور (اپنے بندوں کے لیے) رحمت رکھنے والا ھے ٢٣ .

وَالْمُحْصَنٰتُ مِنَ النِّسَآءِ	اور (دیکھو !) وہ عورتیں بھی
اِلَّا مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ ج	تم پر حرام ھیں جو دوسروں
كِتٰبَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ ج	کے نکاح میں ھوں . ھاں
وَاُحِلَّ لَكُمْ مَّا وَرَآءَ ذٰلِكُمْ	(لڑائی کے قیدیوں میں سے)
اَنْ تَبْتَغُوْا بِاَمْوَالِكُمْ	جو عورتیں تمھارے قبضے میں
مُّحْصِنِيْنَ غَيْرَ مُسٰفِحِيْنَ ط	آ گئی ھوں (تو ظاھر ھے کہ
فَمَا اسْتَمْتَعْتُمْ بِهٖ مِنْهُنَّ	ان کے سابقہ نکاحوں کا اعتبار
فَاٰتُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ فَرِيْضَةً ط	نہیں کیا جاسکتا) . یہ اللہ کی
وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْمَا	طرف سے تمھارے لیے (قانون)

٢٣ - جن رشتوں میں باھم نکاح جائز نہیں ان کا بیان

تَرٰضَيْتُمْ بِهٖ مِنْۢ بَعْدِ الْفَرِيْضَةِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ۝٢٤

ٹھیرا دیا گیا ھے . ان عورتوں کے علاوہ (جن کا ذکر اوپر گزر چکا) تمام عورتیں تمھارے لیے حلال ھیں (تم ان سے نکاح کرسکتے ھو) بشرطیکه (ازدواجی زندگی کے) قید و بند میں رھنے کے لیے نه که نفس پرستی کے لیے اپنا مال خرچ کرکے ان سے نکاح کرو . پھر جن عورتوں سے تم نے (ازدواجی زندگی کا) فائدہ اٹھایا ھے تو چاھیے که جو مہر ان کا مقرر ھوا تھا وہ ان کے حوالے کردو . اور مہر مقرر کرنے کے بعد اگر آپس کی رضا مندی سے کوئی بات ٹھیر جائے (یعنی اس میں کمی بیشی منظور کرلے یا اس کا کوئی حصه یا سب کچھ اپنی خوشی سے معاف کردے) تو ایسا کیا جاسکتا ھے . اس میں تم پر کوئی پکڑ نه ھوگی . (یاد رکھو!) الله (سب کچھ) جاننے والا (اور ھر بات میں) حکمت رکھنے والا ھے ٢٤.

وَمَنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ مِنْكُمْ طَوْلًا اَنْ يَّنْكِحَ الْمُحْصَنٰتِ الْمُؤْمِنٰتِ فَمِنْ مَّا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ مِّنْ فَتَيٰتِكُمُ الْمُؤْمِنٰتِ ۭ

اور تم میں جو کوئی اس کا مقدور نه رکھتا ھو که (خاندانی) مسلمان بی بیوں سے نکاح کرے تو ان عورتوں سے نکاح کرسکتا ھے

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِاِيْمَانِكُمْ ؕ بَعْضُكُمْ مِّنْۢ بَعْضٍ ۚ فَانْكِحُوْهُنَّ بِاِذْنِ اَهْلِهِنَّ وَاٰتُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ مُحْصَنٰتٍ غَيْرَ مُسٰفِحٰتٍ وَّلَا مُتَّخِذٰتِ اَخْدَانٍ ۚ فَاِذَآ اُحْصِنَّ فَاِنْ اَتَيْنَ بِفَاحِشَةٍ فَعَلَيْهِنَّ نِصْفُ مَا عَلَى الْمُحْصَنٰتِ مِنَ الْعَذَابِ ؕ ذٰلِكَ لِمَنْ خَشِيَ الْعَنَتَ مِنْكُمْ ؕ وَاَنْ تَصْبِرُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ع ٢٥

جو (لڑائی کے قیدیوں میں سے) تمہارے قبضے میں آئی ہیں اور مومن ہیں. اور (اس بات میں کوئی ذلت اور عیب نہ سمجھو کہ تم نے ایک ایسی عورت سے نکاح کر لیا جو لڑائی میں قید ہو کر آئی تھی اور لونڈی بنالی گئی تھی. اصلی چیز ایمان ہے اور) اللہ تمہارے ایمانوں کا حال بہتر جاننے والا ہے. (ہو سکتا ہے کہ ایک مومن لونڈی ایمان کے لحاظ سے بہتر درجہ رکھتی ہو اور ایک شریف زادی ایمانی خصائل سے محروم ہو) اور تم سب

ایك دوسرے کی ھم جنس ھو (یعنی انسان ہونے کے لحاظ سے سب ایك ھی طرح کے انسان ھیں) . پس ایسی عورتوں کو ان کے سرپرستوں کی اجازت سے (بلا تامل) اپنے نکاح میں لاؤ اور دستور کے مطابق ان کا مہر ان کے حوالے کردو . البتہ یاد رھے کہ وہ (ازدواجی زندگی کے) قید و بند میں رھنے والی ھوں ، بدکار عورتیں نہ ھوں اور نہ ایسی ھوں کہ چوری چھپے بد چلنی کرتی رھتی ھوں . پھر اگر ایسا ھو کہ قید نکاح میں آنے کے بعد (ان میں سے کوئی عورت) بد چلنی کی مرتکب ھو تو اس کے لیے اس سزا سے آدھی سزا ھوگی جو (آزاد) بی بیوں کے لیے ھے . یہ حکم ان لوگوں کے لیے ھے جنھیں اندیشہ ھو کہ (نکاح نہ کرلینے سے) نقصان اور برائی میں پڑجائیں گے . اور اگر تم صبر کرو (اور بھتر وقت و حالات کا انتظار کرسکو) تو یہ تمھارے لیے کہیں بھتر ھے . اور اللہ (انسانی کمزوریوں کو) بخشنے والا (اور اپنے تمام احکام میں) رحمت رکھنے والا ھے[٢٥] .

---

٢٥ – اسیران جنگ میں سے جو عورتیں تمھارے قبضے میں آجائیں انھیں اس لیے حقیر و ذلیل نہ سمجھو کہ وہ دوسری قوم کی عورتیں ھیں یا لڑائی میں قید ھو کر آئی ھیں . انسان ھونے کے لحاظ سے ھر آدمی دوسرے آدمی کا ھم جنس ھے اور انسانی برادری کا رشتہ سارے رشتوں سے زیادہ قابل لحاظ ھے . ان میں سے جو عورتیں =

مسلمان ہو گئی ہوں تم ان سے نکاح کر سکتے ہو۔

نزول قرآن سے پہلے غلامی کی رسم تمام دنیا میں پھیلی ہوئی تھی۔ ہر طاقت ور قوم کم زور قوم کے افراد کو غلام بنا لیتی اور ان کے ساتھ نہایت وحشیانہ سلوك کرتی۔ قرآن نے اس بارے میں جو اصلاحات کیں انھیں دو قسموں میں بیان کیا جا سکتا ھے:

اولاً یہ کہ غلامی صرف اسیران جنگ میں محدود کر دی۔ وہ بھی اس طرح کہ کم سے کم امکان اس کا باقی رکھا۔ سورۂ محمد کی آیت ''فاما منا بعد و اما فداء'' (٤٧ : ٤) کے ذریعے اعلان کر دیا کہ اگر مصالح جنگ کے خلاف نہ ہو تو چاھیے کہ اسیران جنگ کو فدیہ لے کر یا احسان رکھ کر چھوڑ دیا جائے۔

ثانیاً غلاموں کے حقوق کی رعایت پر اس قدر زور دیا اور ان کے لیے ایسے احکام و قوانین نافذ کیے کہ غلامی غلامی نہیں رہی، بلکہ سوسائٹی کا ایك مساویانہ عنصر بن گئی۔

چنانچہ یہاں اسی بات پر زور دیا گیا ھے۔ لونڈیوں سے نکاح کرنے میں کوئی عیب کی بات نہیں۔ انسان ہونے کے لحاظ سے سب برابر ھیں اور فضیلت کا معیار ایمان و عمل پر ھے۔

يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُبَيِّنَ لَكُمْ — اللہ چاھتا ھے تم پر ان (کام یاب)
وَ يَهْدِيَكُمْ سُنَنَ الَّذِيْنَ — لوگوں کی راہ کھول دے
مِنْ قَبْلِكُمْ وَ يَتُوْبَ عَلَيْكُمْ — جو تم سے پہلے گزر چکے ھیں
وَ اللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۝ ٢٦ — اور انھیں کے طریقے پر تمھیں

بھی چلائے، نیز تم پر (اپنی رحمت سے) لوٹ آئے۔ اور اللہ (تمھاری مصلحتوں کا) جاننے والا (اور اپنے تمام احکام میں) حکمت رکھنے والا ھے ٢٦۔

وَ اللّٰهُ يُرِيْدُ اَنْ يَّتُوْبَ — اللہ تو یہ چاھتا ھے کہ تم پر
عَلَيْكُمْ قف وَ يُرِيْدُ الَّذِيْنَ — (اپنی رحمت کے ساتھ) لوٹ آئے
يَتَّبِعُوْنَ الشَّهَوٰتِ اَنْ — (اور تم ان برائیوں سے تائب
تَمِيْلُوْا مَيْلًا عَظِيْمًا ۝ ٢٧ — ھو جاؤ جن میں مبتلا تھے)

لیکن جو لوگ (احکام حق کی جگہ) نفسانی خواھشوں کے پیچھے پڑے ھیں تو وہ چاھتے ھیں کہ تم راہ اعتدال سے ھٹ کر بہت دور جا پڑو ٢٧۔

---

٢٦ و ٢٧ – یہ تمام احکام جو تمھارے لیے ٹھیرا دیے گئے ھیں تو ان سے مقصود یہ ھے کہ :–

يُرِيدُ اللّٰهُ اَنْ يُّخَفِّفَ	اللہ چاہتا ہے (بے جا سختیوں
عَنْكُمْ ۚ وَخُلِقَ الْاِنْسَانُ	اور رکاوٹوں کی جگہ)
ضَعِيفًا ۞ ٢٨ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ	تمہارے لیے نرمی اور آسانی ہو
اٰمَنُوْا لَا تَاْكُلُوْٓا اَمْوَالَكُمْ	اور (واقعہ یہ ہے کہ) انسان
بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ اِلَّآ اَنْ	(طبیعت کا) کمزور پیدا کیا
تَكُوْنَ تِجَارَةً عَنْ تَرَاضٍ	گیا ہے ٢٨ . مسلمانو! اپنےایک
مِّنْكُمْ ۛ وَلَا تَقْتُلُوْٓا	دوسرے کا مال آپس میں ناحق
اَنْفُسَكُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ	ناروا نہ کھاؤ ہاں، اس صورت
بِكُمْ رَحِيْمًا ۞ ٢٩	میں کھا سکتے ہو کہ آپس کی

= ١ - فلاح وسعادت کی جس راہ پر تم سے پہلے نیک انسان چل چکے ہیں وہ تم پر بھی کھل جائے .

٢ - احکام معاشرت میں سختیاں اور جکڑ بندیاں نہ ہوں ، سہولتیں اور آسانیاں ہوں .

٣ - جن معاشرتی برائیوں میں تم مبتلا تھے ان سے آیندہ تائب ہو جاؤ .

٤ - افراط و تفریط سے بچو اور نفس پرستی میں بے لگام نہ ہو جاؤ .

رضامندی سے ملاجلا کاروبار هو (اور اپنے حصے کے مطابق هر شخص اپنا حق لے لے). اور (دیکھو!) اپنی جانوں کو هلاك نه کرو. الله تمهارے لیے رحمت رکھنے والا هے ۲۹.

وَمَنْ یَّفْعَلْ ذٰلِكَ عُدْوَانًا وَّظُلْمًا فَسَوْفَ نُصْلِیْهِ نَارًا ؕ وَكَانَ ذٰلِكَ عَلَی اللّٰهِ یَسِیْرًا ۳۰ اِنْ تَجْتَنِبُوْا كَبَآئِرَ مَا تُنْهَوْنَ عَنْهُ نُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَیِّاٰتِكُمْ وَنُدْخِلْكُمْ مُّدْخَلًا كَرِیْمًا ۳۱

اور (یاد رکھو!) جو کوئی ظلم و شرارت سے ایسا کرے گا تو قریب هے که هم اسے آتش دوزخ میں ڈال دیں اور الله کے لیے یه کوئی مشکل بات نهیں ۳۰. (دیکھو!) جن بڑی بڑی برائیوں سے تمهیں روك دیا گیا هے اگر تم ان سے بچتے رهوگے تو (همارے فضل و رحمت

۲۹ - معاشرتی زندگی کی سعادت حاصل نهیں هو سکتی اگر خاندان کے تمام افراد دیانت دار اور راست باز نه هوں. پس آپس میں ایك دوسرے کا مال ناجائز طریقے پر نه کھاؤ. هاں، اگر ملی جلی تجارت هو تو باهمی رضامندی سے هر آدمی اپنا حصه لے سکتا هے.

کا قانون یہ ہے کہ) ہم تمہاری لغزشوں اور غلطیوں کے اثرات تم پر سے محو کردیں گے اور تمہیں ایك ایسے مقام پر پہنچادیں گے جو عزت و خوبی کا مقام ہوگا ۳۱ .

وَلَا تَتَمَنَّوْا مَا فَضَّلَ اللّٰهُ بِهٖ بَعْضَكُمْ عَلٰى بَعْضٍ ؕ لِلرِّجَالِ نَصِيْبٌ مِّمَّا اكْتَسَبُوْا ؕ وَلِلنِّسَآءِ نَصِيْبٌ مِّمَّا اكْتَسَبْنَ ؕ وَسْئَلُوا اللّٰهَ مِنْ فَضْلِهٖ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِيْمًا ۳۲

اور (دیکھو !) خدا نے تم میں سے ایك گروہ کو دوسرے گروہ کے مقابلے میں جو کچھ دے رکھا ہے اس کی تمنا نہ کرو (کہ کاش ہمیں بھی یہ ملا ہوتا !) مردوں نے اپنے عمل سے جو کچھ حاصل کیا ہے اس کے مطابق (ثمرات و نتائج میں) ان کا حصہ ہے اور عورتوں نے اپنے عمل سے جو کچھ حاصل کیا ہے اس کے مطابق (ثمرات

---

۳۱ - اگر انسان بڑے بڑے گناھوں سے اجتناب کرے تو رحمت الہی کا قانون یہ ہے کہ چھوٹی چھوٹی لغزشیں اور کمزوریاں اس کی پاکی و سعادت میں مخل نہیں ہوں گی اور وہ شرف و کرامت کا مقام حاصل کرلے گا .

و نتائج میں) ان کا حصه هے (دونوں اپنی اپنی جگه اپنے فرائض اعمال اور ان کے نتائج رکھتے هیں) . اور چاهیے که (هر حال میں) الله سے اس کی بخشایش کے طلب گار رهو . یقیناً وه هر بات کا علم رکھنے والا هے ۳۲ .

---

۳۲ – نزول قرآن سے پہلے دنیا کا عالم گیر اعتقاد یه تھا که وجود انسانی کا کامل ظہور صرف مردوں هی کی جنس میں هوا هے . عورتوں کی هستی کوئی مستقل هستی نہیں رکھتی . وه صرف اس لیے بنائی گئی هیں که مردوں کی کام جوئیوں کا ذریعه هوں اور ان کی چاکری و پرستاری میں فنا هوجائیں .

قرآن تاریخ عالم کی سب سے پرانی آواز هے جو اس اعتقاد کے خلاف بلند هوئی . وه کہتا هے : خدا نے نوع انسانی کو مرد اور عورت کی دو جنسوں میں تقسیم کردیا هے اور دونوں یکساں طور پر اپنی اپنی هستی ، اپنے اپنے فرائض اور اپنے اپنے اعمال رکھتی هیں . کارخانۂ معیشت کے لیے جس طرح ایك جنس کی ضرورت تھی ٹھیك اسی طرح دوسری جنس کی بھی ضرورت تھی . انسان کی معاشرتی زندگی کے لیے یه دو مساوی عنصر هیں جو اس لیے پیدا کیے گئے هیں که ایك دوسرے کے ساتھ مل کر ایك مکمل زندگی پیدا کردیں .

وَلِكُلٍّ جَعَلْنَا مَوَالِيَ مِمَّا تَرَكَ الْوَالِدٰنِ وَالْاَقْرَبُوْنَ ۚ وَالَّذِيْنَ عَقَدَتْ اَيْمَانُكُمْ فَاٰتُوْهُمْ نَصِيْبَهُمْ ۗ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدًا ۠ ٣٣

ع ٥ ٢

اور (دیکھو!) جو کچھ ترکہ ماں باپ اور رشتے دار چھوڑ جائیں تو ان میں سے ہر ایک کے لیے ہم نے حق دار ٹھیرا دیے ہیں، نیز جن (عورتوں سے) تمھارا عہد و پیماں (نکاح) بندھ چکا ہو (ان کا بھی ہم نے حصہ ٹھیرا دیا ہے). پس چاہیے کہ جو کچھ جس کا حصہ ہو وہ اس کے حوالے کر دو (اور یاد رکھو!) اللہ حاضر و ناظر ہے، اس سے کوئی چیز چھپی نہیں ۳۳.

اَلرِّجَالُ قَوّٰمُوْنَ عَلَى النِّسَآءِ بِمَا فَضَّلَ اللّٰهُ بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ وَّبِمَآ اَنْفَقُوْا مِنْ اَمْوَالِهِمْ ۚ فَالصّٰلِحٰتُ قٰنِتٰتٌ حٰفِظٰتٌ لِّلْغَيْبِ

مرد عورتوں کی زندگی کے بندوبست کرنے والے ہیں (۲۰۰) اس لیے کہ اللہ نے ان میں سے بعض کو بعض پر (خاص خاص باتوں میں) فضیلت دی ہے.

بِمَا حَفِظَ اللّٰهُ ۭ وَالّٰتِیۡ تَخَافُوۡنَ نُشُوۡزَھُنَّ فَعِظُوۡھُنَّ وَاھۡجُرُوۡھُنَّ فِی الۡمَضَاجِعِ وَاضۡرِبُوۡھُنَّ ۚ فَاِنۡ اَطَعۡنَکُمۡ فَلَا تَبۡغُوۡا عَلَیۡھِنَّ سَبِیۡلًا ۭ اِنَّ اللّٰهَ کَانَ عَلِیًّا کَبِیۡرًا ۝ ٣٤

نیز اس لیے که مرد اپنا مال (جو ان کی محنت سے جمع هوتا هے عورتوں پر) خرچ کرتے هیں. پس جو عورتیں نیك هیں ان کا شیوه یه هوتا هے که اطاعت شعار هوتی هیں اور الله کی حفاظت سے (جو انهیں حاصل هو جاتی هے) پوشید گی اور غیبت میں بھی (شوهروں کے حقوق و مفاد کی) حفاظت کرتی هیں. اور جن بیویوں سے تمهیں سرکشی کا اندیشه هو تو (یه نهیں کرنا چاهیے که فوراً دل برداشته هوکر قطع تعلق کرلو، بلکه) چاهیے انهیں (پهلے نرمی و محبت سے) سمجهاؤ، پهر خواب گاه میں ان سے الگ رهنے لگو. اور (اس پر بهی نه مانیں تو) انهیں (بغیر نقصان پهنچائے بطور تنبیه کے) مار بهی سکتے هو. پهر اگر وه تمهارا کها مان لیں تو (سختی سے درگذرو اور) ایسا نه کرو که الزام . ے کے لیے راهیں ڈهونڈهنے لگو. (یاد رکهو!) الله سب کے اوپر اور سب سے زیاده بڑائی رکهنے والا موجود هے ٣٤.

وَ اِنْ خِفْتُمْ شِقَاقَ بَيْنِهِمَا فَابْعَثُوْا حَكَمًا مِّنْ اَهْلِهٖ وَ حَكَمًا مِّنْ اَهْلِهَا ۚ اِنْ يُّرِيْدَآ اِصْلَاحًا يُّوَفِّقِ اللّٰهُ بَيْنَهُمَا ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا خَبِيْرًا ۳۵

اور اگر تمھیں اندیشہ ھو کہ میاں بیوی میں تفرقہ پڑ جائے گا تو چاھیے کہ ایك پنچ شوھر کے کنبے میں سے مقرر کرو، ایك بیوی کے کنبے میں سے (اور دونوں اصلاح حال کی کوشش کریں) . اگر دونوں پنچ (دل سے) چاھیں گے کہ صلح صفائی کرا دیں تو اللہ ضرور میاں بیوی میں باھم موافقت پیدا کر دے گا (اور ان کی کوشش رایگاں نہ جائے گی) . بلا شبہ اللہ سب کچھ جاننے والا اور ھر بات کی خبر رکھنے والا ھے ۳۵ .

---

۳۴ و ۳۵ - البتہ اللہ نے دنیا میں ھر گروہ کو دوسرے گروہ پر خاص خاص باتوں میں فضیلت دی ھے اور ایسی ھی فضیلت مردوں کو بھی عورتوں پر ھے . مرد عورتوں کی ضروریات معیشت کے قیام کا ذریعہ ھیں ، اس لیے سربراھی و کارفرمائی کا مقام قدرتی طور پر انھیں کے لیے ھو گیا ھے .

عورتیں اس خیال سے دل گیر نہ ھوں کہ وہ مرد =

= نہ ہوئیں اور مردوں کے کام ان کے حصے میں نہ آئے ۔ وہ یقین کریں ان کے لیے بھی عمل و فضیلت کی ساری راہیں کھلی ہوئی ہیں ۔

اس کے بعد فرمایا کہ نیک عورتیں وہ ہیں جو اطاعت شعار ہوتی ہیں اور ظاہر و باطن ہر حال میں شوہروں کے مفاد کی حفاظت کرتی ہیں ۔

اگر عورت شوہر کے حقوق کی رعایت نہ کرے اور اطاعت شعاری کے دائرے سے باہر ہوجائے تو شوہر کو چاہیے اسے سمجھائے اور نرمی و سختی سے راہ راست پر لانے کی کوشش کرے ۔

اگر ایسی صورت پیدا ہوجائے کہ اندیشہ ہو شوہر اور بیوی میں تفرقہ پڑجائے گا تو پھر چاہیے کہ خاندان کی پنچایت بٹھائی جائے ۔ پنچایت کی صورت یہ ہو کہ ایک آدمی مرد کے گھرانے سے چن لیا جائے ، ایک عورت کے ۔ دونوں مل کر اصلاح حال کی کوشش کریں ۔

اگر سرکشی عورت کی جانب سے ہو تو مرد کو اختیار دیا گیا تھا کہ نرمی و سختی کرکے سمجھائے بجھائے ۔ لیکن اگر قصور مرد کا ہو اور وہ خواہ مخواہ الزام عورت کے سر ڈال رہا ہو تو اس کا کیا علاج ؟

اس کا علاج پنچایت کا حکم دے کر کردیا گیا ۔ =

وَاعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوْا
بِهٖ شَيْئًا وَّبِالْوَالِدَيْنِ
اِحْسَانًا وَّبِذِي الْقُرْبٰى
وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ
وَالْجَارِ ذِي الْقُرْبٰى وَالْجَارِ
الْجُنُبِ وَالصَّاحِبِ بِالْجَنْبِ
وَابْنِ السَّبِيْلِ ۙ وَمَا مَلَكَتْ
اَيْمَانُكُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ
مَنْ كَانَ مُخْتَالًا فَخُوْرَا ۙ ٣٦

اور (دیکھو!) اللہ کی بندگی کرو
اور کسی چیز کو اس کے ساتھ
شریک نہ ٹھیراؤ. اور چاہیے
کہ ماں باپ کے ساتھ، قرابت
داروں کے ساتھ، یتیموں اور
مسکینوں کے ساتھ، پڑوسیوں
کے ساتھ، خواہ قرابت والے
پڑوسی ہوں خواہ اجنبی ہوں،
نیز پاس کے بیٹھنے اٹھنے والوں

= اگر قصور مرد کا ہوگا تو عورت کو پورا موقع مل جائے گا کہ اپنے گھرانے کے آدمی کے ذریعے حقیقت حال ظاہر کردے. اس حکم میں معاشرت کے اکثر احکام کی طرح خطاب مسلمانوں سے ھے. یہ جماعت کا فرض ھے کہ باہمی نااتفاقی کی صورت میں اصلاح حال کی کوشش کرے.

کے ساتھ اور ان لوگوں کے ساتھ جو مسافر ہوں، یا (لونڈی غلام ہونے کی وجہ سے) تمہارے قبضے میں ہوں، احسان اور سلوك کے ساتھ پیش آؤ . الله ان لوگوں کو دوست نہیں رکھتا جو اترانے والے، ڈینگیں مارنے والے ہیں ٣٦ .

الَّذِیۡنَ یَبۡخَلُوۡنَ وَ یَاۡمُرُوۡنَ — جو خود بھی بخیلی کرتے ہیں
النَّاسَ بِالۡبُخۡلِ وَ یَکۡتُمُوۡنَ — اور دوسروں کو بھی بخل کرنا
مَاۤ اٰتٰہُمُ اللّٰہُ مِنۡ فَضۡلِہٖ ؕ — سکھاتے ہیں اور جو کچھ خدا
وَ اَعۡتَدۡنَا لِلۡکٰفِرِیۡنَ — نے اپنے فضل سے دے رکھا
عَذَابًا مُّہِیۡنًا ۚ ٣٧ — ہے اسے (خرچ کرنے کی

جگہ) چھپا کر رکھتے ہیں . (یاد رکھو!) ان لوگوں کے لیے جو (ہماری نعمتوں کی) ناشکری کرتے ہیں ہم نے رسوا کرنے والا عذاب تیار کر رکھا ہے ٣٧ .

وَ الَّذِیۡنَ یُنۡفِقُوۡنَ اَمۡوَالَہُمۡ — اور (ان لوگوں کو بھی خدا
رِئَآءَ النَّاسِ وَ لَا یُؤۡمِنُوۡنَ — دوست نہیں رکھتا) جو محض
بِاللّٰہِ وَ لَا بِالۡیَوۡمِ الۡاٰخِرِ ؕ — لوگوں کے دکھانے کو (نام

وَمَنْ يَكُنِ الشَّيْطٰنُ لَهٗ قَرِيْنًا فَسَآءَ قَرِيْنًا ۝٣٨

و نمود کے لیے) مال خرچ کرتے ہیں ۔ وہ فی الحقیقت اللہ پر اور آخرت کے دن پر ایمان نہیں رکھتے (کیوں کہ اگر اللہ پر سچا ایمان رکھتے تو کبھی ایسا نہ کرتے کہ اسے چھوڑ کر انسانوں کے سامنے نمایش کرنی چاہتے) ۔ اور (دیکھو!) جس کسی کا ساتھی شیطان ہوا تو کیا ہی برا یہ ساتھی ہے ۳۸ ۔

۳۶ تا ۳۸ – عموم شفقت و احسان اور اداء حقوق و فرائض کا حکم:

ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک کرو قرابت داروں کے حقوق سے غافل نہ ہو ۔ یتیموں، مسکینوں، مسافروں اور پڑوسیوں کی خبر گیری کرتے رہو ۔ پڑوسی خواہ قرابت دار ہو خواہ اجنبی ہو، ہر حال میں اچھے سلوک کا مستحق ہے ۔ اسی طرح جو لوگ تمہارے پاس بیٹھنے اٹھنے والے ہوں، نیز لونڈی غلام جو تمہارے قبضے میں ہوں، ان سب کے بھی تم پر حقوق ہیں اور ضروری ہے کہ سب کے ساتھ محبت و احسان کا سلوک کرو ۔ بخل نہ کرو ۔ خدا نے جو کچھ رزق و دولت عطا فرمائی ہے اس کے بندوں کی خدمت میں خرچ کرو ۔ جو شخص اللہ پر ایمان رکھتا ہے اس کا ہاتھ انفاق فی سبیل اللہ سے کبھی نہیں رک سکتا ۔

وَ مَاذَا عَلَيْهِمْ لَوْ اٰمَنُوْا	ان لوگوں کا کیا بگڑتا تھا
بِاللّٰهِ وَ الْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَ اَنْفَقُوْا	اگر یہ الله اور آخرت کے دن
مِمَّا رَزَقَهُمُ اللّٰهُ ؕ وَ كَانَ	پر ایمان رکھتے اور جو کچھ
اللّٰهُ بِهِمْ عَلِيْمًا ۝ ۳۹	خدا نے انہیں دے رکھا ھے

اسے (خدا کی خوشنودی کے لیے) خرچ کرتے؟ اور الله تو ان کی حالت کی پوری خبر رکھتا ھے ۳۹.

اِنَّ اللّٰهَ لَا يَظْلِمُ مِثْقَالَ	(یاد رکھو!) الله (جزاء عمل
ذَرَّةٍ ۚ وَ اِنْ تَكُ حَسَنَةً	میں) ذرہ برابر بھی کسی پر
يُّضٰعِفْهَا وَ يُؤْتِ مِنْ لَّدُنْهُ	ظلم نہیں کرتا (کہ عمل کے
اَجْرًا عَظِيْمًا ۝ ٤٠	بدلے میں کسی طرح کی کمی

ھو جائے یا کوئی بدلے سے محروم رہ جائے. اس کا قانون تو یہ ھے کہ) اگر ذرہ برابر بھی کسی نے نیکی کی ھے تو وہ اسے

= البتہ جو کچھ خرچ کرو الله کے لیے کرو، نام و نمود کے لیے نہ کرو. جو شخص نام و نمود کے لیے خرچ کرتا ھے وہ الله پر اور آخرت پر سچا ایمان نہیں رکھتا.

دو گنا کردے گا اور پھر اپنے پاس سے ایسا بدلا بھی عطا فرمائے گا جو بہت بڑا بدلا ہوگا ٤٠.

فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ بِشَهِيدٍ وَجِئْنَا بِكَ عَلَىٰ هَٰؤُلَاءِ شَهِيدًا ٤١

اور پھر (اے پیغمبر!) کیا حال ہوگا اس دن (یعنی قیامت کے دن) جب ہم ہر ایك امت سے ایك گواہ طلب کریں گے (یعنی اس کے پیغمبر کو طلب کریں گے جو اپنی امت کے اعمال و احوال پر گواہ ہوگا) اور ہم تجھے بھی ان لوگوں پر گواہی دینے کے لیے طلب کریں گے ٤١.

يَوْمَئِذٍ يَوَدُّ الَّذِينَ كَفَرُوا وَعَصَوُا الرَّسُولَ لَوْ تُسَوَّىٰ بِهِمُ الْأَرْضُ وَلَا يَكْتُمُونَ اللَّهَ حَدِيثًا ٤٢

سو اس دن ایسا ہوگا کہ جن لوگوں نے کفر کی راہ اختیار کی ہے اور رسول کے حکموں سے نا فرمان ہوگئے ہیں، وہ (حسرت و ندامت سے) تمنا کریں گے کاش (وہ دھنس جائیں اور) زمین ان کے اوپر برابر ہوجائے. اور اس دن وہ اللہ سے (اپنی) کوئی بات بھی پوشیدہ نہیں رکھ سکیں گے ٤٢.

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ وَ اَنْتُمْ
سُكٰرٰى حَتّٰى تَعْلَمُوْا
مَا تَقُوْلُوْنَ وَ لَا جُنُبًا
اِلَّا عَابِرِىْ سَبِيْلٍ حَتّٰى
تَغْتَسِلُوْا ؕ وَ اِنْ كُنْتُمْ
مَّرْضٰى اَوْ عَلٰى سَفَرٍ اَوْ جَآءَ
اَحَدٌ مِّنْكُمْ مِّنَ الْغَآئِطِ
اَوْ لٰمَسْتُمُ النِّسَآءَ فَلَمْ
تَجِدُوْا مَآءً فَتَيَمَّمُوْا
صَعِيْدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوْا
بِوُجُوْهِكُمْ وَ اَيْدِيْكُمْ ؕ
اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَفُوًّا غَفُوْرًا ۝

مسلمانو! ایسا بھی نہ کرو کہ
تم نشہ میں ہو اور نماز کا ارادہ
کرو. نماز کے لیے ضروری
ہے کہ تم ایسی حالت میں ہو کہ
جو کچھ زبان سے کہو (ٹھیک
طور پر) اسے سمجھو. اور
اسی طرح جس کو نہانے کی
حاجت ہو تو وہ بھی جب تک
نہا نہ لے نماز کا قصد نہ کرے.
ہاں، راہ چلتا مسافر ہو (تو
وہ تیمم کرکے نماز پڑھ سکتا
ہے). اور اگر تم بیمار ہو یا سفر
میں ہو، یا تم میں سے کوئی

آدمی جائے ضرور سے فارغ ہوکر آئے، یا ایسا ہوکہ تم نے عورت کو چھوا ہو (یعنی زناشوئی کی بات ہوئی ہو) اور (وضو اور غسل کے لیے) پانی نہ ملے تو اس صورت میں چاہیے پاک زمین سے کام لو۔ (طریقہ اس کا یہ ہے کہ زمین پر ہاتھ مار کر) چہرے اور ہاتھوں کا مسح کر لو۔ بلا شبہ اللہ درگذر کرنے والا اور بخش دینے والا ہے ٤٣ .

٤٣ - معاشرتی زندگی کے جو حقوق و فرائض بیان کیے گئے ہیں اگر تم چاہتے ہو کہ ان کی اخلاقی ذمہ داریوں سے عہدہ بر آ ہو تو چاہیے کہ خدا کے ذکر و عبادت سے اپنی ایمانی قوت مضبوط کرتے رہو۔ جو جماعت نماز کی حقیقت سے محروم ہوگئی یعنی عبادت کے خشوع و خضوع کا اس میں ذوق نہ ہوگا وہ کبھی عملی زندگی کی اخلاقی مشکلوں پر قابو نہیں پا سکتی .

اسلام کا جب ظہور ہوا تو عرب کے باشندے صدیوں سے شراب نوشی کے عادی ہو رہے تھے۔ مشکل تھا کہ بہ یك دفعہ باز آجاتے۔ اس لیے بتدریج ممانعت کے احکام نازل ہوتے رہے۔ بالآخر قطعی طور پر اس کا استعمال حرام کردیا گیا۔ یہاں نماز کے وقت شراب نوشی سے بچنے کا جو حکم دیا گیا ہے وہ ابتدائی عہد کا ہے، اس وقت تك شراب کی حرمت کا آخری اعلان نہیں ہوا تھا۔ =

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ اُوْتُوْا نَصِيْبًا مِّنَ الْكِتٰبِ يَشْتَرُوْنَ الضَّلٰلَةَ وَ يُرِيْدُوْنَ اَنْ تَضِلُّوا السَّبِيْلَ ؕ ۴۴

کیا تم نے ان لوگوں کی حالت نہیں دیکھی جنھیں کتاب اللہ (کے علم میں) سے ایک حصہ دیا گیا تھا؟ کس طرح وہ (ھدایت دے کر) گمراھی خرید رہے ھیں اور چاھتے ھیں تم بھی راہ سے بھٹک جاؤ ۴۴۔

= تیمم کا حکم: اگر پانی میسر نہ آئے یا بیماری مانع ھو تو وضو اور غسل کی جگہ تیمم کرلو، لیکن کسی حال میں بھی نماز ترک نہ کرو۔

۴۴ ۔ نماز کے ذکر کے بعد سلسلۂ بیان اھل کتاب کی طرف متوجہ ھوجاتا ھے اور پیروان دعوت حق پر یہ حقیقت واضح کی جاتی ھے کہ جس طرح اللہ نے تمھاری فلاح وسعادت کے لیے احکام شریعت نازل کردیے ھیں اسی طرح تم سے پہلے یہود و نصاریٰ کے لیے بھی نازل کردیے تھے۔ لیکن تم دیکھ رھے ھو کہ وہ راہ ھدایت سے منحرف ھوگئے۔ پس چاھیے کہ ان کی حالت سے عبرت پکڑو اور اخلاص و صداقت کے ساتھ احکام الٰہی پر کار بند ھو۔

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِاَعْدَآئِكُمْ ؕ
وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَلِيًّا ۙ
وَّكَفٰى بِاللّٰهِ نَصِيْرًا ۝٤٥
مِنَ الَّذِيْنَ هَادُوْا يُحَرِّفُوْنَ
الْكَلِمَ عَنْ مَّوَاضِعِهٖ
وَيَقُوْلُوْنَ سَمِعْنَا وَعَصَيْنَا
وَاسْمَعْ غَيْرَ مُسْمَعٍ وَّرَاعِنَا
لَيًّا ۢ بِاَلْسِنَتِهِمْ وَطَعْنًا
فِى الدِّيْنِ ؕ وَلَوْ اَنَّهُمْ
قَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا
وَاسْمَعْ وَانْظُرْنَا لَكَانَ
خَيْرًا لَّهُمْ وَاَقْوَمَ ۙ وَلٰكِنْ
لَّعَنَهُمُ اللّٰهُ بِكُفْرِهِمْ فَلَا

اور اللہ تمہارے دشمنوں کو
اچھی طرح جانتا ہے۔ (تمہارے
لیے) اللہ کی دوستی اور اس
کی مددگاری کافی ہے ٤٥ .
(اے پیغمبر!) یہودیوں میں
کچھ لوگ ایسے ہیں۔ (جن کا
شیوہ ہے) کہ لفظوں کو
ان کی اصلی جگہ سے پھیر دیا
کرتے ہیں اور (جب تم سے
ملتے ہیں تو) اس خیال سے
کہ دین حق کے خلاف طعن
و تشنیع کریں، زبان مروڑ
مروڑ کر لفظوں کو بگاڑ دیتے

يُؤْمِنُوْنَ اِلَّا قَلِيْلًا ۝٤٦ هیں . (چنانچہ) کہتے ہیں

" سمعنا و عصینا " اور " اسمع غیر مسمع " اور " راعنا " (٢٠٤)
اگر یہ لوگ (راست بازی سے محروم نہ ہوتے اور ان شرارت آمیز لفظوں کی جگہ) " سمعنا و اطعنا " اور " اسمع " اور " انظرنا " کہتے تو یہ ان کے حق میں بہتر تھا اور درستگی کی بات تھی . لیکن حقیقت یہ ہے کہ ان کے کفر کی وجہ سے ان پر اللہ کی پھٹکار پڑ چکی ، پس ایک چھوٹے گروہ کے سوا اور سب ایمان سے محروم ہیں ٤٦ .

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ اٰمِنُوْا بِمَا نَزَّلْنَا مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ نَّطْمِسَ وُجُوْهًا فَنَرُدَّهَا عَلٰۤى اَدْبَارِهَاۤ اَوْ نَلْعَنَهُمْ كَمَا لَعَنَّاۤ اَصْحٰبَ السَّبْتِ ؕ وَكَانَ اَمْرُ اللّٰهِ مَفْعُوْلًا ۝٤٧

اے وہ لوگو کہ تمہیں کتاب دی گئی تھی جو کتاب ہم نے (پیغمبر اسلام) پر نازل کی ہے اور جو اس کتاب کی تصدیق کرتی ہوئی آئی ہے جو تمہارے ہاتھوں میں موجود ہے ، اس پر ایمان لاؤ (اور انکار حق کے

شیوے سے باز آجاؤ) . اس وقت سے پہلے ایمان لے آؤ جب ایسا ہوکہ ہم لوگوں کے چہرے مسخ کر کے پیٹھ پیچھے الٹادیں (یعنی انہیں ذلیل و خوار کردیں) یا ایسا ہوکہ جس طرح "سبت" (۲۰۰) والوں پر ہماری پھٹکار پڑی تھی اسی طرح ان پر بھی پھٹکار پڑے . اور (یاد رکھو!) خدا نے جو کچھ فیصلہ کر دیا ہے (یعنی قانون ٹھیرا دیا ہے) وہ ضرور ہوکر رہے گا ۴۷ .

اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَ يَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ ۚ وَمَنْ

اللہ یہ بات کبھی بخشنے والا نہیں۔ کہ اس کے ساتھ کسی دوسری ہستی کو شریک ٹھیرایا

---

۴۶ و ۴۷ - یہود مدینہ کی یہ شقاوت کہ جب پیغمبر اسلام اور مسلمانوں سے ملتے تو ذو معنی اور مشتبہ الفاظ کہہ کر دل کا بخار نکالتے .

ضمناً مدینہ کے یہودیوں کو انذار کہ اگر دین حق کی مقاومت سے باز نہ آئے تو وہ وقت دور نہیں ہے کہ دعوت حق کی فتح مندی ان کی ذلت و خواری کا آخری فیصلہ کردے گی . دنیا نے دیکھ لیا کہ یہ اعلان حرف بہ حرف پورا ہوا .

يُشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدِ افْتَرٰى إِثْمًا عَظِيْمًا ۝٤٨

جائے (جس طرح یہود و نصاریٰ نے اپنے احبار اور رهبان کو خدا کے ساتھ شریك ٹھیرالیا ھے) . ھاں ، اس کے سوا اور جتنے گناہ ھیں وہ چاھے تو بخش دے . اور (دیکھو!) جو کوئی اللہ کے ساتھ کسی کو شریك ٹھیراتا ھے تو یقینا وہ بہت بڑا گناہ کرتا ھوا (خدا پر) افترا پردازی کرتا ھے ٤٨ .

---

٤٨ - سورۂ آل عمران میں یہود و نصاریٰ کی سب سے بڑی گمراھی یہ بتائی تھی کہ انھوں نے اپنے مذھبی پیشواؤں کو ایسا مقدس اور با اختیار سمجھ رکھا ھے گویا وہ خدا کی خدائی میں شریك ھیں (٦٤ ، ٧٩). خدا کی خدائی میں شریك سمجھنے سے مقصود وہ اعتقاد ھے جو یہودیوں میں اپنے فقیھوں کی نسبت اور عیسائیوں میں پوپ اور پادریوں کی نسبت پیدا ھوگیا تھا یا جو کچھ وہ اپنے راھبوں اور فقیروں کی نسبت اعتقاد رکھتے تھے .

اس گمراھی کا نتیجہ یہ تھا کہ ھدایت کا سر رشتہ کتاب الٰہی کی جگہ چند انسانوں کے ھاتھ آ گیا تھا . وہ لوگوں کو اندھا بہرا بنا کر جس طرح چاھتے تھے اپنی نفسانی غرضوں کے لیے استعمال کرتے تھے . لوگوں نے اپنی سمجھ بوجھ سے کام لینا چھوڑ دیا تھا . توھم پرستی و جہالت میں =

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ يُزَكُّوْنَ اَنْفُسَهُمْ ؕ بَلِ اللّٰهُ يُزَكِّيْ مَنْ يَّشَآءُ وَلَا يُظْلَمُوْنَ فَتِيْلًا ۝ ٤٩

(اے پیغمبر!) کیا تم نے ان لوگوں کی حالت پر نظر نہیں کی جو اپنی پاکی کا گھمنڈ رکھتے ہیں؟ (یعنی اپنے اهل کتاب ہونے کا بڑا گھمنڈ رکھتے ہیں اور کہتے ہیں آخرت کی نجات تو صرف ہمارے لیے ہے) حالانکہ (اپنے منہ پاك بننے سے کوئی پاك نہیں ہو جاتا) یہ اللہ کے ہاتھ ہے کہ جسے چاہے (برائیوں سے) پاك و صاف کرے اور (اس کا قانون تو یہ ہے کہ جزاء عمل میں) رائی برابر بھی کسی پر ظلم نہیں ہو گا ٤٩.

= غرق ہو گئے تھے اور انسان کی عقلی ترقی و روشی کی تمام راہیں بند ہو گئی تھیں.

قرآن نے اس گم راہی کو شرك قرار دیا ہے. وہ یہودیوں سے کہتا ہے کہ سارے گناہ بخش دیے جاسکتے ہیں مگر اس کے لیے بخشایش نہیں، کیوں کہ یہ گم راہی شریعت کے تمام مقاصد درہم برہم کردیتی ہے اور انسان کی ہدایت کا مرکز اپنی جگہ سے ہل جاتا ہے.

٤٩ - یہودیوں کی سب سے بڑی گم راہی مذہبی =

اُنْظُرْ كَيْفَ يَفْتَرُوْنَ دیکھو! یہ لوگ کس طرح

عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ ؕ وَكَفٰى اللہ پر صریح بہتان باندھ رہے

بِهٖٓ اِثْمًا مُّبِيْنًا ع ٥٠ ہیں! (اس کا قانون تو یہ ہے

٧
ع
٤

کہ پاکی و نجات کا دار و مدار ایمان و عمل پر ہے اور یہ کہتے ہیں یہودیت کی گروہ بندی پر ہے). ان کی آشکارا گناہ گاری کے لیے یہی ایك بات بس کرتی ہے ٥٠ .

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ اُوْتُوْا (اے پیغمبر!) کیا تم ان

نَصِيْبًا مِّنَ الْكِتٰبِ يُؤْمِنُوْنَ لوگوں کا حال نہیں دیکھتے

بِالْجِبْتِ وَالطَّاغُوْتِ وَيَقُوْلُوْنَ جنھیں کتاب اللہ (کے علم میں)

= گروہ بندی کا گھمنڈ ہے. وہ ایمان و عمل کی روح سے محروم ہوچکے ہیں، لیکن پھر بھی اپنے اہل کتاب اور بنی اسرائیل ہونے پر نازاں ہیں. وہ کہتے ہیں "ہم خدا کی چہیتی قوم ہیں اور آخرت کی نجات ہمارے لیے لکھ دی گئی ہے". جب کبھی کوئی جماعت دین کے سچے علم و عمل سے محروم ہوجاتی ہے تو ایسے ہی غرور باطل میں مبتلا ہوجاتی ہے.

لِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا هٰٓؤُلَآءِ اَهْدٰى سے ایك حصہ دیا گیا تھا.

مِنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا سَبِيْلًا ۝ (كس طرح) وہ بتوں کی

شریر قوتوں کے معتقد ھو گئے ھیں اور کافروں کی نسبت (یعنی

مشرکین عرب کی نسبت) کہتے ھیں '' مسلمانوں سے تو کہیں

زیادہ یہی لوگ سیدھے رستے پر ھیں '' ٥١ .

اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ ۚ (یقین کرو !) یہی لوگ ھیں

وَمَنْ يَّلْعَنِ اللّٰهُ فَلَنْ جن پر خدا کی پھٹکار پڑی اور

---

٥١ ـ جب ایك جماعت میں اتباع حق کی جگہ جتھابندی اور گروہ بندی کی روح پیدا ھوجاتی ھے تو پھر حق و باطل کا امتیاز باقی نہیں رھتا . وہ چاھتی ھے جس طرح بھی بنے اپنی بات بنالی جائے اور مخالف گروہ کو زك دے دی جائے اگر ایسا کرنے میں اسے خود اصولوں اور عقیدوں کے خلاف بھی جانا پڑے تو بلا تامل چلی جاتی ھے .

یہی حال مدینے کے یہودیوں کا تھا . وہ ھمیشہ بت پرستی کے مخالف رھے اور بت پرستوں کی تحقیر و تذلیل کرتے رھے . لیکن اب مسلمانوں کی ضد میں آکر بت پرستوں کی تعریف کرتے اور کہتے '' ان مسلمانوں سے تو مشرکوں ھی کا طور طریقہ زیادہ قرین صواب ھے ''.

تَجِدَ لَهُ نَصِيراً ۝ ٥٢ اَمْ لَهُمْ نَصِيبٌ مِنَ الْمُلْكِ فَاِذًا لَّا يُؤْتُونَ النَّاسَ نَقِيراً ۝ ٥٣

جس کسی پر اس کی پھٹکار پڑی تو ممکن نہیں تم کسی کو اس کا مددگار پاؤ ٥٢ . پھر (یہ لوگ جو پیروان حق کی دشمنی میں اس قدر کھوئے گئے ہیں تو) کیا یہ بات ہے کہ ان کے قبضے میں بادشاہت کا کوئی حصہ آ گیا ہے اور اس لیے نہیں چاہتے کہ لوگوں کو رائی برابر بھی (اس میں سے) کچھ مل جائے؟ ٥٣ .

اَمْ يَحْسُدُونَ النَّاسَ عَلٰى مَآ اٰتٰهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ۚ فَقَدْ اٰتَيْنَآ اٰلَ اِبْرٰهِيمَ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَاٰتَيْنٰهُمْ مُّلْكًا عَظِيمًا ۝ ٥٤

یا پھر خدا نے اپنے فضل سے لوگوں کو جو کچھ عطا فرمایا ہے اس کا انہیں حسد ہے (اور نہیں چاہتے کہ جس نعمت سے خود محروم ہو چکے ہیں وہ دوسروں کے حصے میں آئے . اگر یہی بات ہے) تو (انہیں اس بات سے بے خبر نہیں ہونا چاہیے کہ) ہم نے خاندان ابراہیم کو کتاب اور حکمت دی تھی اور ساتھ ہی بڑی بھاری سلطنت بھی عطا فرمائی تھی ٥٤ .

فَمِنْهُمْ مَّنْ اٰمَنَ بِهٖ وَمِنْهُمْ مَّنْ صَدَّ عَنْهُ ؕ وَكَفٰى بِجَهَنَّمَ سَعِيْرًا ۝٥٥

پھر ان میں سے کوئی تو ایسا ہوا جس نے اس بات پر یقین کیا، کوئی ایسا ہوا جس نے روگردانی کی۔ اور (جس نے روگردانی کی تو اس کے لیے) دھکتی ہوئی دوزخ کی آگ بس کرتی ہے ۵۵۔

اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِنَا سَوْفَ نُصْلِيْهِمْ نَارًا ؕ كُلَّمَا نَضِجَتْ جُلُوْدُهُمْ بَدَّلْنٰهُمْ جُلُوْدًا غَيْرَهَا لِيَذُوْقُوا الْعَذَابَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ۝٥٦

(یاد رکھو!) جن لوگوں نے ہماری آیتوں کے ساتھ کفر کیا (یعنی انہیں جھٹلایا اور سرکشی و شرارت سے مقابلہ کیا) تو قریب ہے کہ (قیامت کے دن) ہم انہیں آتش دوزخ میں جھونک دیں۔ جب کبھی ایسا ہوگا کہ ان کی کھال (آگ کی گرمی سے) پک جائے گی (یعنی جل جائے گی) تو ہم پچھلی کھال کی جگہ دوسری کھال پیدا کر دیں گے تاکہ (۲۰۶) عذاب کا مزہ (اچھی طرح) چکھ لیں۔ بلا شبہ اللہ سب پر غالب ہے اور جو کچھ کرتا ہے حکمت کے ساتھ کرتا ہے ۵۶۔

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا	اور جو لوگ (ہماری آیتوں
الصّٰلِحٰتِ سَنُدْخِلُهُمْ جَنّٰتٍ	پر) ایمان لائے اور ان کے کام
تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ	بھی اچھے ہوئے تو ہم انہیں
خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ؕ لَهُمْ	(راحت و سرور کے) ایسے
فِيْهَآ اَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ ؗ	باغوں میں داخل کردیں کے جن
وَّنُدْخِلُهُمْ ظِلًّا ظَلِيْلًا ۵۷	کے نیچے نہریں بہ رہی ہوں گی

(اور اس لیے ان کی سرسبزی و شادابی کبھی ختم ہونے والی نہیں) ۔ وہ ان باغوں میں ہمیشہ رہیں گے ۔ ان کی رفاقت کے لیے نیک و پارسا بیویاں ہوں گی ۔ نیز ہم انہیں (اپنی رحمت کے) بڑے اچھے سایے میں جگہ دیں گے ۵۷ ۔

اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُكُمْ اَنْ	(مسلمانو !) خدا تمہیں حکم دیتا
تُؤَدُّوا الْاَمٰنٰتِ اِلٰۤى اَهْلِهَا ۙ	ہے کہ جو جس کی امانت ہو
وَاِذَا حَكَمْتُمْ بَيْنَ النَّاسِ	وہ اس کے حوالے کردیا کرو ۔
اَنْ تَحْكُمُوْا بِالْعَدْلِ ؕ	(ایسا نہ کرو کہ کسی حق دار
اِنَّ اللّٰهَ نِعِمَّا يَعِظُكُمْ	اور اہل حق سے انکار کرو) ۔

بِهٖ ۚ إِنَّ اللّٰهَ كَانَ سَمِيْعًا ۢ بَصِيْرًا ۵۸

اور جب لوگوں کے درمیان فیصلہ کرو تو چاھیے کہ انصاف کے ساتھ کرو . کیا ھی اچھی بات ھے جس کی خدا تمھیں نصیحت کرتا ھے (۲۰۷) . بلا شبہ وہ سب کچھ سننے والا اور سب کچھ دیکھنے والا ھے ۵۸ .

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِي الْاَمْرِ مِنْكُمْ ۚ فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِيْ شَيْءٍ فَرُدُّوْهُ اِلَى اللّٰهِ وَالرَّسُوْلِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ۚ ذٰلِكَ خَيْرٌ وَّاَحْسَنُ تَاْوِيْلًا ۵۹ ع ۸

مسلمانو! الله کی اطاعت کرو، الله کے رسول کی اطاعت کرو اور ان لوگوں کی اطاعت کرو جو تم میں حکم اور اختیار رکھتے ھوں . پھر اگر ایسا ھو کہ کسی معاملے میں باھم جھگڑ پڑو (یعنی اختلاف ونزاع پیدا ھو جائے) تو چاھیے کہ الله اور اس کے رسول کی طرف رجوع کرو (اور جو کچھ وھاں سے فیصلہ ملے اسے تسلیم کر لو) . اگر تم الله پر اور آخرت

کے دن پر ایمان رکھتے ہو (تو تمھارے لیے راہ عمل یہی ہے) .
اسی میں تمھارے لیے بہتری ہے اور اسی میں انجام کار کی
خوبی ہے (۲۰۸) ۵۹ .

۵۸ و ۵۹ ـ اهل کتاب کی گمراهیوں کے ذکر کے بعد
مسلمانوں سے خطاب اور قیام عدل ، اداء امانت اور رفع
نزاع کے اصول و مہمات :

۱ ـ اجتماعی زندگی کے نظم و فلاح کے لیے اصل اصول
یہ ہے کہ جو جس بات کا حق دار ہو اس کے حق کا
اعتراف کرو اور جو چیز جسے ملنی چاهیے وہ اس کے
حوالے کردو . وارث کا حق ہو ، یتیم کا مال ہو ، قرض دار
کا قرض ہو ، امانت رکھنے والے کی امانت ہو ، اهلیت
رکھنے والے کے لیے منصب اور عہدہ ہو ، کوئی چیز ہو
اور کوئی صورت ہو ، لیکن جو جس کا حق ہے اور جو
جس کا اهل ہے وہ اسے ملنا چاهیے .

۲ ـ جب لوگوں کے درمیان فیصلہ کرو تو عدل و انصاف
کے ساتھ کرو . کسی حالت اور کسی صورت میں بھی
یہ جائز نہیں ہو سکتا کہ فیصلہ انصاف کے خلاف کیا جائے .

۳ ـ مسلمانوں کے لیے اصل دین یہ ہے کہ اللہ کی
اطاعت کریں ، اللہ کے رسول کی اطاعت کریں اور جو
لوگ ان میں سے صاحب حکم و اختیار ہوں ان کی =

أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ يَزْعُمُونَ أَنَّهُمْ آمَنُوا بِمَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ وَمَا أُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ يُرِيدُونَ أَنْ يَتَحَاكَمُوا إِلَى الطَّاغُوتِ وَقَدْ أُمِرُوا أَنْ يَكْفُرُوا بِهِ وَيُرِيدُ

(اے پیغمبر!) کیا تم نے ان لوگوں کی حالت پر نظر نہیں کی (یعنی منافقوں کی حالت پر). ان کا دعوی یہ ہے کہ جو کچھ تم پر نازل ہوا ہے اور جو کچھ تم سے پہلے نازل ہوچکا ہے

= اطاعت کریں. پھر اگر ایسا ہو کہ کسی معاملے میں نزاع پیدا ہوجائے تو چاہیے کہ اللہ اور اس کے رسول کے احکام کی طرف رجوع کریں اور جو فیصلہ ملے اس کے آگے سر تسلیم خم کردیں.

اس حکم سے معلوم ہوا کہ مسلمانوں کو اپنے تمام مذہبی اختلافات کے لیے قرآن و سنت کی طرف رجوع ہونا چاہیے. نہ کہ انسانوں کے اقوال و آراء کی طرف.

اگر مسلمانوں نے اس حکم قرآنی پر عمل کیا ہوتا تو مذہبی اختلاف و تفرقہ سے محفوظ رہتے اور ان کی ایک جماعت بہت سی جماعتوں اور مذہبوں میں متفرق نہ ہوجاتی. تشریح اس مقام کی آئندہ سورتوں میں آئے گی.

الشَّيْطٰنُ اَنْ يُّضِلَّهُمْ ضَلٰلًاۢ بَعِيْدًا ۝ ٦٠

وہ اس پر ایمان رکھتے ہیں۔ لیکن (عمل کا حال یہ ہے کہ) چاہتے ہیں اپنے جھگڑے نمٹانے ایک سرکش اور شریر (انسان) کے آگے لے جائیں، حالانکہ انہیں حکم دیا جا چکا ہے کہ اس سے انکار کریں (اور صرف اللہ اور اس کے رسول ہی کی پیروی کریں)۔ اصل یہ ہے کہ شیطان چاہتا ہے انہیں اس طرح گمراہ کردے کہ سیدھی راہ سے بہت دور جا پڑیں ٦٠۔

وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا اِلٰى مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَاِلَى الرَّسُوْلِ رَاَيْتَ الْمُنٰفِقِيْنَ يَصُدُّوْنَ عَنْكَ صُدُوْدًا ۝ ٦١

اور (اے پیغمبر!) جب ان لوگوں کو اللہ کے حکم کی طرف جو اس نے نازل کیا ہے اور رسول کی طرف (جس کی اطاعت کا حکم دیا گیا ہے) بلایا جاتا ہے تو تم منافقوں کو دیکھتے ہو کہ تم سے روگردانی کرتے ہیں اور ان کے قدم ٹھٹک کر رہ جاتے ہیں ٦١۔

فَكَيْفَ اِذَآ اَصَابَتْهُمْ مُّصِيْبَةٌۢ بِمَا قَدَّمَتْ

پھر اگر ایسا ہو کہ ان کے اپنے ہی کرتوتوں کی وجہ سے

أَيْدِيهِمْ ثُمَّ جَآءُوكَ يَحْلِفُونَ ۖ بِاللَّهِ إِنْ أَرَدْنَآ إِلَّآ إِحْسَانًا وَتَوْفِيقًا ۔٦٢

ان پر کوئی مصیبت آپڑے تو اس وقت ان لوگوں کا کیا حال ہوگا؟ اس وقت یہ تمہارے پاس آکر خدا کے نام کی قسمیں کھائیں اور کہیں (" ہمیں آپ کا فیصلہ ماننے سے کبھی انکار نہیں) ہم نے جو کچھ کیا تھا تو اس سے مقصود صرف بھلائی تھی اور یہ کہ (آپس میں) میل ملاپ رہے "٦٢ .

---

٦١ و ٦٢ - منافق زبان سے تو ایمان کا دعویٰ کرتے، لیکن عمل کا حال یہ تھا کہ اپنے جھگڑے قضیے چکانے کے لیے مخالفین اسلام کے سامنے لے جاتے تھے اور اللہ اور اس کے رسول کے فیصلوں پر مخالفین اسلام کے فیصلوں کو ترجیح دیتے تھے. پھر جب کبھی ایسا ہوتا کہ ان کی یہ دو رنگی پکڑی جاتی تو پیغمبر اسلام کی خدمت میں حاضر ہوکر جھوٹی قسمیں کھاتے اور کہتے " ہم تو آپ ہی کے حکم پر چلنے والے ہیں. محض اس خیال سے کہ کسی نہ کسی طرح معاملہ سلجھ جائے اور مخالفین اسلام کی بھی دل جوئی ہوجائے، ان لوگوں کے پاس چلے گئے تھے". =

أُولٰٓئِكَ الَّذِينَ يَعْلَمُ اللّٰهُ مَا فِي قُلُوبِهِمْ ق فَأَعْرِضْ عَنْهُمْ وَعِظْهُمْ وَقُلْ لَّهُمْ فِيٓ أَنْفُسِهِمْ قَوْلًا بَلِيغًا ۝ ٦٣

(اے پیغمبر !) یہ وہ لوگ ھیں که الله هی جانتا ھے ان کے داوں میں کیا کچھ چھپا ھوا ھے . پس چاھیے که ان کے پیچھے نه پڑو اور (ان کی ایمان فراموشیوں پر) انھیں پند و نصیحت کرتے رھو. تم انھیں (پند و نصیحت کی) ایسی باتیں کہو که ان کے دلوں میں اتر جائیں ٦٣ .

وَمَآ أَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُولٍ إِلَّا لِيُطَاعَ بِإِذْنِ اللّٰهِ ط

اور (اے پیغمبر ! ان لوگوں کو جو تمھاری اطاعت کا حکم

= یہاں ان لوگوں کی اسی منافقانه روش کا ذکر کیا گیا ھے اور صاف صاف کہه دیا ھے که جو شخص الله کے رسول کے حکم اور فیصلے پر یقین نہیں رکھتا وہ کبھی سچا مومن نہیں ھوسکتا . یقین کے لیے صرف یہی کافی نہیں که حکم مان لیا جائے، بلکه "لا یجدوا فی انفسھم حرجا مما قضیت" ایسی حالت پیدا ھوجائے که حکم رسول کے خلاف دل میں کوئی تنگی اور خلش بھی محسوس نه ھو .

وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا ۞ ٦٤

دیا گیا ہے تو یہ کوئی نئی بات نہیں ہے جو انہیں کے ساتھ ہوئی ہو) ہم نے جس کسی کو بھی منصب رسالت دے کر دنیا میں کھڑا کیا تو اسی لیے کیا کہ ہمارے حکم سے اس کی اطاعت کی جائے۔ اور جب ان لوگوں نے (تمہاری نافرمانی کرکے) اپنے ہاتھوں اپنا نقصان کر لیا تھا تو اگر اسی وقت تمہارے پاس حاضر ہو جاتے اور خدا سے (اپنی نافرمانی کی) معافی مانگتے۔ نیز خدا کا رسول بھی ان کی بخشش کے لیے دعا کرتا تو یہ لوگ دیکھ لیتے کہ خدا بڑا ہی توبہ قبول کرنے والا اور (ہر حال میں) رحمت رکھنے والا ہے ٦٤۔

فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُ

پس (دیکھو!) تمہارا پروردگار اس بات پر گواہ ہے کہ یہ لوگ کبھی مومن نہیں ہو سکتے

جب تك ایسا نه کریں که اپنے فِیْٓ اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا

تمام جھگڑوں قضیوں میں تمهیں قَضَیْتَ وَیُسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا ۶۵

اپنا حاکم بنائیں اور پھر (صرف اتنا هی نهیں ، بلکه) ان کے دلوں
کی بھی حالت ایسی هو جائے که جو کچھ تم فیصله کردو اس کے
خلاف اپنے اندر کسی طرح کی کھٹك محسوس نه کریں اور وه جو
کسی بات کو پوری پوری طرح مان لینا هوتا هے تو ٹھیك اسی
طرح مان لیں ۶۵ .

اور (دیکھو!) اگر هم انهیں وَلَوْ اَنَّا كَتَبْنَا عَلَیْهِمْ

حکم دیتے که اپنے آپ کو اَنِ اقْتُلُوْٓا اَنْفُسَكُمْ

قتل کرو (یعنی لڑائی میں لڑتے اَوِ اخْرُجُوْا مِنْ دِیَارِكُمْ

لڑتے جان دے دو) یا حکم دیتے مَّا فَعَلُوْهُ اِلَّا قَلِیْلٌ مِّنْهُمْ

که اپنے گھروں سے (هجرت وَلَوْ اَنَّهُمْ فَعَلُوْا مَا

کرکے) نکل کھڑے هو تو یُوْعَظُوْنَ بِهٖ لَكَانَ خَیْرًا

(ان کا کیا حال هوتا؟ یه هوتا لَّهُمْ وَاَشَدَّ تَثْبِیْتًا ۶۶

که) چند آدمیوں کے سوا کوئی بھی اس کی تعمیل نه کرتا ،
حالانکه جس بات کی انهیں نصیحت کی جاتی هے اگر یه اس پر

عمل کرتے تو ان کے لیے بہتری بھی تھی اور (راہ حق میں) پوری طرح جمے بھی رہتے ٦٦.

وَ اِذًا لَّاٰتَیْنٰهُمْ مِّنْ لَّدُنَّآ اَجْرًا عَظِیْمًا ۙ٦٧ وَ لَهَدَیْنٰهُمْ صِرَاطًا مُّسْتَقِیْمًا ۞٦٨ وَ مَنْ یُّطِعِ اللّٰهَ وَ الرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِیْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَیْهِمْ مِّنَ النَّبِیّٖنَ وَ الصِّدِّیْقِیْنَ وَ الشُّهَدَآءِ وَ الصّٰلِحِیْنَ ۚ وَ حَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِیْقًا ؕ٦٩

اور (اگر یہ راہ حق میں پوری طرح جمے رہتے تو) اس صورت میں ضروری تھا کہ (اس کے نتائج بھی ان کے حصے میں آتے) ہم اپنی جانب سے انھیں ایسا اجر عطا فرماتے جو بہت بڑا اجر ہوتا ٦٧. اور ایسی راہ لگا دیتے جو (کامیابی وسعادت کی) سیدھی راہ ہوتی ٦٨

اور جس کسی نے اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کی تو بلا شبہ وہ ان لوگوں کا ساتھی ہوا جن پر خدا نے انعام کیا ہے اور وہ نبی ہیں، صدیق ہیں، شہید ہیں اور (تمام) نیک اور راست باز انسان ہیں. اور (جس کسی کے ساتھی ایسے لوگ ہوں تو) ایسے ساتھی کیا ہی اچھے ساتھی ہیں ٦٩.

ذٰلِكَ الْفَضْلُ مِنَ اللّٰهِ ۚ یه بخشش و کرم الله کی طرف
وَ كَفٰى بِاللّٰهِ عَلِيْمًا ۞ ع ٧٠ سے ھے اور (انسان کا حال
جاننے کے لیے) الله کا علم کفایت کرتا ھے ٧٠.

٦٩ و ٧٠ – انعام یافته گروہ چار ھیں : انبیاء، صدیقین، شہداء، صالحین.

انبیاء سے مقصود خدا کی سچائی کے وہ تمام پیغام بر ھیں جو مختلف عہدوں اور مختلف قوموں میں پیدا ھوے اور جنھوں نے نوع انسانی کو خدا پرستی اور نیك عملی کی راہ دکھائی.

صدیق اسے کہتے ھیں جس میں سچائی کی روح غالب ھو یعنی ایسا انسان جو سچائی سے فطری مناسبت رکھتا ھو اور اسے دیکھتے ھی پہچان لیتا اور قبول کرلیتا ھے.

شہید کے معنی ھیں گواھی دینے والا یعنی ایسا انسان جو اپنے قول و عمل سے سچائی کا اعلان کرنے والا ھو اور دنیا میں اس کے لیے شہادت و حجت قائم کردے.

صالحین سے مقصود وہ تمام انسان ھیں جو اپنے اعتقاد وعمل میں نیك اور راست باز ھوں.

سورہ فاتحه میں " صراط الذین انعمت علیھم " سے مقصود انھیں گروھوں کی راہ ھے.

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا	مسلمانو ! اپنی حفاظت اور تیاری
خُذُوْا حِذْرَكُمْ فَانْفِرُوْا	میں لگے رہو ۔ پھر (جب
ثُبَاتٍ اَوِ انْفِرُوْا جَمِيْعًا ۷۱	وقت آ جائے تو دشمنوں کے)

مقابلے میں نکلو ، الگ الگ گروہوں میں ہوکر یا اکٹھے ہوکر (جیسی کچھ مصلحت ہو) ۷۱ ۔

وَاِنَّ مِنْكُمْ لَمَنْ	اور (دیکھو !) تم میں کوئی
لَّيُبَطِّئَنَّ ۚ فَاِنْ اَصَابَتْكُمْ	کوئی آدمی ایسا بھی ہے کہ
مُّصِيْبَةٌ قَالَ قَدْ اَنْعَمَ اللّٰهُ	(اگر جنگ کی پکار ہو جائے
عَلَيَّ اِذْ لَمْ اَكُنْ مَّعَهُمْ	تو) وہ ضرور قدم پیچھے
شَهِيْدًا ۷۲ وَلَئِنْ اَصَابَكُمْ	ہٹائے ۔ اگر (لڑائی میں) تم پر
فَضْلٌ مِّنَ اللّٰهِ لَيَقُوْلَنَّ	کوئی مصیبت آ پڑے تو (خوش
كَاَنْ لَّمْ تَكُنْۢ بَيْنَكُمْ	ہو اور) کہے " خدا نے مجھ
وَبَيْنَهٗ مَوَدَّةٌ يّٰلَيْتَنِيْ	پر بڑا ہی احسان کیا کہ ان
كُنْتُ مَعَهُمْ فَاَفُوْزَ	لوگوں کے ساتھ نہ تھا " ۷۲ ۔
فَوْزًا عَظِيْمًا ۷۳	اور اگر تم پر خدا کا فضل

و کرم ھو تو (رشك و حسد سے جل مرے اور) بے اختیار بول اٹھے ، گویا تم میں اور اس میں محبت کا کوئی رشتہ تھا ھی نہیں ، کہ " اے کاش ! میں ان لوگوں کے ساتھ ھوتا کہ بہت کچھ کام یابی حاصل کر لیتا " ٧٣ .

---

٧٢ و ٧٣ - یہاں سے منافقوں کی ان نافرمانیوں کا ذکر شروع ھو جاتا ھے جو جنگ کے معاملے سے تعلق رکھتی ھیں :

ھر جماعت میں کچھ لوگ ایمان و یقین سے محروم اور عزم و ھمت سے تہی دست ھوتے ھیں . وہ جب دیکھتے ھیں کہ عزم و ھمت کا کوئی قدم اٹھایا جا رھا ھے تو اپنی کم زوری سے خود بھی باز رھتے ھیں اور چاھتے ھیں دوسروں کو بھی باز رکھیں . پھر جب جماعت قدم اٹھا دیتی ھے تو الگ تھلگ رہ کر غیروں کی طرح تماشا دیکھتے ھیں . اگر کوئی حادثہ پیش آ گیا تو خوش ھوتے ھیں اور کہتے ھیں " اچھا ھوا ھم ان لوگوں کے ساتھ شریك نہ ھوے ". اگر کام یابی ھوتی ھے تو رشك و حسد سے جل مرتے ھیں اور کہنے لگتے ھیں " کاش ھم نے بھی ساتھ دیا ھوتا تو آج کام یابی میں ھمارا حصہ ھوتا ". گویا ان کی شخصیت جماعت کی ھستی سے بالکل الگ ھے . نہ تو اس کا نقصان ان کا نقصان ھے ، نہ اس کی کام یابی ان کی کام یابی . =

فَلْيُقَاتِلْ فِيْ سَبِيْلِ اللهِ الَّذِيْنَ يَشْرُوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا بِالْاٰخِرَةِ ؕ وَمَنْ يُّقَاتِلْ فِيْ سَبِيْلِ اللهِ فَيُقْتَلْ اَوْ يَغْلِبْ فَسَوْفَ نُؤْتِيْهِ اَجْرًا عَظِيْمًا ۝ ٧٤

سو (دیکھو!) جو لوگ آخرت کے بدلے دنیا کی زندگی (اللہ کے ہاتھ) فروخت کر چکے ہیں، انہیں چاہیے (ایسے لوگوں کی چال نہ چلیں اور) اللہ کی راہ میں جنگ کریں۔ اور جو کوئی اللہ کی راہ میں جنگ کرتا ہے تو خواہ قتل ہوجائے، خواہ غالب آئے (ہر حال میں) ہم اسے بہت بڑا اجر عطا فرمائیں گے ٧٤۔

وَمَا لَكُمْ لَا تُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللهِ وَالْمُسْتَضْعَفِيْنَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَآءِ

اور (مسلمانو!) تمہیں کیا ہوگیا ہے کہ اللہ کی راہ میں جنگ نہیں کرتے؟ حالانکہ

= اسلام کے ابتدائی عہد میں بھی ایسے لوگ موجود تھے۔ قرآن ان کے اعمال بیان کرتا اور انہیں مومن کی جگہ منافق قرار دیتا ہے۔

وَالْوِلْدَانِ الَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اَخْرِجْنَا مِنْ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ الظَّالِمِ اَهْلُهَا ۚ وَاجْعَلْ لَّنَا مِنْ لَّدُنْكَ وَلِيًّا ۚ لا وَّاجْعَلْ لَّنَا مِنْ لَّدُنْكَ نَصِيْرًا ۚ ٧٥

کتنے هی بے بس مرد هیں ، کتنی هی عورتیں هیں ، کتنے هی بچے هیں جو (ظالموں کے ظلم سے عاجز آکر) فریاد کر رهے هیں " خدایا ! همیں اس بستی سے جہاں کے باشندوں نے ظلم پر کمر باندھ لی هے نجات دلا (یعنی مکه سے نجات دلا) اور اپنی طرف سے کسی کو همارا کارساز بنادے ور کسی کو مددگاری کے لیے کھڑا کردے " ٧٥ .

٧٥ – یہاں یه حقیقت بھی واضح کردی که قرآن نے جنگ کا حکم اس لیے نہیں دیا هے که مسلمان دوسروں پر چڑھ دوڑیں ، بلکه اس لیے که مظلوموں اور بے کسوں کی حمایت کریں اور انہیں ظالموں کے پنجے سے نجات دلائیں . اسی لیے وہ بار بار کہتا هے " الله کی راہ میں لڑو " یعنی اپنی نفسانی خواهشوں کے لیے نہیں بلکه الله کے عدل و انصاف کے قیام کے لیے لڑو

اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يُقَاتِلُوْنَ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۚ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا يُقَاتِلُوْنَ فِىْ سَبِيْلِ الطَّاغُوْتِ فَقَاتِلُوْٓا اَوْلِيَآءَ الشَّيْطٰنِ ۚ اِنَّ كَيْدَ الشَّيْطٰنِ كَانَ ضَعِيْفًا ۚ ٧٦

جو لوگ ایمان رکھتے ھیں تو ان کا لڑنا اللہ کی راہ میں ھوتا ھے (کیوں کہ وہ نفسانی خواھشوں کے لیے نہیں لڑتے، حق و انصاف کی حمایت میں لڑتے ھیں). اور جن لوگوں نے کفر کی راہ اختیار کی ھے وہ طاغوت کی راہ میں لڑتے ھیں (یعنی شر و فساد کی شیطانی طاقتوں کی راہ میں لڑتے ھیں). سو (اگر تم ایمان رکھتے ھو تو چاھیے کہ) شیطان کے حمایتیوں سے لڑو (اور ان کی طاقت و کثرت کی کچھ پروا نہ کرو). شیطان کا مکر (دیکھنے میں کتنا ھی مضبوط دکھائی دے، لیکن حق کے مقابلے میں) کبھی جمنے والا نہیں ٧٦ .

ع ١٠ ٧

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ قِيْلَ لَهُمْ كُفُّوْٓا اَيْدِيَكُمْ وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا

(اے پیغمبر!) کیا تم نے ان لوگوں کی حالت پر نظر نہیں کی جنھیں حکم دیا گیا تھا کہ

الزَّكٰوةَ ۚ فَلَمَّا كُتِبَ
عَلَيْهِمُ الْقِتَالُ اِذَا فَرِيْقٌ
مِّنْهُمْ يَخْشَوْنَ النَّاسَ
كَخَشْيَةِ اللّٰهِ اَوْ اَشَدَّ خَشْيَةً ۚ
وَ قَالُوْا رَبَّنَا لِمَ كَتَبْتَ
عَلَيْنَا الْقِتَالَ ۚ لَوْ لَآ اَخَّرْتَنَآ
اِلٰٓى اَجَلٍ قَرِيْبٍ ؕ قُلْ مَتَاعُ
الدُّنْيَا قَلِيْلٌ ۚ وَ الْاٰخِرَةُ
خَيْرٌ لِّمَنِ اتَّقٰى ۟ قف
وَ لَا تُظْلَمُوْنَ فَتِيْلًا ۝ ۷۷

(جنگ وخوں ریزی سے) ھاتھ
روك لو اور نماز قائم کرو اور
زکوٰۃ ادا کرو (کہ تمھارے
لیے امن اور سعادت کی راہ
یہی ھے) . پھر جب ایسا ھوا کہ
(اب خود اسلام کی طرف سے)
ان پر لڑنا فرض کردیا گیا تو
یکایك ایك گروہ انسانوں کے
ڈر سے لگا اس طرح ڈرنے
جیسے کوئی خدا سے ڈر رھا ھو،
بلکہ اس سے بھی زیادہ. وہ کہتے ھیں "خدایا ! تو نے ھم پر جنگ
کرنا کیوں فرض کردیا ؟ کیوں نہ ھمیں تھوڑے دنوں کی اور مہلت
دے دی؟ " (اے پیغمبر !) تم ان لوگوں سے کہہ دو" (جس دنیا کی
محبت میں تم موت سے بھاگ رھے ھو اس) دنیا کا سرمایہ تو بہت
ھی تھوڑا ھے اور جو کوئی (انسانوں کی جگہ) اللہ سے ڈرا تو

اس کے لیے آخرت ہی (کا سرمایہ) بہت ہوا . وہاں رائی برابر بھی کسی کی حق تلفی ہونے والی نہیں ۷۷ .

أَيْنَ مَا تَكُونُوا يُدْرِكْكُمُ	تم کہیں بھی ہو موت تمہارا
الْمَوْتُ وَلَوْ كُنْتُمْ فِي	ٹھکانا پا کر رہے گی . اگر تم
بُرُوجٍ مُشَيَّدَةٍ وَإِنْ	اونچے اور مضبوط قلعوں کے
تُصِبْهُمْ حَسَنَةٌ يَقُولُوا	اندر (چھپے) ہو جب بھی اس

۷۷ - " جنگ و خون ریزی سے ہاتھ روکے رہو " یعنی لوگ قتل و خون ریزی کے عادی تھے اسلام نے اس سے روکا اور اعمال حسنہ کی تلقین کی . اب جب حق و عدالت کی راہ میں جنگ کا حکم دیا گیا تو منافق اور وہ لوگ جو ایمان میں پکے ہیں جنگ سے جی چرانے لگے اور آرزوئیں کرنے لگے کہ کاش یہ حکم نہ دیا جاتا ! قرآن کہتا ہے : ان کی حالت پر غور کرو ! انہیں ظلم و فساد کی راہ میں تو جنگ کرنے سے انکار نہ تھا ، بلکہ اس کے شائق تھے . اب حق و عدالت کی راہ میں جنگ کا حکم دیا گیا ہے تو اس سے جی چرا رہے ہیں اور انسانوں کے خوف سے ایسے کانپ رہے ہیں جیسے کوئی خدا کے ڈر سے کانپ رہا ہو . بلکہ اس سے بھی زیادہ .

هٰذِهٖ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ۚ وَ اِنْ تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌ يَّقُوْلُوْا هٰذِهٖ مِنْ عِنْدِكَ ؕ قُلْ كُلٌّ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ ؕ فَمَالِ هٰٓؤُلَآءِ الْقَوْمِ لَا يَكَادُوْنَ يَفْقَهُوْنَ حَدِيْثًا ۝ ٧٨

کی پکڑ سے بچنے والے نہیں. اور (اے پیغمبر !) جب ان لوگوں کو کوئی بھلائی کی بات پیش آتی ھے تو کہتے ھیں "یہ خدا کی طرف سے (ھماری کوششوں کا بدلا) ھے". لیکن جب کبھی کوئی نقصان پہنچ جاتا ھے تو کہتے ھیں "یہ تمہاری طرف سے ھے" (یعنی پیغمبر اسلام کی وجہ سے پیش آیا ھے). تم کہہ دو" جو کچھ ھوتا ھے خدا ھی کی طرف سے ھے (کہ اس نے ھر حالت اور نتیجے کے لیے قانون ٹھیرا دیے ھیں اور جو کچھ پیش آتا ھے وہ ان کا لازمی نتیجہ ھوتا ھے) . پھر (افسوس ان کی حالت پر !) ان لوگوں کو کیا ھو گیا ھے کہ کوئی بات ھو، سمجھ بوجھ کے قریب بھی نہیں پھٹکتے " ٧٨ .

٧٨ - مسلمانوں کی جماعت کو جب کبھی کوئی نقصان پیش آجاتا تو منافق اور یہودی کہتے : یہ سب کچھ پیغمبر اسلام کی وجہ سے ھوا . قرآن کہتا ھے" کہہ دو! جو کچھ ھوتا ھے سب اللہ ھی کی طرف سے ھے" یعنی خدا نے =

مَآ اَصَابَكَ مِنْ حَسَنَةٍ فَمِنَ اللّٰهِ ز وَمَآ اَصَابَكَ مِنْ سَيِّئَةٍ فَمِنْ نَّفْسِكَ ط وَاَرْسَلْنٰكَ لِلنَّاسِ رَسُوْلًا ط وَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا ۝ ٧٩

(اصل حقیقت تو یہ ہے کہ) جو کچھ بھلائی تمھیں پیش آتی ہے وہ اللہ کی طرف سے ہوتی ہے اور جو کچھ نقصان اٹھاتے ہو وہ خود تمھاری طرف سے ہوتا ہے (یعنی خود تمھاری بد عملیوں کا نتیجہ ہوتا ہے). اور (اے پیغمبر!) ہم نے تمھیں لوگوں کے پاس اپنا پیام بر بنا کر بھیجا ہے (اور پیغام لے جانے والے کا کام یہی ہے کہ پیغام پہنچادے. تم لوگوں کی نا فرمانیوں اور بد عملیوں کے لیے ذمہ دار نہیں ہوسکتے) اور (تمھارے پیغام بر ہونے کے لیے) اللہ کی گواہی بس کرتی ہے ۷۹

= ہر حالت اور ہر نتیجے کے لیے احکام و قوانین مقرر کردیے ہیں. جو کچھ بھی پیش آتا ہے ان حالات کا لازمی نتیجہ ہے. پس یہ بڑی ہی جہالت اور عناد کی بات ہے جو تم کہہ رہے ہو.

۷۹ - فرمایا: جو کچھ برائی پیش آتی ہے وہ خود تمھاری ہی بد عملی کا نتیجہ ہے. اس کا الزام دوسرے کے سر نہ ڈالو. پیغمبر اسلام تو اللہ کے رسول ہیں اور رسول کا کام یہی ہے کہ پیغام پہنچادے. ماننا یا نہ ماننا تمھارا =

= کام ھے. اگر تم ان کے احکام کی اطاعت نہ کرو اور اس کا برا نتیجہ پیش آئے تو اس کی ذمہ داری تم پر ھے نہ کہ پیغمبر اسلام پر.

اس سے معلوم ھوا کہ جو شخص جماعت کی ریاست و پیشوائی کا منصب رکھتا ھے اسے کیسی کیسی دشواریوں میں سے گزرنا پڑتا ھے. وہ جب عزم و عمل کی لوگوں کو دعوت دیتا ھے تو ایك گروہ ایسے لوگوں کا پیدا ھوجاتا ھے جو یقین کا کچا اور ھمت کا کمزور ھوتا ھے. وہ اطاعت کی جگہ مخالفت کی روش اختیار کرتا ھے. پھر جب اس صورت حال کی وجہ سے کوئی ناکامی پیش آجاتی ھے تو بجاے اس کے کہ اپنی بد عملیوں پر نادم ھوں. سارا الزام رئیس جماعت کے سر ڈال دیتے ھیں اور مخالفت کا ایك نیا بہانہ ان کے ھاتھ آجاتا ھے. اسی لیے آگے چل کر کہا " اللہ پر بھروسا رکھو. اللہ کی کارسازی تمھارے لیے کافی ھے. " یعنی صاحب عزم کو چاھیے ان باتوں سے دل گرفتہ نہ ھو، اللہ پر بھروسا رکھے اور اپنے کام میں سرگرم رھے. اس کا عزم و ثبات بالآخر تمام دشواریوں پر غالب آجائے گا.

مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ ۚ وَمَنْ تَوَلّٰى فَمَآ اَرْسَلْنٰكَ عَلَيْهِمْ حَفِيْظًا

جس کسی نے اللہ کے رسول کی اطاعت کی تو اس نے فی الحقیقت اللہ کی اطاعت کی اور جس کسی نے روگردانی کی تو (اے پیغمبر!) ہم نے تمہیں ان پر کچھ پاسبان بنا کر نہیں بھیجا ھے (کہ ان کے اعمال کے لیے تم جواب دہ ہو اور جبرًا ان سے اپنی اطاعت کراؤ) ۸۰.

وَيَقُوْلُوْنَ طَاعَةٌ ۡ فَاِذَا بَرَزُوْا مِنْ عِنْدِكَ بَيَّتَ طَآئِفَةٌ مِّنْهُمْ غَيْرَ الَّذِىْ تَقُوْلُ ۚ وَاللّٰهُ يَكْتُبُ مَا يُبَيِّتُوْنَ ۚ فَاَعْرِضْ

اور (دیکھو! یہ لوگ تمہارے سامنے تو تمہاری باتیں مان لیتے ہیں اور) کہتے ہیں ''آپ کا حکم ہمارے سر آنکھوں پر!'' لیکن جب تمہارے پاس

---

۸۰ - اللہ کے رسول کی اطاعت اللہ کی اطاعت ھے اور اللہ کا رسول اس لیے آتا ھے کہ پیغام حق پہنچا دے، اس لیے نہیں کہ لوگوں کے اعمال کا پاسبان ہو اور جبرًا اپنے طریقے پر چلائے.

عَنْهُمْ وَ تَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ۚ سے اٹھ کر باہر جاتے ہیں تو

وَ كَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا ۝ ٨١ ان میں کچھ لوگ ایسے ہیں جو

راتوں کو اپنی مجلسیں جماتے اور جو کچھ تم کہتے ہو اس کے خلاف مشورے کرتے ہیں. اور راتوں کی (ان) مجلسوں میں وہ جو کچھ کرتے ہیں اللہ (کے علم سے چھپا نہیں. وہ ان کے نامۂ اعمال میں) لکھ رہا ہے. پس (جب ان لوگوں کا حال یہ ہے تو) چاہیے کہ ان کی طرف سے اپنی توجہ ہٹا لو اور اللہ پر بھروسا کرو. کارسازی کے لیے اللہ کی کارسازی بس کرتی ہے ۸۱.

اَفَلَا يَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ ؕ پھر کیا یہ لوگ قرآن

وَلَوْ كَانَ مِنْ عِنْدِ غَيْرِ (کے مطالب) میں غور و فکر

اللّٰهِ لَوَجَدُوْا فِيْهِ اخْتِلَافًا نہیں کرتے (اور خدا کی دی

كَثِيْرًا ۝ ٨٢ ہوئی سمجھ بوجھ سے کام نہیں

لیتے؟) اگر یہ کسی دوسرے کی طرف سے ہوتا، اللہ کی طرف

۸۱ – جب تمہاری نافرمانیوں کا یہ حال ہے کہ منہ سے تو طاعت کا اقرار کرلیتے ہو، لیکن راتوں کو مجلس جما کر مخالفانہ مشورے کرتے ہو تو پھر تمہیں کیا حق ہے کہ نتائج کے لیے اللہ کے رسول کو ذمہ دار ٹھیراؤ؟

سے نہ ہوتا تو ضروری تھا کہ یہ اس کی بہت سی باتوں میں اختلاف پاتے (حالانکہ وہ اپنی ساری باتوں میں اول سے لے کر آخر تک کامل طور پر ہم آھنگ اور یکساں ھے) ۸۲ .

وَاِذَا جَآءَهُمْ اَمْرٌ مِّنَ اور جب ان لوگوں کے پاس

الْاَمْنِ اَوِ الْخَوْفِ اَذَاعُوْا امن کی یا خوف کی کوئی خبر

بِهٖ وَلَوْ رَدُّوْهُ اِلَى الرَّسُوْلِ پہنچ جاتی ھے تو یہ (فورا)

۸۲ - اس آیت سے معلوم ھوا کہ :

۱ - قرآن کا مطالبہ ھے کہ ھر انسان اس کے مطالب میں غور و فکر کرے . پس یہ سمجھنا کہ وہ صرف اماموں اور مجتہدوں ھی کے سمجھنے کی چیز ھے صحیح نہیں .

۲ - غور و فکر وھی کر سکتا ھے جو مطالب سمجھے اور جو اپنی سمجھ بوجھ سے کام لیتا ھو اور دلائل و وجوہ سے نتائج نکال سکے .

۳ - پس مقلد اعمی (یعنی اندھی تقلید کرنے والا) قرآن میں غور و فکر کرنے والا نہیں ھو سکتا .

٤ - جو شخص قرآن میں تدبر کرتا ھے اس پر یہ حقیقت کھل جاتی ھے کہ یہ اللہ کا کلام ھے .

اسے لوگوں میں پھیلانے	ۚ اِلٰى اُولِى الْاَمْرِ مِنْهُمْ
لگتے ہیں . اگر یہ اسے	لَعَلِمَهُ الَّذِيْنَ يَسْتَنْۢبِطُوْنَهٗ
(لوگوں میں پھیلانے کی جگہ)	مِنْهُمْ ؕ وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ
اللہ کے رسول کے سامنے اور	عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ لَاتَّبَعْتُمُ
ان لوگوں کے سامنے جو	الشَّيْطٰنَ اِلَّا قَلِيْلًا ۝۸۳

ان میں حکم و اختیار والے ہیں پیش کرتے تو جو (علم و نظر والے) بات کی تہ تک پہنچنے والے ہیں وہ اس کی حقیقت معلوم کرلیتے (اور عوام میں تشویش نہ پھیلتی). اور (دیکھو!) اگر اللہ کا تم پر فضل نہ ہوتا اور اس کی رحمت نہ ہوتی تو (تمہاری کمزوریوں کا یہ حال تھا کہ) معدودے چند آدمیوں کے سوا سب کے سب شیطان کے پیچھے لگ لیے ہوتے ۸۳.

۸۳ـ اس آیت سے معلوم ہوا کہ جب کبھی کوئی بات سننے میں آئے خواہ امن کی ہو خواہ خوف کی تو ایسا نہیں ہونا چاہیے کہ لوگ بے سمجھے بوجھے پھیلانا شروع کردیں، بلکہ چاہیے کہ جو لوگ "اولوالامر" یعنی صاحب حکم و اختیار ہوں ان کے سامنے پیش کی جائے.

فَقَاتِلْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ۚ	پس (اے پیغمبر! تم اس بات
لَا تُکَلَّفُ اِلَّا نَفْسَكَ وَحَرِّضِ	کی بالکل پروا نہ کرو کہ یہ
الْمُؤْمِنِیْنَ ۚ عَسَی اللّٰهُ اَنْ	لوگ تمہارا ساتھ دیتے ہیں
یَّکُفَّ بَأْسَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا ؕ	یا نہیں) تم اللہ کی راہ میں
وَاللّٰهُ اَشَدُّ بَأْسًا وَّاَشَدُّ	جنگ کرو! کہ تم پر تمہاری ذات
تَنْکِیْلًا ۝ ٨٤	کے سوا اور کسی کی ذمہ داری

نہیں۔ اور مومنوں کو بھی جنگ کی ترغیب دو۔ عجب نہیں کہ بہت جلد اللہ منکرین حق کا زور اور تشدد روک دے اور اللہ کا زور سب سے قوی اور سزا دینے میں وہ سب سے زیادہ سخت ہے ٨٤.

مَنْ یَّشْفَعْ شَفَاعَةً حَسَنَةً	جو انسان دوسرے انسان کے
یَّکُنْ لَّهٗ نَصِیْبٌ مِّنْهَا ۚ	ساتھ نیکی کے کام میں ملتا اور
وَمَنْ یَّشْفَعْ شَفَاعَةً سَیِّئَةً	مددگار ہوتا ہے تو اسے اس
یَّکُنْ لَّهٗ کِفْلٌ مِّنْهَا ؕ	کام (کے اجر و نتائج) میں
وَکَانَ اللّٰهُ عَلٰی کُلِّ	حصہ ملے گا اور جو کوئی برائی

شَيْءٍ مُّقِيْتًا ۝ ٨٥ میں دوسرے کے ساتھ ملتا

اور مدد گار ہوتا ہے تو اس کے لیے اس برائی میں حصہ ہوگا . اور اللہ ہر چیز کا محافظ اور نگران ہے (وہ ہر حالت اور ہر عمل کے مطابق بدلا دیتا ہے) ٨٥ .

وَ اِذَا حُيِّيْتُمْ بِتَحِيَّةٍ اور (مسلمانو!) جب کبھی

فَحَيُّوْا بِاَحْسَنَ مِنْهَا تمھیں دعا دے کر سلام کیا

اَوْ رُدُّوْهَا ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلٰى جائے تو چاھیے کہ جو کچھ

كُلِّ شَيْءٍ حَسِيْبًا ۝ ٨٦ سلام و دعا میں کہا گیا ہے

اس سے زیادہ اچھی بات جواب میں کہو . یا (کم از کم) جو کچھ کہا گیا ہے اسی کو لوٹا دو . بلا شبہ اللہ ہر چیز کا حساب لینے والا ہے . (تمھاری کوئی چھوٹی سے چھوٹی بات بھی اس کے محاسبے سے چھوٹ نہیں سکتی) ٨٦ .

---

٨٦ - آیت میں ایك دوسرے کو سلام کرنے کا حکم ہے اور حسن اخلاق و معاشرت کی اصل پر زور دیا ہے کہ جب کبھی کوئی شخص تمھیں سلام کرے تو چاھیے کہ اس نے جو کچھ کہا ہے اس سے زیادہ بہتر طور پر اس کا جواب دو اور اگر بہتر طور پر نہ دو تو کم از کم اسی کی =

اَللّٰهُ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؕ	(یاد رکھو !) اللہ ھی کی ایک
لَیَجْمَعَنَّكُمْ اِلٰى یَوْمِ الْقِیٰمَةِ	ذات ھے ، کوئی معبود نہیں ھے
لَا رَیْبَ فِیْهِ ؕ وَ مَنْ اَصْدَقُ	مگر صرف وھی . وہ ضرور
مِنَ اللّٰهِ حَدِیْثًا ع ۸۷	تمھیں قیامت کے دن (اپنے حضور)

اکھٹا کرے گا . اس میں کوئی شبہ نہیں (یہ اللہ کا کہنا ھے) اور اللہ سے بڑھ کر بات کہنے میں کون سچا ھو سکتا ھے ۸۷ .

فَمَا لَكُمْ فِی الْمُنٰفِقِیْنَ	(مسلمانو !) تمھیں کیا ھو گیا
فِئَتَیْنِ وَ اللّٰهُ اَرْكَسَهُمْ بِمَا	ھے کہ تم منافقوں کے بارے میں
كَسَبُوْا ؕ اَتُرِیْدُوْنَ اَنْ	دو فریق بن گئے ھو ؟ حالانکہ
تَهْدُوْا مَنْ اَضَلَّ اللّٰهُ ؕ	اللہ نے ان بد عملیوں کی وجہ

= بات اس پر لوٹادو . یہ حکم یہاں اس مناسبت سے آیا ھے کہ جنگ کی حالت ھو یا امن کی ، منافق ھو یا ایمان دار ، لیکن جو کوئی بھی تم پر سلامتی بھیجنے تمھیں بھی اس کا ویسا ھی جواب دینا چاھیے . اس کے دل کا حال خدا جانتا ھے تم نہیں جانتے ۔

وَ مَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ سَبِيْلًا ۝٨٨

سے جو انہوں نے کمائی ہیں، انہیں الٹا دیا ہے (یعنی وہ راہ حق سے پھر چکے ہیں). کیا تم چاہتے ہو ایسے لوگوں کو راہ دکھا دو جن پر خدا نے راہ گم کردی؟ (یعنی جن پر خدا کے قانون سعادت و شقاوت کے بموجب ہدایت کی راہ بند ہوگئی ہے) اور (یاد رکھو!) جس کسی پر اللہ راہ گم کردے (یعنی جس کسی پر اس کے قانون کا فیصلہ لگ جائے کہ اس کے لیے راہ پانا نہیں) تو پھر تم اس کے لیے کوئی راہ نہیں نکال سکتے ۸۸.

وَدُّوْا لَوْ تَكْفُرُوْنَ كَمَا كَفَرُوْا فَتَكُوْنُوْنَ سَوَآءً فَلَا تَتَّخِذُوْا مِنْهُمْ اَوْلِيَآءَ حَتّٰى يُهَاجِرُوْا فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَخُذُوْهُمْ وَ اقْتُلُوْهُمْ حَيْثُ وَجَدْتُّمُوْهُمْ ص وَ لَا تَتَّخِذُوْا مِنْهُمْ وَلِيًّا وَّ لَا نَصِيْرًا ۙ ۝٨٩

ان منافقوں کی دلی تمنا تو یہ ہے کہ جس طرح انہوں نے کفر کی راہ اختیار کرلی ہے، تم بھی کرلو اور تم سب ایک ہی طرح کے ہوجاؤ. بس (دیکھو!) جب تک یہ لوگ اللہ کی راہ میں ہجرت نہ کریں (اور دشمنوں کا ساتھ چھوڑ کر تمھارے پاس

نہ آجائیں) تمہیں چاہیے ان میں سے کسی کو اپنا دوست اور مددگار نہ بناؤ (٢٠٩) . پھر اگر یہ ہجرت کرنا قبول نہ کریں تو (جو کوئی جنگ کی حالت میں دشمنوں کا ساتھ دیتا ھے ، یقیناً اس کا شمار بھی دشمنوں ھی میں ھوگا . پس) انھیں گرفتار کرو ، جہاں کہیں پاؤ قتل کرو . اور نہ تو کسی کو اپنا دوست بناؤ اور نہ کسی کو اپنا مددگار ٨٩ .

---

٨٨ و ٨٩ - مشرکین مکہ میں سے کچھ لوگوں نے مصلحتاً اسلام کا دم بھرنا شروع کردیا تھا . لیکن دل میں قطعاً مخالف تھے . جب جنگ چھڑی تو مسلمانوں میں دو رائیں ھوگئیں . کچھ لوگ کہتے : وہ ھم میں سے ھیں ، کچھ کہتے : دشمنوں میں سے ھیں . یہاں قرآن نے واضح کیا ھے کہ وہ قطعاً منافق ھیں . ان کی نسبت بحث و اختلاف کی کوئی گنجائش نہیں . اگر وہ مکے سے ھجرت کرجائیں اور دشمنوں کے حلقے میں نہ رھیں تو تم انھیں اپنا ساتھی سمجھ سکتے ھو . لیکن اگر اس سے انکار کریں تو پھر ظاھر ھے کہ جو کوئی دشمنوں کے ساتھ ھوگا وہ دشمنوں ھی میں سے سمجھا جائے گا اور جس طرح جنگ میں تمام دشمنوں سے لڑنا ھے ، ان سے بھی لڑنا ھے .

یاد رھے کہ اس سے پہلے جن منافقوں کا ذکر تھا ، وہ مدینے میں مسلمانوں کے ساتھ ملے جلے رھتے تھے .=

اِلَّا الَّذِيْنَ يَصِلُوْنَ اِلٰى	مگر ہاں، جو لوگ (دشمنوں
قَوْمٍۭ بَيْنَكُمْ وَ بَيْنَهُمْ	سے الگ ہوکر) کسی ایسی
مِّيْثَاقٌ اَوْ جَآءُوْكُمْ	قوم سے جا ملیں کہ تم میں اور
حَصِرَتْ صُدُوْرُهُمْ اَنْ	اس میں عہد و پیمان ہوچکا ہے
يُّقَاتِلُوْكُمْ اَوْ يُقَاتِلُوْا	یا ایسے لوگ ہوں کہ لڑائی سے
قَوْمَهُمْ ؕ وَ لَوْ شَآءَ اللّٰهُ	دل برداشتہ ہوکر تمہارے پاس
لَسَلَّطَهُمْ عَلَيْكُمْ	چلے آئیں، نہ تم سے لڑیں،
فَلَقٰتَلُوْكُمْ ۚ فَاِنِ	نہ (تمہاری طرف سے) اپنی
اعْتَزَلُوْكُمْ فَلَمْ يُقَاتِلُوْكُمْ	قوم کے ساتھ لڑیں (تو ایسے
وَ اَلْقَوْا اِلَيْكُمُ السَّلَمَ ۙ	لوگ اس حکم میں داخل نہیں .

= اور یہاں جن منافقوں کا ذکر ہے وہ مکے کا ایك خاص گروہ تھا .

چونکہ یہ لوگ بھی دشمنوں میں سے تھے اور جنگ کی حالت قائم ہوگئی تھی، اس لیے فرمایا کہ ان سے دوستی و یگانگت کے تعلقات رکھنا جائز نہیں .

فَمَا جَعَلَ اللّٰهُ لَكُمْ عَلَيْهِمْ سَبِيْلًا ۝ ٩٠ ان کے خلاف تمہارا ھاتھ نہ اٹھے) اگر خدا چاھتا تو ان

اوگوں کو بھی تم پر مسلط کردیتا کہ تم سے لڑے بغیر نہ رھتے پس اگر وہ تم سے کنارہ کش ھو گئے اور جنگ نہیں کرتے، نیز صلح کا پیام بھیج رھے ھیں تو پھر خدا نے تمہارے لیے کوئی راہ نہیں رکھی کہ ایسے لوگوں کے خلاف جنگ کرو ٩٠.

٩٠ - اس آیت میں بتایا کہ دو طرح کے آدمی اوپر بیان کیے ھوے حکم سے مستثنی ھیں:

(الف) جو لوگ دشمنوں کا ساتھ چھوڑ کر کسی ایسے گروہ کے پاس چلے جائیں جس کے ساتھ تمہارا عہد و پیمان صلح ھو.

(ب) یا ایسے لوگ جو نا طرف دار ھو جائیں، نہ تم سے لڑیں، نہ تمہاری طرف سے اپنی قوم کے ساتھ لڑیں.

تو اس طرح کے اوگوں کے خلاف ھتیار اٹھانے کا حکم نہیں اور نہ ان سے میل ملاپ رکھنا منع ھے. اصل اس بارے میں یہ ھے کہ جو کوئی تمہارے خلاف جنگ و جدل پر مصر نہ ھو اور صلح و مصالحت کا ھاتھ بڑھائے تو تمہارے لیے کسی حال میں بھی جائز نہیں کہ اس پر ھتیار اٹھاؤ. =

سَتَجِدُوْنَ اٰخَرِيْنَ يُرِيْدُوْنَ
اَنْ يَّاْمَنُوْكُمْ وَيَاْمَنُوْا
قَوْمَهُمْ ۭ كُلَّمَا رُدُّوْٓا اِلَى
الْفِتْنَةِ اُرْكِسُوْا فِيْهَا ۚ
فَاِنْ لَّمْ يَعْتَزِلُوْكُمْ
وَيُلْقُوْٓا اِلَيْكُمُ السَّلَمَ
وَيَكُفُّوْٓا اَيْدِيَهُمْ فَخُذُوْهُمْ
وَاقْتُلُوْهُمْ حَيْثُ ثَقِفْتُمُوْهُمْ ۭ
وَاُولٰۗىِٕكُمْ جَعَلْنَا لَكُمْ
عَلَيْهِمْ سُلْطٰنًا مُّبِيْنًا ۝ ع ٩١

ان کے علاوہ کچھ لوگ تمھیں
ایسے بھی ملیں گے جو (لڑائی
کے خواهش مند نہیں هیں)
تمھاری طرف سے بھی امن میں
رهنا چاهتے هیں اور اپنی قوم
کی طرف سے بھی. لیکن جب
کبھی فتنه و فساد کی طرف
لوٹا دیے جائیں تو اوندھے منہ
اس میں گر پڑیں (اور اپنی
جگه قائم نه ره سکیں) سو اگر

١٢
ع
٩

= تمھیں جنگ کا حکم اس لیے نہیں دیا گیا که تمھیں جنگ
کا خواهش مند هونا چاهیے. بلکه اس لیے که تمھارے
بر خلاف جنگ کے خواهش مندوں نے جتھا بندی کر لی هے.
پس اگر کوئی فرد یا گروه جنگ کا خواهش مند نہیں رهتا
تو پھر تمھارے لیے مقابلے کی علت بھی باقی نہیں رهتی،
کیوں که اصل امن و صلح هے، نه که جنگ و قتل.

ایسے لوگ کنارہ کش نہ ہو جائیں اور تمھاری طرف پیام صلح
نہ بھیجیں اور نہ لڑائی سے ھاتھ روکیں تو انھیں بھی گرفتار کرو
اور جہاں کہیں پاؤ قتل کرو. یہ وہ لوگ ھیں کہ ان کے برخلاف
ہم نے تمھیں کھلی حجت (جنگ) دے دی ھے ۹۱.

وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ اَنْ
يَّقْتُلَ مُؤْمِنًا اِلَّا خَطَأً ۚ
وَمَنْ قَتَلَ مُؤْمِنًا خَطَأً
فَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ
وَّدِيَةٌ مُّسَلَّمَةٌ اِلٰٓى اَهْلِهٖٓ
اِلَّآ اَنْ يَّصَّدَّقُوْا ۭ فَاِنْ كَانَ
مِنْ قَوْمٍ عَدُوٍّ لَّكُمْ وَهُوَ
مُؤْمِنٌ فَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ
مُّؤْمِنَةٍ ۭ وَاِنْ كَانَ مِنْ
قَوْمٍ ۢ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ
مِّيْثَاقٌ فَدِيَةٌ مُّسَلَّمَةٌ

اور (دیکھو!) کسی مسلمان
کو سزاوار نہیں کہ کسی
مسلمان کو قتل کر ڈالے، مگر
یہ کہ غلطی سے (اور شبہ میں)
اس کے ھاتھ سے کوئی قتل
ہو جائے. اور جس کسی نے
ایک مسلمان کو غلطی سے
(اور شبہ میں) قتل کر دیا ھو
تو چاھیے کہ ایک مسلمان غلام
آزاد کرے اور مقتول کے
وارثوں کو اس کا خوں بہا دے

إِلَىٰٓ اَهْلِهِ وَ تَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ ۚ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ ۚ تَوْبَةً مِّنَ اللّٰهِ ۗ وَ كَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ۝ ٩٢

اگر مقتول کے وارث خون بہا معاف کر دیں تو کر سکتے ھیں. اور اگر مقتول اس قوم میں سے ھو جو تمھاری دشمن ھے (یعنی تم سے لڑ رھی ھے)

مگر مومن ھو (اور کسی نے یہ سمجھ کر کہ یہ بھی دشمنوں میں سے ھے اسے قتل کر دیا ھو) تو چاھیے کہ ایك مسلمان غلام آزاد کیا جائے (خون بہا کا دلانا ضروری نہ ھو گا. کیوں کہ اس کے وارثوں اور ساتھیوں سے مسلمانوں کی جنگ ھے). اور اگر مقتول ان لوگوں میں سے ھو جن کے ساتھ تمھارا معاھدہ صلح ھے (یعنی معاھد ھو) تو چاھیے کہ قاتل مقتول کے وارثوں کو خون بہا بھی دے اور ایك مسلمان غلام بھی آزاد کرے. اور جو کوئی غلام نہ پائے (یعنی اس کا مقدور نہ رکھتا ھو کہ غلام کو مال کے بدلے حاصل کرے اور آزاد کرائے تو اسے چاھیے) لگاتار دو مھینے روزے رکھے. اس لیے کہ اللہ کی طرف سے یہ (اس کے گناہ کی) توبہ ھے.

اور الله سب کچھ جاننے والا اور (اپنے تمام احکام میں) حکمت رکھنے والا ھے ۹۲.

وَمَن يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآؤُهُ جَهَنَّمُ خَالِدًا

اور جو مسلمان کسی مسلمان کو جان بوجھ کر قتل کر ڈالے

۹۲ - اور یه جو ان لوگوں کے قتل کا حکم دیا گیا تو صرف اس لیے که انھوں نے مسلمانوں کے خلاف جنگ شروع کردی ھے اور مسلمانوں کے لیے بھی ضروری ھوگیا ھے که مقابله کریں. ورنه اگر جنگ کی حالت نه ھو تو قتل نفس ایك بہت بڑا گناہ ھے اور ایك مسلمان کے لیے کسی حال میں بھی جائز نہیں که کسی مسلمان کو یا معاھد کو دیدہ و دانسته قتل کر ڈالے. معاھد سے مقصود وہ تمام غیر مسلم ھیں جن سے مسلمانوں کی جنگ نه ھو، امن و صلح ھو. اس کے بعد بتایا ھے که اگر کوئی شخص غلطی سے اور شبه میں کسی مسلمان یا معاھد کو قتل کر دے تو اس کا حکم کیا ھے.

یاد رھے که قرآن نے دو حالتوں کے سوا اور کسی حال میں بھی قتل نفس کو جائز نہیں رکھا ھے. یا تو لڑائی کی حالت ھو، یا قانون کی رو سے کسی مجرم کو سزا دی جائے مثلاً قاتل کو قتل کے بدلے قتل کیا جائے.

فِيْهَا وَغَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَلَعَنَهٗ وَاَعَدَّ لَهٗ عَذَابًا عَظِيْمًا ۝٩٣

تو (یاد رکھو!) اس کی سزا جہنم ہے جہاں وہ ہمیشہ رہے گا. اور اس پر اللہ کا غضب ہوا اور اس کی پھٹکار پڑی اور اس کے لیے خدا نے بہت بڑا عذاب تیار کر رکھا ہے ۹۳ .

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا ضَرَبْتُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَتَبَيَّنُوْا وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ اَلْقٰۤى اِلَيْكُمُ السَّلٰمَ لَسْتَ مُؤْمِنًا ۚ تَبْتَغُوْنَ عَرَضَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۫ فَعِنْدَ اللّٰهِ مَغَانِمُ كَثِيْرَةٌ ۭ

مسلمانو! جب ایسا ہو کہ تم اللہ کی راہ میں (جنگ کے لیے) باہر جاؤ تو چاہیے کہ (جن لوگوں سے مقابلہ ہو ان کا حال اچھی طرح تحقیق کرلیا کرو کہ وہ دشمنوں میں سے ہیں یا دوستوں میں سے ہیں) جو

۹۳ — جو کوئی جان بوجھ کر کسی مسلمان کو قتل کردے تو اس کی سزا جہنم کا دائمی عذاب ہے اور اللہ کا غضب اور اس کی پھٹکار .

كَذٰلِكَ كُنْتُمْ مِنْ قَبْلُ — کوئی تمھیں سلام کرے (اور
فَمَنَّ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ فَتَبَيَّنُوْا — اپنے آپ کو مسلمان ظاهر کرے)
اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ — تو یہ نہ کہو کہ تم مومن نہیں
خَبِيْرًا ۝ ٩٤ — هو (هم تم سے ضرور لڑیں گے)

کیا تم دنیا کے سر و سامان زندگی کے طلب گار هو (کہ چاهتے هو) جو کوئی بھی ملے اس سے لڑ کر مال غنیمت لوٹ لیں؟ اگر یہی بات ہے تو اللہ کے پاس تمھارے لیے بہت سی (جائز) غنیمتیں موجود هیں (تم ظلم و معصیت کی راہ کیوں اختیار کرو) تمھاری حالت بھی تو پہلے ایسی هی تھی اور بجز کلمۂ اسلام کے اسلام کا اور کوئی ثبوت نہیں رکھتے تھے) پھر اللہ نے تم پر احسان کیا (کہ تمام باتیں اسلامی زندگی کی حاصل هو گئیں) پس ضروری ہے کہ (لڑنے سے پہلے) لوگوں کا حال تحقیق کرلیا کرو. تم جو کچھ کرتے هو اللہ اس کی خبر رکھنے والا ہے ٩٤.

لَا يَسْتَوِى الْقٰعِدُوْنَ مِنَ — مسلمانوں میں سے جو لوگ
الْمُؤْمِنِيْنَ غَيْرُ اُولِى الضَّرَرِ — معذور نہیں هیں اور بیٹھے
وَالْمُجٰهِدُوْنَ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ — رهے هیں (یعنی جهاد میں

بِاَمْوَالِهِمْ وَ اَنْفُسِهِمْ ؕ	شریك نهیں هوے هیں) وه
فَضَّلَ اللّٰهُ الْمُجٰهِدِیْنَ	ان لوگوں کے برابر نهیں هوسکتے
بِاَمْوَالِهِمْ وَ اَنْفُسِهِمْ عَلَى	جو اپنے مال سے اور اپنی جان
الْقٰعِدِیْنَ دَرَجَةً ؕ وَ كُلًّا	سے الله کی راه میں جهاد
وَّعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰى ؕ وَ فَضَّلَ اللّٰهُ	کرنے والے هیں. الله نے مال
الْمُجٰهِدِیْنَ عَلَى الْقٰعِدِیْنَ	و جان سے جهاد کرنے والوں
اَجْرًا عَظِیْمًا ۙ ۹۵	کو بیٹھ رهنے والوں پر به اعتبار

درجے کے فضیلت دی هے (۲۱۰) اور (یوں تو) خدا کا وعدهٔ نیك سب کے لیے هے (کسی کا بھی، عمل نیك ضائع نهیں هوسکتا، لیکن درجے کے اعتبار سے سب برابر نهیں) اور (اسی لیے) بیٹھ رهنے والوں کے مقابلے میں جهاد کرنے والوں کو ان کے بڑے اجر میں بھی الله نے فضیلت عطا فرمائی ۹۵.

دَرَجٰتٍ مِّنْهُ وَ مَغْفِرَةً	یه اس کی طرف سے (ٹھیرائے
وَّرَحْمَةً ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا	هوے) درجے هیں . اس کی
رَّحِیْمًا ۹۶ ع	بخشش اور رحمت هے، اور وه

۱۳ ع ۱۰

(بڑا ھی) بخشنے والا رحمت رکھنے والا ھے ۹۶ .

اِنَّ الَّذِيْنَ تَوَفّٰىهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ ظَالِمِيْٓ اَنْفُسِهِمْ قَالُوْا فِيْمَ كُنْتُمْ ؕ قَالُوْا كُنَّا مُسْتَضْعَفِيْنَ فِى الْاَرْضِ ؕ قَالُوْٓا اَلَمْ تَكُنْ اَرْضُ اللّٰهِ وَاسِعَةً فَتُهَاجِرُوْا فِيْهَا ؕ فَاُولٰٓئِكَ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ؕ وَسَآءَتْ مَصِيْرًا ۙ ۹۷	جو لوگ (دشمنوں کے ساتھ رہ کر) اپنے ھاتھوں اپنا نقصان کر رھے ھیں ، ان کی روح قبض کرنے کے بعد فرشتے ان سے پوچھیں گے " تم کس حال میں تھے؟ " یعنی دین کے اعتبار سے تمھارا حال کیا تھا ؟) وہ جواب میں کہیں گے " ھم

کیا کرتے ؟ ھم ملك میں دبے ھوئے اور بے بس تھے " (یعنی بے بسی کی وجہ سے اپنے اعتقاد و عمل کے مطابق زندگی بسر نہیں کرسکتے تھے) اس پر فرشتے کہیں گے " (اگر تم اپنے

۹۵ و ۹۶ - اللہ کے حضور تمام نیك انسانوں کے لیے اجر ھے ، لیکن تمام نیکیاں یکساں نہیں ھیں . جو لوگ اللہ کی راہ میں اپنی جان و مال سے جہاد کرتے ھیں ان کے درجے کو وہ لوگ نہیں پہنچ سکتے جو مجاھد نہیں ھیں .

ملك میں بے بس ہو رہے تھے تو) " کیا خدا کی زمین وسیع نہ تھی کہ کسی دوسری جگہ ہجرت کرکے چلے جاتے ؟ " غرضے کہ یہ وہ لوگ ہیں جن کا ٹھکانا دوزخ ہوا تو کیا ہی بری جگہ ہے ۹۷ .

اِلَّا الْمُسْتَضْعَفِيْنَ مِنَ الرِّجَالِ وَ النِّسَآءِ وَ الْوِلْدَانِ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ حِيْلَةً وَّ لَا يَهْتَدُوْنَ سَبِيْلًا ۙ ۹۸ فَاُولٰٓئِكَ عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّعْفُوَ عَنْهُمْ ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ عَفُوًّا غَفُوْرًا ۝ ۹۹

مگر (ہاں !) جو مرد، عورتیں، بچے ، ایسے مجبور و بے بس ہوں کہ کوئی چارہ کار نہ رکھتے ہوں ، اور (ہجرت کی) کوئی راہ نہ پاتے ہوں ۹۸ تو امید ہے اللہ (ان کی معذوری دیکھتے ہوئے) انہیں معاف کردے ، اور وہ معاف کردینے والا بخش دینے والا ہے ۹۹ .

وَ مَنْ يُّهَاجِرْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ يَجِدْ فِي الْاَرْضِ مُرٰغَمًا كَثِيْرًا وَّ سَعَةً ؕ وَ مَنْ يَّخْرُجْ

اور (دیکھو !) جو کوئی اللہ کی راہ میں (اپنا گھر بار چھوڑ کر) ہجرت کرے گا ،

مِنْ بَيْتِهِ مُهَاجِرًا اِلَى اللّٰهِ	اسے خدا کی زمین میں بہت سی
وَ رَسُوْلِهٖ ثُمَّ يُدْرِكْهُ	اقامت گاهیں ملیں گی اور (هر
الْمَوْتُ فَقَدْ وَقَعَ اَجْرُهٗ	طرح کی) کشایش پائے گا
عَلَى اللّٰهِ ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا	(که معیشت کی نئی نئی راهیں
رَّحِيْمًا ع ١٠٠	اس کے سامنے کھل جائیں گی)

١١ ع ١

اور جو کوئی اپنے گھر سے الله اور اس کے رسول کی طرف هجرت کر کے نکلے اور پھر (راه هی) میں موت آجائے تو اس کا اجر الله کے حضور میں ثابت هو گیا (وه اپنی نیت کے مطابق اپنی کوشش کا اجر ضرور پائے گا) اور الله تو (هر حال میں) بخشنے والا رحمت رکھنے والا هے ١٠٠ .

---

٩٧ تا ١٠٠ - جب دشمنان حق کے ظلم و ستم سے عاجز آکر پیغمبر اسلام نے مدینے کی طرف هجرت کی تو قدرتی طور پر ملك عرب دو قسموں میں بٹ گیا : دارالهجرت اور دار الحرب . دارالهجرت مدینه تها جهاں مسلمان هجرت کر کے جمع هو گئے تهے ، دار الحرب ملك کا وه حصه تها جو دشمنوں کے قبضے میں تها اور اس کا صدر مقام مکه تها . =

وَ اِذَا ضَرَبْتُمْ فِي الْاَرْضِ	اور اگر (جنگ کے لیے)
فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ	تم سفر میں نکلو اور تمہیں
اَنْ تَقْصُرُوْا مِنَ الصَّلٰوةِ ۖ	اندیشہ ہو کہ کافر تمہیں کسی
اِنْ خِفْتُمْ اَنْ يَّفْتِنَكُمُ	مصیبت میں نہ ڈال دیں تو تم پر

— دار الحرب میں جو مسلمان باقی رہ گئے تھے وہ اعتقاد و عمل کی آزادی سے محروم تھے انہیں ہمیشہ دشمنوں کا ظلم و ستم سہنا پڑتا تھا . اس لیے انہیں حکم دیا گیا کہ مکے سے ھجرت کرجائیں . اگر باوجود استطاعت کے نہیں کریں گے تو اپنی کوتاھی عمل کے لیے جواب دہ ہوں گے .

یہاں اسی معاملے کا ذکر کیا گیا ھے ، فرمایا : جو لوگ استطاعت نہ رکھتے ھوں وہ تو مجبور ھیں ، لیکن جو کوئی ھجرت کی استطاعت رکھتا ھو اور پھر بھی دشمنوں کی آبادی نہ چھوڑے اور اپنی محرومی و ذلت کی حالت پر قانع ھوجائے تو وہ سخت معصیت کا مرتکب ھوگا اور اس کا ٹھکانا دوزخ ھے . جو لوگ اپنا وطن چھوڑ کر ھجرت کریں گے انہیں نئی نئی اقامت گاھیں اور معیشت کے نئے نئے سامان ملیں گے .

الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ؕ اِنَّ الْكٰفِرِيْنَ
كَانُوْا لَكُمْ عَدُوًّا مُّبِيْنًا ۝ ١٠١
وَ اِذَا كُنْتَ فِيْهِمْ فَاَقَمْتَ
لَهُمُ الصَّلٰوةَ فَلْتَقُمْ
طَآئِفَةٌ مِّنْهُمْ مَّعَكَ
وَ لْيَاْخُذُوْٓا اَسْلِحَتَهُمْ قف
فَاِذَا سَجَدُوْا فَلْيَكُوْنُوْا
مِنْ وَّرَآئِكُمْ ص وَ لْتَاْتِ
طَآئِفَةٌ اُخْرٰى لَمْ يُصَلُّوْا
فَلْيُصَلُّوْا مَعَكَ وَلْيَاْخُذُوْا
حِذْرَهُمْ وَ اَسْلِحَتَهُمْ ج
وَدَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْ تَغْفُلُوْنَ
عَنْ اَسْلِحَتِكُمْ وَ اَمْتِعَتِكُمْ

کچھ گناہ نہیں اگر نماز (کی
تعداد) میں سے کچھ کم کردو.
بلا شبہ کافر تمہارے کھلے
دشمن ہیں (وہ جب موقع
پائیں گے تم پر حملہ کردیں گے) ١٠١.
اور (اے پیغمبر!) جب تم
مسلمانوں میں موجود ہو (اور
جنگ ہو رہی ہو) اور تم
ان کے لیے نماز قائم کرو تو
چاهیے کہ (فوج کا) ایك حصہ
(مقتدی ہو کر) تمہارے ساتھ
کھڑا ہو جائے اور اپنے ہتھیار
لیے رہے. پھر جب وہ سجدہ

فَيَمِيلُونَ عَلَيْكُم مَّيْلَةً وَاحِدَةً ۚ وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ إِن كَانَ بِكُمْ أَذًى مِّن مَّطَرٍ أَوْ كُنتُم مَّرْضَىٰ أَن تَضَعُوا أَسْلِحَتَكُمْ ۖ وَخُذُوا حِذْرَكُمْ ۗ إِنَّ اللَّهَ أَعَدَّ لِلْكَافِرِينَ عَذَابًا مُّهِينًا ۝١٠٢

کرچکے تو پیچھے ہٹ جائے اور دوسرا حصہ جو نماز میں شریک نہ تھا تمھارے ساتھ شریک ہو جائے اور چاھیے کہ پوری طرح ہوشیاری رکھے اور اپنے ہتھیار لیے رہے. (یاد رکھو!) جن لوگوں نے کفر کی راہ اختیار کی ہے اِن کی دلی تمنا ہے کہ تم اپنے ہتھیار اور سامان جنگ سے ذرا بھی غفلت کرو تو ایك بارگی تم پر ٹوٹ پڑیں. اور اگر تمھیں برسات کی وجہ سے کچھ تکلیف ہو یا تم بیمار ہو تو پھر تم پر کوئی گناہ نہیں اگر ہتھیار اتار کر رکھ دو، لیکن اپنے بچاؤ کی طرف سے غافل نہ ہو جانا چاھیے. (یقین رکھو!) اللہ نے منکرین حق کے لیے (نامرادی کا) رسوا کرنے والا عذاب تیار کر رکھا ہے (وہ تم پر فتح مند نہیں ہو سکتے) ۱۰۲.

فَإِذَا قَضَيْتُمُ الصَّلَاةَ فَاذْكُرُوا اللَّهَ قِيَامًا وَقُعُودًا

پھر جب تم نماز (خوف) پوری کر چکو تو چاھیے کہ کھڑے،

وَعَلٰى جُنُوْبِكُمْ ۚ فَاِذَا اطْمَاْنَنْتُمْ فَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ ۚ اِنَّ الصَّلٰوةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ كِتٰبًا مَّوْقُوْتًا ۝[۱۰۳]

بیٹھے، لیٹے، ہر حال میں اللہ کو یاد کرتے رہو (کہ اس کی یاد صرف نماز کی حالت ہی پر موقوف نہیں، ہر حالت میں تمہارے اندر بسی ہونی چاہیے) . پھر جب ایسا ہو کہ تم (دشمن کی طرف سے) مطمئن ہو جاؤ تو (معمول کے مطابق) نماز قائم رکھو. بلا شبہ نماز مسلمانوں پر وقت کی قید کے ساتھ فرض کردی گئی ہے[۱۰۳] .

---

۱۰۱ تا ۱۰۳ سفر کی حالت میں قصر کرنے اور جنگ کی حالت میں خاص طریقے پر نماز ادا کرنے کا حکم جسے "صلاۃ خوف" کہتے ہیں. نیز اس بات کا حکم کہ نماز اوقات کی تقسیم اور پابندی کے ساتھ فرض کی گئی ہے .

نماز کے قصر کا حکم جنگ ہی کی وجہ سے دیا گیا تھا، لیکن پھر ہر طرح کے سفر کے لیے عام ہو گیا . سنت اور تعامل سے معلوم ہو چکا ہے کہ قصر سے مقصود چار کی جگہ دو رکعت پڑھنا ہے، اگر نماز چار رکعت سے کم کی ہے تو اس میں قصر نہیں .

اگر جنگ کی حالت میں قصر نماز بھی بہ اطمینان نہیں =

وَلَا تَهِنُوْا فِی ابْتِغَآءِ	اور (دیکھو!) دشمنوں کا پیچھا
الْقَوْمِ ؕ اِنْ تَكُوْنُوْا	کرنے میں همت نه هارو. اگر
تَاْلَمُوْنَ فَاِنَّهُمْ يَاْلَمُوْنَ	تمہیں (جنگ میں) دکھ پہنچتا هے
كَمَا تَاْلَمُوْنَ ۚ وَ تَرْجُوْنَ	تو جس طرح تم دکھی هوتے
مِنَ اللّٰهِ مَا لَا يَرْجُوْنَ ؕ وَكَانَ	هو وه بهی (تمهارے هاتهوں)
اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ۧ ١٠٤	دکھی هوتے هیں. اور (تمهیں

١٥ ع ١٢

= پڑھ سکتے یا جنگ جاری هے اور نماز کا وقت آ گیا تو پهر اس طریقے سے ادا کرو جس کی ترکیب بتادی گئی هے.
اس سے معلوم هوا که نماز مسلمانوں کے لیے ایك ایسا عمل هے جس سے کسی حال میں بهی غفلت جائز نہیں حتی که عین جنگ کی حالت میں بهی.

اگر حالت ایسی هو که کسی طرح بهی نماز ادا نه کی جا سکے تو پهر قضا کرنی چاهیے جیسا که پیغمبر اسلام (صلعم) نے غزوۂ خندق میں کیا تها (صحیحین) (۲۱۱).
آخر میں فرمایا ''کتٰبًا موقوتًا'' یعنی نماز بقید وقت فرض کی گئی هے.

ان پر یہ فوقیت ہے کہ) اللہ سے (کامیابی اور اجر کی) ایسی ایسی امیدیں رکھتے ہو جو انھیں میسر نہیں (کیونکہ تم اللہ کی راہ میں حق و انصاف کے لیے لڑ رہے ہو . وہ اپنی نفسانی خواہشوں کے لیے ظلم و فساد کی راہ میں لڑ رہے ہیں) . اور (یاد رکھو !) اللہ (تمام حال) جاننے والا (اور اپنے تمام کاموں میں) حکمت رکھنے والا ہے ١٠٤ .

اِنَّآ اَنۡزَلۡنَآ اِلَيۡكَ الۡـكِتٰبَ بِالۡحَقِّ لِتَحۡكُمَ بَيۡنَ النَّاسِ بِمَاۤ اَرٰٮكَ اللّٰهُ ؕ وَلَا تَكُنۡ

(اے پیغمبر !) ہم نے تم پر " الکتٰب " سچائی کے ساتھ نازل کر دی ہے تا کہ جیسا کچھ خدا نے

---

١٠٤ - مقاصد کی راہ میں تکلیفیں اور محنتیں مومن کو بھی پیش آتی ہیں اور کافر کو بھی . لیکن مومن کے لیے ان کا جھیلنا سہل ہوتا ہے ، کیونکہ وہ اپنے سامنے ایسی امیدیں رکھتا ہے جو کافر کو میسر نہیں . وہ یقین رکھتا ہے کہ میں جو کچھ جھیل رہا ہوں حق کی راہ میں ہے اور میرے لیے دنیا میں بھی کامیابی ہے اور آخرت میں بھی . پھر افسوس اس مومن پر جو مقاصد حق کی راہ میں اتنا بھی نہ کر سکے جتنا ایک کافر ظلم و فساد کی راہ میں کرتا ہے .

لِّلْخَآئِنِيْنَ خَصِيْمًا ۙ ١٠٥ بتلا دیا ہے اس کے مطابق لوگوں کے درمیان فیصلہ کرو . اور خیانت کرنے والوں کی طرف داری میں نہ جھگڑو (یعنی ایسا نہ کرو کہ ان کی وکالت میں فریق ثانی سے جھگڑو) ١٠٥ .

١٠٥ تا ١١٢ اس آیت سے سلسلۂ بیان پھر اسی طرف کو لوٹ گیا ہے جہاں سے جنگ کا ذکر چھڑ گیا تھا ، یعنی رسول کی اطاعت ، منافقوں کی نافرمانی ، مقدمات و قضایا کا انفصال اور عدل و امانت کا قیام .

احادیث سے معلوم ہوتا ہے ایک مسلمان نے (جو دل میں منافق تھا اور جس کا نام طعمه (٢١٢) یا بشیر تھا ، چوری کر کے چوری کا مال ایک یہودی کے ہاں گرو رکھ دیا تھا . یہودی اپنے آپ کو بے قصور بتلاتا تھا . طعمه کے گھرانے کے لوگ طعمه کی حمایت کرتے تھے اور کہتے تھے " یہودی کافر اور خبیث ہے اس کی بات نہیں مانی چاہیے ". ان لوگوں کی حمایت کا باعث یہ تھا که طعمه نے راتوں رات سازش کرکے ان سب کو اپنی حمایت پر ابھار لیا تھا . اس پر یہ آیات نازل ہوئیں اور آنحضرت صلی اللہ علیه وسلم نے یہودی کو بری کردیا . (ترمذی ، حاکم ، ابن سعد ، ابن جریر وغیرهم) (٢١٣) . =

وَاسْتَغْفِرِ اللّٰهَ ۖ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۚ ١٠٦

اور الله سے مغفرت مانگو (که قضا کا معامله نهایت نازك هے) بلا شبه الله بخشنے والا رحمت رکھنے والا هے ١٠٦ .

وَلَا تُجَادِلْ عَنِ الَّذِيْنَ يَخْتَانُوْنَ اَنْفُسَهُمْ ۗ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ خَوَّانًا اَثِيْمًا ۚ ١٠٧

اور جو لوگ اپنے اندر خیانت رکھتے هیں تم ان کی طرف سے نه جھگڑو. خدا ایسے لوگوں کو پسند نهیں کرتا جو خیانت اور معصیت میں ڈوبے هوئے هیں ١٠٧ .

= بهر حال ان آیات سے معلوم هوا که :

١ - مسلمان قاضی کو چاهیے هر حال میں حق و انصاف کے ساتھ فیصله کرے. اس خیال سے که ایك فریق مسلمان اور دوسرا غیر مسلم هے ، مسلمان کی طرف داری نهیں کرنی چاهیے ١٠٥ .

٢ - همیشه خدا سے مدد (١،٤ ٢) مانگتا رهے ، کیونکه قضا کا معامله نهایت نازك هے . ایسا نه هو که طبیعت کے میلان سے کوئی لغزش هو جائے ١٠٦ .

٣ - قاضی کو کوئی ایسی بات نهیں کرنی چاهیے جس سے کسی فریق کی وکالت کی بو آئے ١٠٧ . =

يَسْتَخْفُوْنَ مِنَ النَّاسِ	(اس طرح کے لوگ) انسانوں
وَلَا يَسْتَخْفُوْنَ	سے (اپنی خیانت) چھپاتے ھیں،
مِنَ اللّٰهِ وَهُوَ مَعَهُمْ اِذْ	لیکن خدا سے نہیں چھپاتے،
يُبَيِّتُوْنَ مَا لَا يَرْضٰى مِنَ	حالانکه جب وہ راتوں کو
الْقَوْلِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ بِمَا	مجلس بٹھا کر ایسی ایسی باتوں
يَعْمَلُوْنَ مُحِيْطًا ۝١٠٨	کا مشورہ کرتے ھیں جو خدا

کو پسند نہیں تو اس وقت وہ ان کے ساتھ موجود ھوتا ھے، وہ جو کچھ کرتے ھیں اس کے احاطۂ علم سے باھر نہیں ۱۰۸.

هٰٓاَنْتُمْ هٰٓؤُلَآءِ جٰدَلْتُمْ	دیکھو! (۲۱۵) تم لوگ وہ ھو
عَنْهُمْ فِى الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا قف	کہ تم نے دنیا کی زندگانی میں
فَمَنْ يُّجَادِلُ اللّٰهَ عَنْهُمْ	تو ان (مجرموں) کی طرف سے

٤ ـ مسلمانوں کو نہیں چاھیے کہ ھم مذھب ھونے کی وجه سے یا اپنے خاندان و قبیلے میں سے ھونے کی وجه سے کسی مجرم کی حمایت کریں اور سازش کرکے جتھا بندی کرلیں. دنیا کی نگاھیں نہ دیکھتی ھوں، لیکن خدا تو دیکھ رھا ھے کہ کون مجرم ھے، کون نہیں ھے ۱۰۸. =

يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَمْ مَّنْ يَّكُوْنُ عَلَيْهِمْ وَكِيْلًا ۝۱۰۹ وَمَنْ يَّعْمَلْ سُوْٓءًا اَوْ يَظْلِمْ نَفْسَهٗ ثُمَّ يَسْتَغْفِرِ اللّٰهَ يَجِدِ اللّٰهَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۝۱۱۰ وَمَنْ يَّكْسِبْ اِثْمًا فَاِنَّمَا يَكْسِبُهٗ عَلٰى نَفْسِهٖ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ۝۱۱۱

جھگڑا کرلیا، لیکن (بتلاؤ) قیامت کے دن ان کی طرف سے الله کے ساتھ کون جھگڑے گا؟ یا کون ہے جو (اس دن) ان کا وکیل بنے ۱۰۹ اور جو شخص کوئی برائی کی بات کر بیٹھتا ہے یا اپنے ہاتھوں اپنا نقصان کر لیتا ہے اور پھر (اس سے توبہ کرتا اور) الله سے بخشش طلب کرتا ہے تو (اس کے لیے بخشش کا دروازہ کھلا ہوا ہے) وہ الله کو بخشنے والا رحمت رکھنے والا پائے گا ۱۱۰. اور جو کوئی (بد عملی کرکے) برائی کماتا ہے تو اپنی جان ہی کے لیے کماتا ہے (اس کا جو کچھ بھی وبال ہوگا اسی کو پیش آئے گا) اور الله (سب کچھ) جاننے والا (اور اپنے تمام احکام میں) حکمت رکھنے والا ہے ۱۱۱.

= ٥ - جو برائی کرتا ہے اس کی برائی اس پر ہے. پس یہ خیال نہ کرو کہ یہ شخص ہمارا ہم مذہب یا رشتہ دار ہے =

وَمَنْ يَّكْسِبْ خَطِيْٓئَةً	اور جس کسی سے (بے جانے
اَوْ اِثْمًا ثُمَّ يَرْمِ بِهٖ بَرِيْٓئًا	بوجھے) کوئی خطا سرزد
فَقَدِ احْتَمَلَ بُهْتَانًا	ہو جائے، یا (جان بوجھ کر)
وَّ اِثْمًا مُّبِيْنًا ع ۱۱۲	کسی گناہ کا مرتکب ہو اور

۱٦ ع ۱۳

پھر (اپنے بچاؤ کے لیے) اسے کسی بے گناہ کے سر تھوپ دے تو (یاد رکھو!) اس نے بہتان اور کھلے گناہ کا بوجھ (بھی) اپنی گردن پر لاد لیا ۱۱۲۔

وَلَوْ لَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ	اور (اے پیغمبر!) اگر تم پر
وَرَحْمَتُهٗ لَهَمَّتْ طَّآئِفَةٌ مِّنْهُمْ	اللہ کا فضل نہ ہوتا اور اس کی
اَنْ يُّضِلُّوْكَ ؕ وَمَا يُضِلُّوْنَ	رحمت (کار فرما) نہ ہوتی تو
اِلَّآ اَنْفُسَهُمْ وَمَا يَضُرُّوْنَكَ	واقعہ یہ ھے کہ ان لوگوں میں سے

= اس کا جرم ثابت ہو گیا تو ہم پر بھی دھبا لگ جائے گا ۱۱۱۔

٦ ـ خود قصد کرنا اور اپنے دوسرے کے سر تھوپ دینا ایک معصیت کے بعد دوسری معصیت کا ارتکاب کرنا ھے۔ تم دنیا کی عدالت کو دھوکا دے دو لیکن خدا کی عدالت کو کیونکر دھوکا دے سکتے ہو؟ ۱۱۲۔

مِنْ شَيْءٍ ؕ وَ اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ وَ عَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ ؕ وَ كَانَ فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ عَظِيْمًا ۝۱۱۳

ایك جماعت نے تو پورا ارادہ کر لیا تھا کہ (اصل مجرم کی حمایت میں جتھا بندی کرکے) تمھیں غلط راستے پر ڈال دیں (اور تم بے گناہ آدمی کو مجرم سمجھ لو). یہ لوگ غلط راستے پر نہیں ڈال رہے ھیں مگر خود اپنی ھی جانوں کو (کہ حق کی حمایت کرنے کی جگہ جھوٹے کی حمایت کر رہے ھیں). یہ (اپنی چالاکیوں سے) تمھیں کچھ بھی نقصان نہیں پہنچا سکتے، کیونکہ اللہ نے تم پر کتاب اور حکمت نازل کر دی ھے اور جو باتیں معلوم نہ تھیں وہ تمھیں سکھادی ھیں اور تم پر اس کا بہت ھی بڑا فضل ھے ۱۱۳.

لَا خَيْرَ فِيْ كَثِيْرٍ مِّنْ نَّجْوٰىهُمْ اِلَّا مَنْ اَمَرَ بِصَدَقَةٍ اَوْ مَعْرُوْفٍ اَوْ اِصْلَاحٍۭ بَيْنَ النَّاسِ ؕ وَ مَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ

ان لوگوں کے پوشیدہ مشوروں میں سے اکثر مشورے بھلائی کے لیے نہیں ھوتے، ھاں جو خیرات کے لیے یا کسی نیك کام کے لیے حکم دے یا لوگوں

فَسَوْفَ نُؤْتِيهِ أَجْرًا عَظِيمًا ۝١١٤ کے درمیان صلح صفائی کرادینا چاهے (اور اس میں پوشیدگی ملحوظ رکھے تو البته یه نیکی کی بات هے) اور جو کوئی خدا کی خوشنودی کی طلب میں اس طرح کے کام کرتا هے تو هم اسے بهت بڑا اجر عطا فرمائیں گے ۱۱٤ .

وَمَنْ يُشَاقِقِ الرَّسُولَ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدَىٰ وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيلِ الْمُؤْمِنِينَ نُوَلِّهِ مَا تَوَلَّىٰ وَنُصْلِهِ جَهَنَّمَ ۖ وَسَاءَتْ مَصِيرًا ۝١١٥ ع اور جس شخص پر "الهدیٰ" (یعنی هدایت کی حقیقی راه) کهل جائے اور اس پر بهی وه الله کے رسول سے مخالفت کرے اور مومنوں کی راه چهوڑ کر دوسری راه چلنے لگے تو هم اسے اسی طرف کو لے جائیں گے جس (طرف) کو جانا اس نے پسند کر لیا هے اور اسے دوزخ میں پهنچا دیں گے. اور (جس کے پهنچنے کی جگه دوزخ هوئی تو) یه پهنچنے کی کیا هی بری جگه هے ۱۱٥ .

۱۷
ع
۱٤

۱۱٥ – احادیث سے معلوم هوتا هے که واقعه مندرجه صدر =

اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ	الله یه بات بخشنے والا نہیں که
بِهٖ وَ يَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ	اس کے ساتھ کسی کو شریک
لِمَنْ يَّشَآءُ ۚ وَمَنْ يُّشْرِكْ	ٹھیرایا جائے. اس کے سوا

= میں جب آنحضرت (صلعم) نے یہودی کو بری کر دیا اور طعمه کے خلاف فیصله فرمایا تو وہ مسلمانوں سے الگ ہو کر مشرکین مکه سے جا ملا (ترمذی، حاکم، ابن سعد).

جس شخص پر "الھدیٰ" یعنی دین حقیقی کی راہ واضح ہو جائے اور پھر وہ دیدہ و دانسته اس سے پھر جائے تو اس نے خود اپنی پسند سے سعادت کی راہ چھوڑ کر شقاوت کی راہ پسند کر لی اور جیسی کچھ راہ اس نے پسند کی ضروری ہے که ویسا ہی نتیجه بھی اسے پیش آئے. چنانچه فرمایا "ہم اسے اسی طرف لے جائیں گے جس طرف کو جانا اس نے پسند کر لیا ہے" یعنی ہم نے انسان کی سعادت و شقاوت کے لیے ایسا ہی قانون ٹھیرا دیا ہے که جو جیسی راہ پسند کرتا ہے ویسا ہی نتیجه اسے پیش آتا ہے اور اسی نتیجے پر وہ پہنچا دیا جاتا ہے. جس نے جنت کی راہ اختیار کی اسے جنت میں داخل کیا جائے گا. جس نے دوزخ پسند کی اس کے لیے دوزخ ہو گی.

بِاللّٰهِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا بَعِيْدًا ۝١١٦

اِنْ يَّدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖٓ اِلَّآ اِنٰثًا ۚ وَاِنْ يَّدْعُوْنَ اِلَّا شَيْطٰنًا مَّرِيْدًا ۙ ۝١١٧

لَّعَنَهُ اللّٰهُ ۘ وَقَالَ لَاَتَّخِذَنَّ مِنْ عِبَادِكَ نَصِيْبًا مَّفْرُوْضًا ۙ ۝١١٨

جتنے گناہ ہیں وہ جسے چاہے بخش دے. اور جس کسی نے اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھیرایا تو وہ بھٹک کر سیدھے راستے سے بہت دور جا پڑا ۱۱۶.

(یہ مشرک خدا کے ساتھ کن کو شریک ٹھیراتے ہیں اور کن کو پکارتے ہیں؟) یہ نہیں پکارتے مگر دیبیوں کو اور نہیں پکارتے ہیں مگر شیطان مردود کو۱۱۷ جس پر اللہ لعنت کر چکا ہے. اور شیطان نے کہا: میں تیرے بندوں سے (گم راہی کا) ایک مقررہ حصہ لے کر رہوں گا اور ضرور انہیں بھکاؤں گا ۱۱۸.

---

۱۱۶ - جو کوئی ہدایت سے برگشتہ ہو کر مشرکوں کی راہ اختیار کرتا ہے تو وہ یاد رکھے اللہ تمام گناہ (بغیر توبہ کے بھی) بخش دے سکتا ہے، لیکن شرک کے لیے بخشایش نہیں.

وَلَاُضِلَّنَّهُمْ وَلَاُمَنِّيَنَّهُمْ	اور ضرور ایسا کروں گا که
وَلَاٰمُرَنَّهُمْ فَلَيُبَتِّكُنَّ	(حقیقت اور عمل کی جگه
اٰذَانَ الْاَنْعَامِ وَلَاٰمُرَنَّهُمْ	جھوٹی) آرزووں میں انھیں
فَلَيُغَيِّرُنَّ خَلْقَ اللّٰهِ ؕ	مشغول رکھوں اور ضرور انھیں
وَمَنْ يَّتَّخِذِ الشَّيْطٰنَ	(مشرکانه خرافات کا) حکم
وَلِيًّا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَقَدْ	دوں گا، پس وہ جانوروں
خَسِرَ خُسْرَانًا مُّبِيْنًا ۞ ؕ ۱۱۹	کے کان ضرور هی چیریں گے

(اور انھیں بتوں کے نام پر چھوڑ دیں گے) ۔ اور میں البته انھیں حکم دوں گا پس وہ (میری هدایت کے مطابق) خدا کی خلقت میں ضرور رد وبدل کردیا کریں گے (۲۱٦)۔ (سو یه مشرك اسی شیطان کی وسوسه اندازیوں پر چلتے هیں) اور جو کوئی الله کو چھوڑ کر شیطان کو اپنا رفیق و مددگار بناتا هے تو یقینا وہ تباهی میں پڑ گیا، ایسی تباهی میں جو کھلی تباهی هے ۱۱۹ .

يَعِدُهُمْ وَيُمَنِّيْهِمْ ؕ وَمَا	شیطان ان سے وعدہ کرتا اور
يَعِدُهُمُ الشَّيْطٰنُ اِلَّا غُرُوْرًا ۞ ۱۲۰	آرزووں میں ڈالتا هے ۔ اور

شیطان ان سے جو کچھ وعدے کرتا ھے وہ فریب کے سوا کچھ نہیں ھے ۱۲۰ .

أُولَـٰئِكَ مَأْوَىٰهُمْ جَهَنَّمُ ۡ وَلَا يَجِدُونَ عَنْهَا مَحِيصًا ۝ ۱۲۱

یہی وہ لوگ ھیں جن کا (بالآخر) ٹھکانا دوزخ ھوا اور یہ اس سے نکل بھاگنے کی کوئی راہ نہ پائیں گے ۱۲۱ .

وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّـٰلِحَـٰتِ سَنُدْخِلُهُمْ

اور جو لوگ ایمان لائے اور نیک کام انجام دیے تو ھم انھیں

---

۱۱۷ تا ۱۲۰ - مشرکین عرب کے بعض عقائد و اعمال کا ذکر کیا ھے جو ان کی کوری و سفاھت کی واضح دلیل ھیں ۔ پھر فرمایا: "شیطان کی سب سے بڑی وسوسہ اندازی یہ ھے کہ طرح طرح کے وعدوں میں رکھتا اور آرزووں اور امیدوں میں ڈالتا ھے". وعدوں میں رکھنے اور آرزووں میں ڈالنے سے مقصود یہ ھے کہ انسان حقیقت و عمل کی جگہ محض باطل آرزووں اور جھوٹی امیدوں کا بندہ ھو جاتا ھے . وہ نجات و سعادت کے لیے سعی و عمل کی راہ اختیار نہیں کرتا بلکہ اپنی جھوٹی امیدوں اور مغرورانہ آرزووں میں مگن رھنے لگتا ھے .

جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَآ اَبَدًا ؕ وَعْدَ اللّٰهِ حَقًّا ؕ وَمَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰهِ قِیْلًا ۝ ١٢٢ لَیْسَ بِاَمَانِیِّكُمْ وَلَآ اَمَانِیِّ اَهْلِ الْكِتٰبِ ؕ مَنْ یَّعْمَلْ سُوْٓءًا یُّجْزَ بِهٖ ۙ وَلَا یَجِدْ لَهٗ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلِیًّا وَّلَا نَصِیْرًا ۝ ١٢٣

(راحت اور سرور ابدی کے ایسے) باغوں میں داخل کریں گے جن کے نیچے نہریں بہ رہی ہوں گی (اور اس لیے وہ کبھی خشک ہونے والے نہیں). وہ ھمیشه انھیں باغوں میں رھیں گے(۲۱۷). یه الله کا وعده حق ھے اور الله سے بڑھ کر بات کھنے میں سچا اور کون ھو سکتا ھے؟ ۱۲۲. (مسلمانو! نجات و سعادت) نه تو تمھاری آرزووں پر (موقوف) ھے نه اھل کتاب کی آرزووں پر (وہ تو ایمان وعمل پر موقوف ھے). جو کوئی برائی کرے گا (خواه کوئی ھو) ضروری ھے که اس کا بدلا پائے اور پھر الله کے سوا نه تو کوئی ایسے دوست ملے نه مددگار ۱۲۳.

وَمَنْ يَّعْمَلْ مِنَ الصّٰلِحٰتِ	اور جو کوئی اچھے کام
مِنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَهُوَ	کرے گا خواہ مرد ہو خواہ
مُؤْمِنٌ فَاُولٰٓئِكَ يَدْخُلُوْنَ	عورت، اور وہ (خداپر) ایمان
الْجَنَّةَ وَلَا يُظْلَمُوْنَ	بھی رکھتا ہوگا تو ایسے ہی لوگ
نَقِيْرًا ۝۱۲۴ وَمَنْ اَحْسَنُ	ہیں جو جنت میں داخل ہوں گے
دِيْنًا مِّمَّنْ اَسْلَمَ وَجْهَهٗ لِلّٰهِ	اور رائی برابر بھی ان کے
وَهُوَ مُحْسِنٌ وَّاتَّبَعَ مِلَّةَ	ساتھ (جزائے عمل میں) بے
اِبْرٰهِيْمَ حَنِيْفًا ۗ وَاتَّخَذَ اللّٰهُ	انصافی ہونے والی نہیں ۱۲۴ .
اِبْرٰهِيْمَ خَلِيْلًا ۝۱۲۵	اور پھر (بتلاؤ!) اس آدمی سے

بہتر دین رکھنے والا کون ہوسکتا ہے جس نے اللہ کے آگے سر اطاعت جھکا دیا اور وہ نیک عمل بھی ہے اور اس نے ابراہیم کے طریقے کی پیروی کی ہے جو (تمام انسانی گروہ بندیوں سے الگ ہوکر) صرف خدا ہی کے لیے ہو رہا تھا (۲۱۸). اور (یہ واقعہ ہے کہ) اللہ نے ابراہیم کو اپنا دوست مخلص بنالیا تھا ۱۲۵ .

۱۲۳ تا ۱۲۵ ـ پچھلی آیات میں انسانی گم راہی کی یہ ==

وَ لِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِی الْاَرْضِ ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَیْءٍ مُّحِیْطًا ۱۲۶ ع

اور (یاد رکھو!) جو کچھ آسمانوں میں ھے اور جو کچھ زمین میں ھے سب اللہ ھی کے لیے ھے (اس کے سوا کوئی نہیں) اور وہ (اپنے علم و قدرت سے) ھر چیز کا احاطہ کیے ھوے ھے ۱۲۶ .

۱۸
ع
۱۵

= حالت بتلائی تھی کہ عمل و حقیقت کی جگہ باطل آرزووں اور جھوٹی امیدوں میں مگن ھو جاتا ھے . یہاں بتلایا کہ اسی گم راھی میں یہودی اور عیسائی مبتلا ھو گئے . عمل و حقیقت کی جگہ صرف آرزوئیں اور امیدیں ھی ان کا سرمایۂ دین ھیں . یہودی کہتے ھیں "ھم خدا کی خاص امت ھیں ، ھم پر آتش دوزخ حرام ھے". عیسائی کہتے ھیں "ھم کفارۂ مسیح پر ایمان رکھتے ھیں ، اس لیے ھمارے لیے ھی نجات ھے". قرآن مسلمانوں کو متنبہ کرتا ھے کہ کہیں تم بھی اسی گم راھی میں مبتلا نہ ھو جانا. وہ کہتا ھے کہ نہ تو تمھاری آرزووں سے کچھ بننے والا ھے ، نہ اھل کتاب کی . خدا کا قانون تو یہ ھے کہ جس کسی کا عمل برا ھوگا وہ اس کی سزا ضرور پائے گا خواہ تم ھو ، خواہ یہودی ھوں ، خواہ عیسائی ھوں ، خواہ کوئی ھو .

احادیث سے معلوم ھوتا ھے کہ ایک مرتبہ مسلمانوں =

وَ يَسْتَفْتُوْنَكَ فِى النِّسَآءِ ؕ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيْكُمْ فِيْهِنَّ ۙ وَ مَا يُتْلٰى عَلَيْكُمْ فِى الْكِتٰبِ فِىْ يَتٰمَى النِّسَآءِ الّٰتِىْ لَا تُؤْتُوْنَهُنَّ مَا كُتِبَ لَهُنَّ وَ تَرْغَبُوْنَ اَنْ تَنْكِحُوْهُنَّ وَ الْمُسْتَضْعَفِيْنَ مِنَ الْوِلْدَانِ ۙ وَ اَنْ تَقُوْمُوْا

اور (اے پیغمبر!) لوگ تم سے عورتوں کے بارے میں فتوی طلب کرتے ہیں (یعنی حکم دریافت کرتے ہیں). تم کہہ دو "اللہ تمہیں ان کے بارے میں حکم دیتا ہے (جواب بیان کیا جائے گا). نیز وہ تمہیں یتیم عورتوں کی نسبت بھی حکم

== اور اہل کتاب میں بحث چھڑ گئی . یہودیوں نے کہا: ہمارا دین سب سے بہتر ہے کہ نجات صرف ہمارے ہی لیے ہے . مسلمانوں نے کہا: ہمارا دین سب سے بہتر ہے کیونکہ سب کے بعد آیا اور تم سب کی نجات اسی پر موقوف ہے . اس پر یہ آیت نازل ہوئی (ابن جریر) .

اس سے معلوم ہوا کہ محض اپنے طریقے کی بڑائی کرنے اور ڈینگیں مارنے سے کچھ نہیں ہوتا، اصلی شے ایمان و عمل ہے .

لِلْيَتٰمٰى بِالْقِسْطِ وَمَا تَفْعَلُوْا
مِنْ خَيْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِهٖ
عَلِيْمًا ۱۲۷

دیتا ہے جو قرآن میں سنایا
جا رہا ہے (اور پہلے نازل
ہوچکا ہے کہ ان کے ساتھ

ناانصاف نہ کرو) . وہ یتیم عورتیں (جو تمہاری سرپرستی میں ہوتی ہیں اور) جنہیں تم ان کا حق جو (وراثت میں) ان کے لیے ٹھیرایا جا چکا ہے نہیں دیتے اور چاہتے ہو کہ (ان کے مال پر قبضہ کرلینے کے لیے) خود ان سے نکاح کرلو. نیز جو کچھ بے بس (یتیم) لڑکوں کی نسبت قرآن میں سنایا جا رہا ہے (اور پہلے نازل ہوچکا ہے) تو اس بارے میں بھی خدا تمہیں حکم دیتا ہے (کہ ان کے حقوق تلف نہ کرو) . اور وہ حکم دیتا ہے کہ یتیموں کے معاملے میں (خواہ لڑکیاں ہوں خواہ لڑکے ہوں اور تمہاری سرپرستی میں ہوں یا نہ ہوں ، ہر حال میں) حق و انصاف کے ساتھ قائم رہو. اور (یاد رکھو!) تم بھلائی کی باتوں میں سے جو کچھ کرتے ہو خدا اس کا علم رکھنے والا ہے (۲۱۹) ۱۲۷ .

وَاِنِ امْرَاَةٌ خَافَتْ مِنْۢ
بَعْلِهَا نُشُوْزًا اَوْ اِعْرَاضًا
فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَآ اَنْ

اور اگر کسی عورت کو اپنے
شوہر کی طرف سے سرکشی
اور کنارہ کشی کا اندیشہ ہو

يُصْلِحَا بَيْنَهُمَا صُلْحًا ؕ	تو شوهر اور بیوی پر کچھ گناه
وَ الصُّلْحُ خَيْرٌ ؕ وَ اُحْضِرَتِ	نه هوگا اگر (مصالحت کی
الْاَنْفُسُ الشُّحَّ ؕ وَ اِنْ تُحْسِنُوْا	کوئی بات آپس میں ٹھیرا کر)
وَ تَتَّقُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا	صلح کرلیں. (نا اتفاقی سے)
تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا ۝ ١٢٨	صلح (هر حال میں) بہتر هے.

اور (یاد رکھو که انسان کی طبیعت اس طرح کی واقع هوئی هے که) مال کا لالچ سبھی میں هوتا هے. (عورت چاهتی هے اسے زیاده سے زیاده ملے، مرد چاهتا هے کم سے کم خرچ کرے. پس ایسا نه کرو که مال کی وجه سے آپس میں مصالحت نه هو). اور اگر تم (ایك دوسرے کے ساتھ) اچھا سلوك کرو اور (سخت گیری سے) بچو تو تم جو کچھ کرتے هو خدا اس کی خبر رکھنے والا هے (٢٢٠) ١٢٨.

وَ لَنْ تَسْتَطِيْعُوْٓا اَنْ	اور تم اپنی طرف سے کتنے
تَعْدِلُوْا بَيْنَ النِّسَآءِ	هی خواهش مند هو لیکن یه
وَ لَوْ حَرَصْتُمْ فَلَا تَمِيْلُوْا	بات تمهاری طاقت سے باهر هے
كُلَّ الْمَيْلِ فَتَذَرُوْهَا	که (ایك سے زیاده) عورتوں

كَالْمُعَلَّقَةِ ۚ وَاِنْ تُصْلِحُوْا وَتَتَّقُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۝١٢٩

میں (کامل طور پر) عدل کرسکو (کیونکہ دل کا قدرتی کھنچاؤ تمھارے بس کا نہیں. کسی کی طرف زیادہ کھنچے گا. کسی کی طرف کم). پس ایسا نہ کرو کہ کسی ایک کی طرف جھك پڑو اور دوسری کو (اس طرح) چھوڑ بیٹھو گویا "معلقه" ھے (یعنی ایسی عورت ھے که نه تو بیوہ اور نه طلاق دی ھوئی ھے که اپنا دوسرا انتظام کرے. نه شوھر ھی اس کا حق ادا کرتا ھے که شوھر والی عورت کی طرح ھو، بیچ میں پڑی لٹك رھی ھے). اور (دیکھو!) اگر تم (عورتوں کے معاملے میں) درستگی پر رھو اور (بے انصافی سے) بچو تو الله بخشنے والا، رحمت رکھنے والا ھے (۲۲۱) ۱۲۹.

وَاِنْ يَّتَفَرَّقَا يُغْنِ اللّٰهُ كُلًّا مِّنْ سَعَتِهٖ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ وَاسِعًا حَكِيْمًا ۝١٣٠

اور اگر (میاں بی بی میں اصلاح کی کوئی صورت بن نه پڑے اور ایك دوسرے سے) جدا ھوجائیں تو الله اپنے (فضل کی) کشایش سے دونوں کو بے نیاز کردے گا (یعنی ان میں سے ھر ایك کے لیے کوئی دوسرا انتظام پیدا ھوجائے گا جو عجب نہیں پہلے سے بہتر ھو).

اور الله بڑی وسعت والا (اور اپنے تمام احکام میں) حکمت رکھنے والا ھے ۱۳۰ .

۱۲۷ تا ۱۳۰ - سلسلۂ بیان پھر قرابت داروں کے حقوق کی طرف پھر گیا ھے جس سے سورت کی ابتدا ھوئی تھی . روایات سے معلوم ھوتا ھے کہ سورت کی ابتدا میں یتیموں اور عورتوں کے بارے میں جو احکام نازل ھوے تھے ؛ ان کی نسبت بعض لوگوں نے مزید سوالات کیے ، اس پر یہ آیات نازل ھوئیں (ابن جریر) .

۱ - عرب جاھلیت میں دستور تھا کہ اگر یتیم لڑکی خوب صورت اور مال دار ھوتی تو اس کا سرپرست اس کے مال پر قبضہ کرلینے کے لیے خود نکاح کرلیتا . اگر خوب صورت نہ ھوتی تو دوسرے سے نکاح کرادیتا ، مگر اس شرط پر کہ اس کے مال کا ایك حصہ اسے مل جائے یا اس کا مہر خود لے لے یا پھر یتیم لڑکیوں کا نکاح ھی نہ ھونے دیتے تاکہ شوھر کے یہاں جاکر اپنے مال کا مطالبہ نہ کرسکیں .

قرآن نے اس ظلم صریح سے سورت کی ابتدا میں بھی روکا تھا ، یہاں بھی مزید تاکید کی . پیرایۂ بیان سے یہ بات بھی واضح ھوگئی کہ جس بات سے روکا گیا ھے وہ یتیم لڑکیوں =

= کی حق تلفی ہے. اگر سرپرست کی نیت بخیر ہو تو اس کے لیے خود نکاح کر لینا ویسے ممنوع نہیں.

۲ - پہلے بار بار اس بات سے روکا گیا تھا کہ بیوی کے مال پر قبضہ کرنے کے لیے زبردستی نہ کرو. یہاں بتایا کہ اگر ایک عورت شوہر کو اپنے سے پھرا ہوا دیکھے اور اسے خوش کرنے کے لیے اپنے حق میں سے کچھ چھوڑ دے اور میاں بیوی اس پر میل ملاپ کر لیں تو اس میں کوئی مضائقہ نہیں. یہ جبراً مال لینا نہیں ہوا. باہمی رضامندی سے مصالحت کر لینا ہے.

۳ - ایک سے زیادہ بیوی کرنے کی صورت میں عدل کی جو شرط لگائی گئی ہے تو اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ تمہاری طبیعت کا قدرتی میلان بھی سب کے ساتھ یکساں رہے، کیونکہ ایسا کرنا تمہاری طاقت سے باہر ہے. مقصود یہ ہے کہ جتنی باتیں تمہارے اختیار میں ہیں ان میں سب کے ساتھ یکساں سلوک کرو اور کسی ایک ہی کی طرف جھک نہ پڑو. مثلاً سب کو ایک طرح کا مکان دو، ایک طرح کا لباس پہناؤ، ایک ہی طرح کھانے پینے کا انتظام کرو، ایک ہی طرح پر رہو سہو اور شب باش ہو. اگر تمہیں اندیشہ ہو کہ ان باتوں میں عدل نہ کرسکو گے تو پھر ایک سے زیادہ بیوی نہ کرو.

وَ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَ مَا	اور (مسلمانو! یاد رکھو)
فِي الْاَرْضِ ؕ وَ لَقَدْ وَصَّيْنَا	آسمانوں میں اور زمین میں
الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ	جو کچھ ہے سب اللہ ہی کے
قَبْلِكُمْ وَ اِيَّاكُمْ اَنِ	لیے ہے (اس کے سوا کوئی
اتَّقُوا اللّٰهَ ؕ وَ اِنْ تَكْفُرُوْا	نہیں). ہم نے یقیناً ان
فَاِنَّ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ	لوگوں کو جنہیں تم سے پہلے
وَ مَا فِي الْاَرْضِ ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ	کتاب دی گئی اور (اسی طرح)
غَنِيًّا حَمِيْدًا ۝ ۱۳۱	خود تم کو بھی یہ حکم دیا کہ

اللہ (کی نافرمانی کے نتائج) سے ڈرو (اور احکام حق کی پیروی کرو). اور اگر (اس کا حکم) نہ مانو گے سو (اس سے اس کی خدائی کا تو کچھ نقصان ہونے والا نہیں، تم خود ہی نقصان اٹھاؤ گے). آسمانوں میں اور زمین میں جو کچھ ہے سب اللہ ہی کے لیے ہے. وہ بے نیاز ہے، (ساری ستایشوں سے) ستودہ ۱۳۱.

۱۳۱ – بیان احکام کے بعد پھر تذکیر و موعظت کے پہلو پر زور دیا گیا کہ اصل شے احکام حق کی تعمیل اور استقامت و اخلاص ہے. =

وَلِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۚ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيلًا ۝١٣٢	اور (بے شک) اللہ ھی کے لیے ھے جو کچھ آسمانوں میں ھے اور جو کچھ زمین میں ھے۔ اور (جو کوئی اس کی فرماں برداری کرے تو) کارسازی کے لیے اس کا کارساز ھونا کفایت کرتا ھے ١٣٢۔
اِنْ يَّشَاْ يُذْهِبْكُمْ اَيُّهَا النَّاسُ وَيَاْتِ بِاٰخَرِيْنَ ۚ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى ذٰلِكَ قَدِيْرًا ۝١٣٣	(لوگو!) اگر وہ چاھے تو تمھیں (اقبال و سعادت کے میدان سے) ھٹا دے اور (تمھاری جگہ) دوسروں کو لے آئے۔ وہ بلا شبہ ایسا کرنے پر قادر ھے (٢٢٢) ١٣٣۔
مَنْ كَانَ يُرِيْدُ ثَوَابَ الدُّنْيَا فَعِنْدَ اللّٰهِ ثَوَابُ الدُّنْيَا	جو کوئی دنیا کا ثواب چاھتا ھے تو (اسے معلوم ھونا چاھیے

= تم سے پہلے کتنی ھی امتیں بد عملی و نافرمانی کی وجہ سے مٹ گئیں۔ اگر خدا چاھے تو تمھیں بھی کام رانی و اقبال کے میدان سے ھٹا دے اور تمھاری جگہ دوسروں کو دے دے۔ پس نافرمانی و بدعملی سے بچو اور راہ حق میں مستقیم ھو جاؤ۔

وَ الْاٰخِرَةِ ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ سَمِيْعًا ۢ بَصِيْرًا ۚ ۱۳٤

که) الله کے پاس دنیا اور آخرت دونوں کا ثواب موجود ہے (اور وہ دونوں کی بخشش رکھتا ہے) ۔ وہ (سب کچھ) سننے والا اور دیکھنے والا ہے ۱۳٤ ۔

۱۹ ع ۱٦

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْا قَوّٰمِيْنَ بِالْقِسْطِ شُهَدَآءَ لِلّٰهِ وَ لَوْ عَلٰۤى اَنْفُسِكُمْ اَوِ الْوَالِدَيْنِ وَ الْاَقْرَبِيْنَ ۚ اِنْ يَّكُنْ غَنِيًّا اَوْ فَقِيْرًا فَاللّٰهُ اَوْلٰى بِهِمَا ۫ فَلَا تَتَّبِعُوا الْهَوٰۤى اَنْ تَعْدِلُوْا ۚ وَ اِنْ تَلْوٗۤا اَوْ تُعْرِضُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا ۝ ۱۳۵

مسلمانو! ایسے ہو جاؤ کہ انصاف پر پوری مضبوطی کے ساتھ قائم رہنے والے اور الله کے لیے (سچی) گواہی دینے والے ہو ۔ اگر تمھیں خود اپنے خلاف یا اپنے ماں باپ اور قرابت داروں کے خلاف بھی گواہی دینی پڑنے جب بھی نہ جھجکو ۔ اگر کوئی مال دار ہے یا محتاج ہے تو الله (تم سے)

زیادہ ان پر مہربانی رکھنے والا ھے (تمھیں ایسا نہیں کرنا چاھیے که مال دار کی دولت کے لالچ میں یا محتاج کی محتاجی پر ترس کھا کر سچی بات کہنے سے جھجکو) . (پس دیکھو!) ایسا نه ھو که ھوائے نفس کی پیروی تمھیں انصاف سے باز رکھے . اور اگر تم (گواھی دیتے ھوئے) بات کو گھما پھرا کر کہو گے (یعنی صاف صاف نه کہنا چاھو گے) یا گواھی دینے سے پہلو تہی کرو گے تو (یاد رکھو!) تم جو کچھ کرتے ھو الله اس کی خبر رکھنے والا ھے ۱۳۵ .

---

۱۳۵ – مسلمانوں کو چاھیے که "قوّامون بالقسط" ھوں یعنی حق و انصاف پر اس مضبوطی سے قائم رھنے والے که کوئی بات بھی ان کی جگه سے نه ھلا سکے .

اور چاھیے که الله کے لیے گواھی دینے والے ھوں . دنیا کی کوئی چیز انھیں سچ کہنے سے نه روک سکے . اگر کسی معاملے میں سچائی خود ان کی ذات کے خلاف ھو یا ان کے ماں باپ اور عزیز و اقربا کے خلاف ھو جب بھی انھیں سچی ھی بات کہنی چاھیے . وہ صرف سچائی ھی کے لیے دل و زبان رکھتے ھیں .

سچی گواھی دینے میں نه تو کسی کی دولت کا پاس کرو، نه کسی کی محتاجی کا . اگر کسی معاملے میں گواھی دے سکتے ھو تو اس سے پہلو تہی نه کرو .

يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَالْكِتٰبِ الَّذِيْ نَزَّلَ عَلٰى رَسُوْلِهٖ وَالْكِتٰبِ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ مِنْ قَبْلُ ؕ وَمَنْ يَّكْفُرْ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا ۢ بَعِيْدًا ۝ ١٣٦

مسلمانو! الله پر ایمان لاؤ، الله کے رسول پر ایمان لاؤ اور اس کتاب پر ایمان لاؤ جو اس نے اپنے رسول پر نازل کی ھے. نیز ان کتابوں پر جو اس سے پھلے (دوسرے پیغمبروں پر) نازل کی تھیں. اور (دیکھو!) جس کسی نے الله سے انکار کیا اور اس کے فرشتوں، اس کی کتابوں، اس کے رسولوں اور آخرت کے دن پر ایمان نه رکھا تو وه بھٹك کر سیدھے راستے سے بھت دور جا پڑا ١٣٦ .

اور جب گواھی دو تو صاف صاف بات کھو، گھما پھرا کر نه کھو که حقیقت مشتبه هو جائے.

١٣٦ – ایمانی خصائل و اعمال پر زور دینے کے بعد یه حقیقت واضح کی که یه خصائل اور اعمال جبھی پیدا هو سکتے ھیں که کامل اور سچی خدا پرستی دلوں میں رچ جائے. =

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا	جن لوگوں کا حال یہ ھے کہ
ثُمَّ كَفَرُوْا ثُمَّ اٰمَنُوْا	وہ ایمان لائے، پھر کفر میں
ثُمَّ كَفَرُوْا ثُمَّ ازْدَادُوْا	پڑ گئے، پھر ایمان لائے، پھر
كُفْرًا لَّمْ يَكُنِ اللّٰهُ لِيَغْفِرَ	کفر میں پڑ گئے اور پھر برابر
لَهُمْ وَلَا لِيَهْدِيَهُمْ	کفر میں بڑھتے ھی گئے
سَبِيْلًا ۱۳۷	تو (فی الحقیقت ان کا ایمان لانا

ایمان لانا نہ تھا) اللہ انہیں بخشنے والا نہیں. اور ھرگز ایسا نہ ھو گا کہ (کام یابی کی) انہیں کوئی راہ دکھائے ۱۳۷.

= کامل اور سچی خدا پرستی یہ ھے کہ خدا پر ایمان لاؤ اور خدا کی سچائی پر ایمان لاؤ. یہ سچائی پیغمبر اسلام پر بھی نازل ھوئی ھے اور پیغمبر اسلام سے پہلے تمام رسولوں پر بھی نازل ھو چکی ھے.

اس کے بعد ایمان کی تفصیل بیان کی کہ خدا پر، خدا کے فرشتوں پر، خدا کی کتابوں پر، خدا کے رسولوں پر اور آخرت کے دن پر ایمان رکھنا کامل اور سچا ایمان ھے.

بَشِّرِ الْمُنٰفِقِيْنَ بِاَنَّ لَهُمْ عَذَابًا اَلِيْمَا ۣ ١٣٨ الَّذِيْنَ يَتَّخِذُوْنَ الْكٰفِرِيْنَ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ ؕ اَيَبْتَغُوْنَ عِنْدَهُمُ الْعِزَّةَ فَاِنَّ الْعِزَّةَ لِلّٰهِ جَمِيْعًا ؕ ١٣٩

(اے پیغمبر!) تم منافقون کو یه خوش خبری سنا دو که بلا شبه ان کے لیے عذاب دردناك ھے ١٣٨. (وہ منافق) جو مسلمانون کو چھوڑ کر حق کو اپنا رفیق منکرین اور مددگار بناتے ھیں (اور مسلمانون کی دوستی پر مسلمانون کے دشمنون کی دوستی کو ترجیح دیتے ھیں). تو کیا وہ چاھتے ھیں ان کے پاس عزت ڈھونڈھیں؟ (اگر ایسا ھی ھے) تو (یاد رکھیں!) عزت جتنی بھی ھے سب کی سب الله ھی کے لیے ھے (یعنی اسی کے اختیار میں ھے جسے چاھے دے دے. دشمنان حق کے ھاتھ میں نہیں ھے، اگرچه وہ اس وقت عارضی طور پر دنیوی عزت اور شوکت رکھتے ھیں اور پیروان حق بے سر و سامان اور کم زور ھیں) ١٣٩.

---

١٣٧ و ١٣٨ ـ اس کے بعد منافقون کی حالت بیان کی ھے که اگرچه انھون نے بظاھر ایمان کی راہ اختیار کرلی تھی مگر فی الحقیقت ایمان سے محروم تھے، چنانچه بار بار آئے اور بار بار الٹے پاؤن پھر گئے. سو ایسا ایمان ایمان نہیں ھے. ایسے لوگون کے لیے نه تو خدا کی مغفرت ھوگی، نه ایسون پر سعادت و کام یابی کی راہ کھلے گی.

وَقَدْ نَزَّلَ عَلَيْكُمْ فِى	اور (دیکھو!) اللہ اپنی کتاب
الْكِتٰبِ اَنْ اِذَا سَمِعْتُمْ	میں تمہارے لیے یہ حکم نازل
اٰيٰتِ اللّٰهِ يُكْفَرُ بِهَا وَيُسْتَهْزَاُ	کرچکا ہے کہ جب تم دیکھو
بِهَا فَلَا تَقْعُدُوْا مَعَهُمْ	اور سنو خدا کی آیتوں کے
حَتّٰى يَخُوْضُوْا فِىْ حَدِيْثٍ	ساتھ کفر کیا جارہا ہے (یعنی
غَيْرِهٖٓ ۖ اِنَّكُمْ اِذًا مِّثْلُهُمْ ؕ	انہیں سرکشی اور شرارت سے
اِنَّ اللّٰهَ جَامِعُ الْمُنٰفِقِيْنَ	جھٹلایا جارہا ہے) اور ان کی
وَالْكٰفِرِيْنَ فِىْ جَهَنَّمَ	ہنسی اڑائی جارہی ہے تو (تم
جَمِيْعًا ۙ ١٤٠ الَّذِيْنَ	اس مجلس سے اٹھ جاؤ اور) جب

تک (اس طرح کی باتیں چھوڑ کر) کسی دوسری بات میں لوگ نہ لگ جائیں ان کے پاس نہ بیٹھو۔ اگر بیٹھا کرو گے تو تم بھی انہیں جیسے ہو جاؤ گے۔ (یاد رکھو!) خدا منافقوں کو (جو ایسی باتوں میں شریک ہوتے ہیں) اور منکرین حق کو (جو اس طرح کی باتیں کرتے ہیں) سب کو جہنم میں اکٹھا کر دینے والا ہے ١٤٠۔

يَتَرَبَّصُوْنَ بِكُمْ ۚ فَاِنْ كَانَ لَكُمْ فَتْحٌ مِّنَ اللّٰهِ قَالُوْٓا اَلَمْ نَكُنْ مَّعَكُمْ ۖ وَ اِنْ كَانَ لِلْكٰفِرِيْنَ نَصِيْبٌ ۙ قَالُوْٓا اَلَمْ نَسْتَحْوِذْ عَلَيْكُمْ وَ نَمْنَعْكُمْ مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ؕ فَاللّٰهُ يَحْكُمُ بَيْنَكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ وَ لَنْ يَّجْعَلَ اللّٰهُ لِلْكٰفِرِيْنَ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ سَبِيْلًا ۧ ١٤١

٢٠ ع ١٧

ان (منافقون) کا شیوہ یہ ہے کہ وہ تمہاری حالت دیکھتے رہتے اور (مآل کار کے) منتظر رہتے ہیں. اگر تمہیں اللہ کی طرف سے فتح ملتی ہے تو (اپنے کو تمہارا ساتھی ظاہر کرتے ہیں اور) کہتے ہیں "کیا ہم بھی تمہارے ساتھ نہ تھے؟" اگر منکرین حق کے لیے فتح مندی ہوتی ہے تو (ان کی طرف دوڑے جاتے ہیں اور اپنا احسان جتانے کے لیے) کہتے ہیں "کیا ہم نے ایسا نہیں کیا کہ (جنگ میں) بالکل غالب آ گئے تھے پھر بھی تمہیں مسلمانوں سے بچالیا" (۲۲۳). تو (یقین کرو!) اللہ قیامت کے دن تم میں (کہ سچے مسلمان ہو) اور ان میں (کہ نفاق میں ڈوبے ہوئے ہیں) فیصلہ کر دے گا. اور (یقین کرو یہ منافق کتنا ہی

دشمنوں کا ساتھ دیں، مگر) خدا کبھی ایسا کرنے والا نہیں کہ کافر ایمان رکھنے والوں کے خلاف کوئی راہ پالیں ۱۴۱ .

اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ يُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ وَهُوَ خَادِعُهُمْ ۚ وَاِذَا قَامُوْٓا اِلَى الصَّلٰوةِ قَامُوْا كُسَالٰى ۙ يُرَآءُوْنَ النَّاسَ وَلَا يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ اِلَّا قَلِيْلًا ۙ ۱۴۲ مُّذَبْذَبِيْنَ بَيْنَ ذٰلِكَ ۖ لَآ اِلٰى هٰٓؤُلَآءِ وَلَآ اِلٰى هٰٓؤُلَآءِ ؕ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ سَبِيْلًا ۝ ۱۴۳

منافق (اپنی اس دو رنگی چال سے) خدا کو دھوکا دے رہے ہیں (یعنی خدا کے رسول کو اور مسلمانوں کو دھوکے میں رکھنا چاہتے ہیں) اور (واقعہ یہ ہے کہ) خدا انہیں دھوکا دینے میں ہرا رہا ہے اور مغلوب کر رہا ہے (کہ مہلت پر مہلت دے رہا ہے اور اس عارضی مہلت کو وہ جہل و غرور سے اپنی کام یابی سمجھ رہے ہیں).

اور جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے ہیں تو کاہلی کے ساتھ کھڑے ہوتے ہیں (جیسے کوئی مارے باندھے کھڑا ہو جائے). محض لوگوں کو دکھانے کے لیے نماز پڑھتے ہیں اور اللہ کا ذکر نہیں

کرتے (یعنی تلاوت نہیں کرتے) مگر برائے نام . کفر اور ایمان کے درمیان متردد کھڑے ہیں (کہ ادھر رہیں یا ادھر). نہ تو ان کی طرف ہیں ، نہ ان کی طرف (یعنی نہ تو مسلمانوں کی طرف ہیں ، نہ مسلمانوں کے دشمنوں کی طرف). اور حقیقت یہ ہے کہ جس پر اللہ ہی راہ گم کردے (یعنی اللہ کے ٹھیرائے ہوے قانون ہدایت وضلالت کے بموجب راہ سعادت گم ہوجائے) تو پھر ممکن نہیں تم اس کے لیے کوئی راہ نکال سکو ۱۴۳ .

---

۱۳۹ تا ۱۴۳ – آیت (۱۳۹) سے (۱۴۳) تک منافقوں کے اعمال و خصائل بتائے ہیں :

۱ – چوں کہ ان کے دلوں میں ایمان نہیں ہے اس لیے مسلمانوں کی کام یابی پر بھروسا نہیں رکھتے. وہ مسلمانوں کو چھوڑ کر ان کے دشمنوں کو اپنا دوست بناتے ہیں ، تا کہ جب مسلمانوں کے دشمن فتح مند ہوں تو وہ عزت و کام رانی حاصل کریں .

۲ – وہ الگ تھلگ رہ کر واقعات کی رفتار دیکھتے رہتے ہیں . اگر مسلمان کو فتح ہوتی ہے تو فتح کے فائدوں میں حصہ دار بن جاتے ہیں اور کہتے ہیں " ہم بھی تمہارے ساتھ تھے". اگر دشمنوں کا پلہ بھاری رہتا ہے تو ان سے جا ملتے ہیں اور کہتے ہیں کہ " اگر لڑائی میں ہم دل سے تمہارے ساتھ نہ ہوتے اور تمہیں نہ بچاتے تو =

= مسلمانوں نے تمہارا خاتمہ ہی کر دیا تھا ".

٣ – وہ نماز کے لیے کھڑے ہوں گے تو کاہلی کے ساتھ، گویا مارے باندھے کھڑے ہو گئے ہیں. دکھاوے کے لیے تھوڑی بہت قراءت جلد جلد کر لیں گے اور نماز پٹک کر الگ ہو جائیں گے. خشوع و خضوع اور دل کا لگاؤ ان کی نماز میں نہ ہو گا.

٤ – ان کی ساری باتیں ایسی ہوتی ہیں گویا ایک قدم کفر میں ہے، ایک ایمان میں. دونوں کے درمیان متردد کھڑے ہیں، نہ پوری طرح کفر ہی کا ساتھ دے سکتے ہیں، نہ پوری طرح ایمان کا.

آیت (١٤٣) میں فرمایا " خدا انہیں دھوکا دینے میں ہرا رہا ہے اور مغلوب کر رہا ہے ". خدا کے ہرانے اور مغلوب کرنے کا مطلب یہ ہے کہ خدا نے دنیا میں اچھوں کی طرح بروں کو بھی مہلت عمل دے رکھی ہے. مگر یہ مہلت اس لیے نہیں ہے کہ خدا کا قانون ان کی طرف سے غافل ہے، بلکہ اس لیے ہے کہ ہر عمل کا نتیجہ اپنے مقررہ وقت ہی پر ظاہر ہوا کرتا ہے. لیکن شریر آدمی اس مہلت سے نڈر ہو جاتا ہے. وہ سمجھتا ہے میں جو کچھ بھی کیے جاؤں میرے لیے کچھ ہونے والا نہیں، حالانکہ اس کے لیے سب کچھ ہونے والا ہے مگر اپنے وقت مقررہ پر.

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الْكٰفِرِيْنَ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ ؕ اَتُرِيْدُوْنَ اَنْ تَجْعَلُوْا لِلّٰهِ عَلَيْكُمْ سُلْطٰنًا مُّبِيْنًا ۝ ١٤٤

مسلمانو! ایسا نہ کرو کہ مسلمانوں کے سوا کافروں کو (جو تمہارے خلاف لڑ رہے ہیں اور تمہاری بربادی پر تلے ہوئے ہیں) اپنا رفیق و مددگار بناؤ۔ کیا تم چاہتے ہو خدا کا صریح الزام اپنے اوپر لے لو؟ (۲۲۴) ١٤٤ .

اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ فِى الدَّرْكِ الْاَسْفَلِ مِنَ النَّارِ ۚ وَلَنْ تَجِدَ لَهُمْ نَصِيْرًا ۝ ١٤٥

بلاشبہ منافقوں کے لیے یہی ہونا ہے کہ دوزخ کے سب سے نچلے درجے میں ڈالے جائیں اور (اس دن) کسی کو بھی تم ان کا رفیق و مددگار نہ پاؤ۔ (پھر کیا تم چاہتے ہو ان کی سی روش تم بھی اختیار کرو؟) ١٤٥ .

---

١٤٤ - فرمایا: منافقوں کی سی چال اختیار نہ کرو جو اپنی قوم کو چھوڑ کر قوم کے دشمنوں کو اپنا مددگار بناتے ہیں اور قوم کی مصلحتوں پر اپنی منافقانہ غرضوں کو ترجیح دیتے ہیں۔

اِلَّا الَّـذِيۡنَ تَـابُـوۡا وَ اَصۡلَحُوۡا
وَاعۡتَصَمُوۡا بِاللّٰهِ وَ اَخۡلَصُوۡا
دِيۡـنَـهُـمۡ لِلّٰهِ فَـاُولٰٓـئِكَ مَـعَ
الۡمُؤۡمِنِيۡنَ ؕ وَ سَوۡفَ يُؤۡتِ اللّٰهُ
الۡمُؤۡمِنِيۡنَ اَجۡرًا عَظِيۡمًا ۝۱۴۶

هاں ! (ان میں سے) جن اوگوں نے توبہ کرلی ، اپنی (عملی) حالت سنوار لی ، الله (کے حکم) پر مضبوطی کے ساتھ جم گئے اور اپنے دین میں صرف اسی کے لیے ہوگئے تو (بلا شبہ) ایسے لوگ (منافقوں میں سے نہیں سمجھے جائیں گے) مومنوں کی صف میں ہوں گے . اور قریب ہے کہ الله مومنوں کو (ان کا) اجر عطا فرمائے ، ایسا اجر جو بہت ہی بڑا اجر ہوگا ١٤٦ .

مَا يَـفۡـعَـلُ اللّٰهُ بِـعَـذَابِـكُـمۡ
اِنۡ شَكَـرۡتُـمۡ وَ اٰمَـنۡـتُـمۡ ؕ
وَ كَانَ اللّٰهُ شَاكِرًا عَلِيۡمًا ۝۱۴۷

(لوگو !) اگر تم شکر کرو (یعنی خدا کی نعمتوں کی قدر کرو اور انہیں ٹھیك ٹھیك کام میں لاؤ اور خدا پر ایمان رکھو) تو خدا کو تمہیں عذاب دے کر کیا کرنا ہے ؟ (یعنی وہ کیوں تمہیں عذاب دے ؟) خدا تو (انسانی اعمال کا) قدر شناس (اور ان کی حالت کا) علم رکھنے والا ہے ١٤٧ .

---

١٤٧ — اس آیت میں اس اصل عظیم کی طرف =

لَا يُحِبُّ اللّٰهُ الْجَهْرَ بِالسُّوْٓءِ مِنَ الْقَوْلِ اِلَّا مَنْ ظُلِمَ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ سَمِيْعًا عَلِيْمًا ۝١٤٨

خدا کو پسند نہیں کہ تم (کسی کی) برائی پکارتے پھرو، ہاں یہ کہ کسی پر ظلم ہوا ہو (اور وہ ظالم کے ظلم کا اعلان کرے)۔ اور (یاد رکھو!) خدا سننے والا، جاننے والا ہے (اس سے کسی کی کوئی بات پوشیدہ نہیں) ١٤٨۔

= اشارہ کیا کہ عذاب و ثواب اس لیے نہیں ہے کہ خدا خوش ہو کر انعام دینے لگتا ہے اور جوش انتقام میں آکر عذاب میں ڈال دیتا ہے جیسا کہ بت پرست اپنے دیوتاؤں کی نسبت خیال کرتے تھے اور یہودی اور عیسائی تصور میں بھی اس کی آمیزش ہو گئی تھی، بلکہ وہ انسانی عمل کا قدرتی خاصہ و نتیجہ ہے اور خدا کی حکمت نے ایسا ہی قانون ٹھیرا دیا ہے کہ دنیا کی ہر چیز کی طرح انسان کے ہر عمل کا بھی ایک خاصہ اور بدلا ہو۔

١٤٨ - اس آیت میں فرمایا: اگر کسی انسان میں کوئی برائی ہو تو اسے مشہور کرنا اور پکارتے پھرنا جائز نہیں، ہاں! اگر کوئی مظلوم ہو تو وہ ظالم کے خلاف آواز بلند کرسکتا ہے۔ یہاں یہ حکم اس لیے بیان کیا گیا کہ منافقوں کی نسبت مسلمانوں کو تنبیہ کرنی تھی: =

اِنْ تُبْدُوْا خَيْرًا اَوْ تُخْفُوْهُ	تم بھلائی کی کوئی بات ظاہر
اَوْ تَعْفُوْا عَنْ سُوْٓءٍ فَاِنَّ اللّٰهَ	طور پر کرو یا چھپا کر کرو
كَانَ عَفُوًّا قَدِيْرًا ۝ ۱۴۹	یا کسی کی برائی سے درگذرو تو

(ھر حال میں تمھارے لیے نیکی و احسان کا اجر ھے . اور دیکھو!) اللہ بھی (ھر طرح کی) قدرت رکھتا ھوا (برائیوں سے) در گذر کرنے والا ھے ۱۴۹ .

اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْفُرُوْنَ بِاللّٰهِ	جو لوگ اللہ اور اس کے رسول
وَرُسُلِهٖ وَيُرِيْدُوْنَ اَنْ	سے برگشتہ ھیں اور چاھتے ھیں
يُّفَرِّقُوْا بَيْنَ اللّٰهِ وَرُسُلِهٖ	اللہ میں اور اس کے رسولوں
وَيَقُوْلُوْنَ نُؤْمِنُ بِبَعْضٍ	میں (تصدیق کے لحاظ سے) تفرقہ
وَّنَكْفُرُ بِبَعْضٍ ۙ وَّيُرِيْدُوْنَ	کریں اور کہتے ھیں "ھم ان
اَنْ يَّتَّخِذُوْا بَيْنَ ذٰلِكَ	میں سے بعض کو مانتے ھیں ،

= ان لوگوں کی برائیاں روز بروز آشکارا ھو رھی ھیں ، لیکن تمھیں نہیں چاھیے کہ کسی خاص آدمی کے پیچھے پڑ جاؤ اور اسے منافق مشہور کرتے پھرو .

سَبِيلًا ۙ ١٥٠ أُولَٰئِكَ هُمُ	بعض کو نہیں مانتے" اور
الْكَافِرُونَ حَقًّا ۚ وَأَعْتَدْنَا	اس طرح چاہتے ہیں ایمان
لِلْكَافِرِينَ عَذَابًا مُّهِينًا ۱۵۱	اور کفر کے درمیان کوئی

(تیسری) راہ اختیار کرلیں ۱۵۰ تو ایسے لوگ یقینا کافر ہیں (ان کا بعض رسالتوں پر ایمان رکھنے کا دعویٰ انہیں مومن نہیں بنادے سکتا). اور کافروں کے لیے ہم نے ذلت دینے والا عذاب تیار کر رکھا ہے ۱۵۱ .

وَالَّذِينَ آمَنُوا بِاللَّهِ وَرُسُلِهِ	اور جو لوگ الله اور اس کے
وَلَمْ يُفَرِّقُوا بَيْنَ أَحَدٍ	رسولوں پر ایمان لائے اور

۱۵۰ - جو لوگ " تفریق بین الرسل " کرتے ہیں، یعنی خدا کے کسی پیغمبر کو مانتے ہیں، کسی کو نہیں مانتے تو وہ چاہتے ہیں ایمان اور کفر کے درمیان کوئی تیسری راہ ڈھونڈھ نکالیں، حالانکہ ایسی راہ کوئی نہیں. اگر مانتے ہو تو سب کو مانو، انکار کرتے ہو تو کسی ایك کا انکار بھی سب کا انکار ہوا، کیوں کہ خدا کی سچائی ایك ہی ہے اور سب اسی سچائی کے پیام بر تھے. لوگوں نے دین کے بارے میں سب سے بڑی گم راہی یہ کی کہ اس حقیقت کو بھول گئے اور ایك دوسرے کو جھٹلانے لگا.

مِّنْهُمْ أُولَٰٓئِكَ سَوْفَ يُؤْتِيهِمْ أُجُورَهُمْ ۗ وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَّحِيمًا ۝ ١٥٢

ان میں سے کسی ایک کو بھی دوسروں سے جدا نہیں کیا (یعنی کسی ایک سے بھی انکار نہیں کیا) تو بلا شبہ ایسے ہی لوگ ہیں کہ (سچے مومن ہیں اور) عن قریب ہم انہیں ان کے اجر عطا فرمائیں گے اور اللہ بخشنے والا، رحمت رکھنے والا ہے ۱۵۲ .

٢١ ع ١

يَسْـَٔلُكَ أَهْلُ الْكِتَٰبِ أَنْ تُنَزِّلَ عَلَيْهِمْ كِتَٰبًا مِّنَ السَّمَآءِ فَقَدْ سَأَلُوا مُوسَىٰٓ أَكْبَرَ مِن ذَٰلِكَ فَقَالُوٓا أَرِنَا اللَّهَ جَهْرَةً فَأَخَذَتْهُمُ الصَّٰعِقَةُ بِظُلْمِهِمْ ۚ ثُمَّ اتَّخَذُوا الْعِجْلَ مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُمُ الْبَيِّنَٰتُ

(اے پیغمبر!) اهل کتاب (یعنی یہودی) تم سے درخواست کرتے ہیں کہ آسمان سے کوئی کتاب ان پر نازل کرادو (تاکہ انہیں تصدیق ہوجائے کہ تم خدا کے نبی ہو) تو (یہ فرمایش انہوں نے تمہیں سے نہیں کی ہے) یہ اس سے بھی

فَعَفَوْنَا عَنْ ذٰلِكَ ۚ وَ اٰتَيْنَا مُوْسٰى سُلْطٰنًا مُّبِيْنًا ۝ ۱۵۳

بڑی بات کا سوال موسٰی سے کرچکے هیں . انهوں نے (یعنی ان کے بزرگوں اور هم مشربوں نے سینا کے میدان میں) کہا تھا " همیں خدا آشکارا طور پر دکھلا دو " (یعنی هم اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں خدا تم سے کلام کر رها هے) تو ان کی شرارت کی وجه سے بجلی (کی هولناکی) نے انهیں پکڑ لیا تھا (اور اس پر بھی وه نافرمانی اور شرارت سے باز نہیں آئے تھے) . پھر باوجودیکه دین حق کی روشن دلیلیں ان پر واضح هوچکی تھیں وه (پوجا کے لیے) بچھڑے کو لے بیٹھے (اور بت پرستی میں مبتلا هوگئے) . هم نے اس سے بھی درگذر کی تھی اور موسٰی کو (قیام حق و شریعت میں) ظاهر و واضح اختیار دے دیا تھا (۲۲۵) ۱۵۳ .

۱۵۳ - بیان کا رخ اب یهودیوں کی طرف پھر رها هے ، کیوں که مدینے کے منافقوں میں زیادہ تر یهودی هی تھے . یهودی کہتے تھے : اگر پیغمبر اسلام سچے هیں تو کیوں ان پر آسمان سے ایك کتاب اس طرح نازل نہیں هوجاتی که هم اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں ؟ فرمایا : اس سے بھی بڑی فرمایش یه حضرت موسٰی سے کرچکے هیں که خود =

وَرَفَعْنَا فَوْقَهُمُ الطُّوْرَ بِمِيْثَاقِهِمْ وَقُلْنَا لَهُمُ ادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا وَّقُلْنَا لَهُمْ لَا تَعْدُوْا فِي السَّبْتِ وَاَخَذْنَا مِنْهُمْ مِّيْثَاقًا غَلِيْظًا ۝ ١٥٤

اور پھر (دیکھو! احکام حق پر) عہد لینے کے لیے ہم نے ان کے سروں پر (کوہ) طور بلند کردیا تھا (٢٢٦) (اور انھوں نے اتباع حق کا قول و قرار کیا تھا). اس کے بعد ہم نے حکم دیا کہ شہر کے دروازے میں (خدا کے آگے) جھکے ہوئے

= خدا کو اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں. پھر اس کا نتیجہ کیا نکلا؟ جو طالب حق ہے وہ کبھی ایسی فرمایش نہیں کرے گا بلکہ یہ بات دیکھے گا کہ جو تعلیم دی جارہی ہے وہ کیسی ہے اور جو تعلیم دینے والا ہے اس کا حال کیا ہے.

اس کے بعد یہودیوں کی ان تاریخی شقاوتوں کی طرف اشارات کیے ہیں جن سے واضح ہوجاتا ہے کہ حق کے مقابلے میں انکار و شرارت کرنے والے برابر شرارت کرتے ہی رہے. اگر فرمایشی معجزے دکھا بھی دیے جائیں جب بھی جو ماننے والے نہیں وہ کبھی نہیں مانیں گے.

داخل ھو (۲۲۷) (اور فتح و کام یابی کے بعد ظلم و شرارت نہ کرو). اور ھم نے حکم دیا کہ "سبت" کے دن (کا احترام کرو اور اس دن حکم شریعت سے) تجاوز نہ کرجاؤ (۲۲۸). ھم نے ان سے ان تمام باتوں پر پکا عہد و میثاق لے لیا تھا (۲۲۹) ۱۵٤.

فَبِمَا نَقْضِهِمْ مِّيْثَاقَهُمْ	پس ان کے عہد (اطاعت)
وَ كُفْرِهِمْ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ	توڑنے کی وجہ سے اور اللہ
وَ قَتْلِهِمُ الْاَنْۢبِيَآءَ بِغَيْرِ	کی آیتیں جھٹلانے کی وجہ سے
حَقٍّ وَّ قَوْلِهِمْ قُلُوْبُنَا	اور اس وجہ سے کہ خدا کے
غُلْفٌ ؕ بَلْ طَبَعَ اللّٰهُ عَلَيْهَا	نبیوں کو ناحق قتل کرتے رھے،
بِكُفْرِهِمْ فَلَا يُؤْمِنُوْنَ	نیز (اس شقاوت کی وجہ سے
اِلَّا قَلِيْلًا ص ۱۵۵	کہ) انھوں نے کہا "ھمارے

دلوں پر (تہ در تہ) غلاف چڑھے ھوے ھیں" (۲۳۰). (ان میں قبولیت حق کی استعداد باقی ھی نہیں رھی. ان کے دلوں پر غلاف چڑھے ھوے نہیں ھیں) بلکہ ان کی کفر کی وجہ سے ان کے دلوں پر خدا نے مہر لگادی ھے. یہی وجہ ھے کہ معدودے چند آدمیوں کے سوا سب کے سب ایمان سے محروم ھیں ۱۵۵.

وَّ بِكُفْرِهِمْ وَ قَوْلِهِمْ عَلٰى	اور (نیز) اس بات کی وجه
مَرْيَمَ بُهْتَانًا عَظِيمًا ۙ ١٥٦	سے که انهوں نے کفر کیا

اور مریم کے خلاف ایسی بات کهی جو بڑے هی بهتان کی بات تهی ١٥٦ .

وَّ قَوْلِهِمْ اِنَّا قَتَلْنَا	اور (نیز) ان کا یه کهنا که
الْمَسِيحَ عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ	هم نے مریم کے بیٹے عیسیٰ کو
رَسُولَ اللّٰهِ ۚ وَ مَا قَتَلُوهُ	جو خدا کے رسول (هونے کا
وَ مَا صَلَبُوهُ وَ لٰكِنْ شُبِّهَ	دعویٰ کرتے) تهے (سولی پر
لَهُمْ ؕ وَ اِنَّ الَّذِينَ اخْتَلَفُوا	چڑها کر) قتل کرڈالا ، حالانکه
فِيهِ لَفِي شَكٍّ مِّنْهُ ؕ	(واقعه یه هے که) نه تو انهوں
مَا لَهُمْ بِهٖ مِنْ عِلْمٍ اِلَّا	نے قتل کیا اور نه سولی پر
اتِّبَاعَ الظَّنِّ ۚ وَ مَا قَتَلُوهُ	چڑها کر هلاك کیا بلکه حقیقت
يَقِينًا ۙ ١٥٧ بَلْ رَّفَعَهُ	حال ان پر مشتبه هوگئی (یعنی

اللّٰهُ اِلَيْهِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ۝ ١٥٨ - صورت حال ایسی هوگئی که انهوں نے سمجھا هم نے مسیح

کو مصلوب کر دیا، حالانکه نہیں کرسکے تھے). اور جن لوگوں نے اس بارے میں اختلاف کیا (یعنی عیسائیوں نے جو کہتے هیں: مسیح مصلوب هوے، لیکن اس کے بعد زنده هوگئے) تو بلا شبه وه بھی شك و شبه میں پڑے هوے هیں. ظن و گمان کے سوا کوئی علم ان کے پاس نہیں. اور یقینا یہودیوں نے عیسیٰ کو قتل نہیں کیا ١٥٧ . بلکه الله نے اسے اپنی طرف اٹھا لیا اور الله سب پر غالب رهنے والا (اور اپنے تمام کاموں میں) حکمت رکھنے والا هے ١٥٨ .

---

١٥٦ و ١٥٧ - یہودیوں کی یه شقاوت که حضرت مسیح علیه السلام کی دعوت جھٹلائی اور حضرت مریم علیها السلام پر حضرت مسیح کی پیدایش کی نسبت بہتان باندھا. نیز یه شقاوت که وه کہتے هیں " هم نے حضرت مسیح کو سولی پر چڑھا کر هلاك کر دیا " حالانکه نه تو وه هلاك کرسکے، نه مصلوب کرسکے، بلکه حقیقت حال ان پر مشتبه هوگئی اور الله نے حضرت مسیح کو اپنی طرف اٹھا لیا. =

وَ اِنْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهٖ قَبْلَ مَوْتِهٖ ۚ وَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَكُوْنُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا ۚ ١٥٩

اور (دیکھو!) اہل کتاب میں سے (یعنی یہودیوں میں سے جنھوں نے مسیح سے انکار کیا) کوئی نہ ہوگا جو اس کی موت سے پہلے (حقیقت حال پر مطلع نہ ہوجائے اور) اس پر (یعنی مسیح کی صداقت پر) یقین نہ لے آئے۔ ایسا ہونا

= آیت میں جس اشتباہ کا ذکر ہے اس کے یہ معنی بھی ہوسکتے ہیں کہ حضرت مسیح کی شخصیت مشتبہ ہوگئی اور ان کی جگہ کسی دوسرے آدمی کو سولی پر چڑھا دیا۔ اور یہ معنی بھی ہوسکتے ہیں کہ حضرت مسیح کی موت مشتبہ ہوگئی، وہ زندہ تھے مگر انہیں مردہ سمجھ لیا۔

حضرت مسیح علیہ السلام کے ظہور نے بنی اسرائیل کی اصلاح و سعادت کا آخری موقع بہم پہنچایا تھا جسے انہوں نے اپنی شقاوت سے کھودیا اور پھر گویا ان کی قسمت پر ہمیشہ کے لیے مہر لگ گئی۔ یہاں اس واقعے کے ذکر سے یہ بات دکھائی ہے کہ جن لوگوں کی شقاوتوں کی ایسی روداد رہ چکی ہے اگر آج وہ دعوت حق کا مقابلہ کررہے ہیں تو یہ کونسی انوکھی بات ہے۔

ضروری ہے (کیوں کہ مرنے کے وقت غفلت و شرارت کے تمام پردے ہٹ جاتے ہیں اور حقیقت نمودار ہوتی ہے) اور قیامت کے دن وہ (اللہ کے حضور) ان پر شہادت دینے والا ہوگا ۱۵۹.

فَبِظُلْمٍ مِّنَ الَّذِيْنَ هَادُوْا حَرَّمْنَا عَلَيْهِمْ طَيِّبٰتٍ أُحِلَّتْ لَهُمْ وَبِصَدِّهِمْ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَثِيْرًا ۙ ۱۶۰

الغرض یہودیوں کے ظلم کی وجہ سے ہم نے (کئی ایک) اچھی چیزیں ان پر حرام کردیں جو (پہلے) حلال تھیں، اور اس وجہ سے بھی کہ وہ لوگوں کو اللہ کی راہ سے بہت روکنے لگے تھے (اور ہدایت کی راہ میں سر تا سر روك ہوگئے تھے) ۱۶۰ .

وَّ اَخْذِهِمُ الرِّبٰوا وَ قَدْ نُهُوْا عَنْهُ وَ اَكْلِهِمْ اَمْوَالَ النَّاسِ بِالْبَاطِلِ ۭ وَ اَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ مِنْهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ۱۶۱

نیز ان کی یہ بات کہ سود لینے لگے، حالانکہ اس سے روك دیے گئے تھے، اور یہ بات کہ ناجائز طریقے پر لوگوں کا مال کھانے لگے (حالانکہ انہیں ہر انسان کے ساتھ دیانت دار ہونے کا حکم دیا گیا تھا) .

اور (یاد رکھو !) ان میں جو لوگ (اس طرح احکام حق کے) منکر ہو گئے ہم نے ان کے لیے (پاداش عمل میں) درد ناک عذاب تیار کر رکھا ہے ١٦١ .

لٰكِنِ الرّٰسِخُوْنَ فِى الْعِلْمِ مِنْهُمْ وَ الْمُؤْمِنُوْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَ مَآ

لیکن (اے پیغمبر !) ان میں سے جو لوگ (کتاب اللہ کے) علم میں پکے ہیں تو وہ

١٦٠ و ١٦١ - جب کسی جماعت میں راست بازی اور پرہیز گاری باقی نہیں رہتی تو مباح اور جائز باتوں کا بھی استعمال اس طرح کرنے لگتی ہے کہ طرح طرح کی برائیوں کا ذریعہ بن جاتی ہیں اور اس وقت مصلح کے لیے ضروری ہو جاتا ہے کہ سدًا للذریعہ ان جائز باتوں کو بھی عارضی طور پر روک دے . چنانچہ یہودیوں کی بے لگام طبیعت کا یہی حال تھا . نتیجہ یہ نکلا کہ کتنی ہی حلال چیزیں جن کے لیے پہلے کوئی روک ٹوک نہ تھی مصلحتاً روک دی گئیں . یہاں اسی معاملے کی طرف اشارہ کیا گیا ہے .

اس کے بعد ان کی اس گم راہی کی طرف اشارہ کیا گیا کہ سود لینے سے انہیں روکا گیا تھا لیکن وہ باز نہ آئے اور بندگان خدا کا ناجائز طریقے پر مال کھانے لگے .

أُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ وَالْمُقِيْمِيْنَ الصَّلٰوةَ وَالْمُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَالْمُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ اُولٰٓئِكَ سَنُؤْتِيْهِمْ اَجْرًا عَظِيْمًا ؑ ١٦٢

اور مسلمان (ان کم راهیوں سے اپنی راہ الگ رکھتے هیں ۔ وہ) اس کتاب پر بھی ایمان رکھتے هیں جو تم پر نازل هوئی هے اور ان تمام

۲۲ ع ۲

کتابوں پر بھی جو تم سے پہلے نازل هو چکی هیں ۔ اور وہ جو نماز قائم کرنے والے هیں ، زکوٰۃ ادا کرنے والے هیں اور الله اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتے هیں تو ایسے هی لوگ هیں جنهیں هم عن قریب ان کا اجر عطا فرمائیں گے ، ایسا اجر جو بهت هی بڑا اجر هوگا ۱۶۲ ۔

اِنَّآ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ كَمَآ اَوْحَيْنَآ اِلٰى نُوْحٍ وَّالنَّبِيّٖنَ مِنْۢ بَعْدِهٖ ۚ وَاَوْحَيْنَآ اِلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطِ وَعِيْسٰى وَاَيُّوْبَ

(اے پیغمبر !) هم نے تمهاری طرف اسی طرح وحی بھیجی جس طرح نوح پر اور ان نبیوں پر جو نوح کے بعد هوے بھیجی تھی ، اور جس طرح ابراهیم ، اسماعیل ، اسحاق ، یعقوب ،

وَيُونُسَ وَهٰرُوْنَ وَسُلَيْمٰنَ ۚ	اولاد يعقوب ، عيسٰی ، ايوب ،
وَاٰتَيْنَا دَاوٗدَ زَبُوْرًا ۚ ١٦٣	يونس ، هارون اور سليمان پر

بهيجی اور داود کو زبور عطا فرمائی ١٦٣ .

وَرُسُلًا قَدْ قَصَصْنٰهُمْ عَلَيْكَ	نيز خدا کے وه رسول جن کا
مِنْ قَبْلُ وَرُسُلًا لَّمْ نَقْصُصْهُمْ	حال هم (قرآن ميں) پهلے
عَلَيْكَ ۗ وَكَلَّمَ اللّٰهُ مُوْسٰی	سنا چکے هيں اور وه جن کا
تَكْلِيْمًا ۚ ١٦٤	حال هم نے تمهيں نهيں سنايا.

اور (اسی طرح) الله نے موسٰی سے کلام کيا جيسا که واقعی طور پر کلام کرنا هوتا هے ١٦٤ .

رُسُلًا مُّبَشِّرِيْنَ وَمُنْذِرِيْنَ	يه تمام رسول (خدا پرستی
لِئَلَّا يَكُوْنَ لِلنَّاسِ عَلَی	اور نيك عملی کے نتائج کی)
اللّٰهِ حُجَّةٌ ۢ بَعْدَ الرُّسُلِ ۗ	خوش خبری دينے والے اور
وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ١٦٥	(انکار حق کے نتائج سے) متنبه

کرنے والے تهے (اور اس ليے بهيجے گئے تهے) که ان کے آنے (اور نيك و بد بتلانے) کے بعد لوگوں کے پاس کوئی حجت

باقی نه رہے جو وہ خدا کے حضور پیش کرسکیں (یعنی یہ عذر کرسکیں که همیں راہ حق کسی نے نہیں دکھلائی تھی) . اور خدا (اپنے کاموں میں) سب پر غالب (اور اپنے تمام کاموں میں) حکمت رکھنے والا ہے ۱۶۵ .

۱۶۳ تا ۱۶۵ - وحدت دین کی اصل عظیم کا اعلان که نوع انسانی کے لیے خدا کی سچائی ایك هی هے اور تمام رہ نماؤں نے اسی کی تعلیم دی هے . یه پیروان مذاهب کی گم راهی هے که گروہ بندیاں کر کے الگ الگ دین بنالیے اور ایك دوسرے کو جھٹلانے لگے .

اس آیت سے معلوم هوا که :

۱ - قرآن نے بعض پیغمبروں کا ذکر کیا هے ، بعض کا نہیں کیا هے ، لیکن وہ سب کی تصدیق کرتا اور سب پر ایمان لانے کا حکم دیتا هے .

۲ - کوئی عهد اور کوئی ملك ایسا نہیں جہاں خدا نے پیغمبر نه پیدا کیے هوں (۲۳۱) .

۳ - اس سے پہلے آیت (۱۶۲) میں فرمایا تھا "جو لوگ علم حق میں پکے هیں وہ قرآن پر بھی اسی طرح ایمان رکھتے هیں جس طرح پچھلی کتابوں پر رکھتے هیں" اس لیے اب یه حقیقت واضح کر دی که خدا کا دین ایك هی هے اور جس طرح اب سے پہلے بے شمار پیغمبروں پر خدا کی سچائی نازل هوچکی هے اسی طرح پیغمبر اسلام پر بھی نازل هوئی هے . =

لٰكِنِ اللّٰهُ يَشْهَدُ بِمَآ اَنْزَلَ اِلَيْكَ اَنْزَلَهٗ بِعِلْمِهٖ ۚ وَالْمَلٰٓئِكَةُ يَشْهَدُوْنَ ۭ وَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا ۭ۝١٦٦

(اے پیغمبر! اگر یہ لوگ تمہاری سچائی سے انکار کرتے ہیں تو انکار کریں) لیکن اللہ نے جو کچھ تم پر نازل کیا ہے وہ اسے نازل کر کے (تمہاری سچائی کی) گواہی دیتا ہے اور اس نے اسے اپنے علم کے ساتھ نازل کیا ہے، اور (خدا کے) فرشتے بھی اس کی گواہی دیتے ہیں. اور (جس بات پر اللہ گواہی دے تو) اللہ کی گواہی بس کرتی ہے ١٦٦ .

= ٤ - نیز یہودیوں کے اس گمرہانہ اعتراض کا بھی جواب ہوگیا کہ آسمان سے ایک لکھی لکھائی کتاب کیوں نہیں اتر آئی. فرمایا "یہ بے شمار نبی جو تورات کی مشہور شخصیتیں ہیں ان میں کسی پر بھی ایسی کتاب نازل نہیں ہوئی" کیوں کہ ایسا ہونا سنت الٰہی کے خلاف ہے. جس طرح خدا نے ہمیشہ نبیوں کو اپنی وحی سے مخاطب کیا ہے اور "وحی" اشارۂ مخفی کو کہتے ہیں، اسی طرح پیغمبر اسلام بھی وحی الٰہی سے مخاطب ہوئے ہیں.

إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا وَصَدُّوا عَنْ سَبِيلِ اللهِ قَدْ ضَلُّوا ضَلٰلًا بَعِيدًا ۝١٦٧ إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا وَظَلَمُوا لَمْ يَكُنِ اللهُ لِيَغْفِرَ لَهُمْ وَلَا لِيَهْدِيَهُمْ طَرِيقًا ۝١٦٨

جو لوگ (سچائی سے) منکر ہوے اور خدا کی راہ سے لوگوں کو روکا تو بلا شبہ وہ (سیدھے راستے سے) بھٹك گئے اور ایسے بھٹکے کہ دور دراز راھوں میں گم ہو گئے ١٦٧ .

جن لوگوں نے کفر کیا اور ظلم (میں بھی بے باك ہو گئے اور مرتے دم تك اسی حالت میں سرشار رہے) تو خدا انہیں کبھی بخشنے والا نہیں ، نہ انہیں (کام یابی کی) کوئی راہ دکھائے گا ١٦٨ .

إِلَّا طَرِيقَ جَهَنَّمَ خٰلِدِينَ فِيهَآ أَبَدًا ۚ وَكَانَ ذٰلِكَ عَلَى اللهِ يَسِيرًا ۝١٦٩ يٰٓأَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَكُمُ الرَّسُولُ بِالْحَقِّ مِنْ رَّبِّكُمْ فَاٰمِنُوا

بجز جہنم کی راہ کے جہاں وہ ہمیشہ رہیں گے. اور اللہ کے لیے ایسا کرنا بالکل سہل ہے (کوئی نہیں جو اس کے قوانین کے نفاذ میں رکاوٹ ڈال سکے) ١٦٩. اے

خَيْرًا لَّكُمْ ۚ وَإِنْ تَكْفُرُوا فَإِنَّ لِلَّهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ ۚ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ۝ ١٧٠

افراد نسل انسانی ! بلا شبہ "الرسول" (یعنی پیغمبر اسلام) تمہارے پروردگار کی طرف سے تمہارے پاس سچائی کے ساتھ آگیا ھے (اور اس کی سچائی اب کسی کے جھٹلائے جھٹلائی نہیں جاسکتی). پس ایمان لاؤ کہ تمہارے لیے (اسی میں) بہتری ھے. اور (دیکھو!) اگر تم کفر کرو گے تو آسمان و زمین میں جو کچھ ھے سب الله ھی کے لیے ھے (۲۳۲) (تمہاری شقاوت خود تمہارے ھی آگے آئے گی). اور (یاد رکھو!) الله (سب کچھ) جاننے والا (اور اپنے تمام کاموں میں) حکمت رکھنے والا ھے (۲۳۳) ۱۷۰.

يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ لَا تَغْلُوْا فِيْ دِيْنِكُمْ وَلَا تَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ اِلَّا الْحَقَّ ۚ اِنَّمَا الْمَسِيْحُ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ

اے اھل کتاب! اپنے دین میں غلو نہ کرو (یعنی حقیقت و اعتدال سے گزر نہ جاؤ) اور الله کے بارے میں حق کے سوا

رَسُولُ اللهِ وَكَلِمَتُهُ ۚ أَلْقٰهَآ	اور کچھ نہ کہو . مریم کا
اِلٰى مَرْيَمَ وَرُوحٌ مِّنْهُ ز	بیٹا عیسیٰ مسیح اس کے سوا
فَاٰمِنُوْا بِاللهِ وَرُسُلِهٖ ۚ قف	کچھ نہیں کہ اللہ کا رسول ہے
وَلَا تَقُوْلُوْا ثَلٰثَةٌ ؕ	اور اس کے کلمۂ (بشارت)
اِنْتَهُوْا خَيْرًا لَّكُمْ ؕ اِنَّمَا اللهُ	کا ظہور ہے جو مریم پر القا
اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ؕ سُبْحٰنَهٗٓ اَنْ	کیا گیا تھا، نیز ایك روح ہے
يَّكُوْنَ لَهٗ وَلَدٌ ۘ لَهٗ مَا فِي	جو اس کی جانب سے بھیجی
السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ	گئی . پس چاہیے کہ اللہ پر
وَكَفٰى بِاللهِ وَكِيْلًا ۚ ع ١٧١	اور اس کے رسولوں پر ایمان

نصف ۲۳ ع ۳

لاؤ اور یہ بات نہ کہو کہ خدا تین ہیں . (دیکھو!) ایسی بات کہنے سے باز آجاؤ کہ تمہارے لیے بہتری ہو . حقیقت اس کے سوا کچھ نہیں ہے کہ اللہ ہی اکیلا معبود ہے (اس کے سوا کوئی نہیں) . وہ اس سے پاك ہے کہ اس کے لیے کوئی بیٹا ہو . آسمانوں میں اور زمین میں جو کچھ ہے سب اسی کے لیے ہے (وہ بھلا اپنے کاموں کے لیے اس بات کا کیوں محتاج ہونے لگا کہ کسی کو

بیٹا بنا کر دنیا میں بھیجے) . کار سازی کے لیے خدا کا کار ساز ہونا بس ھے ١٧١ .

لَنْ یَّسْتَنْکِفَ الْمَسِیْحُ مسیح کو ھرگز اس بات میں

اَنْ یَّکُوْنَ عَبْدًا لِّلّٰہِ عار نہیں کہ وہ خدا کا بندہ

وَلَا الْمَلٰٓئِکَۃُ الْمُقَرَّبُوْنَ سمجھا جائے اور نہ خدا کے

---

١٧١ – اھل کتاب کی ایك بہت بڑی گم راھی دین میں " غلو " ھے یعنی حقیقت و اعتدال سے متجاوز ھو کر بہت دور تك چلے جانا . اگر کسی کی محبت و تعظیم پر آئے تو اتنی تعظیم کی کہ اسے خدا کے درجے تك پہنچا دیا . مخالفت پر آئے تو اتنی مخالفت کی کہ اس کی صداقت سے ھی انکار کر دیا . اگر زھد و عبادت کی راہ اختیار کی تو اتنی دور تك چلے گئے کہ رھبانیت تك پہنچ گئے . اگر دنیا کے پیچھے پڑے تو اتنے چھوٹ ھو گئے کہ نیك و بد کی تمیز ھی اٹھادی .

یہود و نصارٰی اسی گم راھی کے شکار ھوے . یہاں خطاب عیسائیوں سے ھے کہ انھوں نے حضرت عیسٰی علیہ السلام کی محبت و تعظیم میں اس قدر غلو کیا کہ انھیں خدا کا بیٹا بنا دیا اور ایك خدا کی جگہ تین خداؤں کا اعتقاد پیدا کرلیا یعنی باپ ، بیٹا اور روح القدس .

وَمَنْ يَّسْتَنْكِفْ عَنْ عِبَادَتِهٖ وَيَسْتَكْبِرْ فَسَيَحْشُرُهُمْ اِلَيْهِ جَمِيْعًا ۝١٧٢ فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَيُوَفِّيْهِمْ اُجُوْرَهُمْ وَيَزِيْدُهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ ۚ وَاَمَّا الَّذِيْنَ اسْتَنْكَفُوْا وَاسْتَكْبَرُوْا فَيُعَذِّبُهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ۙ۬ وَّلَا يَجِدُوْنَ لَهُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا ۝١٧٣

مقرب فرشتوں کو اس سے ننگ و عار ہے ۔ جو کوئی خدا کی بندگی میں ننگ و عار سمجھے اور گھمنڈ کرے تو (وہ گھمنڈ کرکے جائے گا کہاں؟) وہ وقت دور نہیں کہ خدا سب کو (قیامت کے دن) اپنے حضور جمع کرے گا ۱۷۲۔ (اس دن) ایسا ہوگا کہ جو لوگ ایمان لائے ہیں اور نیک کام کیے ہیں تو ان کی نیکیوں کا

پورا پورا بدلا انہیں دے دے گا اور اپنے فضل سے اس میں زیادتی بھی فرمائے گا ۔ لیکن جن لوگوں نے (خدا کی) بندگی کو ننگ و عار سمجھا اور گھمنڈ کیا تو انہیں (پاداش جرم میں) ایسا

عذاب دے گا جو دردناک عذاب ہوگا اور اس دن انہیں خدا کے سوا نہ تو کوئی رفیق ملے گا نہ مددگار ١٧٣ .

يَا أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَاءَكُمْ بُرْهَانٌ مِّن رَّبِّكُمْ وَأَنزَلْنَا إِلَيْكُمْ نُورًا مُّبِينًا ﴿١٧٤﴾ فَأَمَّا الَّذِينَ آمَنُوا بِاللَّهِ وَاعْتَصَمُوا بِهِ فَسَيُدْخِلُهُمْ فِي رَحْمَةٍ مِّنْهُ وَفَضْلٍ وَيَهْدِيهِمْ إِلَيْهِ صِرَاطًا مُّسْتَقِيمًا ﴿١٧٥﴾

لوگو! تمہارے پاس تمہارے پروردگار کی طرف سے «برهان» (یعنی دلیل وحجت) آگئی اور ہم نے تمہاری طرف چمکتی ہوئی روشنی بھیج دی ١٧٤ . پس جو لوگ ایمان لائے اور اس کا سہارا مضبوط پکڑلیا تو وہ انہیں عن قریب اپنی رحمت کے سایے میں داخل کردے گا اور ان پر اپنا فضل کرے گا اور انہیں اپنے تک پہنچنے کی راہ دکھا دے گا، ایسی راہ جو بالکل سیدھی راہ ہے ١٧٥ .

---

١٧٤ - دین حق ''برھان'' ہے یعنی سر تا سر دلیل و حجت، اور قرآن ''نور مبین'' ہے یعنی واضح و آشکارا روشنی. برھان کے ساتھ جہل و گمان جمع نہیں ہو سکتا اور روشنی کے ساتھ تاریکی و کوری راہ نہیں پاسکتی.

يَسْتَفْتُونَكَ ؕ قُلِ اللّٰهُ	(اے پیغمبر!) لوگ تم سے
يُفْتِيْكُمْ فِي الْكَلٰلَةِ ؕ	''کلالہ'' کے بارے میں (یعنی
اِنِ امْرُؤٌا هَلَكَ لَيْسَ لَهٗ	ایسے آدمی کی میراث کے بارے
وَلَدٌ وَّ لَهٗۤ اُخْتٌ فَلَهَا نِصْفُ	میں جس کے نہ تو باپ ہو نہ اولاد)
مَا تَرَكَ ۚ وَ هُوَ يَرِثُهَاۤ اِنْ	فتویٰ طلب کرتے ہیں۔ کہہ دو:
لَّمْ يَكُنْ لَّهَا وَلَدٌ ؕ فَاِنْ	اللہ تمہیں کلالہ کے بارے میں
كَانَتَا اثْنَتَيْنِ فَلَهُمَا	(حسب ذیل) حکم دیتا ہے:
الثُّلُثٰنِ مِمَّا تَرَكَ ؕ وَ اِنْ	اگر کوئی ایسا مرد مرجائے
كَانُوْۤا اِخْوَةً رِّجَالًا وَّ نِسَآءً	جس کے اولاد نہ ہو (اور نہ
فَلِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ	باپ دادا) اور اس کے بہن
الْاُنْثَيَيْنِ ؕ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ	ہو تو جو کچھ مرنے والا چھوڑ
اَنْ تَضِلُّوْا ؕ وَ اللّٰهُ بِكُلِّ	مرا ہے اس کا آدھا بہن کا
شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۧ ع ۱۷۶	حصہ ہوگا اور بہن مرجائے

٢٤ ع ٤

اور اس کے اولاد نہ ہو تو اس (کے سارے مال) کا وارث

وہ بھائی ہی ہوگا. پھر اگر دو بہنیں ہوں (یا دو سے زیادہ) تو انہیں ترکے میں سے دو تہائی ملے گا. اور اگر بھائی بہن (ملے جلے ہوں) کچھ مرد، کچھ عورتیں تو پھر (اسی قاعدے سے حصے تقسیم ہوں گے کہ) مرد کے لیے دو عورتوں کے برابر حصہ . اللہ تمہارے لیے اپنے احکام واضح کر دیتا ہے تا کہ گم راہ نہ ہو اور اللہ تمام باتوں کا علم رکھنے والا ہے ١٧٦ .

---

١٧٦ – سورت کی ابتداء قرابت داروں کے حقوق واحکام سے ہوئی تھی ، پھر درمیان میں بھی سلسلۂ بیان اسی طرف کو پھر گیا تھا . اب سورت کا خاتمہ بھی اسی پر ہے .

”کلالہ“ کی میراث کا حکم جو آیت ١٢ میں گزر چکا ہے تین صورتوں میں سے صرف ایک صورت کے لیے تھا . یہاں بقیہ دو صورتیں بھی بیان کر دی ہیں یعنی اگر کلالہ کے وارث عینی بھائی بہن ہوں یا علاتی ہوں (باپ ایک، مائیں مختلف) تو ورثہ کی تقسیم بیان کردہ اصول پر کی جائے .

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

المائدة – ۵

مدنیة و هی مائة و عشرون ایة

مدنی ۱۲۰ آیتیں

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡۤا	مسلمانو ! اپنے معاهدے
اَوۡفُوۡا بِالۡعُقُوۡدِ ؕ اُحِلَّتۡ	پورے کرو . تمهارے لیے
لَكُمۡ بَهِيۡمَةُ الۡاَنۡعَامِ اِلَّا	مویشی جانور حلال کردیے
مَا يُتۡلٰى عَلَيۡكُمۡ غَيۡرَ	گئے هیں (یعنی ان کا گوشت
مُحِلِّى الصَّيۡدِ وَاَنۡتُمۡ حُرُمٌ ؕ	کهانا حلال کردیا گیا هے)
اِنَّ اللّٰهَ يَحۡكُمُ مَا يُرِيۡدُ ۱	مگر وه جن کی نسبت (آگے

چل کر) حکم سنایا جائے گا . لیکن جب احرام کی حالت میں هو

تو شکار کرنا حلال نہ سمجھ لو ۔ بلا شبہ اللہ جیسا کچھ چاھتا ھے حکم دے دیتا ھے ١ ۔

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ لَا تُحِلُّوا۟ شَعَٰٓئِرَ ٱللَّهِ وَلَا ٱلشَّهْرَ ٱلْحَرَامَ وَلَا ٱلْهَدْىَ وَلَا ٱلْقَلَٰٓئِدَ وَلَآ ءَآمِّينَ ٱلْبَيْتَ ٱلْحَرَامَ يَبْتَغُونَ

مسلمانو ! خدا کے شعائر کی (یعنی خدا پرستی کی مقرر کی ہوئی نشانیوں اور آداب و رسوم کی) بے حرمتی نہ کرو ۔ اور نہ ان مہینوں کی بے حرمتی کرو

---

١ - مسلمانو! اپنے معاهدے پورے کرو یعنی احکام الٰہی کی اطاعت کا جو عہد کرچکے ھو اسے سچائی کے ساتھ پورا کرو ۔ سچائی کے ساتھ پورا کرنا یہ ھے کہ جن باتوں کے کرنے کا حکم دیا جائے کرو ، جن سے روك دیا جائے رك جاؤ ۔ چنانچہ اس کے بعد اوامر و نواھی کا بیان شروع ھوجاتا ھے اور پوری سورت میں جستہ جستہ حسب ضرورت و مناسبت جاری رھتا ھے :

(الف) چارپایوں کا گوشت حلال ھے بجز ان کے جو آگے چل کر مستثنی کردیے گئے ھیں ۔ یہاں " انعام " کا لفظ آیا ھے ۔ " انعام " کا زیادہ تر اطلاق اونٹ ، گاے اور بھیڑ بکری پر ھوتا ھے ۔

فَضْلًا مِّنْ رَّبِّهِمْ وَرِضْوَانًا ؕ	جو حرمت کے مہینے ہیں، اور
وَإِذَا حَلَلْتُمْ فَاصْطَادُوْا ؕ	نہ (حج کی) قربانی کی، نہ ان
وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ	جانوروں کی جن کی گردنوں
اَنْ صَدُّوْكُمْ عَنِ الْمَسْجِدِ	میں (بطور علامت کے) پٹے
الْحَرَامِ اَنْ تَعْتَدُوْا ۘ	ڈال دیتے ہیں (اور کعبے پر
وَتَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ	چڑھانے کے لیے دور دور
وَالتَّقْوٰى ۪ وَلَا تَعَاوَنُوْا	سے لائے جاتے ہیں) . نیز ان
عَلَى الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ ۪	لوگوں کی بھی بے حرمتی
وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ	نہ کرو (یعنی ان کی راہ میں
شَدِيْدُ الْعِقَابِ ۝ ۲	رکاوٹ نہ ڈالو اور انہیں

کسی طرح کا نقصان نہ پہنچاؤ) جو بیت حرام (یعنی کعبے) کا قصد کرتے ہیں اور اپنے پروردگار کا فضل اور اس کی خوشنودی ڈھونڈھتے ہیں (۲۳٤) . اور جب تم احرام کی حالت سے باہر آجاؤ (یعنی حج اور عمرے سے فارغ ہوکر احرام اتار دو) تو پھر شکار کرسکتے ہو . اور (دیکھو!) ایسا نہ ہو کہ ایک

گروہ کی دشمنی تمھیں اس بات پر ابھار دے کہ زیادتی کرنے لگو، کیوں کہ انھوں نے مسجد حرام سے تمھیں روک دیا تھا. (تمھارا دستور العمل تو یہ ہونا چاہیئے کہ) نیکی اور پرھیزگاری کی ہر بات میں ایک دوسرے کی مدد کرو، گناہ اور ظلم کی بات میں نہ کرو. اور (دیکھو!) اللہ (کی نافرمانی کے نتائج) سے ڈرو. یقیناً وہ (پاداش عمل میں) سخت سزا دینے والا ھے ٢.

---

٢ - (ب) حج اور عمرے کے لیے جب احرام باندھ لیا تو یہ احرام کی حالت ہوئی. احرام کی حالت میں شکار کرنا جائز نہیں.

(ج) خدا کے شعائر کی بے حرمتی جائز نہ رکھو، یعنی جو مقدس نشانیاں خدا پرستی کی ٹھیرا دی گئی ھیں اور جو رسوم و آداب بن چکے ھیں ان کی بے حرمتی نہ کرو.

(د) ازانجملہ حرمت کے مہینے ھیں یعنی ذی قعدہ، ذی الحج، محرم، رجب، انھیں مہینوں میں حاجیوں کی آمد و رفت رھتی ھے. پس ان میں جنگ نہ کرو اور حاجیوں کے جان و مال کو نقصان نہ پہنچاؤ. البتہ اگر دشمنوں کی طرف سے حملہ ہوجائے تو تمھیں لڑنا پڑے گا جیسا کہ سورۂ بقرہ کی آیت ١٩٠ میں حکم دیا جاچکا ھے.

(ھ) نہ تو قربانی اور خدا کی نیاز کے جانوروں کو لوٹو جو دور دور سے مکے میں لائے جاتے ھیں، =

= نه حاجیوں اور تاجروں کو نقصان پہنچاؤ جو خدا کی عبادت کے لیے اور کاروبار تجارت کے لیے مکے کا قصد کرتے ہیں ۔ مقدس مقام کے جانے والوں کو نقصان پہنچانا اس مقام کی توہین کرنا ہے ۔

(و) مشرکین مکہ نے تمھیں مسجد حرام سے روکا تھا تو اب اس کے انتقام میں ایسا نہ کرو کہ ان کی جو جماعت حج کے لیے جارہی ہو اسے روک دو یا اس پر حملہ کردو ۔ ایک دوسرے کے ساتھ معاملہ کرنے میں تمھارا دستور العمل یہ ہونا چاہیے کہ نیک کام میں مدد کرنا ، برائی میں نہ کرنا. وہ ظلم کریں تو یہ برائی ہے ، اس میں مدد نہ کرو ، لیکن اگر حج و زیارت کو جائیں تو یہ بھلائی کی بات ہے ، اس میں کیوں رکاوٹ ڈالو؟

اس آیت میں جو قاعدہ بتایا گیا ہے وہ مسلمانوں کے تمام کاموں کے لیے ایک عام دستور العمل ہے ۔ جو کوئی نیک کام کرے اس کی مدد کرو اگرچہ مسلمان نہ ہو اور اگرچہ مخالف ہو ۔ جو کوئی برائی کرے اس کی مدد نہ کرو اگرچہ مسلمان ہو اور اگرچہ تمھارا ساتھی ہو ۔ نیز یہ بات بھی معلوم ہوگئی ہے کہ اگر بت پرست بھی خدا کی تعظیم و عبادت کی کوئی بات کریں تو اس کی بے حرمتی نہیں کرنی چاہیے ، کیوں کہ خدا کی تعظیم و عبادت بہر حال خدا ہی کی تعظیم و عبادت ہے ۔

حُرِّمَتۡ عَلَيۡكُمُ الۡمَيۡتَةُ	(مسلمانو!) تم پر (یہ چیزیں)
وَالدَّمُ وَلَحۡمُ الۡخِنۡزِيۡرِ	حرام کردی گئی ہیں: مردار
وَمَاۤ اُهِلَّ لِغَيۡرِ اللّٰهِ بِهٖ	جانور، خون، سور کا گوشت،
وَالۡمُنۡخَنِقَةُ وَالۡمَوۡقُوۡذَةُ	وہ (جانور) جو غیر خدا کے
وَالۡمُتَرَدِّيَةُ وَالنَّطِيۡحَةُ	نام پر پکارا جائے۔ گلا گھونٹ
وَمَاۤ اَكَلَ السَّبُعُ اِلَّا مَا	کر مارا ہوا، چوٹ لگا کر
ذَكَّيۡتُمۡ وَمَا ذُبِحَ عَلَى	مارا ہوا، وہ جو بلندی سے
النُّصُبِ وَاَنۡ تَسۡتَقۡسِمُوۡا	گر کر مرجائے، وہ جو کسی
بِالۡاَزۡلَامِ ؕ ذٰلِكُمۡ فِسۡقٌ ؕ	جانور کے سینگ مارنے سے
اَلۡيَوۡمَ يَئِسَ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا	مرجائے، وہ جسے درندہ پھاڑ
مِنۡ دِيۡنِكُمۡ فَلَا تَخۡشَوۡهُمۡ	کھائے، مگر ہاں! وہ (حرام
وَاخۡشَوۡنِ ؕ اَلۡيَوۡمَ اَكۡمَلۡتُ	نہیں) جسے تم (اس کے مرنے
لَـكُمۡ دِيۡنَكُمۡ وَاَتۡمَمۡتُ	سے پہلے) ذبح کرلو (۲۳۵).
عَلَيۡكُمۡ نِعۡمَتِىۡ وَرَضِيۡتُ	وہ جانور جو کسی تھان پر

لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا ۭ فَمَنِ اضْطُرَّ فِيْ مَخْمَصَةٍ غَيْرَ مُتَجَانِفٍ لِّاِثْمٍ ۙ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ ۳

(چڑھا کر) ذبح کیا جائے (یعنی ان مقاموں میں ذبح کیا جائے جو بت پرستوں نے نذر و نیاز چڑھانے کے لیے ٹھیرا رکھے ہیں) ۔ اور یہ بات بھی کہ (کسی جانور کا گوشت یا کوئی اور چیز بطور جوے کے) تیروں کے پاسوں سے آپس میں تقسیم کرو (جیسا کہ مشرکین عرب کیا کرتے تھے) ۔ یہ گناہ کی بات ہے ۔ (مسلمانو!) جن لوگوں نے کفر کی راہ اختیار کی تھی وہ آج تمہارے دین کی طرف سے مایوس ہو گئے ہیں (کہ تم راہ حق کو چھوڑ کر ان کا طریقہ اختیار کرنے والے نہیں) ۔ پس ان سے نہ ڈرو ، مجھ سے ڈرو (اور میرے حکم کی تعمیل کرو) (۲۳٦) ۔ آج کے دن میں نے تمہارے لیے تمہارا دین کامل کردیا اور اپنی نعمت تم پر پوری کردی اور تمہارے لیے پسند کرلیا کہ دین "الاسلام" ہو ۔ پس (دیکھو!) جو کوئی بھوک سے بے بس ہوجائے ، یہ بات نہ ہو کہ (دانستہ) گناہ کرنا چاہے (اور کوئی حرام چیز کھالے) تو اللہ بخشنے والا ، رحمت رکھنے والا ہے ۳ ۔

---

۳ ۔ اس آیت میں دین کی تکمیل کا اعلان ہے ۔ =

= سورۂ بقرہ کی آیت ۱۲۸ میں حضرت ابراھیم علیہ السلام کی دعا نقل کی تھی کہ ان کی نسل میں " امت مسلمہ " پیدا ھوجائے . پھر آیت ۱۵۰ میں فرمایا تھا " خدا چاھتا ھے تم پر اپنی نعمت پوری کردے ". یہاں فرمایا " آج کے دن خدا نے تم پر اپنی نعمت پوری کردی اور امت مسلمہ اپنے تمام مقاصد و خصائص کے ساتھ ظہور میں آگئی ".

یہ آیت حجة الوداع کے موقع پر نازل ھوئی تھی جو پیغمبر اسلام (صلعم) کا آخری حج تھا جس کے تقریبا تین ماہ بعد وہ دنیا سے تشریف لے گئے (بخاری عن عمر) (۲۳۷).

جانوروں کے حلال وحرام ھونے کے احکام میں تکمیل دین کا ذکر اس لیے کیا گیا کہ اسلام سے پہلے کھانے پینے میں مذھبی عقائد نہایت درجہ سخت اور تنگ تھے . یہ اسلام کی خصوصیت ھے کہ اس نے بے جا قیدیں ھٹادیں اور وھم پرستی کے عنصر سے دین کو پاک کردیا. پس فرمایا " اب کہ دین کامل ھوگیا ھے تمھارے لیے بے جا سختیاں باقی نہیں رھیں . اگر کوئی آدمی بھوک سے مر رھا ھو اور حلال چیز میسر نہ آئے تو حرام چیز کھا کر اپنی جان بچاسکتا ھے ".

يَسْـَٔلُوْنَكَ مَاذَآ اُحِلَّ لَهُمْ ط
قُلْ اُحِلَّ لَكُمُ الطَّيِّبٰتُ لا
وَمَا عَلَّمْتُمْ مِّنَ الْجَوَارِحِ
مُكَلِّبِيْنَ تُعَلِّمُوْنَهُنَّ مِمَّا
عَلَّمَكُمُ اللّٰهُ ز فَكُلُوْا مِمَّآ
اَمْسَكْنَ عَلَيْكُمْ وَاذْكُرُوا
اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهِ ص وَاتَّقُوا اللّٰهَ ط
اِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ۝٤

(اے پیغمبر !) لوگ تم سے
پوچھتے ہیں کیا کیا چیزیں ان
کے لیے حلال ہیں ۔ تم کہو :
جتنی اچھی چیزیں ہیں سب
تم پر حلال کر دی گئی ہیں ۔
اور شکاری جانور جو تم نے
شکار کے لیے سدھا رکھے ہوں
اور (شکار کا طریقہ) جیسا
کچھ خدا نے تمھیں سکھا دیا ہے (یعنی خدا کی دی ہوئی عقل و ذہانت
سے تم نے نکال لیا ہے) انھیں سکھا دو تو جو کچھ وہ (شکار
پکڑلیں اور) تمہارے لیے بچائے رکھیں تم اسے (بے کھٹکے)
کھاسکتے ہو، مگر چاہیے کہ (شکاری جانور چھوڑتے ہوئے)
خدا کا نام لے لیا کرو (جس طرح ذبح کرتے ہوئے لیا کرتے ہو)
اور (ہر حال میں) اللہ (کی نافرمانی کے نتائج) سے ڈرتے رہو.
(یاد رکھو !) اللہ (اعمال کا) حساب لینے میں بہت تیز ہے ٤ .

٤ - چوں کہ لوگ پچھلی پابندیوں اور سختیوں کے =

اَلْيَوْمَ اُحِلَّ لَكُمُ الطَّيِّبٰتُ ؕ	آج (كه دين حق اپنے ظهور ميں
وَ طَعَامُ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ	كامل هو گيا هے) تمام اچھی
حِلٌّ لَّكُمْ ۪ وَ طَعَامُكُمْ حِلٌّ	چيزيں تم پر حلال كر دی گئيں
لَّهُمْ ۫ وَ الْمُحْصَنٰتُ مِنَ	(جو بے جا قيديں لوگوں نے
الْمُؤْمِنٰتِ وَ الْمُحْصَنٰتُ	اپنے پيچھے لگا ركھی تھيں سب
مِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ	دور هو گئيں). ان لوگوں كا
مِنْ قَبْلِكُمْ اِذَآ اٰتَيْتُمُوْهُنَّ	كھانا جنھيں كتاب دی گئی
اُجُوْرَهُنَّ مُحْصِنِيْنَ غَيْرَ	هے، تمھارے ليے حلال هے

= عادی رہ چكے تھے اس ليے بار بار پوچھتے تھے كه همارے ليے كيا كيا چيزيں حلال هيں . اس آيت ميں فرمايا: تمام اچھی چيزيں حلال هيں ، صرف انھيں چيزوں سے روك ديا گيا هے جو اچھی نہيں هيں .

سدھايا هوا شكاری كتا يا پرند شكار پكڑ لے اور خود نه كھائے تمھارے پاس لے آئے تو اس ميں بھی كوئی روك نہيں ، البته شكاری جانور چھوڑتے هوے خدا كا نام لے ليا كرو جس طرح ذبح كے وقت ليا كرتے هيں .

مُسٰفِحِیْنَ وَلَا مُتَّخِذِیْۤ اَخْدَانٍ ؕ وَمَنْ یَّكْفُرْ بِالْاِیْمَانِ فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهٗ ؗ وَهُوَ فِی الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِیْنَ ۟

اور تمھارا کھانا ان کے لیے حلال ہے . نیز تمھارے لیے مسلمان بی بیاں اور ان لوگوں کی بی بیاں جنھیں تم سے پہلے کتاب دی گئی ہے حلال ہیں . بشرطیکہ ان کے مہر ان کے حوالے کرو اور مقصود قید نکاح میں لانا ہو . یہ بات نہ ہو کہ نفس پرستی کے لیے بدکاری کی جائے یا چوری چھپے بد چلنی کی جائے . اور (یاد رکھو!) جو کوئی ایمان سے منکر ہوا تو اس کے تمام کام اکارت گئے اور آخرت میں اس کی جگہ تباہ کاروں میں ہوگی ٥ .

ع ١ ٥

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا قُمْتُمْ اِلَی الصَّلٰوةِ فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ وَاَیْدِیَكُمْ اِلَی

مسلمانو! جب تم نماز کے لیے آمادہ ہو تو چاہیے کہ اپنا منہ اور ہاتھ کہنیوں تک دھولیا کرو

---

٥ – اہل کتاب کا کھانا بھی تمھارے لیے حلال ہے یعنی ان کا ذبح کیا ہوا جانور بھی تمھارے لیے حلال ہے . ضمناً اس حکم کی بھی تصریح کر دی کہ ان کی عورتوں سے نکاح کرنے کی بھی کوئی ممانعت نہیں .

الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوا بِرُءُوسِكُمْ وَأَرْجُلَكُمْ إِلَى الْكَعْبَيْنِ ۚ وَإِنْ كُنْتُمْ جُنُبًا فَاطَّهَّرُوا ۚ وَإِنْ كُنْتُمْ مَرْضَىٰ أَوْ عَلَىٰ سَفَرٍ أَوْ جَاءَ أَحَدٌ مِنْكُمْ مِنَ الْغَائِطِ أَوْ لَامَسْتُمُ النِّسَاءَ فَلَمْ تَجِدُوا مَاءً فَتَيَمَّمُوا صَعِيدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوا بِوُجُوهِكُمْ وَأَيْدِيكُمْ مِنْهُ ۚ مَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيَجْعَلَ عَلَيْكُمْ مِنْ حَرَجٍ وَلَٰكِنْ يُرِيدُ لِيُطَهِّرَكُمْ وَلِيُتِمَّ

اور سر کا مسح کرلو ، نیز اپنے دونوں پاؤں ٹخنوں تك دھو لو . اگر نہانے کی حاجت ہو تو چاهیے (نہا کر) پاك و صاف ہوجاؤ . اگر تم بیمار ہو . (اور پانی کا استعمال مضر ہو) یا سفر میں ہو (اور پانی کی جستجو دشوار ہو) یا ایسا ہو کہ تم میں سے کوئی جائے ضرور سے (ہو کر) آیا ہو یا تم نے عورت کو چھوا ہو (۲۳۸) اور پانی میسر نہ آئے تو اس حالت میں چاهیے کہ (وضو

نِعْمَتَهٗ عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝ ٦

کی جگه) پاك مٹی سے کام لو. اور (طریقه اس کا یه ھے که) اپنے منه اور ھاتھوں پر اس سے مسح کرلو. الله نہیں چاھتا که تمھیں کسی طرح کی مشقت اور تنگی میں ڈالے، بلکه چاھتا ھے (اس طرح کے اعمال کے ذریعے) تمھیں پاك و صاف رکھے. نیز یه که (تمھیں ایك شایسته جماعت بنا کر) تم پر اپنی نعمت (ھدایت) پوری کردے، تا که تم شکر گزار ھو (یعنی نعمت الٰہی کے قدر شناس ھو) ٦.

وَاذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَمِيْثَاقَهُ الَّذِيْ وَاثَقَكُمْ

اور (دیکھو!) الله نے تم پر جو انعام کیا ھے اس کی یاد

---

٦ ـ وضو اور تیمم کا حکم. فرمایا "خدا نہیں چاھتا که تمھیں کسی طرح کی مشقت اور تنگی میں ڈالے" یعنی وضو کا حکم اس لیے نہیں ھے که تمھارے پیچھے بے جا قیدیں لگا دی جائیں، بلکه مقصود یه ھے که تم میں صفائی اور پاکیزگی پیدا ھو اور تمھیں پاکی اور شایستگی رکھنے والی جماعت بنا کر تم پر اپنی نعمت ھدایت پوری کردے.

بِهٖ ۙ اِذْ قُلْتُمْ سَمِعْنَا وَ اَطَعْنَا ۡ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۝ ۷

سے غافل نہ ھو اور اس کا عہد و پیمان نہ بھولو جو وہ مضبوطی کے ساتھ تم سے ٹھیرا چکا ھے، جب تم نے (دعوت ایمان قبول کرتے ھوے) کہا تھا "(خدایا!) ھم نے تیرا فرمان سنا اور ھم نے اسے قبول کیا" (تو خدا سے تم نے اطاعت حق کا عہد و پیمان باندھ لیا تھا) اور (دیکھو! ھر حال میں) خدا (کی نافرمانی کے نتائج) سے ڈرتے رھو . جو کچھ (تمھارے) سینوں میں چھپا ھوتا ھے وہ اسے پوری طرح جانتا ھے ۷ .

یٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْا قَوّٰمِيْنَ لِلّٰهِ شُهَدَآءَ

مسلمانو! ایسے ھو جاؤ کہ خدا (کی سچائی) کے لیے مضبوطی

---

۷ – سورت کے آغاز میں فرمایا تھا "اپنے معاھدے پورے کرو" یعنی احکام حق کی اطاعت کا عہد پورا کرو . یہاں پھر مسلمانوں کو ان کا عہد ایمان یاد دلایا ھے کہ دین کامل ظہور میں آ گیا، نعمت الٰہی پوری کر دی گئی . اب تمھارا فرض ھے کہ تذکیر نعمت سے غافل نہ ھو اور اطاعت حق میں اخلاص و استقامت کے ساتھ کوشاں ھو .

بِالْقِسْطِ ۬ وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ	سے قائم رہنے والے اور انصاف
شَنَاٰنُ قَوْمٍ عَلٰٓى اَلَّا تَعْدِلُوْا ؕ	کے لیے گواہی دینے والے ہو.
اِعْدِلُوْا ۫ هُوَ اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰى ۬	اور (دیکھو!) ایسا کبھی نہ ہو
وَ اتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌ ۢ	کہ کسی گروہ کی دشمنی تمھیں
بِمَا تَعْمَلُوْنَ ۝ ٨	اس بات کے لیے ابھار دے کہ

(اس کے ساتھ) انصاف نہ کرو • (ہر حال میں) انصاف کرو کہ یہی تقوے سے لگتی ہوئی بات ہے. اور اللہ (کی نافرمانی کے نتائج) سے ڈرو. تم جو کچھ کرتے ہو وہ اس کی خبر رکھنے والا ہے ٨ •

---

٨ ـ اس آیت میں فرمایا ”دین کی تکمیل اور نعمت کا اتمام چاہتا ہے کہ اپنی سیرت (کیرکٹر) میں سرتا سر حق و صداقت کا پیکر بن جاؤ. تمھیں ”قوامون للہ“ اور ”شہدآء بالقسط“ ہونا چاہیے یعنی مضبوطی کے ساتھ حق کے لیے کھڑے ہونے والے اور حق و انصاف کے لیے شہادت دینے والے. اپنا ہو یا پرایا، موافق ہو یا مخالف، دوست ہو یا دشمن، جس کے ساتھ معاملہ کرو انصاف کے ساتھ کرو اور جس کے حق میں کوئی بات کہو انصاف کی کہو.

وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا	جو لوگ ایمان لائے اور نیک
وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ۙ لَهُمْ	کام کیے تو اللہ کا ان سے وعدہ
مَّغْفِرَةٌ وَّ اَجْرٌ عَظِيْمٌ ۝ ٩	ہے کہ ان کے لیے مغفرت ہوگی
وَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَ كَذَّبُوْا	اور بہت ہی بڑا اجر ہوگا ٩.
بِاٰيٰتِنَاۤ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ	لیکن جن لوگوں نے انکار کیا
الْجَحِيْمِ ۝ ١٠	اور ہماری آیتوں کو (سرکشی

وشرارت سے) جھٹلایا تو وہ دوزخی ہیں (انھوں نے مغفرت واجر کی جگہ تباہی و عذاب کی راہ پسند کری) ١٠ .

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوْا	مسلمانو! اپنے اوپر اللہ کا وہ
نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ هَمَّ	احسان یاد کرو کہ جب ایک
قَوْمٌ اَنْ يَّبْسُطُوْۤا اِلَيْكُمْ	گروہ نے پورا ارادہ کرلیا تھا
اَيْدِيَهُمْ فَكَفَّ اَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ ۚ	کہ (جنگ و ہلاکت کا) تم پر
وَ اتَّقُوا اللّٰهَ ؕ وَ عَلَى اللّٰهِ	ہاتھ بڑھائے تو خدا نے (اپنے
فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ع ١١	فضل و کرم سے) ایسا کیا کہ

اس کے ھاتھ تمھارے خلاف بڑھنے سے رك گئے (اور تمھیں کسی طرح کا گزند نہ پہنچا) . اور اللہ سے ڈرتے رھو . اللہ ھی ھے جس پر مومنوں کو بھروسا رکھنا چاھیے ١١ .

وَلَقَدْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ۚ وَبَعَثْنَا مِنْهُمُ اثْنَيْ عَشَرَ نَقِيْبًا ۭ وَقَالَ اللّٰهُ اِنِّيْ مَعَكُمْ ۭ لَئِنْ اَقَمْتُمُ الصَّلٰوةَ وَاٰتَيْتُمُ الزَّكٰوةَ وَاٰمَنْتُمْ بِرُسُلِيْ وَعَزَّرْتُمُوْهُمْ وَاَقْرَضْتُمُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا لَّاُكَفِّرَنَّ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَلَاُدْخِلَنَّكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۚ فَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ مِنْكُمْ فَقَدْ ضَلَّ سَوَآءَ السَّبِيْلِ ۝ ١٢

اور (دیکھو!) یہ واقعہ ھے کہ اللہ نے بنی اسرائیل سے (بھی) عہد (اطاعت) لیا تھا اور ان میں بارہ سردار مقرر کردیے تھے . اللہ نے فرمایا تھا : (دیکھو!) میں تمھارے ساتھ ھوں (یعنی میری مدد تمھارے ساتھ ھے) . اگر تم نے نماز قائم رکھی ، زکوٰۃ ادا کرتے رھے ، میرے تمام رسولوں پر (جو تمھاری ھدایت کے لیے آتے رھیں گے) ایمان لانے اور ان

کی مدد کی اور اللہ کو قرض نیک دیتے رہے (یعنی نیکی کی راہ میں اپنا مال خرچ کرتے رہے) تو میں ضرور تم پر سے تمہاری برائیاں محو کردوں گا اور تمہیں ضرور (راحت و کامرانی کے) باغوں میں داخل کردوں گا، جن کے نیچے نہریں بہ رہی ہوں گی (اور اس لیے ان کی شادابی کبھی مرجھانے والی نہیں). پھر تم میں سے جس کسی نے اس کے بعد (بھی) انکار حق کی راہ اختیار کی تو یقیناً اس نے (کامیابی کی) سیدھی راہ گم کردی ۱۲ .

فَبِمَا نَقْضِهِمْ مِّيْثَاقَهُمْ لَعَنّٰهُمْ وَجَعَلْنَا قُلُوْبَهُمْ قٰسِيَةً ۚ يُحَرِّفُوْنَ الْكَلِمَ عَنْ مَّوَاضِعِهٖ ۙ وَنَسُوْا حَظًّا مِّمَّا ذُكِّرُوْا بِهٖ ۚ وَلَا تَزَالُ تَطَّلِعُ عَلٰى خَآئِنَةٍ مِّنْهُمْ اِلَّا قَلِيْلًا

پس اس وجہ سے کہ ان لوگوں نے اپنا عہد اطاعت توڑ ڈالا، ہم نے ان پر لعنت کی اور ان کے دلوں کو سخت کردیا (کیوں کہ قانون الٰہی یہی ہے کہ جو کوئی حق سے پھر جاتا ہے

---

۱۲ — یہاں سے سلسلہ بیان کا رخ اہل کتاب کی طرف متوجہ ہوتا ہے تاکہ ان کے حالات سے مسلمان عبرت پکڑیں . فرمایا ”جس طرح اللہ نے تم سے ایمان و عمل کا عہد لیا ہے بنی اسرائیل سے بھی لیا تھا، لیکن انہوں نے =

مِنْهُمْ فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاصْفَحْ ؕ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ ١٣

وہ رحمت سے محروم ہوجاتا ہے اور اس کے دل کی اثر پذیری باقی نہیں رہتی) ۔ چنانچہ یہ لوگ (خدا کی کتاب میں) باتوں کو ان کی اصلی جگہ سے پھیر دیتے ہیں (یعنی کلام میں تحریف کردیتے ہیں) ۔ جس بات کی انہیں نصیحت کی گئی تھی اس سے کچھ بھی فائدہ اٹھانا ان کے حصے میں نہ آیا ۔ اسے بالکل فراموش کر بیٹھے ۔ اور تم (اب بھی) ہمیشہ ان کی کسی نہ کسی خیانت پر (جو وہ کتاب اللہ میں تحریف کرتے ہوئے کرتے رہتے ہیں) اطلاع پاتے رہتے ہو اور بہت تھوڑے ہیں جو ایسا نہیں کرتے ۔ پس (اے پیغمبر!) تمہیں چاہیے کہ ان کی (ان خیانتوں سے) درگذر کرو اور ان کی طرف سے اپنی توجہ ہٹالو ۔ بلاشبہ اللہ انہیں کو دوست رکھتا ہے جو نیک کردار ہوتے ہیں ١٣ ۔

= اطاعت کی جگہ شقاوت کی راہ اختیار کی ۔ ایسا نہ ہو کہ تم بھی ایمان و عمل کا عہد فراموش کر بیٹھو ۔

١٣ - یہودیوں کے علماء کی یہ شقاوت کہ کتاب اللہ کی اطاعت کرنے کی جگہ کتاب اللہ کو اپنی خواہشوں اور رایوں کے مطابق کام میں لانا چاہتے تھے ۔ وہ اس کی آیتوں میں تحریف کردیتے یعنی یا تو کسی آیت کا مطلب اس طرح ٹھیراتے کہ بات کچھ سے کچھ ہوجاتی ، یا کتاب اللہ کی آیتیں سناتے ہوئے اپنی طرف سے =

وَمِنَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّا نَصٰرٰٓى اَخَذْنَا مِيْثَاقَهُمْ فَنَسُوْا حَظًّا مِّمَّا ذُكِّرُوْا بِهٖ ۠ فَاَغْرَيْنَا بَيْنَهُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَآءَ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ ؕ وَسَوْفَ يُنَبِّئُهُمُ اللّٰهُ بِمَا كَانُوْا يَصْنَعُوْنَ ۞ ١٤

اور جو لوگ اپنے آپ کو نصاریٰ (٢٣٩) کہتے ہیں (یعنی مسیحی) ان سے بھی ہم نے (ایمان و عمل کا) عہد لیا تھا . (لیکن) پھر ایسا ہوا کہ جس بات کی نصیحت کی گئی تھی اس سے کچھ بھی فائدہ اٹھانا ان کے حصے میں نہ آیا ، اسے بالکل فراموش کر بیٹھے (اور ایک دین پر اکٹھے رہنے کی جگہ بہت سی ٹولیوں میں بٹ گئے) . پس ہم نے ان کے (مختلف فرقوں کے) درمیان قیامت تک کے لیے دشمنی اور کینے کی آگ بھڑکا دی (یعنی جب وہ ھدایت سے برگشتہ ہوکر مختلف فرقوں میں بٹ گئے تو ہمارے مقررہ قانون

= گھٹا بڑھا دیتے کہ اصلی مطلب ظاہر نہ ہو اور جو بات بنانی چاھتے ھیں کسی نہ کسی طرح بن جائے .

خود پیغمبر اسلام کے زمانے میں بھی مدینے کے علماے یہود کی ایسی خیانتیں بار بار پکڑی گئی تھیں (٢٤٠) .

کے مطابق ان میں باھمی بغض و عناد کی آگ بھڑك اٹھی) . اور وہ وقت دور نہیں کہ جو کچھ وہ کرتے رھے ھیں اللہ اس کی حقیقت انھیں بتادے ١٤ .

يَٰٓأَهۡلَ ٱلۡكِتَٰبِ قَدۡ جَآءَكُمۡ رَسُولُنَا يُبَيِّنُ لَكُمۡ كَثِيرٗا مِّمَّا كُنتُمۡ تُخۡفُونَ

اے اھل کتاب! یہ واقعہ ھے کہ ھمارا رسول تمھارے پاس آچکا. کتاب الٰہی (یعنی تورات

١٤ - عیسائیوں نے بھی ایمان و عمل کا عہد فراموش کردیا اور راہ راست سے بھٹك گئے . وہ بہت سے فرقوں میں بٹ گئے ھیں اور ھر فرقہ دوسرے فرقے کی دشمنی میں سرگرم ھوگیا . یہ باھمی دشمنی یہاں تك بڑھ چکی ھے کہ قیامت تك دور ھونے والی نہیں .

چنانچہ عیسائیوں میں صدیوں تك مذھبی فرقہ آرائی قائم رھی اور جس فرقے کی بن پڑی اس نے دوسرے فرقے کو خاك و خون میں ملایا . اب سیاسی اور اقتصادی فرقہ آرائی ھے اور باھمی بغض و عداوت میں یہ فرقہ آرائی پچھلی فرقہ آرائی سے بھی زیادہ ھول ناك ھے .

اس ذکر سے مقصود یہ تھا کہ مسلمانوں کو عبرت ھو اور فرقہ آرائی کی گم راھی سے اپنی نگہ داشت کریں ، لیکن افسوس کہ مسلمان بھی اس گم راھی میں مبتلا ھوگئے .

مِنَ الْكِتٰبِ وَيَعْفُوْا عَنْ كَثِيْرٍ ۟ قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّكِتٰبٌ مُّبِيْنٌ ۟ ١٥

و انجیل) کی بہت سی باتیں جنھیں تم (ہوائے نفس سے) چھپاتے رہے ہو ، وہ تم سے صاف صاف بیان کرتا ہے اور بہت سی باتوں سے درگذر کرجاتا ہے (کہ ان کے بیان کی ضرورت نہیں). اللہ کی طرف سے تمہارے پاس (حق کی) روشنی آچکی اور ایسی کتاب آچکی جو (اپنی ہدایتوں میں نہایت) روشن کتاب ہے ١٥ .

يَّهْدِيْ بِهِ اللّٰهُ مَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَهٗ سُبُلَ السَّلٰمِ وَيُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ بِاِذْنِهٖ وَيَهْدِيْهِمْ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۟ ١٦

خدا اس کتاب کے ذریعے ان لوگوں پر جو (ہوائے نفس کی جگہ) خدا کی خوشنودیوں کے تابع ہوں سلامتی کی راہ کھول دیتا ہے اور اپنے حکم سے (یعنی اپنے مقررہ قانون کے مطابق) انھیں تاریکیوں سے نکالتا ، روشنی میں لاتا اور (کامیابی کی) سیدھی راہ پر لگادیتا ہے ١٦ .

---

١٥ و ١٦ – قرآن اپنے پیرووں کو جہل و گم راہی کی تاریکیوں سے نکالتا اور علم وبصیرت کی روشنی میں لاتا ہے. =

لَقَدْ كَفَرَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْمَسِيْحُ ابْنُ مَرْيَمَ ؕ قُلْ فَمَنْ يَّمْلِكُ مِنَ اللّٰهِ شَيْـئًا اِنْ اَرَادَ اَنْ يُّهْلِكَ الْمَسِيْحَ ابْنَ مَرْيَمَ وَاُمَّهٗ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا ؕ وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا ؕ يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝١٧

یقیناً ان لوگوں نے کفر کیا جنھوں نے کہا "خدا مریم کا بیٹا مسیح ھے"۔ (اے پیغمبر!) تم ان لوگوں سے کہو: (یہ کیسی بے عقلی کی بات ھے جو تم کہتے ھو؟) اگر خدا مسیح ابن مریم کو اور اس کی ماں کو اور (اتنا ھی نہیں بلکہ) روے زمین پر جتنے انسان بستے ھیں سب کو ھلاک کر دینا چاھے تو کون ھے جو اس کی بادشاھی میں دخل دینے کی جرأت کر سکتا ھے؟ آسمان کی اور زمین کی اور جو کچھ ان میں ھے سب کی سلطانی اللہ ھی کے لیے ھے اور وہ جو کچھ

= پس جو قرآن کا سچا پیرو ھے ضروری ھے کہ اس کی راہ علم و بصیرت کی راہ ھو۔

چاهتا هے پیدا کرتا هے اور وه هر چیز پر قدرت رکهنے والا هے۱۷.

وَ قَالَتِ الْیَهُودُ وَ النَّصٰرٰی نَحْنُ اَبْنٰٓؤُا اللّٰهِ وَ اَحِبَّآؤُهٗ ؕ قُلْ فَلِمَ یُعَذِّبُكُمْ بِذُنُوْبِكُمْ ؕ بَلْ اَنْتُمْ بَشَرٌ مِّمَّنْ خَلَقَ ؕ یَغْفِرُ لِمَنْ یَّشَآءُ وَ یُعَذِّبُ مَنْ یَّشَآءُ ؕ وَ لِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ مَا بَیْنَهُمَا ؗ وَ اِلَیْهِ الْمَصِیْرُ ۝ ۱۸

اور (دیکهو!) یهودی اور عیسائی کهتے هیں "هم خدا کے بیٹے اور اس کے پیارے هیں (هم جو کچه بهی کریں همارے لیے نجات هی نجات هے)" تم کهه دو "اگر ایسا هی هے تو پهر خدا تمهاری بدعملیوں کی وجه سے تمهیں (وقتاً فوقتاً) عذاب کیوں دیتا رها؟ (جس کا خود تمهیں بهی اعتراف هے اور تمهاری کتاب خدا کی سرزنشوں اور عذابوں کی سرگزشتوں سے بهری هوئی هے)." بلکه حقیقت یه هے که اس کے پیدا کیے هوے انسانوں میں سے تم بهی انسان هو اور (انسان کی بخشش و نجات کا سررشته الله کے هاته هے) (۲٤۱). وه جسے چاهے بخش دے، جسے چاهے

۱۷ - عیسائیوں کی یه گمراهی که الوهیت مسیح کا باطل عقیده پیدا کرلیا.

عذاب دے . آسمانوں کی ، زمین کی اور اس سب کی جو ان کے درمیان ھیں مالکی و سلطانی صرف اسی کے لیے ھے اور سب کو بالآخر اسی کی طرف لوٹنا ھے ١٨ .

---

١٨ – یہودیوں اور عیسائیوں کی یہ گمراھی کہ کہتے ھیں " ھم خدا کے بیٹے اور اس کے پیارے ھیں . ھم جو کچھ بھی کریں ھمارے لیے نجات ھی نجات ھے "(دیکھو بقرہ ٨٠ و آل عمران ٢٤) .

حضرت مسیح علیہ السلام نے یہودی تصور کی سختی و قہرمانی کی جگہ رحمت و شفقت کا تصور پیدا کرنے کے لیے خدا کو باپ کے لفظ سے تعبیر کیا تھا اور اس بات پر زور دیا تھا کہ شریعت کے ظواھر و رسوم کچھ سود مند نہیں اگر دل میں نیکی و محبت نہ ھو . عیسائیوں نے اس بات کو کچھ سے کچھ بنا لیا . وہ کہنے لگے : نجات کے لیے صرف یہی کافی ھے کہ کفارۂ مسیح پر ایمان لے آئیں اور سمجھ لیں کہ خدا ھمارا باپ ھے . وہ کبھی اپنے بیٹوں پر آسمان کی بادشاھت کا دروازہ بند نہیں کرے گا .

قرآن ان کے اسی زعم باطل کا جواب دیتا ھے . وہ =

يَـٰٓأَهۡلَ ٱلۡكِتَـٰبِ قَدۡ جَآءَكُمۡ	اے اهل کتـاب ! ایسی حالت
رَسُولُنَا يُبَيِّنُ لَكُمۡ عَلَىٰ	میں که رسولوں کا ظهور
فَتۡرَةٍ مِّنَ ٱلرُّسُلِ أَن	مدتوں سے بند تھا ، همارا رسول
تَقُولُواْ مَا جَآءَنَا مِنۢ	(یعنی پیغمبر اسلام) تمهارے پاس
بَشِيرٍ وَلَا نَذِيرٍ فَقَدۡ	آیا ، وه تم پر (احکام حق)
جَآءَكُم بَشِيرٌ وَنَذِيرٌ	واضح کر رها هے تاکه تم یه
وَٱللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيۡءٍ قَدِيرٌ ١٩	نه کهو که هماری طرف کوئی

٣ ع ٧

رسول نهیں بهیجا گیا ، نه تو (هدایت کی) بشارت دینے والا ، نه (گم راهی سے) متنبه کرنے والا . تو اب (دیکهو !) بشارت دینے والا اور متنبه کرنے والا تمهارے پاس آ گیا هے (یعنی تمهارے لیے کوئی عذر باقی نهیں رها هے) اور الله هر بات پر قادر هے ١٩ .

= کهتا هے : خدا نے کسی خاص گروه کو نجات کا پروانه لکهه کر نهیں دے دیا هے . تمام انسانوں کی طرح تم بهی انسان هو اور سر رشتهٔ نجات الله کے هاته هے . وه جسے چاهے گا بخش دے گا ، جسے چاهے گا عذاب دے گا .

وَ اِذْ قَالَ مُوسٰی لِقَوْمِه يٰقَوْمِ	اور (دیکھو! وہ واقعہ یاد کرو)
اذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ	جب موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا
اِذْ جَعَلَ فِيْكُمْ اَنْۢبِيَآءَ	تھا "اے لوگو! اللہ کا اپنے
وَ جَعَلَكُمْ مُّلُوْكًا ۖۗ وَّ اٰتٰىكُمْ	اوپر احسان یاد کرو (کہ اس نے
مَّا لَمْ يُؤْتِ اَحَدًا مِّنَ	کیسی کیسی عزتوں سے تمھیں
الْعٰلَمِيْنَ ۝ ۲۰	سرفراز کیا ہے!) اس نے تم

میں نبی پیدا کیے، تمھیں بادشاہ بنایا اور تمھیں وہ بات عطا فرمائی جو دنیا میں کسی کو (اب تک) نہیں دی گئی (یعنی نبوت اور بادشاہت دونوں تم میں جمع ہو گئیں") ۲۰

يٰقَوْمِ ادْخُلُوا الْاَرْضَ	"لوگو! مقدس سرزمین میں
الْمُقَدَّسَةَ الَّتِيْ كَتَبَ اللّٰهُ	جسے خدا نے تمھارے لیے
لَكُمْ وَ لَا تَرْتَدُّوْا	لکھ دیا ہے (یعنی جس کا تم
عَلٰۤى اَدْبَارِكُمْ فَتَنْقَلِبُوْا	سے وعدہ کیا گیا ہے، عزم
خٰسِرِيْنَ ۝ ۲۱	و ہمت کے ساتھ) داخل ہو جاؤ

اور الٹے پاؤں پیچھے کی طرف نہ ہٹو کہ (کام یاب ہونے کی جگہ) نقصان و تباہی میں پڑ جاؤ" ۲۱ ۔

قَالُوْا يٰمُوْسٰى اِنَّ فِيْهَا قَوْمًا جَبَّارِيْنَ ق وَ اِنَّا لَنْ نَّدْخُلَهَا حَتّٰى يَخْرُجُوْا مِنْهَا ج فَاِنْ يَّخْرُجُوْا مِنْهَا فَاِنَّا دٰخِلُوْنَ ۲۲

لوگوں نے (اس کے جواب میں) کہا ”اے موسیٰ! اس سرزمین میں ایسے لوگ رہتے ہیں جو بڑے ہی زبردست ہیں، (ہم میں ان کے مقابلے کی تاب نہیں).

جب تک وہ لوگ وہاں موجود ہیں ہم اس سرزمین میں قدم رکھنے والے نہیں. ہاں! اگر وہ لوگ وہاں سے نکل گئے تو پھر ہم ضرور داخل ہوجائیں گے“ ۲۲.

قَالَ رَجُلٰنِ مِنَ الَّذِيْنَ يَخَافُوْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمَا ادْخُلُوْا عَلَيْهِمُ الْبَابَ ج فَاِذَا دَخَلْتُمُوْهُ فَاِنَّكُمْ غٰلِبُوْنَ ج وَ عَلَى اللّٰهِ فَتَوَكَّلُوْٓا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۲۳

(اس پر) دو آدمیوں (۲۴۲) نے کہ اللہ سے ڈرنے والوں میں سے تھے اور خدا نے انہیں (ایمان کی) نعمت عطا فرمائی تھی، لوگوں سے کہا (”اس قدر بے طاقت اور بزدل کیوں

هو رہے ہو ؟) ہمت کر کے ان لوگوں پر جا پڑو اور (شہر کے) دروازے میں جا داخل ہو ۔ اگر تم (ایک مرتبہ) داخل ہوگئے تو پھر غلبہ تمہارے ہی لیے ہے ۔ اگر تم ایمان رکھنے والے ہو تو چاہیے کہ اللہ پر بھروسا کرو "۲۳ .

قَالُوْا يٰمُوْسٰٓى اِنَّا لَنْ نَّدْخُلَهَآ اَبَدًا مَّا دَامُوْا فِيْهَا فَاذْهَبْ اَنْتَ وَرَبُّكَ فَقَاتِلَآ اِنَّا هٰهُنَا قٰعِدُوْنَ ۞ ۲۴

وہ بولے " اے موسیٰ ! جب تك وہ لوگ وہاں موجود ہیں ہم کبھی اس میں داخل ہونے والے نہیں ۔ (اور اگر تم وہاں جانے پر ایسے ہی تل گئے ہو تو) تم خود چلے جاؤ اور تمہارا خدا بھی تمہارے ساتھ چلا جائے ۔ ہم تو یہاں بیٹھے رہیں گے ۔ تم دونوں وہاں لڑتے رہنا " ۲۴ .

قَالَ رَبِّ اِنِّيْ لَآ اَمْلِكُ اِلَّا نَفْسِيْ وَاَخِيْ فَافْرُقْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْقَوْمِ الْفٰسِقِيْنَ ۞ ۲۵

(یہ حالت دیکھ کر) موسیٰ نے کہا " خدایا ! میں اپنی جان کے سوا اور اپنے بھائی کے سوا اور کسی پر اختیار نہیں رکھتا ۔ پس تو ہم میں اور ان نافرمان لوگوں میں (اپنے حکم سے) فیصلہ کر دے "۲۵ .

قَالَ فَاِنَّهَا مُحَرَّمَةٌ عَلَيْهِمْ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً ۚ يَتِيْهُوْنَ فِي الْاَرْضِ ۚ فَلَا تَاْسَ عَلَى الْقَوْمِ الْفٰسِقِيْنَ ۞ ع ٢٦

الله کا حکم ہوا کہ (جب ان لوگوں کی محرومیوں کا یہ حال ہے تو) اب چالیس برس تک وہ سرزمین ان پر حرام کر دی گئی (یعنی چالیس برس تک اس سے محروم کردیے گئے)، یہ اسی بیابان میں سرگرداں رہیں گے. سو (اے موسیٰ!) تم نافرمان لوگوں کی حالت پر غمگین نہ ہو (وہ اپنی بدعملیوں سے اسی محرومی کے مستحق تھے) ٢٦.

---

٢٠ تا ٢٦ - جب ایک قوم عرصے تک غلامی کی حالت میں رہتی ھے تو اس میں بلند مقاصد کے لیے جد و جہد کی استعداد باقی نہیں رہتی. وہ غلامی کا امن پسند کرنے لگتی ھے اگرچہ ذلت و نامرادی کے ساتھ ہو. اور مقاصد کی جد وجہد سے جی چرانے لگتی ھے اگرچہ اس کا نتیجہ کام رانی و اقبال ہو.

یہی حال بنی اسرائیل کا تھا. مقاصد امور کے لیے ان میں عزم و ھمت نہ تھی. بزدلی و بےطاقتی نے قدم پکڑ لیے تھے. جب حضرت موسیٰ نے انہیں حکم دیا کہ سرزمین کنعان میں داخل ہو جو تمہاری موعودہ سرزمین ھے =

= تو کہنے لگے "وھاں بڑے طاقت ور لوگ رھتے ھیں، ان کے مقابلے کی ھم میں طاقت نہیں . جب تك وہ وھاں سے نکل نہ جائیں ھم قدم نہیں اٹھائیں گے". تورات میں ھے کہ بنی اسرائیل جنگ کی دھشت سے اس قدر بے طاقت ھوگئے کہ رو رو کر کہتے "خدایا! تو نے ھمیں مصر سے کیوں نکالا؟ کیا اسی لیے کہ ھم کنعانیوں کی تلوار سے ختم ھوجائیں؟" انھوں نے ارادہ کرلیا تھا کہ مصر واپس چلے جائیں اور حضرت موسیٰ کو چھوڑ دیں . (گنتی باب ١٤ – ٢) .

اس پر حکم الٰہی ھوا کہ چالیس سال تك یہ لوگ جزیرہ نمائے سینا کے میدانوں میں ھی پڑے رھیں گے . اس میں مصلحت یہ تھی کہ چالیس سال کے اندر پچھلی نسل ختم ھوجائے گی جسے مصر کی غلامانہ زندگی نے نکما کردیا ھے اور ایك نئی نسل پیدا ھوجائے گی جس نے بیابان کی آزادانہ آب و ھوا میں نشو و نما پائی ھوگی اور غلامانہ ذھنیت کی سمیت سے محفوظ ھوگی . چنانچہ جب چالیس سال گزر گئے اور ایك نئی نسل ظہور میں آگئی تو وہ عزم و ھمت کے ساتھ بڑھی اور موعودہ سرزمین پر قابض ھوگئی .

وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَاَ ابْنَىْ	اور (اے پیغمبر !) ان لوگوں
اٰدَمَ بِالْحَقِّ م اِذْ قَرَّبَا	کو آدم کے دو بیٹوں کا حال
قُرْبَانًا فَتُقُبِّلَ مِنْ	سچائی کے ساتھ سنادو . جب ان
اَحَدِهِمَا وَلَمْ يُتَقَبَّلْ	دونوں نے (خدا کے حضور)
مِنَ الْاٰخَرِ ط قَالَ لَاَقْتُلَنَّكَ ط	قبولیت کے لیے قربانیاں چڑھائیں
قَالَ اِنَّمَا يَتَقَبَّلُ اللّٰهُ	تو ان میں سے ایک کی قبول
مِنَ الْمُتَّقِيْنَ ۝ ٢٧	ہوگئی (یعنی ھابیل کی)، دوسرے

وقف لازم

النصف

کی قبول نہیں ہوئی (یعنی قابیل کی. اس پر قابیل نے حسد سے جل کر ھابیل سے کہا) "میں یقیناً تجھے قتل کر دوں گا". (ھابیل نے) کہا "اللہ صرف متقی آدمیوں ھی کی قربانی قبول کرتا ھے. (اگر اس نے تیری قربانی قبول نہیں کی تو اس میں میرا کیا قصور ؟) ٢٧.

لَئِنْۢ بَسَطْتَّ اِلَيَّ يَدَكَ	اگر تو مجھے قتل کرنے کے لیے
لِتَقْتُلَنِىْ مَآ اَنَا بِبَاسِطٍ	ھاتھ اٹھائے گا تو (اٹھالے)،
يَّدِىَ اِلَيْكَ لِاَقْتُلَكَ ج	پر میں تجھے قتل کرنے کے لیے

إِنِّيٓ أَخَافُ اللهَ رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ ٢٨ إِنِّيٓ أُرِيْدُ أَنْ تَبُوْٓأَ بِإِثْمِيْ وَإِثْمِكَ فَتَكُوْنَ مِنْ أَصْحٰبِ النَّارِ ۚ وَذٰلِكَ جَزٰٓؤُا الظّٰلِمِيْنَ ۝ ٢٩ فَطَوَّعَتْ لَهٗ نَفْسُهٗ قَتْلَ أَخِيْهِ فَقَتَلَهٗ فَأَصْبَحَ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ۝ ٣٠

کبھی ہاتھ نہیں اٹھاؤں گا . میں الله سے ڈرتا ہوں جو تمام دنیا کا پروردگار ہے ٢٨ . میں چاہتا ہوں کہ (زیادتی ہو تو تیری طرف سے ہو، میری طرف سے نہ ہو اور) تو میرا اور اپنا دونوں کا گناہ سمیٹ لے اور پھر دوزخیوں میں سے ہوجائے کہ ظلم کرنے والوں کو یہی بدلا ملنا ہے" ٢٩ . پھر ایسا ہوا کہ اس کے نفس نے (یعنی قابیل کے نفس نے) اسے اپنے بھائی کے قتل پر آمادہ کردیا . اس نے (ہابیل کو) قتل کردیا. نتیجہ یہ نکلا کہ تباہ کاروں میں سے ہوگیا ٣٠ :

---

٢٧ تا ٣٠ – بنی اسرائیل کی یہ شقاوت کہ قتل نفس میں بے باك ہوگئے تھے اور اس سلسلے میں حضرت آدم کے دو بیٹوں کا واقعہ جن کا نام تورات میں ہابل (Abel) اور قاین (Cain) بتلایا ہے (پیدایش : ٤) اور عرب انہیں ہابیل اور قابیل کہتے تھے . =

فَبَعَثَ اللّٰهُ غُرَابًا يَّبْحَثُ	اس کے بعد خدا نے ایك کوّا
فِي الْاَرْضِ لِيُرِيَهٗ كَيْفَ	بھیجا اور وہ زمین کریدنے لگا
يُوَارِيْ سَوْءَةَ اَخِيْهِ ۭ قَالَ	تاکہ اسے بتادے کہ اپنے بھائی
يٰوَيْلَتٰٓى اَعَجَزْتُ اَنْ	کی لاش کیوں کر (زمین میں)
اَكُوْنَ مِثْلَ هٰذَا الْغُرَابِ	چھپانی چاہیے . (کوّے کو
فَاُوَارِيَ سَوْءَةَ اَخِيْ ۚ فَاَصْبَحَ	زمین کریدتا ہوا دیکھ کر)
مِنَ النّٰدِمِيْنَ ۳۱ۚۙ	وہ بول اٹھا " افسوس مجھ پر !

معانقة

= ھابیل نے جو متقی انسان تھا کہا کہ " اگر تو میرے قتل کے لیے ھاتھ بڑھاتا ھے تو بڑھا ، لیکن میرا ھاتھ تیرے قتل کے لیے اٹھنے والا نہیں ، کیوں کہ میں پروردگار عالم کی سرزنش سے ڈرتا ھوں " . اس پر بھی قابیل نے اسے قتل کردیا .

ھابیل کی صدا میں تمام نوع انسانی کی راست بازی و نیك عملی بول رھی تھی اور قابیل کے عمل میں تمام ظالم انسانوں کی سرکشی و شقاوت کا ھاتھ تھا . اب انسان کے سامنے دو راھیں کھل گئیں : نیکی و راستی کبھی انسان کے خون سے ھاتھ نہیں رنگے گی ، ظالم کا ھاتھ ھمیشہ رنگیں رھے گا .

میں اس کوے کی طرح بھی نہ ہوسکا کہ اپنے بھائی کی لاش (زمین کھود کر) چھپا دیتا"۔ غرض کہ وہ (اپنی حالت پر) بہت ہی پشیمان ہوا ۳۱ ۰

مِنْ اَجْلِ ذٰلِكَ ۛ كَتَبْنَا عَلٰى بَنِىْٓ اِسْرَآءِيْلَ اَنَّهٗ مَنْ قَتَلَ نَفْسًۢا بِغَيْرِ نَفْسٍ اَوْ فَسَادٍ فِى الْاَرْضِ فَكَاَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِيْعًا ؕ وَمَنْ اَحْيَاهَا فَكَاَنَّمَآ اَحْيَا النَّاسَ جَمِيْعًا ؕ وَلَقَدْ جَآءَتْهُمْ رُسُلُنَا بِالْبَيِّنٰتِ ز ثُمَّ اِنَّ كَثِيْرًا مِّنْهُمْ بَعْدَ ذٰلِكَ فِى الْاَرْضِ لَمُسْرِفُوْنَ ۝ ۳۲

اسی بنا پر ہم نے بنی اسرائیل کے لیے یہ حکم لکھ دیا تھا کہ "جس کسی نے سوا اس حالت کے کہ قصاص لینا ہو یا ملک میں لوٹ مار مچانے والوں کو سزا دینی ہو کسی جان کو قتل کر ڈالا تو گویا اس نے تمام انسانوں کا خون کیا، اور جس کسی نے کسی کی زندگی بچالی تو گویا اس نے تمام انسانوں کو زندگی دے دی"۔ اور (پھر) ان

کے پاس (یکے بعد دیگرے) ہمارے رسول (سچائی کی) روشن دلیلوں کے ساتھ آتے رہے (اور ظلم و خون ریزی سے روکتے رہے)، لیکن اس پر بھی ان میں سے اکثر ایسے نکلے جو ملك میں زیادتیاں کرنے والے تھے ٣٢ .

---

٣٢ - قرآن کہتا ھے " اسی بنا پر خدا نے بنی اسرائیل کے لیے یہ حکم لکھ دیا تھا کہ کسی انسان کو ناحق قتل کرنا ایسا ھے گویا تمام نوع انسانی کو قتل کردیا . اور کسی انسان کو ھلاکت سے بچالینا ایسا ھے گویا تمام انسانوں کو بچالیا " کیوں کہ انسان کا ھر فرد دوسرے فرد سے وابستہ ھے اور جو انسان ایك انسان کے لیے رحم نہیں کرتا وہ تمام نوع انسانی کے لیے رحم نہیں رکھتا .

چنانچہ تالمود میں ھے " وہ جس نے ایك جان بچائی اس کی ایسی تحسین کی جائے گی جیسے اس نے پوری کائنات کی حفاظت کی . اور وہ جس نے ایك جان ھلاك کی اسے ایسی سزا دی جائے گی جیسے اس نے پوری کائنات کو ھلاك کیا ھو" . لیکن بنی اسرائیل نے اس حکم کی کچھ پروا نہ کی . رسولوں پر رسول آتے رھے اور انھیں ظلم و خون ریزی سے روکتے رھے ، لیکن ان کا ھاتھ اپنے بھائیوں کے خون سے ھمیشہ رنگین رھا .

إِنَّمَا جَزَٰٓؤُا الَّذِينَ يُحَارِبُونَ
اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَيَسْعَوْنَ فِي
الْأَرْضِ فَسَادًا أَنْ يُقَتَّلُوٓا
أَوْ يُصَلَّبُوٓا أَوْ تُقَطَّعَ
أَيْدِيهِمْ وَأَرْجُلُهُمْ مِنْ
خِلَافٍ أَوْ يُنْفَوْا مِنَ
الْأَرْضِ ۚ ذَٰلِكَ لَهُمْ خِزْيٌ
فِي الدُّنْيَا وَلَهُمْ فِي الْآخِرَةِ
عَذَابٌ عَظِيمٌ ۙ ۳۳

بلا شبہ ان لوگوں کی جو اللہ
اور اس کے رسول سے جنگ
کرتے ہیں اور ملک میں خرابی
پھیلانے کے لیے دوڑتے پھرتے
ہیں (یعنی رہ زن اور ڈاکو ہیں)
یہی سزا ہے کہ قتل کر دیے جائیں،
یا سولی پر چڑھائے جائیں،
یا ان کے ہاتھ پاؤں مخالف
جہتوں سے کاٹ ڈالے جائیں،
یا انہیں جلا وطن کر دیا جائے (یعنی جیسی کچھ سزا ان کے لیے
ضروری ہو انہیں دی جائے). یہ ان کے لیے دنیا میں رسوائی ہے
اور آخرت میں بھی ان کے لیے عذاب عظیم ہے ۳۳.

إِلَّا الَّذِينَ تَابُوا مِنْ قَبْلِ
أَنْ تَقْدِرُوا عَلَيْهِمْ ۚ

مگر (ہاں!) ان میں سے جو
لوگ قبل اس کے کہ تم ان پر

فَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝٣٤ ع
يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَابْتَغُوْٓا اِلَيْهِ الْوَسِيْلَةَ وَجَاهِدُوْا فِيْ سَبِيْلِهٖ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝٣٥

قابو پاؤ (یعنی گرفتار کرو) توبہ کرلیں تو (پھر ان سے تعرض نہ کرو اور) جان لو کہ اللہ بخشنے والا ، رحمت رکھنے والا ہے ٣٤. مسلمانو! (ہر حال میں) اللہ (کی نافرمانی کے نتائج) سے ڈرتے رہو اور اس تک پہنچنے کا ذریعہ ڈھونڈھو اور اس کی راہ میں جد وجہد کرو تاکہ تمھیں کام یابی حاصل ہو ٣٥.

---

٣٣ و ٣٤ - جو لوگ باغی ہوں یا رہ زن اور ڈاکو ہوں انھیں سزا دینے کا حکم.

اگر ان میں سے کوئی مجرم گرفتاری سے پہلے تائب ہو جائے تو اس سے تعرض نہ کرو.

پچھلی آیات میں بنی اسرائیل کو قتل نفس سے روکنے کا ذکر کیا تھا اور دو حالتیں مستثنیٰ کردی تھیں : قصاص کی اور لوٹ مار کرنے والوں کو سزا دینے کی. اب یہاں اس کی مزید تشریح کردی.

٣٥ - قرآن جہاں کہیں برائیوں کے انسداد کے لیے =

اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْ اَنَّ	جن لوگوں نے کفر کی راہ
لَهُمْ مَّا فِى الْاَرْضِ جَمِيْعًا	اختیار کی ھے (وہ کبھی پاداش
وَّ مِثْلَهٗ مَعَهٗ لِيَفْتَدُوْا	عمل سے بچنے والے نہیں). اگر
بِهٖ مِنْ عَذَابِ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ	ان کے قبضے میں وہ تمام (مال
مَا تُقُبِّلَ مِنْهُمْ ۚ وَلَهُمْ	ومتاع) آجائے جو روے زمین
عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝ ۳٦	میں موجود ھے اور اتنا ھی

اور بھی (کہیں سے) پالیں، پھر یہ سب کچھ روز قیامت کے عذاب سے بچنے کے لیے فدیے میں دے دیں، جب بھی ان سے قبول نہیں کیا جائے گا. ان کے لیے عذاب درد ناک ھے ۳٦.

يُرِيْدُوْنَ اَنْ يَّخْرُجُوْا مِنَ	وہ (کتنا ھی) چاھیں کے کہ

= کسی سخت طرز عمل کا حکم دیتا ھے مثلاً جنگ کا، قصاص کا، مجرموں کو سزا دینے کا، طلاق کا تو اس کے بعد ھی خدا سے ڈرتے رھنے اور انصاف سے متجاوز نہ ھونے پر خصوصیت کے ساتھ زور دینے لگتا ھے تاکہ سختی میں آکر لوگ ظلم و زیادتی نہ کر بیٹھیں. چنانچہ یہاں بھی سزا کے حکم کے بعد اس آیت میں تقوے اور اتباع حق پر زور دیا.

النَّارِ وَمَا هُمْ بِخٰرِجِيْنَ مِنْهَا ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ مُّقِيْمٌ ۝٣٧ وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوْٓا اَيْدِيَهُمَا جَزَآءًۢ بِمَا كَسَبَا نَكَالًا مِّنَ اللّٰهِ ۗ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ۝٣٨

(دوزخ کی) آگ سے باہر نکل آئیں ، لیکن اس سے باہر ہونے والے نہیں . ان کے لیے قائم رہنے والا عذاب ہے ۳۷.

اور جو چور ہو ، خواہ مرد ہو یا عورت تو اس کے ہاتھ کاٹ ڈالو . جو کچھ انہوں نے کیا ہے ، یہ اس کی سزا ہے اور اللہ کی طرف سے عبرت کی نشانی . اللہ (سب پر) غالب (اور اپنے تمام احکام میں) حکمت رکھنے والا ہے ۳۸ .

فَمَنْ تَابَ مِنْۢ بَعْدِ ظُلْمِهٖ وَاَصْلَحَ فَاِنَّ اللّٰهَ يَتُوْبُ عَلَيْهِ ۗ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝٣٩

پھر جس کسی نے اپنے ظلم کے بعد (یعنی چوری کرنے کے بعد) توبہ کر لی اور اپنے کو سنوار لیا تو اللہ اس پر (اپنی رحمت سے) لوٹ آئے گا . وہ بخشنے والا ، رحمت رکھنے والا ہے ۳۹ .

---

۳۸ - چوروں کے ہاتھ کاٹنے کا حکم .

اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ لَهٗ	(اے انسان! تو خدا کی بخشش
مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ	و رحمت پر متعجب نہ ہو)
يُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ وَيَغْفِرُ	کیا تو نہیں جانتا کہ آسمان
لِمَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ	و زمین کی ساری بادشاہت اللہ
شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۞ ٤٠	ھی کے لیے ھے۔ وہ جسے

چاھے عذاب دے، جسے چاھے بخش دے اور وہ ھر بات پر قادر ھے ٤٠۔

يٰۤاَيُّهَا الرَّسُوْلُ لَا يَحْزُنْكَ	(اے پیغمبر!) اس گروہ میں
الَّذِيْنَ يُسَارِعُوْنَ فِي الْكُفْرِ	سے جس نے زبان سے کہا:
مِنَ الَّذِيْنَ قَالُوْۤا اٰمَنَّا	"ایمان لائے" مگر ان کے دل
بِاَفْوَاهِهِمْ وَلَمْ تُؤْمِنْ	مومن نہیں ھوے، اور اس گروہ
قُلُوْبُهُمْ ۚ وَمِنَ الَّذِيْنَ	میں سے جو یہودی ھے جو
هَادُوْا ۚ سَمّٰعُوْنَ لِلْكَذِبِ	لوگ کفر (کے شیوے) میں
سَمّٰعُوْنَ لِقَوْمٍ اٰخَرِيْنَ ۙ	تیز گام ھوے تو ان کی حالت

لَمْ يَأْتُوكَ ۚ يُحَرِّفُونَ
الْكَلِمَ مِنْ بَعْدِ مَوَاضِعِهِ ۚ
يَقُولُونَ إِنْ أُوتِيتُمْ هَٰذَا
فَخُذُوهُ وَإِنْ لَمْ تُؤْتَوْهُ
فَاحْذَرُوا ۚ وَمَنْ يُرِدِ اللَّهُ
فِتْنَتَهُ فَلَنْ تَمْلِكَ لَهُ
مِنَ اللَّهِ شَيْئًا ۚ أُولَٰئِكَ
الَّذِينَ لَمْ يُرِدِ اللَّهُ أَنْ
يُطَهِّرَ قُلُوبَهُمْ ۚ لَهُمْ فِي
الدُّنْيَا خِزْيٌ ۖ وَلَهُمْ فِي
الْآخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيمٌ ﴿٤١﴾

تمہیں غمگین نہ کرے۔ یہ لوگ
جھوٹ کے لیے کان لگانے والے
ہیں اور اس لیے کان لگانے
والے ہیں کہ ایک دوسرے
گروہ تک جو تمہارے پاس
نہیں آیا، خبریں پہنچائیں۔ یہ
(تورات کے) کلموں کو
باوجودیکہ ان کا صحیح محل
ثابت ہو چکا ہے، صحیح محل
سے پھیر دیتے ہیں (اور ان کا
مطلب کچھ سے کچھ بنا دیتے ہیں).
یہ (لوگوں سے) کہتے ہیں "(جو کچھ ہم نے تورات کا حکم بتلادیا)
اگر یہی حکم دیا جائے تو قبول کرلو، نہ دیا جائے تو اس سے
اجتناب کرو". (اے پیغمبر! جن لوگوں کی شقاوت اس حد تک
پہنچ چکی ہے وہ کبھی ہدایت پانے والے نہیں۔ تم ان کے لیے

بے کار کو غم نہ کھاؤ). جس کسی کے لیے اللہ ہی نے چاہا کہ آزمایش میں پڑے (اور اس کا کھوٹ کھل جائے) تو تم اس کے لیے خدا سے کچھ نہیں پاسکتے . (یقین کرو!) یہی لوگ ہیں کہ خدا ان کے دلوں کو پاک کرنا نہیں چاہتا (کیوں کہ اس کا قانون ہے کہ جو کوئی گناہوں کی آلودگی پسند کرلیتا ہے اس کے لیے پاکی و اصلاح کی راہیں بند ہوجاتی ہیں) . ان کے لیے دنیا میں بھی رسوائی ہوئی اور آخرت میں بھی بہت بڑا عذاب ٤١ .

---

٤١ – کسی بات کی ٹوہ میں رہنا ، جاسوسی کرنا ، ادھر کی بات ادھر لگانا ایسی خصلتیں ہیں جو ایمان و راستی کے ساتھ جمع نہیں ہوسکتیں .

مدینے کے علماے یہود منافقوں کو بھیجتے تھے کہ پیغمبر اسلام (صلعم) کی مجلسوں میں بیٹھیں اور انہیں خبریں پہنچائیں . نیز انہیں کہتے ”معاملات و قضایا ان کے سامنے پیش کرو اور دیکھو کیا فیصلہ کرتے ہیں . اگر ہمارے حکم کے مطابق ہو تو مانو ، نہ ہو تو قبول نہ کرو“ .

باوجودیکہ تورات کی آیتیں اپنے معانی و احکام میں ثابت و قطعی ہیں ، لیکن یہ لوگ بے دھڑک ان میں تحریف کردیتے ہیں اور ان کا مطلب کچھ کا کچھ بنا دیتے ہیں .

سَمّٰعُوْنَ لِلْكَذِبِ اَكّٰلُوْنَ	(اے پیغمبر!) یه لوگ جهوٹ
لِلسُّحْتِ ؕ فَاِنْ جَآءُوْكَ	کے لیے کان لگانے والے اور
فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ اَوْ اَعْرِضْ	برے طریقوں سے مال کهانے
عَنْهُمْ ج وَاِنْ تُعْرِضْ عَنْهُمْ	میں بے باك هیں (۲۴۳) . پس
فَلَنْ يَّضُرُّوْكَ شَيْئًا ؕ وَاِنْ	اگر یه تمهارے پاس آئیں
حَكَمْتَ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ	(اور اپنے قضیے پیش کریں)
بِالْقِسْطِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ	تو (تمهیں اختیار هے) ان کے
الْمُقْسِطِيْنَ ۝ ۴۲	درمیان فیصله کردو یا ان سے

کناره کش هوجاؤ . اگر کناره کش هو گئے تو یه تمهیں کچه نقصان نهیں پهنچاسکیں گے . اگر (کناره کش نه هو اور) فیصله کرو تو چاهیے که انصاف کے ساته فیصله کرو (اور ان کی شرارتوں کی کچه پروا نه کرو) . بلا شبه الله انصاف کرنے والوں کو دوست رکهتا هے ۴۲ .

وَكَيْفَ يُحَكِّمُوْنَكَ	اور پهر یه لوگ کس طرح
وَعِنْدَهُمُ التَّوْرٰىةُ فِيْهَا	تمهیں منصف بناتے هیں جب

حُكْمُ اللّٰهِ ثُمَّ يَتَوَلَّوْنَ مِنْ بَعْدِ ذٰلِكَ ؕ وَمَآ أُولٰٓئِكَ بِالْمُؤْمِنِينَ ع ٤٣

توراۃ ان کے پاس موجود ھے اور خدا کا حکم اس میں موجود ھے، (کیوں اس کے مطابق خود فیصلہ نہیں کردیتے؟) (٢٤٤) . یہ توراۃ رکھنے پر بھی اس سے روگردانی کرتے ھیں اور حقیقت یہ ھے کہ یہ ایمان ھی نہیں رکھتے ٤٣ .

٦ ع ١٠

٤٢ و ٤٣ – توراۃ میں زانی کے لیے سنگسار کرنے کا اور قاتل کے لیے قتل کا حکم دیا گیا ھے . لیکن جب کسی بڑے آدمی سے یہ جرائم سرزد ھوجاتے تو یہودیوں کے دنیا پرست علماء انھیں سزا سے بچانے کے لیے دور از کار تاویلیں کرنے لگتے اور طرح طرح کے شرعی حیلے نکالتے . چنانچہ پیغمبر اسلام (صلعم) کے عہد میں بھی ایك ایسا ھی واقعہ پیش آ گیا . علماے یہود نے خیال کیا کہ "انھیں توراۃ کے احکام کی خبر نہیں اور اگر خبر بھی ھو تو یہ ایك نئی دعوت لے کر آئے ھیں ، توراۃ والا حکم کیوں دینے لگے ؟ پس بہتر ھے کہ معاملہ ان کے سامنے پیش کردیا جائے . مجرم سزا سے بھی بچ جائیں گے اور ذمہ داری بھی ھمارے سر نہ پڑے گی" . چنانچہ معاملہ =

اِنَّاۤ اَنۡزَلۡنَا التَّوۡرٰىةَ فِيۡهَا	بلا شبه هم نے تورات نازل کی،
هُدًى وَّنُوۡرٌ ۚ يَحۡكُمُ بِهَا	اس میں هدایت اور روشنی هے۔
النَّبِيُّوۡنَ الَّذِيۡنَ اَسۡلَمُوۡا	خدا کے نبی جو (احکام الٰہی
لِلَّذِيۡنَ هَادُوۡا وَ الرَّبّٰنِيُّوۡنَ	کے) فرماں بردار تھے، اسی کے
وَالۡاَحۡبَارُ بِمَا اسۡتُحۡفِظُوۡا	مطابق یہودیوں کو حکم دیتے
مِنۡ كِتٰبِ اللّٰهِ وَكَانُوۡا عَلَيۡهِ	رهے۔ نیز ربّی اور احبار (یعنی

= پیغمبر اسلام کے سامنے پیش هوا، لیکن وحی الٰہی نے انهیں مطلع کردیا تها، انهوں نے تورات کے حکم کا ان سے اقرار کرایا اور اسی کے مطابق فیصله کر دیا۔

یہاں اسی معاملے کی طرف اشاره کیا هے۔ فرمایا "جب ان کے پاس تورات موجود هے تو کیوں اس کے مطابق فیصله نهیں کرتے اور کیوں تمهارے پاس فیصلے کے لیے آتے هیں؟ اس لیے که دولت مند مجرموں سے رشوت لے کر یا ان کی طاقت سے مرعوب هو کر انهیں سزا سے بچانا چاهتے هیں۔ پس معلوم هوا که یه لوگ کتاب الٰہی پر ایمان هی نهیں رکھتے۔ اگر ایمان رکھتے تو راست بازی کے ساتھ اس کے حکموں کا اعلان کرتے"۔

شُهَدَآءَ ۚ فَلَا تَخْشَوُا النَّاسَ یہودیوں کے علماء و مشایخ)
وَاخْشَوْنِ وَلَا تَشْتَرُوْا بِاٰیٰتِیْ بھی اسی پر کاربند رہے ،
ثَمَنًا قَلِیْلًا ؕ وَمَنْ کیوں کہ وہ کتاب اللہ کے
لَّمْ یَحْکُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ محافظ ٹھیرائے گئے تھے اور
فَاُولٰٓئِکَ هُمُ الْکٰفِرُوْنَ ۝٤٤ اس (کے حکموں اور ھدایتوں)

پر گواہ تھے ۔ پس (اے گروہ یہود! اتباع حق کی راہ میں) انسانوں سے نہ ڈرو ، مجھ سے ڈرو اور میری آیتوں کو (دنیوی فائدے کے) سستے داموں فروخت نہ کرو ۔ (یاد رکھو!) جو کوئی خدا کی نازل کی ہوئی کتاب کے مطابق حکم نہ دے تو ایسے ھی لوگ ھیں جو کافر ھیں ٤٤ ۔

وَکَتَبْنَا عَلَیْهِمْ فِیْهَآ اور ہم نے یہودیوں کے لیے
اَنَّ النَّفْسَ بِالنَّفْسِ ۙ تورات میں یہ حکم لکھ دیا تھا
وَالْعَیْنَ بِالْعَیْنِ وَالْاَنْفَ کہ جان کے بدلے جان ، آنکھ
بِالْاَنْفِ وَالْاُذُنَ بِالْاُذُنِ کے بدلے آنکھ ، ناک کے بدلے
وَالسِّنَّ بِالسِّنِّ ۙ وَالْجُرُوْحَ ناک ، کان کے بدلے کان ، دانت

قِصَاصٌ ؕ فَمَنْ تَصَدَّقَ بِهٖ	کے بدلے دانت اور زخموں کے
فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَّهٗ ؕ وَمَنْ	بدلے ویسے ھی زخم . پھر جو
لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ	کوئی بدلا اپنا معاف کردے تو
فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝ ٤٥	یہ اس کے لیے (گناھوں کا)

کفارہ ہوگا . اور جو کوئی خدا کی نازل کی ہوئی کتاب کے مطابق حکم نہ دےگا تو ایسے ہی لوگ ہیں جو ظلم کرنے والے ہیں ٤٥ .

وَقَفَّيْنَا عَلٰٓى اٰثَارِهِمْ	اور پھر (ان نبیوں کے پیچھے)
بِعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ مُصَدِّقًا	انھیں کے نقش قدم پر ھم نے
لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ	مریم کے بیٹے عیسیٰ کو چلایا
التَّوْرٰىةِ ص وَاٰتَيْنٰهُ الْاِنْجِيْلَ	تورات کی تصدیق کرتا ھوا
فِيْهِ هُدًى وَّنُوْرٌ ۙ وَّمُصَدِّقًا	جو اس کے سامنے موجود تھی .
لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ	اور ھم نے اسے انجیل دی جس

٤٥ - اس آیت میں تورات کے جس حکم کا ذکر کیا ھے وہ خروج ٢١ : ٢٤ اور استثنا ١٩ : ٢١ میں ھے .

التَّوْرٰىةِ وَهُدًى وَّمَوْعِظَةً لِّلْمُتَّقِيْنَ ۝٤٦

میں ہدایت اور روشنی ہے اور تورات کی جو پہلے سے موجود تھی (سر تا سر) تصدیق ہے، نیز متقی انسانوں پر (سعادت کی) راہ کھولنے والی اور (یکسر) پند و نصیحت ٤٦ .

وَلْيَحْكُمْ اَهْلُ الْاِنْجِيْلِ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فِيْهِ ۭ وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ۝٤٧

اور (اسی طرح) چاہیے کہ انجیل والے اسی کے مطابق حکم دیں جو کچھ انجیل میں خدا نے نازل کیا ہے. اور (یاد رکھو!) جو کوئی خدا کی نازل کی ہوئی کتاب کے مطابق حکم نہ دے گا تو ایسے ہی لوگ ہیں جو فاسق ہیں ٤٧ .

وَاَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ الْكِتٰبِ وَمُهَيْمِنًا عَلَيْهِ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَاۗءَهُمْ

اور (اے پیغمبر! اسی طرح) ہم نے تمہاری طرف سچائی کے ساتھ کتاب بھیجی، ان کتابوں کی تصدیق کرتی ہوئی جو پہلے سے موجود ہیں اور ان پر

عَمَّا جَآءَكَ مِنَ الْحَقِّ ؕ
لِكُلٍّ جَعَلْنَا مِنْكُمْ شِرْعَةً
وَّمِنْهَاجًا ؕ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ
لَجَعَلَكُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً
وَّلٰكِنْ لِّيَبْلُوَكُمْ فِىْ مَآ
اٰتٰكُمْ فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرٰتِ ؕ
اِلَى اللّٰهِ مَرْجِعُكُمْ جَمِيْعًا
فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ
فِيْهِ تَخْتَلِفُوْنَ ۙ ٤٨

نگہبان. سو چاھیے کہ خدا کی
نازل کی ھوئی کتاب کے مطابق
لوگوں کے درمیان فیصلہ کرو
اور جو سچائی تمھارے پاس
آچکی ھے اسے چھوڑ کر
لوگوں کی خواھشوں کی پیروی
نہ کرو. تم میں سے ھر ایك
گروہ کے لیے ھم نے ایك
"شرع" اور "منہاج" ٹھیرادی
(یعنی مذھبی زندگی کا طور طریقہ ٹھیرا دیا). اگر خدا چاھتا تو
تم سب کو ایك امت بنادیتا (یعنی ایك ھی طرح کی استعداد اور
حالت پر پیدا کرتا اور مختلف شریعتوں اور طور طریقوں کا اختلاف
ھی پیدا نہ ھوتا)، لیکن (تم دیکھ رھے ھو کہ اس نے ایسا نہیں کیا.
اور اس لیے نہیں کیا) تاکہ جو کچھ (تمھاری حالت اور ضرورت
کے مطابق وقتا فوقتا) تمھیں دیا گیا ھے، اس میں تمھیں آزمائے
(اور تمھارے لیے طلب و ترقی کی راھیں پیدا ھوں). پس نیکی

کی راہ میں ایك دوسرے سے آگے بڑھ نکلنے کی کوشش کرو (کہ تمام شریعتوں کا اصل مقصود یہی ھے). تم سب کو بالآخر اللہ ھی کی طرف لوٹنا ھے، پھر وہ تمہیں بتلائے گا کہ جن باتوں میں باھم دگر اختلاف کرتے رھے تھے ان کی حقیقت کیا تھی ٤٨.

---

٤٨ – فرمایا "ھم نے پہلے تورات نازل کی، پھر انجیل نازل کی اور اسی طرح اب قرآن نازل ھوا ھے. انجیل تورات کی مصدق تھی اور قرآن تمام پچھلی صداقتوں کا مصدق اور ان پر "نگہبان" ھے". "نگہبان" ھونے سے مقصود یہ ھے کہ ان کے مقاصد کی حفاظت کرنے والا ھے. اگر وہ نازل نہ ھوتا تو تمام پچھلی صداقتیں تحریف و ضلالت کی تاریکیوں میں گم ھو گئی تھیں.

اگر تورات، انجیل اور قرآن ایك ھی صداقت کی دعوت ھیں اور قرآن تمام پچھلی صداقتوں کا مصدق ھے تو پھر شرائع و احکام میں اختلاف کیوں ھوا؟ یعنی ایسا کیوں ھوا کہ عبادت کے طور طریقے (٢٤٥) سب نے ایك ھی طرح کے نہیں بتلائے اور مختلف وقتوں میں مختلف شریعتیں ظاہر ھوئیں؟ =

= قرآن نے یہاں اسی سوال کا جواب دیا ھے. وہ کہتا ھے: ایک چیز ''دین'' ھے اور ایک ''شرع'' اور ''منہاج'' ھے. ''دین'' اصل ھے اور وہ خدا پرستی اور نیک عملی کا قانون ھے. ''شرع'' اور ''منہاج'' دستور العمل اور طور طریقہ ھے جو اس اصل کے مطابق زندگی بسر کرنے کے لیے ٹھیرایا جاتا ھے. ''دین'' ایک ھی ھے اور سب نے اسی کی تعلیم دی، لیکن ''شرع'' اور ''منہاج'' میں اختلاف ھوا، کیوں کہ ھر عہد اور ھر ملک کے احوال و ظروف یکساں نہ تھے، اس لیے ''شرع'' اور ''منہاج'' بھی یکساں نہیں ھوسکتی تھی. پیروان مذاھب کی گم راھی یہ ھے کہ انہوں نے دین کی وحدت بھلا دی ھے اور محض شرع و منہاج کے اختلاف پر گروہ بندیاں کرکے ایک دوسرے کو جھٹلا رھے ھیں.

قرآن کہتا ھے ''اگر خدا چاھتا تو تمام نوع انسانی کو ایک امت بنا دیتا''. مگر تم دیکھ رھے ھو کہ اس نے ایسا نہیں کیا. الگ الگ قومیں ھوئیں، الگ الگ احوال ھوے، الگ الگ ضرورتیں ھوئیں. پس ضروری تھا کہ فروع اور ظواھر کے طور اور ڈھنگ بھی الگ الگ ھوں. لیکن یہ اختلاف اصل کا اختلاف نہ ھوا جو ''دین'' ھے، فرع کا اختلاف ھوا جو ''شرع'' اور ''منہاج'' ھے.

وَ اَنِ احْكُمْ بَيْنَهُمْ بِمَآ	اور (اے پیغمبر!) ہم نے تمھیں
اَنْزَلَ اللّٰهُ وَ لَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَهُمْ	حکم دیا کہ جو کچھ خدا نے تم پر
وَ احْذَرْهُمْ اَنْ يَّفْتِنُوْكَ	نازل کیا ھے اسی کے مطابق
عَنْۢ بَعْضِ مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ	ان لوگوں کے درمیان فیصلہ کرو
اِلَيْكَ ؕ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاعْلَمْ	اور ان کی خواھشوں کی پیروی
اَنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ اَنْ يُّصِيْبَهُمْ	نہ کرو ۔ نیز ان کی طرف سے
بِبَعْضِ ذُنُوْبِهِمْ ؕ وَ اِنَّ	ھوشیار رھو ۔ کہیں ایسا نہ ھو
كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ	کہ جو کچھ خدا نے نازل کیا ھے
لَفٰسِقُوْنَ ۝۴۹	اس کے کسی حکم (کی تعمیل

و نفاذ) میں تمھیں ڈگمگادیں (یعنی ایسی صورت حال پیدا کردیں کہ کسی حکم کا نفاذ عمل میں نہ آسکے) ۔ پھر اگر یہ لوگ روگردانی کریں (اور حکم الٰہی نہ مانیں) تو جان لو خدا کو یہی منظور ھے کہ ان کے بعض گناھوں کی وجہ سے ان پر مصیبت پڑے ۔ اور حقیقت یہ ھے کہ انسانوں میں سے بہت سے انسان (احکام حق سے) نافرمان ھیں ٤٩ ۔

أَفَحُكْمَ الْجَاهِلِيَّةِ يَبْغُونَ ۚ وَمَنْ أَحْسَنُ مِنَ اللَّهِ حُكْمًا لِّقَوْمٍ يُوقِنُونَ ۝٥٠ ع ۷ ۱۱

پھر (جو لوگ احکام الٰہی کا فیصلہ پسند نہیں کرتے تو وہ کیا چاھتے ھیں؟) کیا جاھلیت (٢٤٦) کے عہد کا سا حکم چاھتے ھیں (جب علم و بصیرت سے لوگ محروم تھے اور اپنے اوھام و خرافات پر عمل کرتے تھے؟) اور ان لوگوں کے لئے جو یقین رکھنے والے ھیں اللہ سے بہتر حکم دینے والا کون ھوسکتا ھے؟ ٥٠ .

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا الْيَهُودَ وَالنَّصَارَىٰ أَوْلِيَاءَ ۘ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ ۚ وَمَن يَتَوَلَّهُم مِّنكُمْ فَإِنَّهُ مِنْهُمْ ۗ إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ ۝٥١

وقف لازم

مسلمانو! یہودیوں اور عیسائیوں کو (جو تمہاری دشمنی میں سرگرم ھوگئے ھیں) اپنا رفیق و مددگار نہ بناؤ . وہ (تمہاری مخالفت میں) ایك دوسرے کے مددگار ھیں. اور (دیکھو! اب) تم میں سے جو کوئی انہیں رفیق و مددگار بنائے گا تو وہ انہیں میں سے سمجھا جائے گا . اللہ اس گروہ پر (کامیابی و سعادت کی) راہ نہیں کھولتا جو ظلم کرنے والا گروہ ھے ٥١ .

٥١ - اس آیت میں فرمایا کہ یہود و نصاری کو جو =

فَتَرَى الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ	پھر (اے پیغمبر!) تم دیکھو گے
مَّرَضٌ يُّسَارِعُوْنَ فِيْهِمْ	کہ جن کے دلوں میں (نفاق کا)
يَقُوْلُوْنَ نَخْشٰى اَنْ	روگ ہے وہ ان لوگوں کی
تُصِيْبَنَا دَآئِرَةٌ ؕ فَعَسَى اللّٰهُ	طرف دوڑے جارہے ہیں.
اَنْ يَّاْتِيَ بِالْفَتْحِ اَوْ اَمْرٍ	وہ کہتے ہیں "ہم ڈرتے ہیں
مِّنْ عِنْدِهٖ فَيُصْبِحُوْا عَلٰى	(ان لوگوں سے الگ تھلگ
مَآ اَسَرُّوْا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ	رہنے کی وجہ سے) کسی
نٰدِمِيْنَ ؕ ۵۲	مصیبت کے پھیر میں نہ آجائیں"

تو (یقین کرو!) وہ وقت دور نہیں جب اللہ (تمھیں) فتح دے دے گا، یا اس کی طرف سے (کام یابی اور غلبے کی) کوئی اور بات ظاہر ہوجائے گی اور اس وقت یہ لوگ اس بات پر شرمندہ ہوں گے جو انھوں نے اپنے دلوں میں چھپا رکھی ہے ۵۲.

= مشرکین مکہ کی طرح تمھاری دشمنی میں سرگرم ہوگئے ہیں اپنا رفیق و مددگار نہ بناؤ. جو منافق ہیں وہ مسلمانوں کو چھوڑ کر ان کی طرف دوڑے جا رہے ہیں، لیکن قریب ہے کہ انھیں اپنے کیے پر پچھتانا پڑے گا.

وَيَقُولُ الَّذِينَ اٰمَنُوْٓا اَهٰٓؤُلَآءِ الَّذِيْنَ اَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ ۙ اِنَّهُمْ لَمَعَكُمْ ؕ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فَاَصْبَحُوْا خٰسِرِيْنَ ۝٥٣

اور (اس وقت) ایمان والے کہیں گے: کیا یہی وہ لوگ ہیں جو اللہ کی سخت سے سخت قسم کھا کر کہا کرتے تھے کہ ہم تمہارے ساتھ ہیں؟

الثلثة

(حالانکہ تھے دشمنوں کے ساتھ). تو (دیکھو!) ان کے تمام کام (اس نفاق کی وجہ سے) اکارت گئے اور بالآخر تباہ و نامراد ہوکر رہ گئے ٥٣.

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَنْ يَّرْتَدَّ مِنْكُمْ عَنْ دِيْنِهٖ فَسَوْفَ يَاْتِى اللّٰهُ بِقَوْمٍ يُّحِبُّهُمْ وَيُحِبُّوْنَهٗٓ ۙ اَذِلَّةٍ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اَعِزَّةٍ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ۡ يُجَاهِدُوْنَ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَا يَخَافُوْنَ

مسلمانو! تم میں سے جو کوئی اپنے دین سے پھرجائے گا تو (وہ یہ نہ سمجھے کہ اس کے پھر جانے سے دین حق کو کچھ نقصان پہنچے گا) قریب ہے کہ اللہ ایک ایسا گروہ (سچے مومنوں کا) پیدا کر دے

لَوْمَةَ لَآئِمٍ ۚ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۚ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ۝۵۴

جنہیں خدا دوست رکھتا ہو اور وہ بھی خدا کو دوست رکھنے والے ہوں۔ مومنوں کے مقابلے میں نہایت نرم اور جھکے ہوئے، لیکن دشمنوں کے مقابلے میں نہایت سخت۔ اللہ کی راہ میں جان لڑادیں گے اور کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہیں ڈریں گے۔ یہ اللہ کا فضل ہے جس گروہ کو چاہے عطا فرما دے اور وہ (اپنے فضل میں) بڑی ہی وسعت رکھنے والا (اور سب کا حال) جاننے والا ہے ۵۴۔

اِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوا الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ رٰكِعُوْنَ ۝۵۵

(مسلمانو!) تمہارا رفیق و مددگار اگر کوئی ہے تو اللہ ہے، اس کا رسول ہے اور وہ لوگ ہیں جو ایمان والے ہیں، جن لوگوں کا شیوہ یہ ہے کہ نماز قائم رکھتے ہیں، زکوٰۃ ادا کرتے ہیں اور (ہر حال میں) اللہ کے آگے جھکے ہوئے ہیں ۵۵۔

وَمَنْ يَّتَوَلَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ

اور (یاد رکھو!) جس کسی

وَالَّذِينَ اٰمَنُوا فَاِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْغٰلِبُوْنَ ؏ ٥٦ ے الله کو ، اس کے رسول کو اور ایمان والوں کو اپنا رفیق و مددگار بنایا تو (وہ الله کے گروہ میں سے ہوا اور) بلا شبہ الله ہی کا گروہ غالب رہنے والا گروہ ہے ٥٦ .

٨ ع ١٢

يٰاَيُّهَا الَّذِينَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الَّذِينَ اتَّخَذُوْا دِيْنَكُمْ هُزُوًا وَّلَعِبًا مِّنَ الَّذِينَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مسلمانو! یہود و نصاریٰ اور کفار (مکہ) میں سے جن لوگوں نے تمہارے دین کو ہنسی کھیل بنا رکھا ہے (یعنی

٥٤ تا ٥٦ - ان آیتوں میں مسلمانوں کی یہ شان بتلائی کہ آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ نرم اور منکسر ، لیکن دشمنوں کے مقابلے میں سخت ہوتے ہیں . الله کی سچائی کی راہ میں جان لڑا دینے والے اور کسی ملامت گر کی ملامت سے نہ ڈرنے والے . نماز قائم کرتے ہیں ، زکوٰۃ ادا کرتے ہیں اور خدا کی مددگاری پر بھروسا رکھتے ہیں . جو ایسے ہوں تو وہ "حزب الله" ہیں یعنی الله کا گروہ ہے اور جو الله کا گروہ ہو تو وہ کبھی انسانوں سے مغلوب ہونے والا نہیں . یہ گروہ جس کی خبر دی گئی تھی مہاجرین اور انصار کا گروہ تھا .

مِنْ قَبْلِكُمْ وَ الْكُفَّارَ أَوْلِيَآءَ ۚ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ ۝ ٥٧

تحقیر و تذلیل کے لیے اس کی ھنسی اڑاتے رھتے ھیں) تم انھیں اپنا مددگار و رفیق نہ بناؤ اور اللہ (کی نافرمانی کے نتیجوں) سے ڈرو اگر فی الحقیقت تم ایمان رکھنے والے ھو ٥٧ .

وَ إِذَا نَادَيْتُمْ إِلَى الصَّلٰوةِ اتَّخَذُوهَا هُزُوًا وَّ لَعِبًا ۚ ذٰلِكَ بِأَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَعْقِلُونَ ۝ ٥٨ .

اور جب تم نماز کے لیے پکارتے ھو (یعنی اذان دیتے ھو) تو یہ اسے تماشہ بناتے اور اس کی ھنسی اڑاتے ھیں ، اس لیے کہ یہ ایک ایسا گروہ ھے جو سمجھ بوجھ سے یک قلم بے بہرہ ھے ٥٨

قُلْ يٰأَهْلَ الْكِتٰبِ هَلْ تَنْقِمُونَ مِنَّآ إِلَّآ أَنْ

(اے پیغمبر ! یھودیوں سے) کہو کہ اے اھل کتاب ! اس

٥٧ ـ یھود و نصاریٰ اور مشرکین عرب مسلمانوں کے مذھبی اعمال کے ساتھ تمسخر کرتے تھے .

اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَ مَآ اُنْزِلَ	کے سوا ہمارا قصور کیا ہے
اِلَيْنَا وَ مَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلُ ۙ	جس کا تم انتقام لینا چاہتے ہو
وَ اَنَّ اَكْثَرَكُمْ فٰسِقُوْنَ ۝ ٥٩	کہ اللہ پر ایمان رکھتے ہیں اور

اس (سچائی) پر ایمان رکھتے ہیں جو ہم پر نازل ہوئی اور جو ہم سے پہلے نازل ہو چکی ہیں اور یہ کہ (کہتے ہیں) تم میں سے اکثر آدمی (احکام تورات سے) نافرمان ہو گئے ہیں؟ ٥٩ ۔

قُلْ هَلْ اُنَبِّئُكُمْ بِشَرٍّ مِّنْ	(اے پیغمبر! تم) کہو: کیا
ذٰلِكَ مَثُوْبَةً عِنْدَ اللّٰهِ ؕ مَنْ	میں تمہیں بتلاؤں اللہ کے حضور
لَّعَنَهُ اللّٰهُ وَ غَضِبَ عَلَيْهِ	جزاء کے اعتبار سے کون زیادہ

٥٩ ۔ اہل کتاب سے خطاب کہ جب قرآن تمام پچھلی سچائیوں کی تصدیق کرتا ہے اور کسی نئی اصل دینی کی طرف نہیں بلاتا تو پھر تم اس کی مخالفت پر کیوں کمر بستہ ہو گئے ہو؟ آخر پیروان قرآن کا قصور کیا ہے؟ کیا یہی قصور ہے کہ وہ خدا پر ایمان رکھتے ہیں اور قرآن کی طرح تمہاری کتابوں کو بھی کلام الٰہی سمجھتے ہیں اور تم سے کہتے ہیں کہ اپنی کتابوں پر راست بازی کے ساتھ عمل کرو؟

وَ جَعَلَ مِنْهُمُ الْقِرَدَةَ	بد تر ھوا ؟ وہ لوگ جن پر خدا
وَ الْخَنَازِيرَ وَ عَبَدَ الطَّاغُوتَ ؕ	نے لعنت کی اور اپنا غضب اتارا
أُولَٰئِكَ شَرٌّ مَّكَانًا وَّ أَضَلُّ	اور ان میں سے کتنوں ھی
عَنْ سَوَاءِ السَّبِيلِ ۝ ٦٠	کو بندر اور سور کی طرح

کر دیا اور وہ جو شریر قوتوں کو پوجنے لگے۔ یہی لوگ ھیں جو سب سے بد تر درجے میں ھیں اور سب سے زیادہ سیدھی راہ سے بھٹکے ھوے ٦٠۔

وَ إِذَا جَاءُوكُمْ قَالُوا آمَنَّا	اور (دیکھو!) جب یہ لوگ
وَ قَدْ دَّخَلُوا بِالْكُفْرِ وَ هُمْ	تمھارے پاس آتے ھیں تو
قَدْ خَرَجُوا بِهِ ؕ وَ اللَّهُ أَعْلَمُ	کہتے ھیں "ہم ایمان لائے"
بِمَا كَانُوا يَكْتُمُونَ ۝ ٦١	حالانکہ وہ کفر لیے ھوے

٦٠ ـ اس آیت میں یہودیوں کی ان شقاوتوں کی طرف اشارہ کیا ھے جن کا خود یہودیوں کو بھی اعتراف ھے اور جو ان کے یہاں کی مسلمہ روایتیں ھیں، مثلاً احکام الٰہی کی نافرمانی کی وجہ سے ایک گروہ کا ملعون ھونا اور نبیوں کا ان پر لعنت کرنا اور سبت والوں کا معاملہ (٢٤٧)

آئے تھے اور کفر لیے ہوے واپس گئے . اور وہ جو کچھ اپنے دلوں میں چھپائے ہوے ہیں خدا اسے بہتر جاننے والا ہے ٦١ .

وَتَرَىٰ كَثِيرًا مِّنْهُمْ	اور تم ان میں سے بہتوں کو
يُسَارِعُونَ فِي الْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ	دیکھو گے کہ گناہ اور ظلم
وَأَكْلِهِمُ السُّحْتَ ۚ لَبِئْسَ	اور مال حرام کھانے میں
مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ۝٦٢	تیز گام ہیں . (افسوس ان کے

ادعاء ایمان پر !) کیا ہی برے کام ہیں جو (شب و روز) کر رہے ہیں ! ٦٢ .

لَوْلَا يَنْهَاهُمُ الرَّبَّانِيُّونَ	ان کے عالموں اور پیروں کو
وَالْأَحْبَارُ عَن قَوْلِهِمُ	کیا ہو گیا ہے کہ انہیں جھوٹ
الْإِثْمَ وَأَكْلِهِمُ السُّحْتَ ۚ	بولنے اور مال حرام کھانے
لَبِئْسَ مَا كَانُوا يَصْنَعُونَ ۝٦٣	سے روکتے نہیں ؟ (افسوس
وَقَالَتِ الْيَهُودُ يَدُ اللَّهِ	ان پر !) کیا ہی بری کارگزاری
مَغْلُولَةٌ ۚ غُلَّتْ أَيْدِيهِمْ	ہے جو یہ کر رہے ہیں٦٣ .
وَلُعِنُوا بِمَا قَالُوا ۘ	اور یہودیوں نے کہا : "خدا

وقف لازم

بَلْ يَدٰهُ مَبْسُوطَتٰنِ ۙ يُنْفِقُ كَيْفَ يَشَآءُ ؕ وَلَيَزِيْدَنَّ كَثِيْرًا مِّنْهُمْ مَّآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ طُغْيَانًا وَّ كُفْرًا ؕ وَاَلْقَيْنَا بَيْنَهُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَآءَ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ ؕ كُلَّمَآ اَوْقَدُوْا نَارًا لِّلْحَرْبِ اَطْفَاَهَا اللّٰهُ ۙ وَيَسْعَوْنَ فِي الْاَرْضِ فَسَادًا ؕ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ الْمُفْسِدِيْنَ ۝ ٦٤

کا ہاتھ (بخشش سے) بندھ گیا ہے (کہ نہ تو تورات کے بعد کوئی دوسری کتاب بھیج سکتا ہے نہ بنی اسرائیل کے بعد کسی دوسری قوم کو برکت دے سکتا ہے" (حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ انہیں کے ہاتھ بندھ گئے ہیں اور جو کچھ انہوں نے کہا اس کی وجہ سے ان پر لعنت پڑی ہے۔ خدا کے تو دونوں ہاتھ (بخشش و کرم میں) کھلے ہیں۔ وہ جس طرح چاہتا ہے (اپنا فضل و کرم) خرچ کرتا ہے۔ اور (اسی لیے تم دیکھو گے کہ) خدا کی طرف سے جو کچھ تم پر نازل ہوا ہے (بجائے اس کے کہ ان کے لیے ہدایت و نصیحت کا موجب ہو)

ان میں سے بہتوں کی سرکشی اور کفر کو اور زیادہ بڑھادے گا. اور (اسی سرکشی کا نتیجہ ھے کہ) ھم نے ان کے (مختلف فرقوں کے) درمیان عداوت اور کینہ ڈال دیا ھے (کہ) قیامت تك مٹنے والا نہیں. جب کبھی لڑائی کی آگ سلگاتے ھیں اللہ اسے بجھادیتا ھے (یعنی اس کا فتنہ تمام ملك میں پھیلنے نہیں پاتا). یہ لوگ ملك میں خرابی پھیلانے کے لیے کوشش کرتے ھیں اور اللہ خرابی پھیلانے والوں کو دوست نہیں رکھتا ٦٤.

وَلَوْ اَنَّ اَهْلَ الْكِتٰبِ اور اگر اھل کتاب ایمان رکھتے

اٰمَنُوْا وَاتَّقَوْا لَكَفَّرْنَا اور پرھیزگار ھوتے تو ھم

٦٤ - یہودی کہتے تھے: "تورات کے بعد کوئی کتاب نہیں آسکتی اور نہ بنی اسرائیل کے بعد کسی دوسری قوم کو برکت و سعادت مل سکتی ھے. خدا کے خزانے میں تو سب کچھ ھے، لیکن اس کے ھاتھ بندھ گئے ھیں. وہ اب کسی دوسری قوم کو برکت وسعادت نہیں دے سکتا". یہاں ان کی اسی شقاوت کی طرف اشارہ کیا ھے.

عیسائیوں کی طرح یہودی بھی مختلف فرقوں میں بٹ گئے ھیں اور مذھبی فرقہ بندی نے ھمیشہ کے لیے ان میں باھمی بغض وعناد کے جذبات پیدا کردیے ھیں.

عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَلَاَدْخَلْنٰهُمْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ۝٦٥

ضرور ان پر سے ان کی خطائیں محو کردیتے (یعنی خطاؤں کے اثرات محو کر دیتے) اور ضرور انهیں نعمت کی جنتوں میں داخل کر دیتے (مگر انهوں نے ایمان وعمل کی جگه سرکشی ونافرمانی کی راه اختیار کی، اس لیے خدا کی بخششوں سے محروم هوگئے) ٦٥.

وَلَوْ اَنَّهُمْ اَقَامُوا التَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِمْ مِّنْ رَّبِّهِمْ لَاَكَلُوْا مِنْ فَوْقِهِمْ وَمِنْ تَحْتِ اَرْجُلِهِمْ ؕ مِنْهُمْ اُمَّةٌ مُّقْتَصِدَةٌ ؕ وَكَثِيْرٌ مِّنْهُمْ سَآءَ مَا يَعْمَلُوْنَ ۝٦٦ ع

اور اگر وه تورات اور انجیل کو اور جو کچھ ان کے پروردگار کی جانب سے ان پر نازل هوا هے (سچائی کے ساتھ) قائم رکھتے تو ضرور ایسا هوتا که ان کے اوپر سے بھی (که آسمان هے) اور ان کے قدموں کے نیچے سے بھی (که زمین هے) انهیں برکت ملتی (لیکن انهوں نے تورات و انجیل کی تعلیم ضائع کردی). ان میں سے ایك گروه ضرور میانه رو هے، لیکن زیاده تر ایسے هی هیں که جو کچھ کرتے هیں برائی هی برائی هے ٦٦.

٩ ع ١٣

يَٰٓأَيُّهَا الرَّسُولُ بَلِّغْ مَآ أُنزِلَ إِلَيْكَ مِن رَّبِّكَ ۖ وَإِن لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهُ ۚ وَاللَّهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ ۗ إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكَٰفِرِينَ ۝ ٦٧

اے پیغمبر! تمہارے پروردگار کی طرف سے تم پر جو کچھ نازل ہوا ہے اسے (خدا کے بندوں تک) پہنچا دو (اور دشمنوں کی مخالفت کی کچھ پروا نہ کرو). اگر تم نے ایسا نہ کیا تو (پھر) خدا کا پیغام نہیں پہنچایا (یعنی فرض رسالت ادا کرنے میں کوتاہی کی). اور الله تمہیں انسانوں (کے شر) سے محفوظ رکھے گا. وہ اس گروہ پر (کامیابی کی) راہ نہیں کھولتا جس نے کفر کی راہ اختیار کی ہے٦٧.

قُلْ يَٰٓأَهْلَ الْكِتَٰبِ لَسْتُمْ عَلَىٰ شَيْءٍ حَتَّىٰ تُقِيمُوا التَّوْرَىٰةَ وَالْإِنجِيلَ وَمَآ أُنزِلَ إِلَيْكُم مِّن رَّبِّكُمْ ۗ

(اے پیغمبر!) ان لوگوں سے کہہ دو کہ اے اہل کتاب! تمہارے پاس ٹکنے کے لیے کچھ بھی نہیں ہے جب تک کہ

وَلَيَزِيدَنَّ كَثِيرًا مِّنْهُم	تم تورات اور انجیل کو اور
مَّآ أُنزِلَ إِلَيْكَ مِن رَّبِّكَ	جو کچھ تمھارے پروردگار
طُغْيَانًا وَكُفْرًا فَلَا تَأْسَ	کی طرف سے نازل ہوا ہے
عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ ٦٨	قائم نہ کرو. اور (اے پیغمبر!

تم دیکھو گے کہ) جو کچھ تمھارے پروردگار کی طرف سے تم پر نازل ہوا ہے (بجائے اس کے کہ ان کے لیے تنبہ اور نصیحت کا موجب ہو) اور زیادہ ان کی سرکشی اور انکار بڑھادے گا. تو تم اس گروہ کی حالت پر افسوس نہ کرو جو حق سے منکر ہوگیا ٦٨ .

---

٦٨ – اھل کتاب سے خطاب کہ تم دین کے بارے میں جو کچھ بحث و کلام کرتے ہو وہ جبھی قابل سماعت ہوسکتا ہے جب کہ تورات اور انجیل کی تعلیم پر قائم رہو اور اس کے احکام کی تعمیل کرو، کیوں کہ اگر ایسا نہیں ہے تو پھر بتلاؤ تمھارے پاس کونسی جگہ باقی رہ جاتی ہے جس پر کھڑے ہو سکتے ہو اور دلیل و حجت کے ساتھ کلام کر سکتے ہو.

إِنَّ الَّذِينَ اٰمَنُوا وَالَّذِينَ هَادُوا وَالصّٰبِئُونَ وَالنَّصٰرٰى مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَعَمِلَ صَالِحًا فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ۝ ٦٩

جو لوگ (قرآن پر) ایمان لائے ہیں وہ ہوں یا وہ لوگ ہوں جو یہودی اور صابی اور نصاری ہیں، کوئی ہو، لیکن (اصل دین یہ ہے کہ) جو کوئی بھی اللہ پر اور آخرت کے دن پر ایمان رکھے گا اور اچھے کام کرے گا تو اس کے لیے نہ تو کسی طرح کا اندیشہ ہوگا نہ کسی طرح کی غمگینی ٦٩.

٦٩ – نیز اس اصل کا بھی اعلان کردیا کہ قرآن کا مطالبہ اہل کتاب سے یہ نہیں ہے کہ تورات اور انجیل کی صداقتوں سے بے پروا ہو جائیں، بلکہ تمام تر مطالبہ یہی ہے کہ ان پر سچائی کے ساتھ قائم ہوں، کیوں کہ وہ کہتا ہے "تمام الہامی کتابوں کی حقیقی تعلیم ایک ہی ہے اور وہ خدا پرستی و نیک عملی کی دعوت ہے". قرآن اسی پر تمام نوع انسانی کو جمع کردینا چاہتا ہے۔

چنانچہ اس آیت میں فرمایا کہ نجات و سعادت کا دارو مدار تمہاری بنائی ہوئی گروہ بندیاں نہیں ہیں، بلکہ =

لَقَدْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ وَاَرْسَلْنَآ اِلَيْهِمْ رُسُلًا ۭ كُلَّمَا جَآءَهُمْ رَسُوْلٌۢ بِمَا لَا تَهْوٰٓى اَنْفُسُهُمْ ۙ فَرِيْقًا كَذَّبُوْا وَفَرِيْقًا يَّقْتُلُوْنَ ق ۝٧٠	یہ واقعہ ھے کہ ھم نے (ایمان اور عمل کا عہد اطاعت) بنی اسرائیل سے لیا اور (اس پر قائم رکھنے کے لیے ایک کے بعد ایک) رسول بھیجے، مگر جب کبھی کوئی رسول ان کے

پاس ایسا حکم لے کر آیا جو ان کی نفسانی خواھشوں کے خلاف تھا تو انھوں نے ان میں سے بعض کو تو جھٹلایا اور بعضوں کو قتل کیا ۷۰.

وَحَسِبُوْٓا اَلَّا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ فَعَمُوْا وَصَمُّوْا ثُمَّ تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ ثُمَّ عَمُوْا	اور وہ سمجھے کہ کوئی آزمایش نہیں ھوگی، اس لیے (گمراھی کے جوش میں) اندھے بہرے

= ایمان و عمل کا قانون ھے اور اصل دین یہی ھے جس کی سب نے تعلیم دی اور خود تم سے بھی اسی کا عہد لیا گیا تھا. (تشریح اس کی بقرہ: ۶۲ میں گزر چکی ھے).

وَصَمُّوْا كَثِيْرٌ مِّنْهُمْ ۚ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِمَا يَعْمَلُوْنَ ۝٧١

ہو گئے۔ پھر ایسا ہوا تھا کہ خدا اپنی رحمت سے ان پر لوٹ آیا تھا (یعنی ان کی توبہ قبول کرلی تھی) لیکن پھر ان میں سے بہتیرے (از سر نو) اندھے بہرے ہو گئے اور (اب) جیسے کچھ ان کے کرتوت ہیں خدا انہیں دیکھ رہا ہے ٧١ .

لَقَدْ كَفَرَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْمَسِيْحُ ابْنُ مَرْيَمَ ۭ وَقَالَ الْمَسِيْحُ يٰبَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ اعْبُدُوا اللّٰهَ رَبِّيْ وَرَبَّكُمْ ۭ اِنَّهٗ مَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ وَمَاْوٰىهُ النَّارُ ۭ وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ ۝٧٢

یقیناً وہ (حق سے) منکر ہوئے جنھوں نے کہا "خدا تو یہی مسیح مریم کا بیٹا ہے". اور (خود مسیح کی تعلیم تو یہ تھی کہ) اس نے کہا تھا: اے بنی اسرائیل! خدا کی بندگی کرو جو میرا اور تمہارا (یعنی) سب کا پروردگار ہے۔ بلا شبہ جس کسی نے خدا کے ساتھ

کسی دوسرے کو شریك ٹھیرایا تو اس پر اللہ نے جنت حرام کردی، اس کا ٹھکانا آتش دوزخ ہوا اور ظلم کرنے والوں کے لیے کوئی نہیں جو مددگار ہوگا ۷۲.

لَقَدْ كَفَرَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا
اِنَّ اللّٰهَ ثَالِثُ ثَلٰثَةٍ ۘ
وَمَا مِنْ اِلٰهٍ اِلَّآ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ؕ
وَاِنْ لَّمْ يَنْتَهُوْا عَمَّا
يَقُوْلُوْنَ لَيَمَسَّنَّ الَّذِيْنَ
كَفَرُوْا مِنْهُمْ عَذَابٌ
اَلِيْمٌ ۝ ۷۳

یقینا وہ لوگ (حق سے) منکر ہوئے جنھوں نے کہا "خدا تین میں کا ایك ہے" (یعنی باپ، بیٹا اور روح القدس) حالانکہ کوئی معبود نہیں مگر وہی معبود یگانہ! اور (دیکھو!) جو کچھ یہ کہتے ہیں اگر اس سے باز نہ آئے تو ان میں سے جن لوگوں نے انکار حق کیا ہے انہیں عذاب دردناك پیش آئے گا ۷۳.

وقف لازم

۷۲ – عیسائیوں کو بھی اسی اصل دینی کی تعلیم دی گئی تھی . یعنی ایمان و عمل کے قانون کی، لیکن وہ بھی اس سے منحرف ہوگئے اور الوہیت مسیح اور تثلیث کا اعتقاد باطل پیدا کرلیا .

اَفَلَا یَتُوبُونَ اِلَی اللّٰهِ وَ یَسْتَغْفِرُوْنَهٗ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ۝٧٤

انہیں کیا ہو گیا کہ اللہ کی طرف نہیں لوٹتے اور اس سے بخشش طلب نہیں کرتے حالانکہ وہ بخشنے والا، رحمت رکھنے والا ہے ٧٤.

مَا الْمَسِیْحُ ابْنُ مَرْیَمَ اِلَّا رَسُوْلٌ ۚ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ ؕ وَاُمُّهٗ صِدِّیْقَةٌ ؕ كَانَا یَاْكُلٰنِ الطَّعَامَ ؕ اُنْظُرْ كَیْفَ نُبَیِّنُ لَهُمُ الْاٰیٰتِ ثُمَّ انْظُرْ اَنّٰی یُؤْفَكُوْنَ ۝٧٥

مریم کا بیٹا مسیح اس کے سوا کچھ نہیں ہے کہ اللہ کا ایک رسول ہے. اس سے پہلے بھی کتنے رسول (اپنے اپنے وقتوں میں) ہو چکے. اور اس کی ماں (بھی اس کے سوا کچھ نہ تھی کہ) صدیقہ تھی (یعنی بڑی ہی راست باز انسان تھی). یہ دونوں (تمام انسانوں کی طرح) کھانے پیتے تھے (یعنی غذا کی احتیاج رکھتے تھے، اور یہ ظاہر ہے کہ جسے زندہ رہنے کے لیے غذا کی احتیاج ہو اس میں ماوراء بشریت کوئی بات کیوں کر ہو سکتی ہے).

دیکھو! کس طرح هم ان لوگوں کے لیے دلیلیں واضح کر دیتے هیں، اور پھر دیکھو! کس طرف کو یہ لوگ پھرے هوے جارهے هیں (کہ اتنی موٹی سی بات بھی سمجھ نہیں سکتے) ٧٥.

قُلْ اَتَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَمْلِكُ لَكُمْ ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا ۚ وَاللّٰهُ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ٧٦

(اے پیغمبر! ان لوگوں سے) کہو: کیا تم خدا کو چھوڑ کر ایسی هستیوں کی بندگی کرتے هو جن کے اختیار میں نہ تو تمھارا نقصان هے نہ نفع، اور الله تو سننے والا، علم رکھنے والا هے ٧٦.

قُلْ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ لَا تَغْلُوْا فِيْ دِيْنِكُمْ غَيْرَ الْحَقِّ وَلَا تَتَّبِعُوْٓا اَهْوَآءَ قَوْمٍ قَدْ ضَلُّوْا مِنْ قَبْلُ وَاَضَلُّوْا كَثِيْرًا وَّضَلُّوْا عَنْ سَوَآءِ السَّبِيْلِ ع ٧٧

کہہ دو: اے اهل کتاب! اپنے دین میں حقیقت کے خلاف غلو نہ کرو (یعنی حد سے نہ گزر جاؤ) اور اس گروہ کی خواهشوں کی پیروی نہ کرو جو تم سے پہلے گم راہ هو چکا

١٠
ع
١٤

ہے اور بہتوں کو گم راہ کر چکا ہے اور (حق کی) سیدھی راہ اس پر گم ہو گئی تھی ۷۷ .

لُعِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْۢ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ عَلٰى لِسَانِ دَاوٗدَ وَعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ ؕ ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَّكَانُوْا يَعْتَدُوْنَ ۞ ۷۸

(چنانچہ دیکھو!) بنی اسرائیل میں سے جو لوگ (حق سے) منکر ہوئے تھے وہ (پہلے) داود اور (پھر) مریم کے بیٹے عیسیٰ کی زبانی لعنت کیے گئے.

اور یہ اس لیے ہوا کہ نافرمانی کرتے تھے اور وہ حد سے گزر گئے تھے ۷۸ .

كَانُوْا لَا يَتَنَاهَوْنَ عَنْ مُّنْكَرٍ فَعَلُوْهُ ؕ لَبِئْسَ مَا كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ ۞ ۷۹

وہ برائیوں میں (ایک مرتبہ) پڑ جاتے تو پھر اس سے باز نہیں آتے. البتہ یہ بڑی ہی برائی تھی جو وہ کیا کرتے تھے ۷۹ .

---

۷۹ - یہاں یہودیوں کی اس حالت کی طرف اشارہ کیا کہ برائیوں میں پڑ کر پھر اس سے باز آجانے کا احساس ان میں باقی نہیں رہا تھا. اس سے معلوم ہوا کہ جب کبھی =

تَرٰی كَثِيْرًا مِّنْهُمْ	(اے پیغمبر!) تم دیکھو گے
يَتَوَلَّوْنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ؕ	کہ ان میں سے بہت سے لوگ
لَبِئْسَ مَا قَدَّمَتْ لَهُمْ	ایسے ھیں جو کفر کرنے والوں
اَنْفُسُهُمْ اَنْ سَخِطَ اللّٰهُ	سے (یعنی مشرکین عرب سے)
عَلَيْهِمْ وَفِى الْعَذَابِ	مدد و رفاقت کا رشتہ رکھتے
هُمْ خٰلِدُوْنَ ۝ ٨٠	ھیں. کیا ھی بری تیاری ھے جو

ان کے نفسوں نے ان کے لیے مہیا کر دی کہ ان پر خدا کا غضب نازل ھوا اور عذاب میں ھمیشہ رھنے والے ھیں ٨٠.

وَلَوْ كَانُوْا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ	اور (دیکھو!) اگر یہ لوگ
وَالنَّبِىِّ وَمَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْهِ	اللہ پر اور اللہ کے نبی پر اور
مَا اتَّخَذُوْهُمْ اَوْلِيَآءَ وَلٰكِنَّ	جو کتاب اس پر نازل ھوئی ھے
كَثِيْرًا مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ ۝ ٨١	اس پر (یعنی تورات پر) ایمان

=کسی گروہ کی ایسی حالت ھو جائے کہ برائیوں میں پڑ کر پھر ان سے باز رھنے کا احساس و ولولہ پیدا نہ ھو اور اپنی حالت پر قانع ھو جائے تو یہ اس بات کا ثبوت ھے کہ گمراھی و شقاوت کی انتہائی حالت پیدا ھو گئی.

رکھنے والے ہوتے تو کبھی (پیروان توحید کے خلاف) مشرکوں کو مددگار و رفیق نہ بناتے، لیکن ان میں زیادہ تر ایسے ہی ہیں جو سچائی کی حدوں سے باہر ہوگئے ہیں ۸۱ .

لَتَجِدَنَّ اَشَدَّ النَّاسِ عَدَاوَةً لِّلَّذِیْنَ اٰمَنُوا الْیَهُوْدَ وَالَّذِیْنَ اَشْرَکُوْا ۚ وَلَتَجِدَنَّ اَقْرَبَهُمْ مَّوَدَّةً لِّلَّذِیْنَ اٰمَنُوا الَّذِیْنَ قَالُوْٓا اِنَّا نَصٰرٰی ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّ مِنْهُمْ قِسِّیْسِیْنَ وَرُهْبَانًا وَّاَنَّهُمْ لَا یَسْتَکْبِرُوْنَ ۝ ۸۲

(اے پیغمبر!) تم ایمان والوں کی عداوت میں سب سے زیادہ سخت یہودیوں کو پاؤ گے، نیز (عرب کے) مشرکوں کو، اور ایمان والوں کی دوستی میں سب سے زیادہ قریب ان لوگوں کو پاؤ گے جو کہتے ہیں "ہم نصاریٰ ہیں" اس لیے کہ ان میں پادری اور رہبان ہیں (یعنی عالم اور ترک دنیا فقیر ہیں جو زہد و عبادت میں مشغول رہتے ہیں) اور اس لیے کہ ان میں گھمنڈ اور خود پرستی نہیں ہے۸۲ .

۸۲ - پیغمبر اسلام سے خطاب کہ تم اہل ایمان کی عداوت میں سب سے زیادہ سخت اپنے عہد کے یہودیوں =

= اور عرب کے مشرکوں کو پاؤ گے، اور دوستی میں سب سے زیادہ قریب عیسائی ثابت ہوں گے، کیوں کہ ان میں قسیس اور منک (Monk) ہیں جو زہد و عبادت میں مشغول رہتے ہیں، اور اس لیے کہ ان میں انجیل کی تعلیم سے فروتنی اور عاجزی پیدا ہو گئی ہے.

چنانچہ اسلام کے ابتدائی عہد میں کہ دعوت حق کی غربت و بے چارگی کا زمانہ تھا نجاشی یعنی نیگوش (Negus) حبش کا مسیحی فرماں روا بغیر دیکھے ایمان لے آیا. مسلمانوں کی جو جماعت ہجرت کر کے حبش چلی گئی تھی نجاشی نے ان سے خواہش کی کہ اپنے پیغمبر کا کلام سناؤ. انھوں نے سورۂ مریم کی تلاوت کی. نجاشی کی آنکھوں سے بے اختیار آنسو بہنے لگے. وہ بول اٹھا: اس کلام میں وہی روح بول رہی ہے جو مسیح میں گویا ہوئی تھی!

نجاشی کے علاوہ خود عرب میں بھی عیسائیوں کی بڑی تعداد ایمان لے آئی. لیکن یہودیوں کے جمود میں جنبش نہ ہوئی، وہ برابر مسلمانوں کے خلاف سازشیں کرتے رہے یہاں تک کہ حضرت عمر کے زمانے میں خیبر سے جلا وطن کیے گئے.

و اذا سمعوا

وَاِذَا سَمِعُوْا مَآ اُنْزِلَ اِلَى الرَّسُوْلِ تَرٰٓى اَعْيُنَهُمْ تَفِيْضُ مِنَ الدَّمْعِ مِمَّا عَرَفُوْا مِنَ الْحَقِّ ۚ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اٰمَنَّا فَاكْتُبْنَا مَعَ الشّٰهِدِيْنَ ۝ ۸۳

اور جب یہ (عیسائی) وہ کلام سنتے ہیں جو اللہ کے رسول، پر نازل ہوا ہے تو تم دیکھتے ہو کہ ان کی آنکھیں جوش گریہ سے بہنے لگتی ہیں، کیوں کہ انہوں نے (اس کلام) کی سچائی پہچان لی ہے۔ وہ (بے اختیار) بول اٹھتے ہیں "خدایا! ہم (اس کلام پر) ایمان لائے، پس ہمیں بھی انہیں میں سے لکھ لے جو (تیری سچائی کی) گواہی دینے والے ہیں" ۸۳ .

وَمَا لَنَا لَا نُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَمَا جَآءَنَا مِنَ الْحَقِّ ۙ وَنَطْمَعُ اَنْ يُّدْخِلَنَا رَبُّنَا مَعَ الْقَوْمِ الصّٰلِحِيْنَ ۝ ۸۴

اور (وہ کہتے ہیں) "ہمیں کیا ہوگیا ہے کہ ہم اللہ پر اور اس کلام پر جو سچائی کے ساتھ ہمارے پاس آیا ہے، ایمان نہ لائیں اور اللہ سے اس کی توقع نہ رکھیں کہ وہ ہمیں نیک کردار انسانوں کے گروہ میں داخل کردے" ۸۴ .

فَاَثَابَهُمُ اللّٰهُ بِمَا قَالُوْا جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا ؕ وَ ذٰلِكَ جَزَآءُ الْمُحْسِنِیْنَ ۝۸۵

تو (دیکھو!) خدا نے ان کے اس کہنے کے صلے میں انھیں (سرور ابدی کی) جنتیں عطا فرمائیں جن کے نیچے نہریں بہ رہی ھیں (اس لیے ان کی بہار کے لیے کبھی خزاں نہیں) وہ ھیشه ان جنتوں میں رھیں گے. ایسا ھی بدلا ھے جو نیك کرداروں کے لیے ٹھیرا دیا گیا ھے ۸۵.

وَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا وَ كَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَاۤ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَحِیْمِ ۝۸۶ ع

لیکن جن لوگوں نے انکار کیا اور ھماری آیتوں کو (جحود و عناد سے) جھٹلایا تو وہ دوزخی ھیں (ان کے لیے نعیم ابدی کی بخشایشوں میں کوئی حصہ نہ ھوگا) ۸۶.

١١ ع ١

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُحَرِّمُوْا طَیِّبٰتِ مَاۤ اَحَلَّ اللّٰهُ لَكُمْ وَ لَا تَعْتَدُوْا ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا یُحِبُّ الْمُعْتَدِیْنَ ۝۸۷

مسلمانو! خدا نے جو اچھی چیزیں تم پر حلال کر دی ھیں انھیں اپنے اوپر حرام نہ کرو اور (روك ٹوك میں) حد سے

نه گزرو. الله حد سے گزر جانے والوں کو دوست نہیں رکھتا ٨٧ .

وَ كُلُوا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ اور جو کچھ خدا نے تمہیں
حَلٰلًا طَيِّبًا ص وَّ اتَّقُوا اللّٰهَ رزق دے رکھا ہے اس میں
الَّذِيْٓ اَنْتُمْ بِهٖ مُؤْمِنُوْنَ ۝ ٨٨ سے اچھی اور حلال چیزیں
(بلا تامل) کھاؤ اور الله (کی نافرمانی کے نتائج) سے ڈرتے
رهو جس پر تم ایمان لائے هو ٨٨ .

٨٧ و ٨٨ — سلسلۂ بیان اب پھر اوامر و نواهی کی طرف پھرتا هے. پیروان مذاهب کی ایك بہت بڑی گمراهی یه رهی هے که انھوں نے ترك دنیا کو تقرب الٰہی کا ذریعه سمجھ لیا هے. چنانچه عیسائیوں نے رهبانیت کا طریقه نکالا اور اس میں یہاں تك بڑھے که دنیا کی تمام جائز لذتیں اور راحتیں اپنے اوپر حرام کرلیں. چونکه پچھلی آیات میں عیسائی راهبوں کی نرم دلی اور فروتنی کی تعریف کی گئی تھی، اس لیے ضروری تھا که ان کی اس گمراهی کی طرف بھی اشاره کردیا جاتا. چنانچه فرمایا که:

١ — جو اچھی چیزیں خدا نے حلال کردی هیں یعنی زندگی کی جائز لذتیں اور راحتیں، انھیں اپنے اوپر حرام نه کرلو. ایسا کرنا کوئی خوبی کی بات نہیں هے، بلکه راه عمل میں حد سے گزر جانا هے.

لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللّٰهُ بِاللَّغْوِ	تمهاری قسموں میں سے جو
فِيْٓ اَيْمَانِكُمْ وَلٰكِنْ	قسمیں لغو (اور بے معنی ہوں)
يُّؤَاخِذُكُمْ بِمَا عَقَّدْتُّمُ	ان پر خدا تم سے مؤاخذہ نہیں
الْاَيْمَانَ ۚ فَكَفَّارَتُهٗٓ اِطْعَامُ	کرے گا. ان پر کرے گا جنہیں
عَشَرَةِ مَسٰكِيْنَ مِنْ اَوْسَطِ مَا	تم نے (سمجھ بوجھ کر) کھایا ہو.
تُطْعِمُوْنَ اَهْلِيْكُمْ	تو (اگر کوئی قسم توڑنی پڑے
اَوْ كِسْوَتُهُمْ اَوْ تَحْرِيْرُ	تو) اس کا کفارہ دس مسکینوں
رَقَبَةٍ ۭ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ	کو کھانا کھلانا ہے ، درمیانی
فَصِيَامُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ ۭ ذٰلِكَ	درجے کا کھانا جیسا تم اپنے
كَفَّارَةُ اَيْمَانِكُمْ اِذَا حَلَفْتُمْ ۭ	بیوی بچوں کو کھلایا کرتے ہو
وَاحْفَظُوْٓا اَيْمَانَكُمْ ۭ كَذٰلِكَ	یا (دس مسکینوں کو کھلانے
يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ	کی جگہ) کپڑا پہنا دینا یا ایک
لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝ ٨٩	غلام آزاد کر دینا. اور اگر

(یہ سب کچھ) میسر نہ آئے تو پھر تین دن تک (پے در پے) روزہ رکھنا چاہیے۔ یہ تمہاری قسموں کا کفارہ ہے جب کہ (سمجھ بوجھ کر) کھا بیٹھو۔ اور چاہیے کہ اپنی قسموں کی نگہ داشت کرو (کہ کھا کر توڑنی نہ پڑیں)۔ اللہ اس طرح اپنی آیتیں تم پر واضح کر دیتا ہے تا کہ شکر گزار ہو ۸۹۔

يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا	مسلمانو! بلاشبہ شراب،
اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ	جوا، معبودان باطل کے نشان
وَالْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ رِجْسٌ	اور پانسے شیطانی کاموں
مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطٰنِ	کی گندگی ہے، تو ان سے
فَاجْتَنِبُوْهُ لَعَلَّكُمْ	اجتناب کرو تاکہ تم کام یاب
تُفْلِحُوْنَ ۝ ۹۰	ہو ۹۰۔
اِنَّمَا يُرِيْدُ الشَّيْطٰنُ اَنْ	شیطان تو یہی چاہتا ہے کہ
يُّوْقِعَ بَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ	شراب اور جوے کے ذریعے

۸۹ – ۲ – لوگ اس طرح کی قسمیں کھا لیتے تھے کہ فلاں حلال چیز نہیں کھائیں گے اور فلاں راحت و لذت ہم پر حرام ہو گئی۔ فرمایا: لغو قسموں کا اعتبار نہیں، =

وَ الْبَغْضَآءَ فِی الْخَمْرِ	تمہارے درمیان عداوت اور
وَ الْمَیْسِرِ وَ یَصُدَّکُمْ عَنْ	کینہ ڈلوا دے اور تمہیں
ذِکْرِ اللّٰهِ وَ عَنِ الصَّلٰوةِ ۚ	خدا کے ذکر اور نماز سے باز
فَهَلْ اَنْتُمْ مُّنْتَهُوْنَ ۝ ۹۱	رکھے (کیوں کہ ان دونوں

چیزوں میں پڑنے کا لازمی نتیجہ یہی ہے) ۔ پھر (بتلاؤ ! ایسی برائیوں سے بھی) تم باز رہنے والے ہو یا نہیں ؟ ۹۱ ۔

وَ اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَ اَطِیْعُوا	اور (دیکھو!) اللہ کی اطاعت کرو
الرَّسُوْلَ وَ احْذَرُوْا ۚ فَاِنْ	اور اللہ کے رسول کی اطاعت
تَوَلَّیْتُمْ فَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَا عَلٰی	کرو اور (برائیوں سے)
رَسُوْلِنَا الْبَلٰغُ الْمُبِیْنُ ۝ ۹۲	بچتے رہو ۔ پھر اگر تم نے

روگردانی کی تو جان رکھو ہمارے پیغمبر پر تو صرف پیغام پہنچا دینا ہے (عمل کرنا یا نہ کرنا تمہارا کام ہے اور جیسا تمہارا عمل ہوگا ویسا ہی نتیجہ بھی پاؤ گے) ۹۲ ۔

= سمجھ بوجھ کر کھائی ہو اور توڑنی پڑے تو کفارہ دو ۔
۔ ۹۰ و ۹۱ — ۳ — شراب ، جوا ، معبودان باطل کے نشان سب حرام ہیں ۔

لَيْسَ عَلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جُنَاحٌ فِيْمَا طَعِمُوْٓا اِذَا مَا اتَّقَوْا وَّاٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ثُمَّ اتَّقَوْا وَّاٰمَنُوْا ثُمَّ اتَّقَوْا وَّاَحْسَنُوْا ؕ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ۹۳ ع

جو لوگ ایمان لائے اور اچھے کام کیے وہ جو کچھ (حرمت کے حکم سے پہلے) کھا پی چکے ہیں اس کے لیے ان پر کوئی گناہ نہیں، جب کہ وہ (آیندہ کے لیے) پرہیز گار ہو گئے اور ایمان لے آئے اور اچھے کام کیے اور (جب انہیں کسی بات سے روکا گیا تو اس سے) رک گئے اور (حکم الٰہی پر) ایمان لائے (اور اچھے کام کیے اور اسی طرح) پھر (روکے گئے تو پھر بھی) پرہیز کیا اور (حکم الٰہی پر ایمان لائے) اور اچھے کام کیے (تو یقینا ایسے لوگوں سے ان کی سابقہ باتوں کے لیے کوئی مواخذہ نہیں ہو سکتا. وہ نیک کردار ہیں) اور اللہ نیک کرداروں کو دوست رکھتا ہے ۹۳ .

۱۲
ع
۲

---

۹۳ - ٤ - سورۂ نساء (آیت : ٤٣) میں گزر چکا ہے کہ شراب کی عادت اہل عرب کی گھٹی میں پڑی ہوئی تھی، اس لیے بتدریج حکم حرمت کا اعلان کیا گیا.

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا	مسلمانو ! شکار کے معاملے میں
لَيَبْلُوَنَّكُمُ اللّٰهُ بِشَيْءٍ	جس تك تمہارے هاتھ اور نیزے
مِّنَ الصَّيْدِ تَنَالُهٗٓ اَيْدِيْكُمْ	(یعنی هتیار) پہنچیں خدا ضرور
وَ رِمَاحُكُمْ لِيَعْلَمَ اللّٰهُ	تمهاری (فرمان برداری کی)
مَنْ يَّخَافُهٗ بِالْغَيْبِ ۚ	ایك حد تك آزمایش کرے گا،
فَمَنِ اعْتَدٰى بَعْدَ ذٰلِكَ	تا که معلوم هو جائے کون

= آخری حکم جو اس بارے میں نازل هوا وہ اس سورت کی آیت ۹۱ ھے . اس کے علاوہ حلت و حرمت کے اور تمام احکام بھی یکے بعد دیگرے نازل ھوے تھے . قدرتی طور پر یه سوال پیدا ھوتا تھا که جن لوگوں نے حرمت سے پہلے ممنوعه اشیاء استعمال کی ھیں، کیا اس کے لیے بھی وہ جواب دہ ھوں گے ؟ یہاں یه خدشه رفع کر دیا گیا . فرمایا : اس کے لیے کوئی مواخذہ نه هو گا. جن لوگوں کا یه شیوہ رھا ھے که یکے بعد دیگرے انھیں کسی بات سے روکا گیا اور هر مرتبه رك گئے اور ایمان وعمل میں پکے رھے تو ظاهر ھے که ان سے اتباع حق میں کسی طرح کی کوتاهی نہیں هوئی ، ان سے مواخذہ کیوں هو ؟

فَلَهٗ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝۹۴

خدا سے غائبانہ ڈرتا ہے (اور جنگلوں اور میدانوں کی تنہائی میں جہاں کسی انسان کی نگاہ دیکھنے والی نہیں اپنا ہاتھ روکے رکھتا ہے، اور کون ہے جو اس کے احکام سے بے پروا ہے)۔ پھر (دیکھو!) اس (حکم) کے بعد (بھی) جو کوئی حد سے گزر جائے تو اس کے لیے عذاب دردناک ہے ۹۴۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْتُلُوا الصَّيْدَ وَاَنْتُمْ حُرُمٌ ؕ وَمَنْ قَتَلَهٗ مِنْكُمْ مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآءٌ مِّثْلُ مَا قَتَلَ مِنَ النَّعَمِ يَحْكُمُ بِهٖ ذَوَا عَدْلٍ مِّنْكُمْ هَدْيًا ۢ بٰلِغَ الْكَعْبَةِ اَوْ كَفَّارَةٌ طَعَامُ مَسٰكِيْنَ اَوْ عَدْلُ ذٰلِكَ صِيَامًا لِّيَذُوْقَ

مسلمانو! جب تم احرام کی حالت میں ہو تو شکار کے جانور نہ مارو۔ اور جو کوئی تم میں سے جان بوجھ کر مار ڈالے تو چاہیے کہ اس کا بدلا دے، (اور وہ یہ ہے کہ) جیسے جانور کو مارا ہے اس کے مانند مویشی میں سے ایک جانور کعبہ پہنچا کر قربان

وَبَالَ اَمْرِهٖ ؕ عَفَا اللّٰهُ عَمَّا سَلَفَ ؕ وَمَنْ عَادَ فَيَنْتَقِمُ اللّٰهُ مِنْهُ ؕ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ ذُو انْتِقَامٍ ۝٩٥

کیاجائے اور مویشی کو تم میں سے دو منصف ٹھیرادیں ، یا کفارہ دے (اور وہ یہ ہے کہ) مسکینوں کو (اس کی قیمت کے لحاظ سے) کھانا کھلائے یا پھر مسکینوں کی گنتی کے برابر روزے رکھے تا کہ اپنے کیے کی جزاء (کا مزہ) چکھ لے . اس سے پہلے جو ہو چکا خدا نے اس سے درگذر کیا ، لیکن جو کوئی پھر کرے گا تو خدا اس سے (نا فرمانی کا) بدلا لے گا . اور الله (اپنے کاموں میں) غالب (اور ہر عمل کے لیے اس کی) جزاء رکھنے والا ہے ٩٥ .

اُحِلَّ لَكُمْ صَيْدُ الْبَحْرِ وَطَعَامُهٗ مَتَاعًا لَّكُمْ

تمھارے لیے سمندر اور دریا کا شکار اور کھانے کی چیزیں

---

٩٤ و ٩٥ - ٥ - احرام کی حالت میں جو شکار سے روکا گیا ہے تو اسے هلکی بات نہ سمجھو ، اس میں تمھارے لیے اتباع و اطاعت کی آزمایش ہے . اگر کوئی جان بوجھ کر شکار کر بیٹھے تو اسے اس کا بدلا یا کفارہ دینا چاہیے .

وَ لِلسَّيَّارَةِ ۚ وَ حُرِّمَ عَلَيْكُمْ صَيْدُ الْبَرِّ مَا دُمْتُمْ حُرُمًا ؕ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِیْۤ اِلَیْهِ تُحْشَرُوْنَ ۝۹۶

(جو بے شکار ہاتھ آجائیں مثلاً مچھلی جو پانی سے الگ ہو کر مر گئی ہو، احرام کی حالت میں بھی) حلال ہے، تا کہ ان سے خود تمہیں بھی فائدہ پہنچے اور اہل قافلہ بھی فائدہ اٹھائیں، لیکن خشکی کا شکار جب تک احرام کی حالت میں ہو تم پر حرام ہے۔ پس اللہ (کی نا فرمانی کے نتائج) سے ڈرو کہ اسی کی طرف تم سب جمع کر کے لے جائے جاؤ گے ۹۶ .

جَعَلَ اللّٰهُ الْكَعْبَةَ الْبَیْتَ الْحَرَامَ قِیٰمًا لِّلنَّاسِ وَ الشَّهْرَ الْحَرَامَ وَ الْهَدْیَ وَ الْقَلَآئِدَ ؕ ذٰلِكَ لِتَعْلَمُوْۤا

اللہ نے کعبے کو کہ حرمت کا گھر ہے لوگوں کے لیے (امن و جمعیت کے) قیام کا ذریعہ ٹھیرایا ہے۔ نیز حرمت

۹۶ - ۹ - لیکن حالت احرام میں دریا اور سمندر کا شکار جائز ہے۔

اَنَّ اللّٰهَ یَعْلَمُ مَا	کے مهینوں کو اور (حج کی)
فِی السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِی الْاَرْضِ	قربانی کو اور (قربانی کے) ان
وَ اَنَّ اللّٰهَ بِکُلِّ	جانوروں کو جن کی گردنوں
شَیْءٍ عَلِیْمٌ ۝ ٩٧	میں (علامت کے لیے) پٹے

ڈال دیتے هیں (پس کعبے کی اور کعبے کے ان تمام رسوم و آداب کی حرمت قائم رکھو). یه اس لیے کیا گیا تاکه تم جان لو آسمانوں میں اور زمین میں جو کچھ هے الله سب کا حال جانتا هے اور وه هر بات کا علم رکھنے والا هے٩٧.

اِعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ شَدِیْدُ	جان لو که الله (پاداش عمل میں)
الْعِقَابِ وَ اَنَّ اللّٰهَ	سخت سزا دینے والا هے اور
غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ۝ ٩٨	(ساتھ هی) بخشنے والا، رحمت

٩٧ - ٧ - الله تعالی نے کعبے کو لوگوں کے لیے قیام امن و اجتماع کا ذریعه ٹهیرا دیا هے اور اس کے علم میں بےشمار مصلحتیں اور برکتیں هیں جو تمهیں اس معاملے سے حاصل هوں گی. پس اس کی حرمت کے شعائر و اعمال قائم رکھو اور ان میں کسی طرح کا فتور واقع نه هونے دو.

والا ہے ۹۸ .

مَا عَلَى الرَّسُوْلِ اِلَّا الْبَلٰغُ ۭ وَ اللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تُبْدُوْنَ وَ مَا تَكْتُمُوْنَ ۝۹۹

خدا کے پیغمبر کے ذمے اس کے سوا کچھ نہیں کہ پیغام پہنچا دے (عمل کرنا یا نہ کرنا تمہارا کام ہے). اور جو کچھ تم کھلے طور پر کرتے ہو اور جو کچھ چھپا کر کرتے ہو خدا کے علم سے پوشیدہ نہیں ۹۹ .

قُلْ لَّا يَسْتَوِي الْخَبِيْثُ وَ الطَّيِّبُ وَ لَوْ اَعْجَبَكَ كَثْرَةُ الْخَبِيْثِ ۚ فَاتَّقُوا اللّٰهَ يٰٓاُولِي الْاَلْبَابِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝۱۰۰

(اے پیغمبر! ان لوگوں سے) کہہ دو: پاکیزہ اور گندی چیز برابر نہیں ہو سکتی، اگرچہ تمہیں گندی چیز کا بہت ہونا اچھا لگے پس اے ارباب دانش! اللہ (کی نافرمانی کے نتائج) سے ڈرو تاکہ (نقصان و تباہی کی جگہ) فلاح پاؤ ۱۰۰ .

۱۰۰–۸ – خدا نے جن چیزوں سے روک دیا ہے وہ گندی اور مضر چیزیں ہیں، جن کی اجازت دی ہے وہ اچھی =

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَسْـَٔلُوْا عَنْ اَشْيَآءَ اِنْ تُبْدَ لَكُمْ تَسُؤْكُمْ ۚ وَ اِنْ تَسْـَٔلُوْا عَنْهَا حِيْنَ يُنَزَّلُ الْقُرْاٰنُ تُبْدَ لَكُمْ ؕ عَفَا اللّٰهُ عَنْهَا ؕ وَ اللّٰهُ غَفُوْرٌ حَلِيْمٌ ۝ ١٠١

مسلمانو ! (اپنی طرف سے کاوشیں کر کے) ان چیزوں کی نسبت سوالات نہ کرو کہ اگر تم پر ظاہر کردی جائیں تو تمھیں بری لگیں. اگر ان چیزوں کی نسبت سوالات کروگے جب کہ قرآن نازل ہو رہا ہے تو (ظاہر ہے کہ) تم پر ظاہر کردی جائیں گی (لیکن اس کا نتیجہ خود تمہارے لیے اچھا نہ ہوگا. اور اب تو) خدا نے یہ بات معاف کردی (لیکن آیندہ احتیاط کرو). اور اللہ بخشنے والا (اور انسانوں کی خطاؤں

= اور مفید چیزیں ہیں. گندی چیزیں کتنی ہی زیادہ ملیں اور اچھی چیزیں کتنی ہی کم میسر آئیں، گندی چیزوں کی طرف رغبت نہ کرو، کیوں کہ دانش مند آدمی اشیاء کی کثرت و قلت نہیں دیکھتا، ان کے نفع اور نقصان پر نظر رکھتا ہے.

کے لیے) بہت ھی بردبار ھے ۱۰۱ .

قَدْ سَأَلَهَا قَوْمٌ مِنْ قَبْلِكُمْ ثُمَّ أَصْبَحُوا بِهَا كَٰفِرِينَ ۞ ۱۰۲

(دیکھو!) یہ واقعہ ھے کہ تم سے پہلے ایك گروہ نے (یعنی بنی اسرائیل نے) ایسی ھی باتیں (کرید کرید کر) پوچھی تھیں، پھر نتیجہ یہ نکلا کہ (سرے سے احکام الٰہی ھی کے) منکر ھوگئے ۱۰۲ .

---

۱۰۱ و ۱۰۲ - ۹ - کثرت سوال اور تعمق فی الدین کی ممانعت (دیکھو بقرۃ : ۱۰۸) .

فرمایا : دین حق یہ نہیں چاھتا کہ انسانی معیشت کے لیے سختیاں اور جکڑبندیاں پیدا کردے اور تمہارے ھر عمل کو کسی نہ کسی پابندی سے ضرور ھی باندھ دے . جو کچھ ضروری تھا بتلادیا گیا ، جو کچھ چھوڑ دیا ھے وہ معاف ھے . اب تم اپنے جی سے کاوشیں کر کے طرح طرح کے سوالات مت کرو . اگر کرو گے تو دین میں آسانی کی جگہ تنگی و مشقت پیدا ھو جائے گی . اور وھی حال ھوگا جو بنی اسرائیل کا ھوا . پہلے کاوشیں کر کے پابندیاں بڑھائیں ، پھر جب دائرۂ عمل تنگ ھو گیا تو سرے سے عمل کرنا ھی چھوڑ دیا .

مَا جَعَلَ اللّٰهُ مِنْ بَحِيْرَةٍ وَّلَا سَآئِبَةٍ وَّلَا وَصِيْلَةٍ وَّلَا حَامٍ ۙ وَّلٰكِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ ؕ وَاَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ ۞ ١٠٣

''بحیرہ'' اور ''سائبہ'' اور ''وصیلہ'' اور ''حام'' میں سے کوئی چیز بھی خدا نے نہیں ٹھیرائی ہے، لیکن جن لوگوں نے کفر کی راہ اختیار کی وہ اللہ پر جھوٹ کہہ کر افترا کرتے هیں (٢٤٩) اور ان میں زیادہ تر ایسے هی لوگ هیں جو سمجھ بوجھ سے محروم هیں ١٠٣ .

١٠٣ – ١٠٠ – مشرکین عرب بتوں کے نام پر جانور چھوڑ دیتے اور انہیں مقدس سمجھتے اور طرح طرح کے توھم پرستانہ عقائد ان سے وابستہ ھو گئے تھے، چنانچہ یہاں ان جانوروں کا ذکر کیا ھے :

''بحیرہ'' اس اونٹنی کو کہتے تھے جس کے کان علامت کے لیے شق کر دیے گئے ھوں اور بتوں کی نیاز میں چھوڑ دی گئی ھو . یہ وہ اونٹنی ھوتی تھی جس سے پانچ بچے پیدا ھو جاتے تھے .

''سائبہ'' اس اونٹنی کو کہتے تھے جسے دیوتاؤں کے نام پر=

وَ اِذَا قِيْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا	اور جب ان سے کہا جاتا ہے :
اِلٰى مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَ اِلَى	''(عقل و بصیرت کی) اس بات
الرَّسُوْلِ قَالُوْا حَسْبُنَا	کی طرف آؤ جو اللہ نے نازل
مَا وَجَدْنَا عَلَيْهِ اٰبَآءَنَا ؕ	کی ہے، نیز اللہ کے رسول کی
اَوَ لَوْ كَانَ اٰبَآؤُهُمْ	طرف رجوع ہو'' تو کہتے
لَا يَعْلَمُوْنَ شَيْئًا وَّ لَا	ہیں ''ہمارے لیے تو وہی
يَهْتَدُوْنَ ۝ ۱۰۴	طریقہ بس کرتا ہے جس پر

= چھوڑ دیا ہو۔ نہ تو کوئی اس پر سوار ہو سکتا تھا، نہ اس کے بال کاٹ سکتا تھا، نہ اس کا دودھ اپنے کام میں لا سکتا تھا۔

''وصیلہ'' اس بکری کو کہتے تھے جس کے پہلوٹھے کے اوپر تلے دو بچے مادہ ہوتے تھے۔ اسے متبرک سمجھتے اور چھوڑ دیتے۔

''حام'' اس اونٹ کو کہتے تھے جس کی نسل سے دس بچے پیدا ہو گئے ہوں۔ اسے بھی چھوڑ دیتے تھے اور سمجھتے تھے اسے ذبح کرنا یا کام میں لانا جائز نہیں =

ہم نے اپنے باپ دادوں کو چلتے دیکھا ھے". (ان سے پوچھو کہ) اگر ان کے باپ دادا کچھ جانتے بوجھتے نہ ہوں اور سیدھے رستے پر بھی نہ ھوں (تو کیا پھر بھی وہ انہیں کی اندھی تقلید کرتے رھیں گے) ۱۰۴.

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ عَلَيْكُمْ أَنفُسَكُمْ ۖ لَا يَضُرُّكُم مَّن ضَلَّ إِذَا ٱهْتَدَيْتُمْ ۚ إِلَى ٱللَّهِ مَرْجِعُكُمْ جَمِيعًا فَيُنَبِّئُكُم بِمَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ ۝ ١٠٥

مسلمانو! (یاد رکھو!) تم پر فقط تمہاری جانوں کی ذمہ داری ھے (تم دوسروں کے کاموں کے لیے ذمہ دار نہیں ھو سکتے. اور نہ دوسرے تمہارے کاموں کے لیے ذمہ دار ھیں).

اگر تم سیدھے راستے پر قائم ھو تو کسی کا گم راہ ھونا تمہیں کچھ نقصان نہیں پہنچا سکتا. (اور بالآخر) تم سب کو اللہ ھی کی طرف لوٹنا ھے. (اس دن) وہ بتادے گا کہ تمہارے کام کیسے کچھ رھے ھیں ۱۰۵.

= فرمایا: یہ سب خرافات اور توھم پرستی ھے. خدا نے ان باتوں میں سے کچھ بھی نہیں ٹھیرایا ھے.

۱۰۵ – ۱۱ – اگر لوگ گم راہ ھو جائیں تو ان کی =

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا شَهَادَةُ بَيْنِكُمْ اِذَا حَضَرَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ حِيْنَ الْوَصِيَّةِ اثْنٰنِ ذَوَا عَدْلٍ مِّنْكُمْ اَوْ اٰخَرٰنِ مِنْ غَيْرِكُمْ اِنْ اَنْتُمْ ضَرَبْتُمْ فِي الْاَرْضِ فَاَصَابَتْكُمْ مُّصِيْبَةُ الْمَوْتِ ؕ تَحْبِسُوْنَهُمَا مِنْۢ بَعْدِ الصَّلٰوةِ

مسلمانو! جب تم میں کسی کے سامنے موت آ کھڑی ھو (اور وہ وصیت کرنی چاھے) تو وصیت کے وقت گواھی کے لیے تم میں سے دو معتبر آدمی گواہ ھونے چاھییں. اگر ایسا ھو کہ تم سفر میں ھو اور موت کی مصیبت پیش آجائے (اور مسلمان گواہ نہ مل سکیں)

= گمراھی تمھارے لیے دلیل و حجت نہیں ھو سکتی کہ تم کہو: سب گمراہ ھو رھے ھیں تو اکیلی جان ھم کیا کریں. ھر آدمی پر ذمہ داری خود اس کے نفس کی ھے، دوسروں کے لیے وہ ذمہ دار نہیں. اگر ساری دنیا گمراہ ھو جائے جب بھی تمھیں حق پر قائم رھنا چاھیے.

فَيُقْسِمٰنِ بِاللّٰهِ اِنِ ارْتَبْتُمْ لَا نَشْتَرِيْ بِهٖ ثَمَنًا وَّلَوْ كَانَ ذَا قُرْبٰى ۙ وَلَا نَكْتُمُ شَهَادَةَ ۙ اللّٰهِ اِنَّآ اِذًا لَّمِنَ الْاٰثِمِيْنَ ۝ ١٠٦

تو مسلمان گواھوں کی جگہ غیر مسلم بھی ھو سکتے ھیں۔ پھر اگر تمھیں ان (گواھوں) کی سچائی میں کسی طرح کا شبہ پڑ جائے تو انھیں نماز کے بعد (مسجد میں) روک لو۔ وہ اللہ کی قسم کھا کر کہیں "ھم نے اپنی قسم کسی معاوضے کے بدلے فروخت نہیں کی ھے۔ ھمارا قریب و عزیز ھی کیوں نہ ھو (لیکن ھم ایسا کرنے والے نہیں)۔ ھم اللہ کے لیے سچی گواھی کبھی نہیں چھپائیں گے، اگر ایسا کریں تو ھم گناہ گاروں میں سے ھوں" ١٠٦۔

فَاِنْ عُثِرَ عَلٰٓى اَنَّهُمَا اسْتَحَقَّآ اِثْمًا فَاٰخَرٰنِ يَقُوْمٰنِ مَقَامَهُمَا مِنَ الَّذِيْنَ اسْتَحَقَّ عَلَيْهِمُ

پھر اگر معلوم ھو جائے کہ وہ دونوں گواہ گناہ کے مرتکب ھوے ھیں (یعنی ان کی گواھی سچی نہ تھی) تو ان کی

الْاَوْلَيٰنِ فَيُقْسِمٰنِ بِاللّٰهِ	جگہ دوسرے دو گواہ ان
لَشَهَادَتُنَآ اَحَقُّ مِنْ	لوگوں میں سے کھڑے ہو جائیں
شَهَادَتِهِمَا وَمَا اعْتَدَيْنَآ زصلی	جن کا حق (پچھلے) گواہوں میں
اِنَّآ اِذًا لَّمِنَ الظّٰلِمِيْنَ ۝ ۱۰۷	سے ہر ایک نے دبانا چاہا تھا

اور یہ گواہ ان میں سے ہوں جو (فریق مظلوم سے) نزدیکی رکھنے والے ہوں. پھر یہ دونوں خدا کی قسم کھا کر کہیں ”ہماری گواہی پچھلے گواہوں کی گواہی سے زیادہ درست ہے. ہم نے گواہی دینے میں کسی طرح کی زیادتی نہیں کی اگر کی ہو تو ہم ظالموں میں سے ہوں“ ۱۰۷ .

ذٰلِكَ اَدْنٰٓى اَنْ يَّاْتُوْا	اس طرح کی قسم سے زیادہ
بِالشَّهَادَةِ عَلٰى وَجْهِهَآ	امید کی جا سکتی ہے کہ گواہ
اَوْ يَخَافُوْٓا اَنْ تُرَدَّ اَيْمَانٌۢ	ٹھیک ٹھیک گواہی دیں گے یا
بَعْدَ اَيْمَانِهِمْ ؕ وَاتَّقُوا	(کم از کم) اس بات کا انہیں
اللّٰهَ وَاسْمَعُوْا ؕ وَاللّٰهُ	اندیشہ رہے گا کہ کہیں ہماری

لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ﴿١٠٨﴾ ع ١٤ ٤

قسمیں فریق ثانی کی قسموں کے بعد رد نہ کر دی جائیں ۔

(بہر حال) اللہ (کی نافرمانی کے نتائج) سے ڈرتے رہو اور اس کا حکم سنو اور (یاد رکھو کہ) اللہ ظلم کرنے والوں پر (کام یابی کی) راہ نہیں کھولتا ١٠٨ ۔

يَوْمَ يَجْمَعُ اللّٰهُ الرُّسُلَ فَيَقُوْلُ مَاذَآ اُجِبْتُمْ ۚ قَالُوْا لَا عِلْمَ لَنَا ۚ اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ ﴿١٠٩﴾

وہ دن کہ اللہ تمام رسولوں کو جمع کرے گا اور پھر پوچھے گا "تمہیں (تمہاری امتوں کی طرف سے دعوت حق کا) کیا

---

١٠٦ تا ١٠٨ - ١٢ - وصیت اور اس کی گواہی کا حکم۔ اصل یہ ہے کہ دو معتبر آدمی گواہ ہونے چاہئیں۔ اگر ایسی حالت ہو کہ مسلمان نہ ملیں تو غیر مسلم بھی ہو سکتے ہیں۔

١٣ - گواہوں کو بحلف گواہی دینی چاہیے۔

١٤ - نزاع کی صورت پیدا ہو جائے تو فریقین اپنے اپنے گواہ پیش کریں۔

١٥ - جو انکار کرے اس پر قسم ہے۔

جواب ملا؟" (یعنی انھوں نے کہاں تک اس پر عمل کیا؟) وہ کہیں گے "ھمیں کچھ علم نہیں. یہ تو تیری ھی ھستی ھے جو غیب کی باتیں جاننے والی ھے" ۱۰۹.

إِذْ قَالَ اللّٰهُ يٰعِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ	اس دن اللہ کہے گا: اے مریم
اذْكُرْ نِعْمَتِي عَلَيْكَ وَعَلٰى	کے بیٹے عیسیٰ! میں نے تم پر
وَالِدَتِكَ م إِذْ أَيَّدْتُكَ	اور تمھاری ماں پر جو انعام کیے
بِرُوحِ الْقُدُسِ قف تُكَلِّمُ النَّاسَ	ھیں انھیں یاد کرو. جب
فِي الْمَهْدِ وَكَهْلًا ج وَإِذْ	ایسا ھوا تھا کہ میں نے

رکوع ۱۵

۱۰۹ – پچھلی آیت اس بات پر ختم ھوئی تھی کہ اللہ کی نافرمانی کے نتائج سے ڈرتے رھو اور اس کا حکم سنو. نیز یہ کہ اس کا قانون ھے ظلم کرنے والوں پر کامیابی کی راہ نہیں کھولتا. اب فرمایا کہ قیامت کے دن تمام رسولوں سے پوچھا جائے گا کہ جو احکام حق تم نے دیے تھے تمھیں ان کا کیا جواب ملا؟ یعنی جن قوموں کو دیے گئے تھے انھوں نے کہاں تک ان پر عمل کیا؟ پھر حضرت مسیح علیہ السلام کی دعوت کا ذکر کیا ھے اور اس سے تذکیر و موعظت کے تمام پہلووں پر روشنی ڈالی ھے.

عَلَّمْتُكَ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ	روح القدس (٢٥٠) سے تمہیں
وَ التَّوْرٰىةَ وَ الْاِنْجِيْلَ ۚ وَ اِذْ	قوت دی تھی . تم لوگوں سے کلام
تَخْلُقُ مِنَ الطِّيْنِ كَهَيْئَةِ	کرتے تھے (چھوٹی عمر میں
الطَّيْرِ بِاِذْنِىْ فَتَنْفُخُ فِيْهَا	بھی کہ) جھولے میں (جھولتے
فَتَكُوْنُ طَيْرًا ۢ بِاِذْنِىْ وَ تُبْرِئُ	تھے) اور بڑی عمر میں بھی (کہ
الْاَكْمَهَ وَ الْاَبْرَصَ بِاِذْنِىْ ۚ	مجمعوں میں منادی کرتے تھے).
وَ اِذْ تُخْرِجُ الْمَوْتٰى بِاِذْنِىْ ۚ	اور جب ایسا ہوا تھا کہ میں
وَ اِذْ كَفَفْتُ بَنِىْٓ اِسْرَآءِيْلَ	نے تمہیں کتاب اور حکمت اور
عَنْكَ اِذْ جِئْتَهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ	تورات اور انجیل سکھلادی تھی .
فَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْهُمْ	اور جب ایسا ہوا تھا کہ تم
اِنْ هٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ١١٠	میرے حکم سے مٹی لیتے اور

چڑیا کی شکل جیسی چیز بناتے، پھر اس میں پھونک مارتے اور وہ میرے حکم سے ایك چڑیا ہو جاتی . اور جب ایسا ہوا تھا کہ تم میرے حکم سے اندھے اور برص کے بیمار کو چنگا کر دیتے . اور جب ایسا ہوا تھا کہ تم میرے حکم سے مردوں کو موت

(کی حالت) سے باہر لے آتے۔

اور جب ایسا ہوا تھا کہ میں نے بنی اسرائیل کا شر جو وہ تمہارے خلاف کر رہے تھے روک دیا تھا۔ یہ وہ وقت تھا کہ تم (سچائی کی) روشن دلیلیں ان کے سامنے لے گئے تھے اور ان میں سے جن لوگوں نے کفر کی راہ اختیار کی تھی وہ بول اٹھے تھے "یہ تو اس کے سوا کچھ نہیں ہے کہ آشکارا جادوگری ہے" ۱۱۰۔

وَإِذْ أَوْحَيْتُ إِلَى الْحَوَارِيِّينَ أَنْ آمِنُوا بِي وَبِرَسُولِي ج قَالُوا آمَنَّا وَاشْهَدْ بِأَنَّنَا مُسْلِمُونَ ۱۱۱

اور جب ایسا ہوا تھا کہ میں نے حواریوں پر (یعنی اس جماعت پر جو حضرت مسیح پر ایمان لائی تھی) الہام کیا تھا کہ مجھ پر اور میرے رسول (مسیح) پر ایمان لاؤ۔ انہوں نے کہا تھا: "ہم ایمان لائے اور خدایا! تو گواہ رہیو کہ ہم مسلم (یعنی فرماں بردار) ہیں" ۱۱۱۔

إِذْ قَالَ الْحَوَارِيُّونَ يَا عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ هَلْ يَسْتَطِيعُ

(اور دیکھو!) جب ایسا ہوا تھا کہ حواریوں نے کہا تھا:

رَبُّكَ اَنْ يُّنَزِّلَ عَلَيْنَا — اے مریم کے بیٹے عیسیٰ! کیا

مَآئِدَةً مِّنَ السَّمَآءِ ؕ قَالَ — تمهارا پروردگار ایسا کرسکتا ھے

اتَّقُوا اللّٰهَ اِنْ كُنْتُمْ — که آسمان سے هم پر ایك

مُّؤْمِنِيْنَ ۝ — خوان اتار دے؟ (یعنی هماری

غذا کے لیے آسمان سے غیبی سامان کر دے) عیسیٰ نے کہا: خدا سے ڈرو (اور ایسے فرمایشیں نه کرو) اگر تم ایمان رکھتے هو ۱۱۲۔

قَالُوْا نُرِيْدُ اَنْ نَّاْكُلَ — انهوں نے کہا: (مقصود اس

مِنْهَا وَ تَطْمَئِنَّ قُلُوْبُنَا — سے قدرت الٰہی کا امتحان

وَ نَعْلَمَ اَنْ قَدْ صَدَقْتَنَا — نہیں ھے، بلکه) هم چاهتے هیں

وَ نَكُوْنَ عَلَيْهَا مِنَ — (همیں غذا میسر آئے تو) اس

الشّٰهِدِيْنَ ۝ ۱۱۳ — میں سے کھائیں اور همارے

دل آرام پائیں اور هم جان لیں که تو نے جو کچھ بتایا وہ سچ تھا اور اس پر هم گواہ هو جائیں ۱۱۳۔

قَالَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَآ اَنْزِلْ عَلَيْنَا مَآئِدَةً مِّنَ السَّمَآءِ تَكُوْنُ لَنَا عِيْدًا لِّاَوَّلِنَا وَاٰخِرِنَا وَاٰيَةً مِّنْكَ ۚ وَارْزُقْنَا وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ۝ ١١٤

اس پر مریم کے بیٹے عیسٰی نے دعا کی: اے اللہ! اے ہمارے پروردگار! ہم پر آسمان سے ایک خوان بھیج دے کہ اس کا آنا ہمارے لیے اور ہمارے اگلے اور پچھلوں سب کے لیے عید قرار پائے اور تیری طرف سے (فضل و کرم کی) ایک نشانی ہو. ہمیں روزی دے. تو سب سے بہتر روزی دینے والا ہے ١١٤.

قَالَ اللّٰهُ اِنِّيْ مُنَزِّلُهَا عَلَيْكُمْ ۚ فَمَنْ يَّكْفُرْ بَعْدُ مِنْكُمْ فَاِنِّيْٓ اُعَذِّبُهٗ عَذَابًا لَّآ اُعَذِّبُهٗٓ اَحَدًا مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ ۝ ١١٥

اللہ نے فرمایا: میں تمہارے لیے خوان بھیجوں گا، لیکن جو شخص اس کے بعد بھی (راہ حق سے) انکار کرے گا تو میں اسے (پاداش عمل میں)

عذاب دوں گا، ایسا عذاب کہ تمام دینا میں کسی آدمی کو بھی ویسا عذاب نہیں دیا جائے گا ١١٥.

وَ اِذْ قَالَ اللّٰهُ يٰعِيْسَى	اور (پھر) جب ایسا ہو گا کہ
ابْنَ مَرْيَمَ ءَاَنْتَ قُلْتَ	اللہ کہے گا: اے مریم کے
لِلنَّاسِ اتَّخِذُوْنِیْ وَ اُمِّیَ	بیٹے عیسیٰ! کیا تو نے لوگوں
اِلٰهَيْنِ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ قَالَ	سے یہ کہا تھا کہ خدا کو چھوڑ
سُبْحٰنَكَ مَا يَكُوْنُ لِیْٓ اَنْ	کر مجھے اور میری ماں کو
اَقُوْلَ مَا لَيْسَ لِیْ ق بِحَقٍّ ؕ	خدا بنا لو؟ عیسیٰ جواب میں
اِنْ كُنْتُ قُلْتُهٗ فَقَدْ	عرض کرے گا: تیرے لیے
عَلِمْتَهٗ ؕ تَعْلَمُ مَا فِیْ	پاکی ہو! بھلا مجھ سے یہ بات
نَفْسِیْ وَلَآ اَعْلَمُ مَا فِیْ	کیسے ہو سکتی ہے کہ ایسی
نَفْسِكَ ؕ اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ	بات کہوں جس کے کہنے کا
الْغُيُوْبِ ۞ ١١٦	مجھے حق نہیں . اگر میں نے

یہ کہا ہو گا تو ضرور مجھے معلوم ہو گیا ہو گا . تو میرے

دل کی بات جانتا ہے ۔ مجھے تیرے ضمیر کا علم نہیں ۔ تو ہی ہے کہ غیب کی ساری باتیں جاننے والا ہے ۱۱۶ ۔

مَا قُلْتُ لَهُمْ اِلَّا مَآ اَمَرْتَنِيْ بِهٖٓ اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ رَبِّيْ وَرَبَّكُمْ ۚ وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا مَّا دُمْتُ فِيْهِمْ ۚ فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِيْ كُنْتَ اَنْتَ الرَّقِيْبَ عَلَيْهِمْ ۚ وَاَنْتَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ ۱۱۷

میں نے تو ان سے صرف وہی بات کہی جس کے کہنے کا تو نے حکم دیا تھا "یعنی اللہ کی بندگی کرو ۔ میرا اور تمہارا سب کا پروردگار وہی ہے" جب تک میں ان میں رہا ان کا نگران حال تھا ۔ جب تو نے میرا وقت پورا کر دیا تو پھر تو ہی ان کا نگہبان تھا اور تو ہر چیز کو دیکھنے والا اور سب کی نگہبانی کرنے والا ہے ۱۱۷ ۔

اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُكَ ۚ وَاِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَاِنَّكَ

اگر تو ان لوگوں کو عذاب دے تو وہ تیرے بندے ہیں ،

اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝ ١١٨ (تجھے اختیار ہے) . اور اگر انہیں بخش دے تو تو سب پر غالب اور (اپنے تمام کاموں میں) حکمت رکھنے والا ہے ١١٨ .

قَالَ اللّٰهُ هٰذَا يَوْمُ يَنْفَعُ الصّٰدِقِيْنَ صِدْقُهُمْ ۗ لَهُمْ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ۗ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَ رَضُوْا عَنْهُ ۗ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝ ١١٩

اللہ فرمائے گا: آج وہ دن ہے کہ سچے انسانوں کو ان کی سچائی کام آئے گی . ان کے لیے جنتیں ہیں جن کے تلے نہریں بہہ رہی ہیں (اور اس لیے ان کی شادابی کبھی متغیر ہونے والی نہیں) وہ ہمیشہ ان میں رہنے والے ہیں . اللہ ان سے رضامند ہوا اور وہ اللہ سے رضامند ہوئے . یہ ہے (انسان کے لیے) سب سے بڑی کام یابی (جو وہ جزاء عمل میں حاصل کرسکتا ہے) ١١٩ .

لِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ مَا فِيْهِنَّ ۗ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝ ١٢٠ ع

آسمانوں کی اور زمین کی اور ان میں جو کچھ ہے سب کی بادشاهی اللہ ہی کے لیے ہے ،

١٦ ع ٦

اس کی قدرت سے کوئی چیز باہر نہیں ۱۲۰ .

۱۱۰ تا ۱۲۰ - حضرت مسیح (علیہ السلام) کا حواریوں کی درخواست پر دعا کرنا (۲۰۱) اور اس بارے میں فرمان الٰہی.

آیت (۱۱۰) و (۱۱۱) میں اللہ کا حضرت مسیح سے وہ مخاطبہ ہے جس کی نسبت فرمایا تھا کہ قیامت کے دن تمام رسولوں سے سوال کرے گا. پھر چوں کہ آخری آیت میں حواریوں کے ایمان لانے کا ذکر کیا تھا اس لیے اس واقعہ کی طرف بھی اشارہ کر دیا جو حواریوں میں اور حضرت مسیح میں نزول مائدہ کی نسبت پیش آیا تھا. پھر آیت (۱۱۶) سے بدستور مخاطبہ کا مضمون جاری ہو گیا. ماحصل یہ ہوا کہ اللہ نے پہلے اپنی وہ نعمتیں یاد دلائیں جو حضرت مسیح کو عطا فرمائی تھیں. پھر فرمایا: باوجود تعلیم حق کی ان تمام روشنیوں کے تیرے نام لیوا گمراہی میں پڑ گئے اور تجھے اور تیری ماں کو خدا بنا لیا (کیوں کہ لوتھر کی اصلاح سے پہلے حضرت مریم کی بھی پرستش کی جاتی تھی اور کیتھولک کلیسا اب تک کر رہا ہے). اس پر حضرت مسیح عرض کریں گے: میں اس سے بری ہوں.

مقصود یہ ہے کہ تمام داعیان حق نے خدا پرستی و توحید کی تعلیم دی تھی، لیکن ان کے پیرووں نے انہیں کی پرستش شروع کر دی. اس گمراہی کے لیے پیرو ذمہ دار ہیں، جن کی پرستش کر رہے ہیں ان کا دامن اس سے پاک ہے.

الانعام - ٦

مكية و هي مائة و خمس و ستون اٰية

مکی - ١٦٥ آیتیں

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ الَّذِيۡ خَلَقَ	ہر طرح کی ستایشیں اللہ کے لیے
السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضَ وَ جَعَلَ	ہیں جس نے آسمانوں کو اور
الظُّلُمٰتِ وَ النُّوۡرَ ۬ؕ ثُمَّ	زمین کو پیدا کیا اور اندھیریاں
الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا بِرَبِّهِمۡ	اور اجالا نمودار کر دیا ۰ اس
يَعۡدِلُوۡنَ ۝ [١]	پر بھی جو لوگ اپنے پروردگار

سے منکر ہو گئے ہیں وہ (اندھیرے اور اجالے میں امتیاز نہیں کرتے اور دوسری ہستیوں کو خدا کے) برابر سمجھتے ہیں ۰

---

١ - جس طرح پچھلی سورتوں میں زیادہ تر خطاب اہل کتاب سے تھا ، اسی طرح اس میں زیادہ تر خطاب مکہ =

هُوَ الَّذِیْ خَلَقَکُمْ مِّنْ طِیْنٍ ثُمَّ قَضٰی اَجَلًا ؕ وَ اَجَلٌ مُّسَمًّی عِنْدَهٗ ثُمَّ اَنْتُمْ تَمْتَرُوْنَ ﴿۲﴾

وهی (آسمان و زمین کا خالق) ھے جس نے تمھیں مٹی سے پیدا کیا (یعنی تمھاری اصل خلقت مٹی سے ظہور پذیر ہوئی)، پھر تمھارے لیے (زندگی و معیشت کی) ایك میعاد ٹھیرا دی (جو ھر وجود کو مہلت عمل دیتی ھے) اور ایك دوسری میعاد بھی اس کے علم میں مقرر ھے (یعنی قیامت کا وقت جب پہلی میعاد کے نتائج کا فیصلہ ہوگا) پھر بھی تم ہو کہ (اس حقیقت پر غور نہیں کرتے اور اس میں) شك کرتے ہو۲.

= کے مشرکوں سے اور ان جماعتوں سے ھے جو الہامی کتابوں کی معتقد نہیں یا خدا اور آخرت پر اعتقاد نہیں رکھتیں.

خدا نے کائنات ھستی پیدا کی اور روشنی نمودار کردی. تاریکی تاریکی ھے، روشنی روشنی ھے. دونوں کا فرق ھر آنکھ محسوس کرلیتی ھے، لیکن اس پر بھی جو لوگ اپنے پروردگار سے منکر ہو گئے ھیں وہ دونوں میں امتیاز نہیں کرتے اور خدا کے ساتھ دوسری ھستیوں کو شریك ٹھیراتے ھیں.

۲ – وھی خدا جس نے تمھیں پیدا کیا اور تمھارے =

وَ هُوَ اللّٰهُ فِی السَّمٰوٰتِ وَ فِی الْاَرْضِ ؕ یَعْلَمُ سِرَّكُمْ وَ جَهْرَكُمْ وَ یَعْلَمُ مَا تَكْسِبُوْنَ ۳

وهی الله هے آسمانوں میں بهی اور زمین میں بهی (اس کے سوا کوئی کار فرماے عالم نہیں). تمہاری چهپی اور کهلی هر طرح کی باتوں کا علم رکهتا هے. تم جو کچھ (اچهی بری) کائی کرتے هو وه بهی اس کے علم سے باهر نہیں۳ .

وَ مَا تَاْتِیْهِمْ مِّنْ اٰیَةٍ مِّنْ اٰیٰتِ رَبِّهِمْ اِلَّا كَانُوْا عَنْهَا مُعْرِضِیْنَ ۴

اور (دیکهو!) ان کے پروردگار کی نشانیوں میں سے کوئی نشانی نہیں جو ان کے سامنے آئی هو اور انهوں نے اس سے گردن نه موڑلی هو۴ .

= لیے دو ”اجلین“ یعنی دو میعادیں ٹهیرادیں . ایك زندگی و معیشت کی مہلت هے، دوسری روز قیامت کا مقرره وقت . پہلی میعاد عمل کے لیے، دوسری نتائج عمل کے فیصلے کے لیے .

٤ و ٥ – افسوس انسان کی غفلت پر! وه همیشه خدا کی نشانیاں جهٹلاتا رهتا هے، چنانچه آج بهی سچائی کی جو دعوت =

فَقَدْ كَذَّبُوْا بِالْحَقِّ لَمَّا	چنانچه جب سچائی ان کے پاس
جَآءَهُمْ ۚ فَسَوْفَ يَاْتِيْهِمْ	آئی (یعنی قرآن کی دعوت
اَنْۢـبٰٓؤُا مَا كَانُوْا بِهٖ	نمودار ہوئی) تو انہوں نے
يَسْتَهْزِءُوْنَ ۝	اسے جھٹلا دیا۔ سو جس بات کی

یه ہنسی اڑاتے رہے ہیں عن قریب اس کی حقیقت انہیں معلوم ہو کر رہے گی ۝ ۰

اَلَمْ يَرَوْا كَمْ اَهْلَكْنَا مِنْ	کیا یه لوگ نہیں دیکھتے که ان
قَبْلِهِمْ مِّنْ قَرْنٍ مَّكَّنّٰهُمْ فِى	سے پہلے قوموں کے کتنے ہی
الْاَرْضِ مَا لَمْ نُمَكِّنْ لَّكُمْ	دور رہ چکے ہیں جنہیں ہم نے
وَ اَرْسَلْنَا السَّمَآءَ عَلَيْهِمْ	ہلاک کر دیا؟ یه وہ قومیں تھیں
مِّدْرَارًا ۪ وَّ جَعَلْنَا الْاَنْهٰرَ	جنہیں ہم نے اس طرح (طاقت
تَجْرِىْ مِنْ تَحْتِهِمْ	و تصرف کے ساتھ) ملکوں

= نمودار ہوئی منکرین حق اس سے گردن موڑے ہوئے ہیں ۔

فَاَهْلَكْنٰهُمْ بِذُنُوْبِهِمْ وَ اَنْشَاْنَا مِنْۢ بَعْدِهِمْ قَرْنًا اٰخَرِيْنَ ۝٦

میں جمادیا تھا که اس طرح تمھیں نہیں جمایا . ھم نے ان پر آسمانی برسات اس طرح بھیج دی تھی که پے در پے برستی رھتی اور ان کی آبادیوں کے نیچے نهریں چلادی تھیں (که ھمیشه جاری رھتی تھیں) ، لیکن پھر ھم نے (اپنے مقرره قانون کے مطابق) ان کے گناھوں کی وجه سے انھیں ھلاك کردیا اور ان کے بعد دوسری قوموں کے دور پیدا کردیے ۰ ٦

وَلَوْ نَزَّلْنَا عَلَيْكَ كِتٰبًا فِىْ قِرْطَاسٍ فَلَمَسُوْهُ بِاَيْدِيْهِمْ لَقَالَ الَّذِيْنَ

اور (اے پیغمبر!) اگر ھم تم پر ایك کتاب کاغذ پر لکھی لکھائی اتار دیتے اور یه لوگ اسے

٦ - اس حقیقت کی طرف اشاره که گزشته قوموں کی سرگذشتوں میں تمھارے لیے درس عبرت ھے اور اس اصل عظیم کی وضاحت که ایمان و ھدایت کی راه نظر و بصیرت کی راه ھے ، نه که تقلید کی یعنی بلا دلیل مان لینے کی ۰

كَفَرُوْٓا اِنْ هٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ۝ [۷]

ہاتھوں سے چھو کر دیکھ لیتے کہ سچ مچ کوئی کتاب ہے، پھر بھی جن لوگوں نے انکار کی راہ اختیار کی ہے وہ (کبھی ماننے والے نہ تھے. وہ) کہتے: یہ اس کے سوا کچھ نہیں ہے کہ صریح جادو گری ہے۷.

وَقَالُوْا لَوْلَآ اُنْزِلَ عَلَيْهِ مَلَكٌ ؕ وَلَوْ اَنْزَلْنَا مَلَكًا

اور انہوں نے کہا: (اگر یہ شخص اپنے دعوے میں سچا ہے

۷ - جن لوگوں میں سچائی کی طلب ہے ان کے لیے سچائی کی ساری باتیں دلیلیں اور نشانیاں ہیں، لیکن جن کے دل سچائی سے پھر گئے ہیں ان کے لیے کوئی نشانی بھی سود مند نہیں. ایسے لوگ سچائی کا معارضہ کرنے کے لیے کہنے لگتے ہیں کہ ”عجیب و غریب باتیں ہمیں کیوں نہیں دکھلائی جاتیں“؟ لیکن یہ خدا کی سنت نہیں کہ اس طرح کی فرمائشیں پوری کرے. اگر اس طرح کی عجیب و غریب باتیں دکھلا بھی دی جائیں جب بھی یہ ماننے والے نہیں، کیوں کہ جو سچائی کو سچائی کے لیے قبول نہیں کرتا اسے کوئی بات بھی قبولیت حق پر آمادہ نہیں کر سکتی. (دیکھو بقرۃ: ۱۱۸).

لَقُضِيَ الْاَمْرُ ثُمَّ لَا يُنْظَرُوْنَ ۰ [٨] تو) کیوں اس پر فرشتہ نہیں اترتا (کہ ہم اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں ؟) اگر ہم فرشتہ نازل کرتے تو ساری باتوں کا فیصلہ ہی ہو جاتا، پھر ان کے لیے مہلت ہی کب رہتی (کہ مانیں یا نہ مانیں) ۸.

وَلَوْ جَعَلْنٰهُ مَلَكًا لَّجَعَلْنٰهُ رَجُلًا وَّ لَلَبَسْنَا عَلَيْهِمْ مَّا يَلْبِسُوْنَ ۰ [٩] اور اگر ہم کسی فرشتے کو پیغمبر کرتے تو اسے بھی انسان ہی بناتے (کیوں کہ یہ قانون الٰہی کے خلاف ہے کہ فرشتے اپنی ملکوتی حقیقت میں انسانوں کے سامنے آئیں) اور جیسے کچھ شبہات یہ اب کر رہے ہیں ویسے ہی شبہوں میں اس وقت بھی انہیں ڈال دیتے (یعنی یہ کہتے: یہ تو دیکھنے میں ہمارے ہی طرح کا آدمی ہے) ۹ .

وَلَقَدِ اسْتُهْزِئَ بِرُسُلٍ مِّنْ قَبْلِكَ فَحَاقَ بِالَّذِيْنَ اور (اے پیغمبر!) یہ واقعہ ہے کہ تم سے پہلے بھی رسولوں

---

۹ ۔ دنیا میں ایسا کبھی نہیں ہو سکتا کہ فرشتے اتر کر انسانوں کے سامنے چلنے پھرنے لگیں۔ یہاں اگر فرشتے بھی آئیں گے تو انسان ہی ہوں گے .

سَخِرُوْا مِنْهُمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ۝ ۱۰ کی هنسی اڑائی گئی (جیسی که آج تمهارے ساتھ تمسخر کیا جا رها هے) تو جن لوگوں نے هنسی اڑائی تهی وہ جس بات کی هنسی اڑاتے تهے وهی بات ان پر آ پڑی (یعنی وہ اس بات کی که اعمال بد کا نتیجه بد هے هنسی اڑاتے تهے تو وهی ان کے آگے آگیا) ۱۰ ۔

قُلْ سِيْرُوْا فِى الْاَرْضِ ثُمَّ انْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِيْنَ ۝ ۱۱ (اے پیغمبر! ان لوگوں سے) کہه دو: زمین میں پهرو (گزری هوئی قوموں کے آثار و بقایا پر نظر ڈالو) اور دیکهو جهٹلانے والوں کو کیسا انجام پیش آچکا هے ۱۱ ۔

قُلْ لِّمَنْ مَّا فِى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ قُلْ لِّلّٰهِ ۭ كَتَبَ عَلٰى نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ ۭ لَيَجْمَعَنَّكُمْ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ (اے پیغمبر! تم ان لوگوں سے) پوچهو: آسمانوں میں اور زمین میں جو کچھ هے وہ کس کے لیے هے؟ (یعنی آسمان و زمین

لَا رَیْبَ فِیْهِ ۭ اَلَّذِیْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَھُمْ فَھُمْ لَا یُؤْمِنُوْنَ ۝۱۲

میں جو کچھ ھے اس سے کیا پتا چلتا ھے؟ یہ سب کچھ کس کے لیے ہونا چاھیے؟) کھو: اللہ کے لیے. اس نے اپنے اوپر لازم کر لیا ھے کہ رحمت فرمائے (اور یہ اس کی رحمت ھے جو تمام کائنات خلقت میں کام کر رھی ھے). وہ ضرور تمھیں قیامت کے دن جمع کرے گا (کیوں کہ اس کی رحمت کا مقتضیٰ یہی ھوا کہ دنیا میں سب کو مہلت دے اور جزاء عمل کا فیصلہ قیامت پر اٹھا رکھے) اس میں کوئی شك نہیں۔ (لیکن اے پیغمبر!) جو لوگ (اپنے ھاتھوں) اپنے کو تباہ کر چکے ھیں وہ کبھی یقین کرنے والے نہیں ۱۲۔

وَ لَهٗ مَا سَكَنَ فِی الَّیْلِ

اور (دیکھو!) اسی کے لیے ھے

۱۲ - برھان فضل و رحمت سے استدلال:

تمام کائنات خلقت اس بات کا ثبوت دے رھی ھے کہ ایك خالق و صانع ھستی موجود ھے اور اس نے ضروری ٹھیرا لیا ھے کہ رحمت فرمائے، کیوں کہ اگر رحمت کا قانون یہاں نہ ھوتا تو کائنات خلقت میں نہ تو بناؤ اور جمال ھوتا نہ افادہ و فیضان، حالانکہ اس کا کوئی گوشہ نہیں جو اس حقیقت کا ثبوت نہ ھو۔

وَالنَّهَارِ ۭ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝ ۱۳

جو کچھ رات (کی اندھیری) اور دن (کے اجالے) میں ٹھہرا هوا هے (کیوں که وقت انهیں دو حالتوں میں بٹا هوا هے) اور وہ سننے والا اور جاننے والا هے ۱۳ .

قُلْ اَغَيْرَ اللّٰهِ اَتَّخِذُ وَلِيًّا فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَهُوَ يُطْعِمُ وَلَا يُطْعَمُ ۭ قُلْ اِنِّىْٓ اُمِرْتُ اَنْ اَكُوْنَ اَوَّلَ مَنْ اَسْلَمَ وَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۝ ۱۴

(اے پیغمبر! ان لوگوں سے) کهو: کیا (تم چاهتے هو) میں خدا کو چھوڑ کر جو آسمان و زمین کا پیدا کرنے والا هے کسی دوسری هستی کو کارساز بنا لوں؟ وہ سب کو روزی دیتا هے، لیکن کوئی نہیں جو اسے روزی دینے والا هو (۲۵۲). تم کهو: مجھے تو یہی حکم دیا گیا هے که خدا کے آگے جھکنے والوں میں پہلا جھکنے والا هوں اور (مجھے کہا گیا هے که) ایسا نه کر که مشرکوں میں سے هو جا ۱۴ .

قُلْ اِنِّىْٓ اَخَافُ اِنْ عَصَيْتُ

تم کهو: میں کس طرح خدا کی

رَبِّیْ عَذَابَ یَوْمٍ عَظِیْمٍ ۝ [١٥] نا فرمانی کروں؟ میں تو اس دن کے عذاب سے ڈرتا ہوں جو (آنے والے دنوں میں) بہت بڑا دن ہے [١٥].

مَنْ یُّصْرَفْ عَنْهُ یَوْمَئِذٍ فَقَدْ رَحِمَهٗ ؕ وَذٰلِكَ الْفَوْزُ الْمُبِیْنُ ۝ [١٦] اس دن جس کے سر سے عذاب ٹل گیا تو اس پر خدا نے رحم کیا اور (انسان کے لیے) بڑی سے بڑی کام یابی یہی ہے [١٦].

---

١٤ و ١٥ ـ خدا کی ہستی اور اس کی وحدانیت، اس کی صفات اور آخرت کی نسبت کہ دین کے بنیادی عقائد ہیں، قرآن کا اسلوب بیان وہ نہیں ہے جو منطقی مقدمات و دلائل کا ہوتا ہے، بلکہ وہ سیدھے سادے طریقے پر انسان کے فطری وجدان و ذوق کو مخاطب کرتا اور اس کے معنوی محسوسات کو بیدار کرنا چاہتا ہے۔ وہ کہتا ہے: ایک خالق و پروردگار ہستی کا اعتقاد انسان کی فطرت میں موجود ہے۔ اگر وہ انکار کرتا ہے یا پرستش کی گمراہیوں میں مبتلا ہو گیا ہے تو یہ اس لیے ہے کہ اس کی وجدانی بصیرت پر غفلت طاری ہو گئی۔ پس چاہیے کہ اسے بیدار کر دیا جائے۔ چنانچہ اس مقام پر نیز =

وَ اِنْ يَّمْسَسْكَ اللّٰهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهٗۤ اِلَّا هُوَ ؕ وَ اِنْ يَّمْسَسْكَ بِخَيْرٍ فَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٌ ۝ ۱۷

اور (اے انسان!) اگر خدا تجھے دکھ پہنچائے تو اس کا ٹالنے والا کوئی نہیں ہے مگر اسی کی ذات۔ اور اگر وہ تجھے بھلائی پہنچائے تو (اس کا ہاتھ پکڑنے والا کون ہے؟) وہ ہر بات پر قادر ہے ۱۷.

وَ هُوَ الْقَاهِرُ فَوْقَ عِبَادِهٖ ؕ وَ هُوَ الْحَكِيْمُ الْخَبِيْرُ ۝ ۱۸

اور وہی ہے جو اپنے تمام بندوں پر زور و غلبہ رکھنے والا ہے اور وہی ہے حکمت رکھنے والا اور آگاہ ۱۸.

= دوسرے مقامات میں جس قدر مخاطبات ہیں انہیں اسی اصل کی روشنی میں دیکھا جائے.

کون ہے جس نے یہ تمام کارخانۂ ہستی پیدا کیا؟ کون ہے جس کی رحمت کا فیضان ہر طرف پھیلا ہوا ہے؟ کون ہے جو سب کو رزق دیتا ہے مگر خود کسی کا محتاج نہیں؟ تمہاری فطرت کہہ رہی ہے کہ ایک خالق و صانع ہستی کے سوا کوئی نہیں ہے۔ پھر یہ کیسی گم راہی ہے کہ اس کی =

قُلْ اَیُّ شَیْءٍ اَکْبَرُ شَهَادَةً ؕ	(اے پیغمبر! تم ان سے) پوچھو:
قُلِ اللّٰهُ ۙ۫ شَهِیْدٌۢ بَیْنِیْ	کونسی چیز ہے جس کی گواہی
وَ بَیْنَكُمْ ۚ۫ وَ اُوْحِیَ اِلَیَّ هٰذَا	سب سے بڑی گواہی ہوئی؟
الْقُرْاٰنُ لِاُنْذِرَكُمْ بِهٖ وَ مَنْۢ	تم کہہ دو (اللہ کی گواہی ہے)
بَلَغَ ؕ اَئِنَّكُمْ لَتَشْهَدُوْنَ	اللہ میرے اور تمہارے درمیان
اَنَّ مَعَ اللّٰهِ اٰلِهَةً اُخْرٰی ؕ	گواہ ہے۔ اس نے مجھ پر اس
قُلْ لَّاۤ اَشْهَدُ ۚ قُلْ اِنَّمَا هُوَ	قرآن کی وحی کی تاکہ اس کے
اِلٰهٌ وَّاحِدٌ وَّ اِنَّنِیْ بَرِیْٓءٌ	ذریعے تمہیں اور انہیں جن تک
مِّمَّا تُشْرِكُوْنَ ۟ ۱۹	اس کی تعلیم پہنچ جائے (انکار

نصف الربع

و بدعملی کے نتیجے سے) متنبہ کروں۔ (اب کہو تمہارا کہنا کیا ہے؟) کیا تم گواہی دیتے ہو کہ خدا کے ساتھ دوسرے معبود بھی شریک ہیں؟ (اے پیغمبر!) تم کہو (اگر تمہاری گواہی یہی ہے تو سن رکھو!) میں اس کی گواہی نہیں دیتا۔ میری گواہی یہ ہے کہ صرف وہی معبود یگانہ ہے، اس کے ساتھ کوئی نہیں اور جو کچھ تم

═ طرف سے گردن پھیرے ہوئے ہو اور اسے چھوڑ کر دوسری ہستیوں کے آگے جھک رہے ہو۔

شریك ٹھیراتے ھو میں اس سے بیزار ھوں ۔ (پس اب ایك گواھی تمھاری ھوئی ، ایك میری اور فیصلہ خدا کے ھاتھ ھے) ۱۹ .

اَلَّذِیۡنَ اٰتَیۡنٰهُمُ الۡكِتٰبَ يَعۡرِفُوۡنَهٗ كَمَا يَعۡرِفُوۡنَ اَبۡنَآءَهُمۡ ۘ اَلَّذِيۡنَ خَسِرُوۡۤا اَنۡفُسَهُمۡ فَهُمۡ لَا يُؤۡمِنُوۡنَ ۝ ۲۰

وقف لازم ۲ ع ۸

جن لوگوں کو ھم نے کتاب دی ھے (یعنی یہود اور نصاریٰ ، وہ حقیقت حال سے بے خبر نہیں ھیں) . وہ اس کی سچائی (یعنی پیغمبر اسلام کی سچائی) اسی طرح پہچان گئے ھیں جس طرح اپنی اولاد کو پہچانتے ھیں (کہ کسی طرح کا بھی اس میں شك و شبہ نہیں ھوتا . لیکن) جن لوگوں نے (اپنے ھاتھوں) اپنے کو تباہ کرلیا وہ کبھی یقین کرنے والے نہیں ۲۰ .

۱۹ ۔ سب سے بڑی گواھی کس کی ھے ؟ اللہ کی ھے جو دعوت حق کو کام یاب کرکے اور معاندوں اور جاحدوں کو ناکام کرکے سچائی کے حق میں اپنی گواھی کا اعلان کر دیتا ھے .

یہاں خدا کی اس سنت کی طرف اشارہ کیا ھے کہ جب کبھی اس کی طرف سے کوئی داعی حق آتا ھے اور لوگ عناد و شرارت کے ساتھ اسے جھٹلاتے اور اس کا مقابلہ =

وَ مَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰی	اور (دیکھو!) اس سے بڑھ کر
عَلَی اللّٰہِ کَذِبًا اَوْ کَذَّبَ	ظلم کرنے والا کون ھوا جس
بِاٰیٰتِہٖ ؕ اِنَّہٗ لَا یُفْلِحُ	نے اللہ پر جھوٹ بول کر افترا
الظّٰلِمُوْنَ ۝ ۲۱	کیا ھو، اور اسی طرح اس سے

بھی بڑھ کر کوئی نہ ھوا جو اس کی آیتوں کو جھٹلائے۔ (اور) بلا شبہ جو ظلم کرنے والے ھیں وہ کبھی کام یاب نہ ھوں گے۲۱.

وَ یَوْمَ نَحْشُرُھُمْ جَمِیْعًا	اور (دیکھو! وہ دن جو
ثُمَّ نَقُوْلُ لِلَّذِیْنَ اَشْرَکُوْٓا	آنے والا ھے) اس دن ھم ان
اَیْنَ شُرَکَآؤُکُمُ الَّذِیْنَ	سب کو اٹھا کر ایك جگہ جمع
کُنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ ۝ ۲۲	کریں گے . پھر جن لوگوں نے

خدا کے ساتھ کسی کو شریك ٹھیرایا ھے ان سے کہیں گے : بتلاؤ! تمھارے (ٹھیرائے ھوے) شریك کہاں گئے جن کی نسبت تم زعم باطل رکھتے تھے ۲۲ ۔

= کرتے ھیں تو حق اور باطل میں مقابلہ شروع ھو جاتا ھے، بالآخر حق کام یاب ھوتا ھے اور باطل پرست ناکام و خاسر ھوتے ھیں . یہی اللہ کی گواھی ھے جو اس معاملے کا فیصلہ کر دیتی ھے ۔

ثُمَّ لَمْ تَكُنْ فِتْنَتُهُمْ اِلَّآ اَنْ قَالُوْا وَ اللّٰهِ رَبِّنَا مَا كُنَّا مُشْرِكِيْنَ ۝۲۳

تو اس وقت وہ اس کے سوا کوئی شرارت نہیں کر سکیں گے کہ کہیں "خدا کی قسم! جو ہمارا پروردگار ہے، ہم شرک کرنے والے نہ تھے" ۲۳ .

اُنْظُرْ كَيْفَ كَذَبُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ وَ ضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ۝۲۴

دیکھو! کس طرح یہ اپنے اوپر جھوٹ بولنے لگے اور جو کچھ افترا پردازیاں کیا کرتے تھے وہ سب ان سے کھوئی گئیں ۲٤ .

وَ مِنْهُمْ مَّنْ يَّسْتَمِعُ اِلَيْكَ ۚ وَ جَعَلْنَا عَلٰى قُلُوْبِهِمْ اَكِنَّةً اَنْ يَّفْقَهُوْهُ وَ فِيْٓ اٰذَانِهِمْ وَقْرًا ؕ وَ اِنْ يَّرَوْا كُلَّ اٰيَةٍ لَّا يُؤْمِنُوْا بِهَا ؕ حَتّٰٓى اِذَا جَآءُوْكَ يُجَادِلُوْنَكَ

اور (دیکھو!) ان میں کچھ لوگ ایسے ہیں جو (بظاہر کلام حق) سننے کے لیے تمہاری طرف کان لگاتے ہیں .

اور (واقعہ یہ ہے کہ) ہم نے ان کے دلوں پر پردے

يَقُولُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِنْ ڈال دیے ھیں کہ ان تك بات کی

هٰذَآ اِلَّآ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ۝٢٥ سمجھ نہیں پہنچتی اور ان کے

کانوں میں بوجھ ھے کہ سن نہیں سکتے (یعنی ان کی گم راھی کے جماؤ اور ھٹ دھرمی کی وجہ سے ان کے دل و دماغ کا یہ حال ھو گیا ھے اور ھمارا قانون یہی ھے کہ جو کوئی ضد اور تعصب میں مبتلا ھوتا ھے اس کا حال ایسا ھی ھو جاتا ھے) . اگر یہ (سچائی کی) ھر ایك نشانی بھی (جو انسان کے لیے ھو سکتی ھے) دیکھ لیں جب بھی یقین کرنے والے نہیں، یہاں تك کہ جب یہ تمہارے پاس آتے ھیں اور تم سے جھگڑتے ھیں تو جن لوگوں نے کفر کی راہ اختیار کی ھے وہ کہنے لگتے ھیں: یہ تو اس کے سوا کچھ نہیں ھے کہ پچھلوں کی کہانیاں ھیں (جو ھم ھمیشہ سنتے آئے ھیں) ٢٥ .

---

٢٥ - دنیا میں سچی بات نئی نہیں ھو سکتی . سچائی سے زیادہ یہاں کوئی پرانی بات نہیں . لیکن جو لوگ سچائی سے پھرے ھوے ھیں انھیں جب سچائی کی باتیں سنائی جائیں تو کہتے ھیں کہ یہ تو وھی پرانی کہانی ھے جو ھمیشہ سنتے آئے ھیں .

عرب میں یہودیوں اور عیسائیوں کی جماعتیں عرصے سے موجود تھیں، وہ تورات کے قصص و ایام سنایا کرتے تھے. =

وَهُمْ يَنْهَوْنَ عَنْهُ وَيَنْئَوْنَ عَنْهُ ۚ وَإِنْ يُهْلِكُوْنَ اِلَّآ اَنْفُسَهُمْ وَمَا يَشْعُرُوْنَ ۝ ۲٦

اور (دیکھو! یہ لوگ قرآن کے سننے) سے دوسروں کو بھی روکتے ھیں اور خود بھی دور بھاگتے ھیں۔ اور وہ ایسا کر کے کسی کا کچھ نہیں بگاڑتے، اپنے ھی کو ھلاکت میں ڈالتے ھیں اور (شقاوت کی انتہا یہ ھے کہ) اس کا شعور نہیں رکھتے ۲٦۔

= جب قرآن نازل ھوا اور اس میں بھی پچھلی قوموں اور رسولوں کی سرگذشتیں آنے لگیں تو مشرکین عرب کہنے لگے: یہ تو وھی پچھلی قوموں کی پرانی داستان ھے۔

۲٦ - آیت ۲۵ میں فرمایا: "ان کے دلوں پر پردے ڈال دیے ھیں کہ ان تک بات کی سمجھ پہنچتی نہیں اور کانوں میں بوجھ کہ سن نہیں سکتے"۔ یہ انسانی گمراھی کی انتہائی حالت ھے۔ ضد اور تعصب میں آ کر وہ ایسا اندھا بہرا بن جاتا ھے کہ نہ تو کسی بات کی حقیقت سمجھتا ھے نہ سمجھنے پر آمادہ ھوتا ھے۔ اسے امر حق سے ایک طرح کی کد ھو جاتی ھے۔ چنانچہ یہاں آیت ۲٦ میں فرمایا: "یہ لوگ خود بھی قرآن سننے سے بھاگتے ھیں اور دوسروں =

وَلَوْ تَرٰى اِذْ وُقِفُوْا عَلَى النَّارِ فَقَالُوْا يٰلَيْتَنَا نُرَدُّ وَلَا نُكَذِّبَ بِاٰيٰتِ رَبِّنَا وَنَكُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ [٢٧]

اور (اے انسان!) تو تعجب کرے اگر انھیں اس حالت میں دیکھے جب یہ آتش دوزخ کے کنارے کھڑے ہوں گے، اس وقت کہیں گے:

اے کاش! ایسا ہو کہ ہم پھر دنیا کی طرف لوٹا دیے جائیں اور اپنے پروردگار کی آیتیں نہ جھٹلائیں اور ان میں سے ہو جائیں جو ایمان والے ہیں ۲۷۔

بَلْ بَدَا لَهُمْ مَّا كَانُوْا يُخْفُوْنَ مِنْ قَبْلُ ۚ وَلَوْ رُدُّوْا لَعَادُوْا لِمَا نُهُوْا عَنْهُ وَاِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ۝ [٢٨]

(لیکن ان کی یہ حسرت سچے دل کی حسرت نہ ہوگی) بلکہ (اس لیے ہوگی کہ) جو کچھ یہ پہلے چھپایا کرتے تھے (یعنی دل کا روگ) اس کا بدلا ان پر نمودار ہوگیا (اور اس سے

= کو بھی روکتے ہیں"۔ یعنی معاملہ حق اور ناحق کا نہیں رہا، بلکہ دشمنی اور کد ہوگئی ہے۔

بچنے کے لیے اظہار ندامت کرنے لگے . اگر یہ (دنیا کی طرف) لوٹا دیے جائیں تو پھر (زندگی کی غفلتوں میں سرشار ہو کر) اسی بات میں پڑ جائیں جس سے انہیں روکا گیا ہے ، اور کچھ شک نہیں کہ یہ (اظہار ندامت میں) جھوٹے ہوں گے ۲۸ .

وَ قَالُوْٓا اِنْ هِيَ اِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا وَ مَا نَحْنُ بِمَبْعُوْثِيْنَ ۲۹

اور انہوں نے کہا : زندگی اس کے سوا کچھ نہیں ہے کہ یہی دنیا کی زندگی ہے اور ہمیں (مر کر) پھر اٹھنا نہیں ۲۹ .

وَ لَوْ تَرٰٓى اِذْ وُقِفُوْا عَلٰى رَبِّهِمْ ؕ قَالَ اَلَيْسَ هٰذَا بِالْحَقِّ ؕ قَالُوْا بَلٰى وَ رَبِّنَا ؕ قَالَ فَذُوْقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ع ۳۰

۳
ع
۹

اور (اے انسان !) تو تعجب کرے اگر انہیں اس حالت میں دیکھے جب یہ (قیامت کے دن) اپنے پروردگار کے سامنے کھڑے کیے جائیں گے . اس وقت خدا ان سے پوچھے گا :

(تم مرنے کے بعد جی اٹھنے سے انکار کرتے تھے ، اب کہ مرنے کے بعد پھر جی اٹھے ہو ، بتلاؤ !) کیا یہ حقیقت نہیں ہے ؟

یہ کہیں گے : " ہاں ! ہمیں اپنے پروردگار کی قسم "! اس پر خدا فرمائے گا : تم جو (دنیا میں اس زندگی سے) انکار کرتے رہے ہو تو اب اس کی پاداش میں عذاب کا مزہ چکھو ۳۰ ۔

قَدْ خَسِرَ الَّذِیْنَ كَذَّبُوْا بِلِقَآءِ اللّٰهِ ؕ حَتّٰۤی اِذَا جَآءَتْهُمُ السَّاعَةُ بَغْتَةً قَالُوْا یٰحَسْرَتَنَا عَلٰی مَا فَرَّطْنَا فِیْهَا ۙ وَهُمْ یَحْمِلُوْنَ اَوْزَارَهُمْ عَلٰی ظُهُوْرِهِمْ ؕ اَلَا سَآءَ مَا یَزِرُوْنَ ۝ ۳۱

یقیناً وہ لوگ نقصان و تباہی میں پڑے جنہوں نے (مرنے کے بعد) خدا کی ملاقات ہونے کو جھٹلایا ، یہاں تک کہ جب (آنے والی) گھڑی اچانک ان پر آجائے گی (یعنی موت کی گھڑی) تو اس وقت کہیں گے : " افسوس اس پر جو کچھ ہم سے اس بارے میں تقصیر ہوئی " ۔ وہ اس وقت اپنے گناہوں کا بوجھ پیٹھوں پر اٹھائے ہوں گے ۔ سو دیکھو ! کیا ہی برا بوجھ ہوا جو یہ (اپنی پیٹھوں پر) لاد رہے ہیں ۳۱ ۔

وَ مَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا لَعِبٌ وَّ لَهْوٌ ؕ وَ لَلدَّارُ الْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ يَتَّقُوْنَ ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ۝۳۲

اور دنیا کی زندگانی تو کچھ نہیں ہے مگر (ایك طرح کا) کھیل اور تماشہ. جو متقی ہیں ان کے لیے آخرت ہی کا گھر بہتر ہے. (افسوس تم پر!) کیا تم (اتنی بات بھی) نہیں سمجھتے؟ ۳۲

۳۲. آیت ۲۹ میں ان لوگوں کا قول نقل کیا ہے جو آخرت کے قائل نہیں. پھر آیت ۳۲ میں اس طرف اشارہ کیا ہے کہ عقل و بصیرت کبھی ایسا فیصلہ نہیں کر سکتی، کیوں کہ دنیا کی زندگی ایسی سریع و فانی ہے جیسے چار گھڑی کا کھیل تماشہ ہو. پھر کیا یہ تمام کارخانۂ ہستی اسی لیے بنایا گیا ہے کہ چند دنوں تك کھیلو کودو اور اس کے بعد سب کچھ ختم ہو جائے.

دنیا کی زندگی کو لہو و لعب اس لیے کہا کہ اس کی مہلت چشم زدن میں ختم ہوجاتی ہے. نیز اس لیے کہ اگر نتائج و ثمراتِ عمل کے لیے کوئی دوسری زندگی نہ ہو تو جو کچھ ہے لہو ولعب سے زیادہ نہیں.

قَدْ نَعْلَمُ اِنَّهٗ لَيَحْزُنُكَ الَّذِيْ يَقُوْلُوْنَ فَاِنَّهُمْ لَا يُكَذِّبُوْنَكَ وَلٰكِنَّ الظّٰلِمِيْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ يَجْحَدُوْنَ ۝ ٣٣

(اے پیغمبر!) ہم جانتے ہیں کہ یہ لوگ (انکار و تعصب کی) جیسی کچھ باتیں کہتے ہیں وہ تمہارے لیے ملال خاطر کا موجب ہوتی ہیں۔ یہ دراصل تمہیں نہیں جھٹلاتے (۲۵۳) بلکہ یہ ظالم جان بوجھ کر اللہ کی آیتوں کو جھٹلا رہے ہیں ۳۳۔

---

۳۳ تا ۳۶ – پیغمبر اسلام سے خطاب موعظت کہ معاندوں کی حق فراموشیوں پر دل گرفتہ نہ ہو۔ تم داعی حق ہو اور تمہیں مؤمنوں کی مستعدی اور منکروں کی محرومی دونوں دیکھنی پڑیں گی اور تمہیں دونوں باتوں کے لیے تیار رہنا چاہیے۔ تم جوش عقیدت میں چاہتے ہو سب کو سیدھے رستے پر دیکھ لو، لیکن تمہیں بھولنا نہیں چاہیے کہ ایسا نہیں ہو سکتا۔ اگر خدا چاہتا تو سب کو دین حق پر جمع کر دیتا، لیکن اس کی مشیت کا فیصلہ یہی ہوا کہ یہاں اپنی اپنی حالت، اپنی اپنی سمجھ اور اپنی اپنی راہ ہو۔ پس لوگوں کے انکار و جحود پر ملول نہ ہو، اپنے کام میں لگے رہو۔ ==

وَلَقَدْ كُذِّبَتْ رُسُلٌ مِّنْ	اور (دیکھو!) یہ واقعہ ہے کہ
قَبْلِكَ فَصَبَرُوْا عَلٰى	تم سے پہلے بھی خدا کے رسول
مَا كُذِّبُوْا وَ اُوْذُوْا حَتّٰى	جھٹلائے گئے سو انہوں نے
اَتٰىهُمْ نَصْرُنَا ۚ وَلَا مُبَدِّلَ	لوگوں کے جھٹلانے اور دکھ
لِكَلِمٰتِ اللّٰهِ ۚ وَلَقَدْ جَآءَكَ	دینے پر صبر کیا (اور اپنے
مِنْ نَّبَاِی الْمُرْسَلِيْنَ ۝ ٣٤	کام میں لگے رہے) یہاں تك

که (بالآخر) ہماری مدد آ پہنچی . اور (یاد رکھو! یہ الله کا ٹھیرایا ہوا قانون ہے) کوئی نہیں جو اس کی (ٹھیرائی ہوئی) باتوں کو بدل دینے والا ہو. اور رسولوں کی خبروں میں سے بہت سی چیزیں تو تم تك پہنچ ہی چکی ہیں ٣٤ .

وَ اِنْ كَانَ كَبُرَ عَلَيْكَ	اور (اے پیغمبر!) اگر ان
اِعْرَاضُهُمْ فَاِنِ اسْتَطَعْتَ	لوگوں کی روگردانی تم پر

= تمہاری صدائے حق کا جواب تو وہ دے سکتے ہیں جو زندہ ہوں . جن کے دل مردہ ہو چکے انہیں پکارنا بے سود ہے . کوئی دعوت ، کوئی دلیل ، کوئی نشانی ، کوئی اچنبھا مردوں کو زندہ نہیں کردے سکتا . =

اَنْ تَبْتَغِيَ نَفَقًا فِي الْاَرْضِ اَوْ سُلَّمًا فِي السَّمَآءِ فَتَاْتِيَهُمْ بِاٰيَةٍ ؕ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَجَمَعَهُمْ عَلَى الْهُدٰى فَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْجٰهِلِيْنَ ۝

کٹھن گزرتی ھے (۲۵٤) تو (تم جو کچھ کرسکتے ہو کر دیکھو، یہ کبھی باز آنے والے نہیں) اگر تم سے ہو سکے تو زمین کے اندر کوئی سرنگ ڈھونڈھ نکالو، یا آسمان میں کوئی سیڑھی مل جائے (تو اس پر چڑھ جاؤ) اور اس طرح انہیں ایک نشانی لا دکھاؤ (لیکن پھر بھی وہ انکار ہی کریں گے). اگر خدا چاہتا تو ان سب کو دین حق پر جمع کر دیتا (اور سب ایک ہی راہ پر ہو جاتے، مگر تم دیکھ رہے ہو کہ ایسا نہیں ہوا). پس (دیکھو!) ان میں سے نہ ہو جاؤ جو (حقیقت کا) علم نہیں رکھتے ۳۵.

النصف

اِنَّمَا يَسْتَجِيْبُ الَّذِيْنَ يَسْمَعُوْنَ ؕ وَالْمَوْتٰى يَبْعَثُهُمُ اللّٰهُ ثُمَّ اِلَيْهِ يُرْجَعُوْنَ ۝ ۳٦

تمہاری دعوت کا وہی جواب دے سکتے ہیں جو تمہاری پکار سنتے ہیں، لیکن جو مردے ہیں (ان سے جواب

= تم آسمان پر چڑھ جاؤ یا زمین میں چلے جاؤ، وہ کبھی سچائی قبول کرنے والے نہیں۔

کی امید کیوں رکھیں؟) انہیں تو اللہ ہی (قبروں سے) اٹھائے گا، پھر اس کے حضور لوٹائے جائیں گے ۳۶.

وَقَالُوْا لَوْلَا نُزِّلَ عَلَيْهِ اٰيَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ ؕ قُلْ اِنَّ اللّٰهَ قَادِرٌ عَلٰٓى اَنْ يُّنَزِّلَ اٰيَةً وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝ ۳۷

اور انہوں نے کہا: کیوں اس کے پروردگار کی طرف سے کوئی نشانی اس پر نہیں اتاری گئی؟ (اے پیغمبر!) کہہ دو: خدا یقینا اس پر قادر ہے کہ ایک نشانی اتار دے، لیکن اکثر آدمی ایسے ہیں جو (حقیقت حال) نہیں جانتے ۳۷.

وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِى الْاَرْضِ وَلَا طٰٓئِرٍ يَّطِيْرُ بِجَنَاحَيْهِ اِلَّآ اُمَمٌ اَمْثَالُكُمْ ؕ مَا فَرَّطْنَا فِى الْكِتٰبِ مِنْ شَیْءٍ ثُمَّ اِلٰى رَبِّهِمْ يُحْشَرُوْنَ ۝ ۳۸

اور (دیکھو!) زمین میں چلنے والا کوئی حیوان اور ہوا میں پروں سے اڑنے والا کوئی پرند ایسا نہیں جو تمہاری ہی طرح امتیں نہ رکھتا ہو (یعنی تمہاری طرح ان میں سے ہر گروہ اپنی اپنی معیشت اور اپنا اپنا

سر و سامان کار نہ رکھتا ہو) . ہم نے نوشتے میں کوئی بات بھی فرو گذاشت نہیں کی (یعنی کائنات کی ہر مخلوق کے لیے جو کچھ ہونا چاہیے تھا وہ سب کچھ اس کے لیے لکھ دیا، کسی مخلوق کے لیے بھی فرو گذاشت نہیں ہوئی) . پھر سب (بالآخر) اپنے پروردگار کے حضور جمع کیے جائیں گے (کہ آخری مرجع وہی ہے) ۳۸ .

وَالَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا صُمٌّ وَّبُكْمٌ فِي الظُّلُمٰتِ ۭ مَنْ يَّشَاِ اللّٰهُ يُضْلِلْهُ ۭ وَمَنْ يَّشَاْ يَجْعَلْهُ عَلٰي صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۳۹	اور (دیکھو!) جن لوگوں نے ہماری آیتیں جھٹلائیں (تو ان کا حال ایسا ہوگیا ہے گویا) بہرے گونگے تاریکیوں میں گم ہوں . خدا جس کسی

پر چاہے راہ (کام یابی) گم کر دے، جسے چاہے کام یابی کی سیدھی راہ پر لگا دے . (اس نے اس بارے میں جو قانون ٹھیرا دیا ہے تم اسے بدل نہیں سکتے) ۳۹ .

۳۷ تا ۳۹ - جو لوگ نشانیاں مانگتے ہیں ان کے جواب میں فرمایا : خدا یقیناً نشانیاں دکھانے کی قدرت رکھتا ہے اور اس نے نشانیاں دکھلا بھی دی ہیں، لیکن بہت کم ہیں =

= جو انہیں سمجھتے ہوں ۔

اگر تم نشانیوں کی ڈھونڈھ میں ہو تو بتاؤ تمام کائنات خلقت میں جو کچھ موجود ہے وہ کیا ہے ؟ تمام فضاے ہستی جن حیرت انگیز اچنبھوں سے بھری ہوئی ہے ان کےلیے تمہاری بولی میں کونسا نام ہے؟ یہ سب کچھ اس کی ہستی و صفات کی نشانیاں نہیں ہیں تو اور کیا ہے؟ زمین کے تمام جانوروں کو دیکھو جو تمہارے قدموں کے پاس ہیں، ہوا کے پرندوں کو دیکھو جو تمہارے چاروں طرف اڑ رہے ہیں ، کس طرح ہم نے تمہاری ہی طرح ان کی بھی امتیں بنادی ہیں ۔ ہر امت اپنی پیدایش ، اپنی معیشت اور اپنی ضروریات زندگی کے لیے ایك قانون حیات رکھتی ہے ۔ پس جو لوگ علم و بصیرت رکھنے والے ہیں انہیں صحیفۂ فطرت کی نشانیوں کے بعد اور کسی نشانی کی احتیاج نہیں ہوسکتی ۔

لیکن جن لوگوں نے خدا کی دی ہوئی عقل و بصیرت تاراج کردی اور گونگے اور بہرے ہوکر تاریکیوں میں گم ہوگئے تو ان کے لیے کوئی نشانی بھی سود مند نہیں، کیوں کہ جو آدمی گونگا اور بہرا ہو اور تاریکی میں کھویا گیا تو اسے کیوں کر راہ مل سکتی ہے ۔ تم اسے =

قُلْ اَرَءَيْتَكُمْ اِنْ اَتٰكُمْ	(اے پیغمبر! ان لوگوں سے)
عَذَابُ اللّٰهِ اَوْ اَتَتْكُمُ السَّاعَةُ	کہو: کیا تم نے اس بات پر بھی
اَغَيْرَ اللّٰهِ تَدْعُوْنَ ۚ اِنْ كُنْتُمْ	غور کیا کہ اگر خدا کا عذاب
صٰدِقِيْنَ ۝ ٤٠	تم پر آجائے یا (موت کی) آنے

والی گھڑی سامنے آ کھڑی ہو تو اس وقت بھی تم خدا کے سوا دوسروں کو پکارو گے؟ (جواب دو) اگر تم سچے ہو ٤٠ .

بَلْ اِيَّاهُ تَدْعُوْنَ فَيَكْشِفُ	نہیں، اسی کو پکارو گے اور
مَا تَدْعُوْنَ اِلَيْهِ اِنْ شَآءَ	اگر وہ چاہے گا تو تمہاری
وَ تَنْسَوْنَ مَا تُشْرِكُوْنَ ۝ ع ٤١	مصیبت دور کردے گا اور اس

ع ٤ ١٠

وقت بھول جاؤ گے جو کچھ تم شرک کرتے رہے تھے ٤١ .

وَ لَقَدْ اَرْسَلْنَآ اِلٰٓى اُمَمٍ	اور (اے پیغمبر!) یہ واقعہ ہے کہ

--- راہ دکھانے کے لیے پکارو تو سننے گا نہیں، خود پکارنا چاہے تو پکار سکتا نہیں. ہاں! یہ ہو سکتا ہے کہ کوئی جبراً اٹھا کر روشنی میں لے آئے، تو ہدایت ایسی چیز نہیں جو جبراً کسی کے حلق میں ٹھونس دی جائے.

مِنْ قَبْلِكَ فَاَخَذْنٰهُمْ بِالْبَاْسَآءِ وَالضَّرَّآءِ لَعَلَّهُمْ يَتَضَرَّعُوْنَ ۝ ٤٢

جو امتیں تم سے پہلے گزر چکی ہیں ہم نے ان کی طرف (اپنے رسول) بھیجے اور انہیں (اپنے ٹھیرائے ہوے قانون کے مطابق) سختی اور محنت میں گرفتار کیا کہ عجب نہیں (بدعملیوں سے باز آجائیں اور اللہ کے حضور) عجز و نیاز کریں ٤٢ .

فَلَوْلَآ اِذْ جَآءَهُمْ بَاْسُنَا تَضَرَّعُوْا وَلٰكِنْ قَسَتْ قُلُوْبُهُمْ وَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝ ٤٣

پھر (غور کرو!) ایسا کیوں نہ ہوا کہ جب ہماری طرف سے ان پر سختی آئی تو وہ (بدعملیوں سے توبہ کر لیتے اور ہمارے سامنے) گڑگڑاتے، اس لیے کہ ان کے دل سخت پڑ گئے تھے اور جو کچھ بدعملیاں کر رہے تھے انہیں شیطان نے ان کی نظروں میں خوش نما کر دکھایا تھا ٤٣ .

---

۴۳ - آیت ۴۳ میں فرمایا کہ جب بدعملیوں کے امتداد سے کسی گروہ کے دل سخت پڑ جاتے ہیں اور برائیاں جم جاتی ہیں تو کوئی بات بھی اسے توبہ و اصلاح =

فَلَمَّا نَسُوا مَا ذُكِّرُوا بِهِ فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ أَبْوَابَ كُلِّ شَيْءٍ حَتَّىٰ إِذَا فَرِحُوا بِمَا أُوتُوا أَخَذْنَاهُمْ بَغْتَةً فَإِذَا هُمْ مُبْلِسُونَ ٤٤

پھر جب ایسا ہوا کہ جو کچھ نصیحت انہیں کی گئی تھی اسے انہوں نے بھلادیا تو ہم نے (بظاہر) ان پر ہر طرح (کی خوش حالیوں) کے دروازے کھول دیے، یہاں تک کہ (اپنی کامرانیوں پر) خوشیاں منانے لگے۔ لیکن جب ایسا ہوا تو اچانک (جزاے عمل کا قانون حرکت میں آ گیا اور) ہم نے انہیں پکڑ لیا، پس ناگہاں ناامید ہو کر رہ گئے ٤٤۔

فَقُطِعَ دَابِرُ الْقَوْمِ الَّذِينَ ظَلَمُوا ۚ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ٤٥

تو (دیکھو!) اس طرح اس گروہ کی جڑ کاٹ دی گئی جو ظلم کرنے والا تھا اور تمام ستایشیں اللہ ہی کے لیے ہیں جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے ٤٥۔

== پر آمادہ نہیں کر سکتی۔

٤٤ - بسا اوقات ایسا ہوتا ہے کہ ایک قوم ظلم اور بدعملی میں مبتلا ہوتی ہے، اس پر بھی ہر طرح کی خوش حالیاں ==

قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ اَخَذَ اللّٰهُ سَمْعَكُمْ وَ اَبْصَارَكُمْ وَ خَتَمَ عَلٰی قُلُوْبِكُمْ مَّنْ اِلٰهٌ غَيْرُ اللّٰهِ يَاْتِيْكُمْ بِهٖ ؕ اُنْظُرْ كَيْفَ نُصَرِّفُ الْاٰيٰتِ ثُمَّ هُمْ يَصْدِفُوْنَ ﴿٤٦﴾

(اے پیغمبر! ان سے) کہو: "تم نے (کبھی) اس بات پر بھی غور کیا کہ اگر اللہ تمہارے کان اور تمہاری آنکھیں لے لے اور تمہارے دلوں پر (یعنی عقلوں پر) مہر لگادے تو اس کے سوا کون معبود ہے جو تمہیں یہ (نعمتیں) واپس دلاسکتا ہے؟ دیکھو! ہم کس طرح گوناگوں طریقوں سے بیان کرتے ہیں، پھر بھی یہ لوگ ہیں کہ

= اسے ملتی رہتی ہیں، تب لوگ دھوکے میں پڑجاتے ہیں اور کہتے ہیں "ظلم و بدعملی کے نتائج کیا ہوئے"؟ لیکن یہ اس لیے نہیں ہوتا کہ جزاے عمل کا قانون موجود نہیں، بلکہ اس لیے کہ خدا نے ہر چیز کی طرح مفاسد کے نشو و نما اور بلوغ کے لیے بھی مقدار و اوقات کا قانون ٹھہرا دیا ہے. جب تك وہ وقت نہیں آتا نتائج آشکارا نہیں ہوتے.

چنانچہ اسی حقیقت کی طرف آیت ٤٤ میں اشارہ کیا ہے. قرآن نے اس حقیقت کو قانون "امہال" سے بھی تعبیر کیا ہے، یعنی مہلت اور ڈھیل دینے کا قانون.

منہ پھیر ے ہو ے ہیں ٤٦ ۔

قُلْ اَرَءَيْتَكُمْ اِنْ اَتٰكُمْ عَذَابُ اللّٰهِ بَغْتَةً اَوْ جَهْرَةً هَلْ يُهْلَكُ اِلَّا الْقَوْمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝ ٤٧

(ان سے) کہو: تم نے (کبھی) اس بات پر بھی غور کیا که اگر تم پر خدا کا عذاب اچانك آجائے یا (جتا کر) آشکارا آئے تو ظالموں کے گروہ کے سوا کونسا گروہ ہوسکتا ہے جو ہلاك کیا جائے گا؟ (پھر تمہیں کیا ہو گیا ہے که ظلم و شرارت سے باز نہیں آتے) ٤٧ ۔

وَمَا نُرْسِلُ الْمُرْسَلِيْنَ اِلَّا مُبَشِّرِيْنَ وَ مُنْذِرِيْنَ ۚ فَمَنْ اٰمَنَ وَ اَصْلَحَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَ لَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝ ٤٨

اور (ہمارا قانون تو یہ ہے که) ہم رسولوں کو نہیں بھیجتے مگر اسی لیے که (ایمان و عمل کی برکتوں کی) خوش خبری سنائیں اور (انکار و بد عملی کے نتائج سے) متنبه کریں۔ پھر جو کوئی یقین لایا اور اپنے کو سنوار لیا تو اس کے لیے نه تو کسی طرح کا اندیشه ہو گا نه کسی طرح کی غمگینی ٤٨ ۔

وَ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا يَمَسُّهُمُ الْعَذَابُ بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ ۝۴۹

مگر جن لوگوں نے ہماری آیتیں جھٹلائیں تو اپنی بد عملیوں کی وجہ سے ضروری ہے کہ ہمارے عذاب کی لپیٹ میں آجائیں ۴۹ ۔

قُلْ لَّاۤ اَقُوْلُ لَكُمْ عِنْدِیْ خَزَآىِٕنُ اللّٰهِ وَ لَاۤ اَعْلَمُ الْغَیْبَ وَ لَاۤ اَقُوْلُ لَكُمْ اِنِّیْ مَلَكٌ ۚ اِنْ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا یُوْحٰۤى اِلَیَّ ؕ قُلْ هَلْ یَسْتَوِی الْاَعْمٰى وَ الْبَصِیْرُ ؕ اَفَلَا تَتَفَكَّرُوْنَ ۝۵۰

ع ۱۱

(اے پیغمبر! تم ان لوگوں سے) کہہ دو: "میں تم سے یہ نہیں کہتا کہ میرے پاس خدا کے غیبی خزانے ہیں، نہ یہ کہتا ہوں کہ غیب کا جاننے والا ہوں؛ نہ میرا یہ کہنا ہے کہ میں (انسانیت سے ماوراء) فرشتہ ہوں۔ میری حیثیت تو فقط یہ ہے کہ اسی بات پر چلتا ہوں جس کی خدا نے مجھ پر وحی کر دی ہے (اور اسی کی طرف تمھیں بھی بلاتا ہوں)"۔ (پھر) ان سے پوچھو: کیا وہ جو اندھا ہے (اور حقیقت کے لیے کوئی علم و یقین نہیں رکھتا) اور جو بینا ہے (کہ حقیقت کی روشنی دیکھ رہا ہے) دونوں

برابر ہو سکتے ہیں ؟ کیا تم غور و فکر نہیں کرتے؟ ۵۰ .

وَ اَنْذِرْ بِهِ الَّذِيْنَ يَخَافُوْنَ اَنْ يُّحْشَرُوْٓا اِلٰى رَبِّهِمْ لَيْسَ لَهُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ وَلِيٌّ وَّ لَا شَفِيْعٌ لَّعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ ۵۱

(اے پیغمبر!) تم (ان منکرون کو جو ماننے والے نہیں چھوڑ دو اور) ان لوگوں کو وحی الٰہی سنا کر (انکار حق کے نتائج سے) متنبہ کر و جو (آخرت کی زندگی پر یقین رکھتے ہیں اور) اس بات سے ڈرتے ہیں کہ اپنے پرور دگار کے حضور لے جائے جائیں اور اس دن اس کے سوا نہ تو کوئی مددگار ہو گا نہ سفارشی، عجب نہیں کہ متقی ہو جائیں ۵۱

۵۰- دین کے بارے میں انسان کی عالم گیر گم راہی یہ رہی ہے کہ ہمیشہ ماورائے فطرت عجائب و غرائب کا خواہش مند رہتا ہے اور اس کی عجائب پسند طبیعت اس پر قانع نہیں ہوتی کہ سچائی اپنی سیدھی سادی شکل میں نمایاں ہو جائے ۔ یہی گم راہی ہے جس نے پیروان مذہب کی راہ کو توہم پرستیوں کی راہ بنادیا اور اسی کا نتیجہ ہے کہ انہوں نے اپنے داعیوں کو انسانیت کی سطح سے بلند کر کے الوہیت کے درجے تک پہنچادیا .

لیکن قرآن اس لیے آیا تھا کہ اس طرح کی =

وَلَا تَطْرُدِ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهٗ ۭ مَا عَلَيْكَ مِنْ حِسَابِهِمْ مِّنْ شَيْءٍ وَّمَا مِنْ حِسَابِكَ عَلَيْهِمْ مِّنْ شَيْءٍ فَتَطْرُدَهُمْ فَتَكُوْنَ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ۝ ۵۲

اور (اے پیغمبر!) ان لوگوں کو جو (دعوت حق پر ایمان رکھتے هیں اور) صبح و شام خدا کے حضور مناجات کرتے اور اس کی خوشنودی چاهتے هیں، اپنے پاس سے نه نکالو. ان کے کاموں کی جواب دهی تمهارے ذمے نهیں، نه تمهاری جواب دهی ان کے ذمے هے که (اس ڈر سے) انهیں نکال دو، اگر ایسا کرو گے تو زیادتی کرنے والوں میں سے هو جاؤ گے ۵۲.

= تمام گم راهیوں کی راہ بند کر دے. آیت ۵۰ میں پیغمبر اسلام (صلعم) کی حیثیت واضح کر دی هے. فرمایا: میرا دعوی اس کے سوا کچھ نهیں که الله کی وحی نے راہ حق دکھلادی هے. خود بھی اسی پر چلتا هوں، دوسروں کو بھی اسی کی طرف بلاتا هوں، اس سے زیاده میں کچھ نهیں هوں.

وَ كَذٰلِكَ فَتَنَّا بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لِّيَقُوْلُوْٓا اَهٰٓؤُلَآءِ مَنَّ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنْۢ بَيْنِنَا ؕ اَلَيْسَ اللّٰهُ بِاَعْلَمَ بِالشّٰكِرِيْنَ ۵۳

اور (دیکھو!) اسی طرح ہم نے (دنیا میں اختلاف حالت سے) بعض انسانوں کو بعض انسانوں کے ساتھ آزمایا ہے کہ (جاہ و دولت کا گھمنڈ رکھنے والے غریبوں کو دیکھ کر) کہنے لگیں "کیا یہی لوگ ہیں جنہیں خدا نے اپنے انعام کے لیے ہم میں سے چن لیا ہے؟" (یعنی غریب و بے نوا مومنوں کو دیکھ کر از راہ تحقیر کہیں "کیا یہی ہیں جنہیں ایمان کی دولت ملی ہے؟" لیکن اے گھمنڈ کرنے والو!) کیا خدا (تم سے) بہتر جاننے والا نہیں کہ کون (اس کی نعمت کی) قدر کرنے والے ہیں؟۵۳

وَ اِذَا جَآءَكَ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِاٰيٰتِنَا فَقُلْ سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ كَتَبَ رَبُّكُمْ عَلٰى نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ ۙ اَنَّهٗ مَنْ عَمِلَ مِنْكُمْ سُوْٓءًۢا بِجَهَالَةٍ ثُمَّ

اور (اے پیغمبر!) جب وہ لوگ تمہارے پاس آئیں جو ہماری آیتوں پر ایمان رکھنے والے ہیں تو تم (شفقت و مرحمت سے پیش آؤ اور) کہو "تم پر

تَابَ مِنْ بَعْدِهٖ وَ اَصْلَحَ فَاَنَّهٗ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ٥٤

سلام هو . تمهارے پروردگار نے اپنے اوپر رحمت لازم ٹهیرالی هے . تم میں سے جو کوئی نادانی سے کوئی برائی کر بیٹھے اور پھر توبه کرلے اور اپنی حالت سنوار لے تو (خدا کی رحمت سے مایوس نه هو) وه بخشنے والا ، رحمت رکھنے والا هے ٥٥ .

---

٥١ تا ٥٤ - آیت ٥١ سے ٥٤ تک دعوت و اصلاح امت کے دو اهم اصول بیان کیے هیں .

آیت ٥١ میں فرمایا : جن لوگوں کی شقاوت کا یه حال هے ان کی هدایت کی سعی میں وقت ضائع نه کرو ، بلکه ان لوگوں کی طرف متوجه هو جاؤ جن کی ایمانی استعداد ظاهر هوچکی هے . یه لوگ کتنے هی حقیر و ذلیل هوں لیکن اگر تربیت یافته هو کر متقی هو گئے تو تمهاری دعوت کے لیے یہی نتیجه کفایت کرے گا

اس سے معلوم هوا که مصلح کو چاهیے اپنی قوت اصلاح مستعد طبیعتوں کی تربیت میں صرف کرے اگرچه تھوڑے اور کم زور هوں . ان لوگوں کے پیچھے وقت ضائع نه کرے جن میں قبولیت کی استعداد نہیں رهی اگرچه بظاهر طاقتور اور بہت سے هوں .

ابتداے اسلام میں زیادہ تر مسکین و غریب آدمی =

وَكَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ وَلِتَسْتَبِيْنَ سَبِيْلُ الْمُجْرِمِيْنَ ٥٥

اور (دیکھو!) ہم اسی طرح کھول کھول کر اپنی آیتیں بیان کرتے ہیں اور اس لیے (بیان کرتے ہیں) تا کہ مجرموں کی راہ نمایاں ہو جائے (اور راست بازوں کی راہ سے مشتبہ نہ ہو) ٥٥.

ع ٦ ١٢

== ایمان لائے تھے اور ہمیشہ قبولیت حق میں سبقت کرنے والا یہی طبقہ ہوتا ہے. روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ مشرکین مکہ میں سے بعض رئیسوں نے جنہیں اپنی دولت و شرافت کا گھمنڈ تھا، کہا "ہم چاہتے ہیں تمہاری باتیں سنیں، لیکن تمہارے پاس ادنیٰ درجے کے لوگوں کا مجمع رہتا ہے، ان کے ساتھ ہم نہیں بیٹھ سکتے". اس پر یہ آیتیں نازل ہوئیں، فرمایا: ان مغروروں کے کہنے سے تم ان لوگوں کو اپنی مجلس سے نہ نکالو جو خدا پرستی میں سرگرم ہیں اور جن کا قصور اس کے سوا کچھ نہیں کہ دنیوی جاہ وحشمت نہیں رکھتے.

اس کے بعد آیت ٥٤ میں فرمایا: اگر اہل ایمان و استعداد سے کچھ بھول چوک بھی ہو جائے تو ان پر سختی نہ کرو بلکہ خدا کی رحمت کا پیام پہنچاؤ اور اس کی مغفرت کی بشارت سے ان کے دلوں کو تسکین دو.

قُلْ اِنِّیْ نُهِیْتُ اَنْ اَعْبُدَ الَّذِیْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ قُلْ لَّاۤ اَتَّبِعُ اَهْوَآءَكُمْ ۙ قَدْ ضَلَلْتُ اِذًا وَّ مَاۤ اَنَا مِنَ الْمُهْتَدِیْنَ ۝ ٥٦

(اے پیغمبر! منکرین حق سے) کہو "مجھ سے اس بات سے روکا گیا ہے کہ میں ان کی بندگی کروں جنہیں تم خدا کے سوا پکارتے ہو"۔ (نیز) کہو "میں کبھی تمہاری نفسانی خواہشوں پر چلنے والا نہیں۔ اگر میں ایسا کروں تو میں گم راہ ہو چکا اور ان میں نہ رہا جو راہ پانے والے ہیں" ٥٦۔

قُلْ اِنِّیْ عَلٰی بَیِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّیْ وَ كَذَّبْتُمْ بِهٖ ؕ مَا عِنْدِیْ مَا تَسْتَعْجِلُوْنَ بِهٖ ؕ اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ ؕ یَقُصُّ الْحَقَّ وَ هُوَ خَیْرُ الْفٰصِلِیْنَ ۝ ٥٧

تم کہو: بلا شبہ میں اپنے پروردگار کی طرف سے روشنی اور دلیل پر ہوں (یعنی اس نے حقیقت و یقین کی راہ مجھے دکھا دی ہے) اور تم نے اسے جھٹلایا ہے (پس اب فیصلہ اللہ کے ہاتھ ہے۔ باقی رہی یہ بات کہ کیوں اس کا فیصلہ فوراً ظاہر نہیں ہو جاتا) تو جس (فیصلے) کے لیے

جلدی مچا رہے ہو ، وہ کچھ میرے اختیار میں تو ہے نہیں ۔ حکم تو بس اللہ ہی کے لیے ہے ۔ وہی حق کی باتیں بیان کرتا ہے اور وہی سب سے بہتر فیصلہ کرنے والا ہے ۵۷ ۔

قُلْ لَّوْ اَنَّ عِنْدِیْ مَا تَسْتَعْجِلُوْنَ بِهٖ لَقُضِیَ الْاَمْرُ بَیْنِیْ وَ بَیْنَكُمْ ؕ وَ اللّٰهُ اَعْلَمُ بِالظّٰلِمِیْنَ ۵۸

(اے پیغمبر! تم) کہہ دو: جس بات کے لیے تم جلدی مچا رہے ہو (یعنی از راہ شرارت کہہ رہے ہو کہ اگر خدا کی طرف سے فیصلہ ہونے والا ہے تو کیوں نہیں ہو چکتا تو) اگر وہ میرے اختیار میں ہوتا تو مجھ میں اور تم میں کب کا فیصلہ ہو گیا ہوتا، (لیکن وہ تو اللہ کے ہاتھ ہے اور اس نے ہر بات کی طرح اس کے لیے بھی خاص وقت ٹھیرا دیا ہے) اور وہ ظلم کرنے والوں کی حالت اچھی طرح جاننے والا ہے (ان سے غافل نہیں) ۵۸ ۔

---

۵۷ و ۵۸ - آیت ۵۷ میں فرمایا "میں اپنے پروردگار کی طرف سے روشنی اور دلیل پر ہوں"۔ اسی طرح دوسرے مقامات میں بھی بار بار اس بات پر زور دیا ہے کہ وحی و نبوت کی راہ دلیل و یقین اور علم و بصیرت کی راہ ہے اور جو منکر ہیں ان کے پاس شك و گمان کے سوا کچھ نہیں ۔

آیت ٥٠ میں گزر چکا ھے کہ کیا اندھے اور بینا کا حکم ایك ھو سکتا ھے ؟

وہ کہتا ھے : یہاں راھیں دو ھوئیں ، ایك شك و گمان کی، دوسری یقین و بصیرت کی. جو لوگ خدا اور آخرت کے منکر ھیں یا پرستش کی گم راھیوں میں پڑ گئے ھیں ، ان کے پاس انکار کے لیے کوئی بصیرت نہیں . زیادہ سے زیادہ بات جو وہ کہہ سکتے ھیں یہی ھے کہ " لا ادری " ھم نہیں جانتے. ھمارے پاس کوئی ثبوت نہیں. ھم محسوسات کی سرحد سے آگے نہیں بڑھ سکتے . پس ان کی جگہ شك اور گمان کی ھوئی . لیکن جو انسان اعلان کرتا ھے کہ میں اس بارے میں علم ویقین رکھتا ھوں اور جانتا ھوں کہ حقیقت حال کیا ھے، اس کی جگہ یقین کی جگہ ھے ، شك و گمان کی اس پر پرچھائیں بھی نہیں پڑی . اب سوال یہ ھے کہ تمھیں کس کی طرف جانا چاھیے؟ اس کی طرف جو زیادہ سے زیادہ یہ جانتا ھے کہ کچھ نہیں جانتا ، یا اس کی طرف جس کی پکار کی پہلی بات ھی یہ ھے کہ میرے پاس سر تا سر دلیل و یقین ھے؟ فھل یستوی الاعمی و البصیر .

اسی آیت میں " استعجال بالعذاب " کا بھی ذکر کیا ھے. یعنی منکرین حق جو خدا کے احکام وسنن سے بے خبر ھیں کہتے ھیں " تم خدا کے جس فیصلے کا ذکر کرتے ھو =

وَعِنْدَهٗ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ	اور اسی کے پاس غیب کی کنجیاں
لَا يَعْلَمُهَآ اِلَّا هُوَ ۭ وَيَعْلَمُ	ھیں (یعنی غیب کے ذخیروں کا
مَا فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ ۭ وَمَا	مالك ھے) اسے اس کے سوا
تَسْقُطُ مِنْ وَّرَقَةٍ اِلَّا	کوئی نہیں جانتا. جو کچھ خشکی
يَعْلَمُهَا وَلَا حَبَّةٍ فِيْ	مین ھے اور جو سمندروں میں
ظُلُمٰتِ الْاَرْضِ وَلَا رَطْبٍ	ھے سب کا وہ علم رکھتا ھے.
وَّلَا يَابِسٍ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ	درختوں سے کوئی پتا نہیں گرتا
مُّبِيْنٍ ۵۹	اور زمین کے اندر کی اندھیریوں

میں کوئی دانہ نہیں پھوٹتا مگر یہ کہ وہ اسے جانتا ھے. کوئی خشك اور تر پھل نہیں گرتا مگر یہ کہ (علمِ الٰہی کے) واضح نوشتے میں مندرج ھے ۵۹.

= اگر سچ مچ کو ھونے والا ھے تو کیوں نہیں ھو چکتا".
فرمایا: اگر میرے اختیار میں ھوتا تو اسی آن فیصلہ کر دیتا، لیکن وہ تو اللہ کے اختیار میں ھے، اس نے جو قانون مقرر کر دیا ھے اسی کے مطابق اس کا ظہور ھوگا. چنانچہ اپنے وقت پر وہ ظاھر ھوا اور دنیا نے دیکھ لیا کہ کام یابی کس فریق کے لیے ھونی تھی.

وَهُوَ الَّذِي يَتَوَفّٰكُمْ بِالَّيْلِ وَيَعْلَمُ مَا جَرَحْتُمْ بِالنَّهَارِ ثُمَّ يَبْعَثُكُمْ فِيهِ لِيُقْضٰى اَجَلٌ مُّسَمًّى ۚ ثُمَّ اِلَيْهِ مَرْجِعُكُمْ ثُمَّ يُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ع ٦٠

اور (دیکھو!) وھی ھے جو رات کے وقت تم پر موت طاری کر دیتا ھے (یعنی سلا دیتا ھے) اور جو کچھ تم نے دن (کی حرکت اور ھوشیاری) میں کاوشیں کی تھیں ان سے بے خبر نہیں ھے. پھر (جب رات بھر سو لیتے ھو تو) دن کے وقت تمھیں اٹھا کھڑا کرتا ھے، تا کہ (بدستور اپنی کوششوں میں لگ جاؤ اور زندگی کی) ٹھیرائی میعاد پوری ھو جائے. پھر (اس میعاد کے بعد) تم سب خدا کی طرف لوٹائے جاؤ گے اور جیسے کچھ تمھارے کام رھے ھیں اس کی حقیقت وہ تمھیں بتا دے گا ۰ ٦٠

وَهُوَ الْقَاهِرُ فَوْقَ عِبَادِهٖ وَيُرْسِلُ عَلَيْكُمْ حَفَظَةً ط حَتّٰى اِذَا جَآءَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ

اور وھی اپنے بندوں پر زور اور غلبہ رکھنے والا ھے اور تم پر حفاظت کرنے والی (قوتیں)

تَوَفَّتْهُ رُسُلُنَا وَهُمْ لَا يُفَرِّطُوْنَ ۝ ٦١

بھیجتا ہے، یہاں تک کہ جب تم میں سے کسی کو موت آتی ہے تو اس کے بھیجے ہوئے (فرشتے) اسے وفات دے دیتے ہیں اور وہ (ہمارے ٹھیرائے ہوئے احکام کی ٹھیک ٹھیک تعمیل کرتے ہیں: اس میں) کسی طرح کا قصور نہیں کرتے ٦١ ۔

ثُمَّ رُدُّوْٓا اِلَى اللّٰهِ مَوْلٰىهُمُ الْحَقِّ ۭ اَلَا لَهُ الْحُكْمُ ۣ وَهُوَ اَسْرَعُ الْحٰسِبِيْنَ ۝ ٦٢

پھر تمام بندے اللہ کی طرف لوٹائے جاتے ہیں جو ان کا مالک حقیقی ہے۔ یاد رکھو! حکم اسی کا حکم ہے اور حساب لینے والوں میں اس سے جلد حساب لینے والا کوئی نہیں ٦٢ ۔

قُلْ مَنْ يُّنَجِّيْكُمْ مِّنْ ظُلُمٰتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ تَدْعُوْنَهٗ تَضَرُّعًا وَّخُفْيَةً ۚ لَىِٕنْ اَنْجٰىنَا مِنْ هٰذِهٖ لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الشّٰكِرِيْنَ ۝ ٦٣

(اے پیغمبر! ان لوگوں سے) کہو: وہ کون ہے جو تمہیں بیابانوں اور سمندروں کی اندھیریوں میں نجات دیتا ہے اور جس کی جناب میں کبھی

آہ وزاری کرتے ہوے اور کبھی (دل ہی دل میں) پوشیدہ دعائیں مانگتے ہو اور کہتے ہو ''اگر خدا ہمیں اس مصیبت سے نجات دلا دے تو پھر ہم (کبھی اس کی طرف سے غافل نہ ہوں گے اور) ضرور شکر گزار بندے ہو کر رہیں گے'' ٦٣.

قُلِ اللّٰهُ يُنَجِّيكُمْ مِّنْهَا وَمِنْ كُلِّ كَرْبٍ ثُمَّ أَنْتُمْ تُشْرِكُونَ ۝ ٦٤

(اے پیغمبر!) تم کہو: اللہ ہی ہے جو تمہیں اس بلا سے اور ہر طرح کے دکھ سے نجات دیتا ہے، لیکن اس پر بھی تم ہو کہ اس کے ساتھ شریک ٹھیراتے ہو ٦٤.

---

٦٣ و ٦٤ - فطرت انسانی کے احوال اور واردات سے استشہاد:

وہ کون ہے جس نے بیابانوں اور سمندروں کی تاریکیوں میں تمہاری رہنمائی کا سامان کر دیا ہے اور جو تمہاری دعائیں سنتا اور تمہاری آہ و زاریوں کو قبول کر لیتا ہے؟ جب تم مصیبت میں پڑتے ہو تو اسے پکارتے ہو اور کہتے ہو ''اگر اس مصیبت سے نجات پا جائیں تو پھر ہم شکر گزار بندوں کی سی زندگی بسر کریں گے''. لیکن جب مصیبت ٹل جاتی ہے تو پھر اسے بھلا دیتے ہیں اور بدستور گمراہیوں میں مبتلا ہو جاتے ہیں.

قُلْ هُوَ الْقَادِرُ عَلٰٓى اَنْ	(اے پیغمبر!) کہہ دو'' وہ اس پر
يَّبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا مِّنْ	قادر ہے کہ تم پر اوپر سے (یعنی
فَوْقِكُمْ اَوْ مِنْ تَحْتِ	فضاء آسمانی سے) کوئی عذاب
اَرْجُلِكُمْ اَوْ يَلْبِسَكُمْ	بھیج دے ، یا تمہارے پاؤں
شِيَعًا وَّ يُذِيْقَ بَعْضَكُمْ	تلے سے (یعنی زمین ہی سے)
بَأْسَ بَعْضٍ ؕ اُنْظُرْ كَيْفَ	کوئی عذاب اٹھادے ، یا ایسا
نُصَرِّفُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّهُمْ	کرے کہ تم گروہ گروہ ہو کر
يَفْقَهُوْنَ ۞ ٦٥	آپس میں لڑپڑو اور ایک

(گروہ) دوسرے (گروہ) کی شدت کا مزہ چکھے''. سو دیکھو! کس طرح ہم گوناگوں طریقوں سے آیتیں بیان کرتے ہیں تا کہ وہ سمجھیں بوجھیں ٦٥ .

٦٥ - آیت ٦٥ میں فرمایا '' یا ایسا ہو کہ تم گروہ گروہ ہو کر آپس میں لڑپڑو''. اس سے معلوم ہوا کہ قرآن کے نزدیک یہ بھی ایک عذاب ہے کہ کوئی امت ایک طریقے پر جمع رہنے کی جگہ مختلف گروہ بندیوں میں بٹ جائے =

وَكَذَّبَ بِهِ قَوْمُكَ وَهُوَ الْحَقُّ ۚ قُلْ لَّسْتُ عَلَيْكُمْ بِوَكِيْلٍ ؕ ٦٦

اور (اے پیغمبر!) تیری قوم نے اسے جھٹلایا ہے، حالانکہ وہ حق ہے (یعنی قرآن کو جھٹلایا ہے اور وہ حق ہے تو ضرور ہے کہ اس کا نتیجہ اس کے آگے آئے. پس) تم کہہ دو: (اگر تم جھٹلاتے ہو تو جھٹلاؤ) میں تم پر کچھ نگہبان نہیں ہوں (کہ تمہیں حق کے مان لینے پر مجبور کر دوں) ٦٦.

لِكُلِّ نَبَاٍ مُّسْتَقَرٌّ ز وَّسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۝ ٦٧

ہر خبر کے لیے ایک ٹھیرایا ہوا وقت ہے (کہ اس وقت اس کی حقیقت معلوم ہو جاتی ہے) اور قریب ہے کہ تمہیں معلوم ہو جائے ٦٧.

وَاِذَا رَاَيْتَ الَّذِيْنَ يَخُوْضُوْنَ فِيْۤ اٰيٰتِنَا

اور جب تم ایسے لوگوں کو دیکھو جو ہماری آیتوں میں

= اور ہر گروہ دوسرے گروہ کو اپنی شدت کا مزہ چکھانے لگے. افسوس کہ مسلمان بھی اسی عذاب میں مبتلا ہوے.

فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ حَتّٰى يَخُوْضُوْا فِىْ حَدِيْثٍ غَيْرِهٖ ؕ وَ اِمَّا يُنْسِيَنَّكَ الشَّيْطٰنُ فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرٰى مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ۝ ٦٨

(انکار وشرارت سے) کاوشیں کرتے ہیں تو (تم ان کے ساتھ بحث کرنے میں وقت ضائع نہ کرو اور) ان سے کنارہ کش ہو جاؤ یہاں تک کہ وہ کسی دوسری بات میں غور وخوض کرنے لگیں ۔ اور اگر ایسا ہو کہ شیطان تمھیں (یہ بات) بھلا دے (یعنی تم سہو ونسیان میں پڑ کر ان سے بحث و نزاع کرنے لگو) تو چاہیے کہ یاد آجانے کے بعد ایسے گروہ (کی مجلسوں) میں نہ بیٹھو جو ظلم کرنے والے ہیں ٦٨ ۔

٦٨ - جن لوگوں میں حق کی طلب نہ ہو اور محض اپنی بات کی پچ کرنے کے لیے اور مطالب حق کو ردوکد کا مشغلہ بنانے کے لیے بحث و نزاع کریں تو راست باز انسان کو چاہیے ان سے کنارہ کش ہو جائے، کیوں کہ جدل و نزاع کی راہ ہدایت کی راہ نہیں ہے اور جدل کرنے والے کبھی ہدایت نہیں پاسکتے۔ (دیکھو بقرۃ: ٢٥٨)

وَمَا عَلَى الَّذِيْنَ يَتَّقُوْنَ مِنْ حِسَابِهِمْ مِّنْ شَيْءٍ وَّلٰكِنْ ذِكْرٰى لَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ ۝ ٦٩

اور جو لوگ پرہیزگاری کی راہ چلنے والے ہیں تو ان پر ایسے لوگوں کے کاموں کی کوئی ذمہ داری نہیں (کہ ان کی فکر میں پڑیں)۔ جو کچھ ان کے ذمے ہے وہ تو یہ ہے کہ خود نصیحت پکڑیں تاکہ (برائیوں سے) بچیں ٦٩ ۔

وَذَرِ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا دِيْنَهُمْ لَعِبًا وَّلَهْوًا وَّغَرَّتْهُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا وَذَكِّرْ بِهٖٓ اَنْ تُبْسَلَ نَفْسٌۢ بِمَا كَسَبَتْ ۖ لَيْسَ لَهَا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلِيٌّ وَّلَا شَفِيْعٌ ۚ وَاِنْ تَعْدِلْ كُلَّ عَدْلٍ لَّا يُؤْخَذْ مِنْهَا ۗ اُولٰٓئِكَ

اور (اے پیغمبر!) جن لوگوں نے اپنے دین کو کھیل اور تماشہ بنا لیا ہے اور دنیا کی زندگی نے انہیں دھوکے میں ڈال رکھا ہے تو ایسے لوگوں کو ان کے حال پر چھوڑ دو اور کلام الٰہی کے ذریعے نصیحت کرتے رہو، کہیں

اَلَّذِيْنَ اُبْسِلُوْا بِمَا كَسَبُوْا ۚ	ایسا نہ ہو کہ کوئی انسان اپنی بدعملی
لَهُمْ شَرَابٌ مِّنْ حَمِيْمٍ	کی وجہ سے ہلاکت میں چھوڑ
وَّعَذَابٌ اَلِيْمٌ ۢ بِمَا كَانُوْا	دیا جائے (کیوں کہ اگر
يَكْفُرُوْنَ ۚ ع ٧٠	چھوڑ دیا گیا تو) اللہ کے سوا

کوئی نہیں جو اس کا مددگار ہوگا یا اس کی شفاعت کرکے اسے بچا لے گا. (بدعملیوں کے) جس قدر بدلے بھی ہو سکتے ہیں اگر وہ سب دے دے تو اس سے نہ لیا جائے (کہ بدعملی کے نتیجے سے کوئی فدیہ نہیں بچا سکتا) ۔ یہ وہ لوگ ہیں جو اپنی بدعملیوں کی وجہ سے ہلاکت میں چھوڑ دیے گئے. ان کے لیے کھولتا ہوا پانی پینے کے لیے ہوگا اور انکار حق کی جزا میں درد ناك عذاب ٧٠

قُلْ اَنَدْعُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ	(اے پیغمبر!) ان لوگوں سے
مَا لَا يَنْفَعُنَا وَلَا يَضُرُّنَا	پوچھو: کیا تم چاہتے ہو ہم
وَنُرَدُّ عَلٰٓى اَعْقَابِنَا بَعْدَ	خدا کو چھوڑ کر انہیں پکاریں
اِذْ هَدٰىنَا اللّٰهُ كَالَّذِى	جو (ہماری ہی طرح بے بس

اسْتَهْوَتْهُ الشَّيٰطِيْنُ فِي الْاَرْضِ حَيْرَانَ ص لَهٗۤ اَصْحٰبٌ يَّدْعُوْنَهٗۤ اِلَى الْهُدَى ائْتِنَا ط قُلْ اِنَّ هُدَى اللّٰهِ هُوَ الْهُدٰى ط وَ اُمِرْنَا لِنُسْلِمَ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ لا ٧١

اور عاجز مخلوق ہیں) نہ تو ہمیں فائدہ پہنچا سکتے ہیں نہ نقصان، اور باوجود یکہ خدا ہمیں (خداپرستی کی) سیدھی راہ دکھاچکا ہے، لیکن ہم (گمراہی کی طرف) الٹے پاؤں پھر جائیں اور ہماری مثال اس آدمی کی سی ہو جائے جسے شیطان نے بیابان میں گم راہ کر دیا ہو، حیران و پریشان پھر رہا ہے اور اس کے ساتھی ہیں جو اسے راہ کی طرف بلا رہے ہیں کہ تو کدھر کھویا گیا؟ ادھر آ۔ (اے پیغمبر!) کہہ دو: خدا کی ہدایت تو وہی "الہدیٰ" ہے (یعنی ہدایت کی حقیقی راہ جو ہمیشہ سے موجود ہے) اور ہمیں حکم دیا گیا ہے کہ تمام جہانوں کے پروردگار کے آگے سراطاعت جھکا دیں(۲۰۰)۷۱۔

۷۱- "مؤمن" وحی و نبوت کی ہدایت اور علم و یقین کی روشنی اپنے سامنے رکھتا ہے۔ اس لیے فلاح وسعادت کی شاہ راہ سے کبھی نہیں بھٹک سکتا۔ لیکن منکر حق کے سامنے کوئی روشنی نہیں۔ اس کی مثال ایسی ہے جیسے ایک آدمی بیابان میں کھویا گیا ہو اور حیران =

وَ اَنْ اَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ نیز ھمیں حکم دیا گیا ھے کہ نماز
وَ اتَّقُوْہُ ۚ وَ ھُوَ الَّذِیْٓ اِلَیْہِ قائم کرو اور (ھر حال میں)
تُحْشَرُوْنَ ۝ ۷۲ خدا (کی نافرمانیوں کے نتائج)

سے ڈرتے رھو اور اسی کی طرف (بالآخر) تم سب اکٹھے لیے جائے جاؤ گے ۷۲ .

وَ ھُوَ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ اور وھی ھے جس نے آسمانوں
وَ الْاَرْضَ بِالْحَقِّ ؕ وَ یَوْمَ کو اور زمین کو علم وحقیقت
یَقُوْلُ کُنْ فَیَکُوْنُ ؕ کے ساتھ پیدا کیا (یعنی مصلحت
قَوْلُہُ الْحَقُّ ؕ وَ لَہُ الْمُلْکُ و حکمت کے ساتھ بنایا) اور

= و سرگرداں پھر رھا ھو . کبھی ایك طرف کو دوڑے، کبھی دوسری طرف کو ، کوئی معین اور یقینی راہ اس کے سامنے نہ ھو .

ایمان اور کفر کی حقیقت سمجھنے کے لیے اس مثال پر غور کرو . جس قدر غور کرتے جاؤ گے حقیقت کی وضاحت بڑھتی جائے گی .

يَوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ ؕ (اس کی قدرت کا یہ حال ہے
عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ ؕ کہ) جس دن وہ کہہ دے
وَهُوَ الْحَكِيْمُ الْخَبِيْرُ ۝ ٧٣ "ہو جا" تو (جیسا کچھ اس نے

چاہا) ویسا ہی ہو جائے۔ اس کا قول حق ہے (یعنی وہ جو کچھ حکم دیتا ہے علم و حقیقت کے ساتھ دیتا ہے). اور جس دن صور پھونکا جائے گا (اور قیامت کے برپا ہونے کا اعلان ہوگا) تو اس دن اسی کے لیے بادشاہی ہوگی. وہ غیب اور شہادت کا (یعنی جو کچھ تمھارے لیے محسوس ہے اور جو کچھ غیر محسوس) جاننے والا ہے اور وہ حکمت رکھنے والا اور آگاہ ہے ٧٣ .

---

٧٣ - آیت ٧٣ میں "تخلیق بالحق" کی طرف اشارہ کیا ہے، یعنی کائنات خلقت کی تمام باتیں یقین دلاتی ہیں کہ یہ کارخانہ علم و حکمت کے ساتھ بنایا گیا ہے اور کوئی بنانے والا ہے جو چاہتا تھا کہ ایک منظم، مرتب، کامل اور حسن و خوبی رکھنے والا کارخانہ وجود میں آجائے۔ (دیکھو آل عمران: ١٩٠)

جن چیزوں کو ہم اپنے پانچ حاسوں سے محسوس کرسکتے ہیں وہ ہمارے لیے مشہود ہیں، جنھیں محسوس نہیں کرسکتے وہ پوشیدہ ہیں. قرآن ان کے لیے عالم شہادت اور عالم غیب کا لفظ بولتا ہے.

وَ اِذْ قَالَ اِبْرٰهِيْمُ لِاَبِيْهِ اٰزَرَ اَتَتَّخِذُ اَصْنَامًا اٰلِهَةً ۚ اِنِّيْۤ اَرٰىكَ وَ قَوْمَكَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝ ٧٤

اور (دیکھو!) جب ایسا ہوا تھا کہ ابراہیم نے اپنے باپ آزر (٢٥٦) سے کہا تھا ”کیا تم (پتھر کے) بتوں کو معبود مانتے ہو؟ میرے نزدیک تو تم اور تمہاری قوم کھلی گمراہی میں مبتلا ہے“ ٧٤.

وَ كَذٰلِكَ نُرِيْۤ اِبْرٰهِيْمَ مَلَكُوْتَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ لِيَكُوْنَ مِنَ الْمُوْقِنِيْنَ ۝ ٧٥

اور اسی طرح ہم نے ابراہیم کو آسمانوں کی اور زمین کی بادشاہت کے جلوے دکھادیے، تاکہ وہ یقین رکھنے والوں میں سے ہو جائے ٧٥ .

فَلَمَّا جَنَّ عَلَيْهِ الَّيْلُ رَاٰ كَوْكَبًا ۚ قَالَ هٰذَا رَبِّيْ ۚ فَلَمَّاۤ اَفَلَ قَالَ لَاۤ اُحِبُّ الْاٰفِلِيْنَ ۝ ٧٦

پھر (دیکھو!) جب ایسا ہوا کہ اس پر رات کی اندھیری چھا گئی تو اس نے (آسمان پر) ایک ستارہ (چمکتا ہوا) دیکھا .

اس نے کہا " یہ میرا پروردگار ہے " (کہ سب لوگ اس کی پرستش کرتے ہیں). لیکن جب وہ ڈوب گیا تو کہا " نہیں، میں انہیں پسند نہیں کرتا جو ڈوب جانے والے ہیں " (یعنی طلوع و غروب ہوتے رہتے ہیں) ۷٦ .

فَلَمَّا رَاَ الْقَمَرَ بَازِغًا قَالَ هٰذَا رَبِّیْ ۚ فَلَمَّآ اَفَلَ قَالَ لَئِنْ لَّمْ يَهْدِنِیْ رَبِّیْ لَاَكُوْنَنَّ مِنَ الْقَوْمِ الضَّآلِّيْنَ ۝ ۷۷

پھر جب ایسا ہوا کہ چاند چمکتا ہوا نکل آیا تو ابراہیم نے کہا " یہ میرا پروردگار ہے ". لیکن جب وہ بھی ڈوب گیا تو کہا " اگر میرے پروردگار نے مجھے راہ نہ دکھا دی ہوتی تو میں ضرور اسی گروہ میں سے ہو جاتا جو سیدھے راستے سے بھٹک گیا ہے ۷۷ .

فَلَمَّا رَاَ الشَّمْسَ بَازِغَةً قَالَ هٰذَا رَبِّیْ هٰذَآ اَكْبَرُ ۚ فَلَمَّآ اَفَلَتْ قَالَ يٰقَوْمِ اِنِّیْ بَرِیْٓءٌ مِّمَّا تُشْرِكُوْنَ ۝ ۷۸

پھر جب (صبح ہوئی اور) سورج چمکتا ہوا طلوع ہوا تو ابراہیم نے کہا " یہ میرا پروردگار ہے یہ سب سے بڑا ہے "

لیکن جب وہ بھی غروب ہو گیا تو اس نے کہا ”اے میری قوم! تم جو کچھ خدا کے ساتھ شریک ٹھیراتے ہو، میں اس سے بیزار ہوں ۷۸.

اِنِّیْ وَجَّهْتُ وَجْهِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ حَنِیْفًا وَّ مَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ ۚ ۷۹

میں نے ہر طرف سے منہ موڑ کر صرف اس ہستی کی طرف اپنا رخ کر لیا ہے جو (کسی کی بنائی ہوئی نہیں، بلکہ) آسمان اور زمین کی بنانے والی ہے (اور جس کے حکم اور قانون پر آسمان اور زمین کی تمام مخلوقات چل رہی ہیں) اور میں ان میں سے نہیں جو اس کے ساتھ شریک ٹھیرانے والے ہیں“ ۷۹.

---

۷٤ تا ۸۱ - توحید الہی کی حجت جو حضرت ابراہیم (علیہ السلام) پر القا کی گئی اور جو تمام رسولوں کی دعوت رہی ہے.

حضرت ابراہیم کا ظہور ایک ایسے عہد اور ملک میں ہوا جب بابل اور نینوی کی عظیم الشان قومیں اجرام سماویہ کی پرستش میں مبتلا تھیں اور شہر اُور میں زہرہ، چاند اور سورج کے مندر تھے =

= جہاں صبح و شام پرستاری کے لیے لوگ جمع ہوا کرتے تھے۔

لیکن حضرت ابراہیم کے قلب سلیم پر خدا پرستی کی صداقت کھول دی گئی۔ خدا نے ان پر اپنی بادشاہت اور کارفرمائی کے جلوے کچھ اس طرح روشن کر دیے کہ جہل و غفلت کا کوئی پردہ بھی ان کی معرفت میں حائل نہ ہوسکا۔ یہ حقیقت جب ان پر کھولی گئی تو علم و بصیرت کی کونسی حجت تھی جس نے ان کی رہ نمائی کی؟ قرآن نے ایک ایسے پیرایۂ بیان میں جو اس کی عجیب و غریب بلاغت کا مظہر ھے، یہاں اس کا مرقع ہمارے سامنے کھینچ دیا ھے۔

جب شام ہوئی تو زھرہ نمودار ھوئی اور اپنی ساری درخشانیوں کے ساتھ پردۂ شب سے جھانکنے لگی۔ حضرت ابراھیم نے اپنی قوم کا عقیدہ نقل کرتے ھوے کہا "یہ چمکتا ھوا ستارہ میرا پروردگار ھے، کیوں کہ اسی کی مورتی کی پوجا کی جاتی ھے"۔ لیکن جب کچھ دیر کے بعد وہ ڈوب گیا تو انھوں نے کہا "جو ھستیاں ڈوب جانے والی اور چھپ جانے والی ھیں، میں ان کا پرستار نہیں" کیوں کہ جو ھستی اپنے طلوع و غروب میں کسی ٹھیرائے ھوے قاعدے و حکم کی پابند ھوئی تو وہ پروردہ ھوئی، پروردگار نہیں ھو سکتی۔ =

= پھر پردۂ ظلمت چاك هوا اور چاند چمكتا هوا نكل آیا.
وہ بولے " یہ پروردگار ھے " لیکن وہ بھی نہ ٹك سکا
اور غروب هو گیا.

اب صبح ھوئی اور مہر جہاں تاب درخشاں هو گیا.
یہ سب سے بڑا ھے کہ اس سے بڑا اجرام سماویہ میں کوئی
نہیں. لیکن دیکھو! یہ بھی تو کسی کے حکم کے آگے
جھکا ھوا ھے. اس کی روشنی کو بھی قرار نہیں. بہنے
بڑھنے لگی، پھر ڈھلنے لگی، پھر رفتہ رفتہ چھپ گئی.

حضرت ابراھیم نے کہا: نہیں، ان میں سے کوئی بھی
پروردگار نہیں هو سکتا، کیوں کہ سب زبان حال سے
کہہ رھے ھیں کہ هم مختار نہیں مجبور ھیں، حاکم نہیں
محکوم ھیں. هم سے بھی ایك بالاتر هستی ھے جس نے همیں
اپنے حکموں اور قاعدوں کے آگے جھکا رکھا ھے. پس
وہ جو ان سب سے بالاتر ھے اور ان سب کا بنانے والا
ھے، میں صرف اسی کا هو رھا. میری راہ شرك کرنے
والوں کی راہ نہیں.

پھر جب ان کی قوم نے رد و کد کی تو انھوں نے
کہا " تم مجھے اپنے معبودان باطل سے نہ ڈراؤ. دیکھو!
هم دو فریق ھیں: ایك میں هوں کہ انہیں نہیں مانتا =

وَحَآجَّهٗ قَوْمُهٗ ؕ قَالَ اَتُحَآجُّوْٓنِّیْ فِی اللّٰہِ وَقَدْ ھَدٰىنِ ؕ وَلَآ اَخَافُ مَا تُشْرِكُوْنَ بِهٖٓ اِلَّآ اَنْ یَّشَآءَ رَبِّیْ شَیْـًٔا ؕ وَسِعَ رَبِّیْ كُلَّ شَیْءٍ عِلْمًا ؕ اَفَلَا تَتَذَكَّرُوْنَ ۸۰	اور (پھر) ابراھیم سے اس کی قوم نے رد و کد کی. ابراھیم نے کہا: کیا تم مجھ سے اللہ کے بارے میں رد و کد کرتے ھو، حالانکہ اس نے مجھے راہ حق

دکھادی ھے (اور میں حق کی معرفت کے بعد جہل اور گمراھی اختیار کرنے والا نہیں. باقی رھی یہ بات کہ تم مجھے اپنے معبودان باطل کا ڈر دکھاتے ھو تو یاد رکھو!) جنھیں تم نے خدا کا

= جن کے ماننے کے لیے کوئی دلیل اور روشنی موجود نہیں. ایک تم ھو کہ ان سب کی پرستاری کرتے ھو جن کی پرستاری کے لیے کوئی دلیل و روشنی موجود نہیں. بتلاؤ! دونوں فریقوں میں سے کس کی راہ امن کی راہ ھوئی؟

یہ حقیقت کہ پرستش اسی کی کرنی چاھیے جس کی پرستش کے لیے علم و بصیرت کی شہادت موجود ھو، اور بنیاد اس معاملے کی علم و حقیقت ھے نہ کہ رسم و تقلید، وہ حجت بالغہ ھے جو اللہ نے حضرت ابراھیم کے قلب پر کھول دی تھی. یہی بنیادی صداقت ھے جس سے خدا پرستی کی راہ کی تمام روشنیاں ظہور میں آئیں.

شریك ٹھیرا لیا ھے ، میں ان سے نہیں ڈرتا ۔ میں جانتا ھوں که جب تك میرا پروردگار مجھے نقصان پہنچانا نه چاھے، مجھے کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا ۔ میرا پروردگار اپنے علم سے تمام چیزوں کا احاطه کیے ھوے ھے(۲۵۷)۔ پھر کیا تم (حقیقت کی اتنی وضاحت پر بھی) نصیحت نہیں پکڑتے ۸۰ ۔

وَ كَيْفَ اَخَافُ مَآ اَشْرَكْتُمْ وَ لَا تَخَافُوْنَ اَنَّكُمْ اَشْرَكْتُمْ بِاللّٰهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهٖ عَلَيْكُمْ سُلْطٰنًا ؕ فَاَيُّ الْفَرِيْقَيْنِ اَحَقُّ بِالْاَمْنِ ۚ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۘ ۸۱

اور (دیکھو!) میں ان ھستیوں سے کیوں ڈروں جنھیں تم نے خدا کا شریك ٹھیرا لیا ھے ، جب که تم اس بات سے نہیں ڈرتے که خدا کے ساتھ دوسروں کو شریك ٹھیراؤ جس کے لیے کوئی سند اور دلیل تم پر نہیں اتری؟ بتلاؤ! ھم دونوں فریقوں میں سے کس کی راہ امن کی راہ ھوئی، اگر تم علم و بصیرت رکھتے ھو؟ ۸۱

نصف الحزب

اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ لَمْ يَلْبِسُوْٓا اِيْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ اُولٰٓئِكَ لَهُمُ

جن لوگوں نے خدا کو مانا اور اپنے ماننے کو ظلم سے (یعنی

٩ ع ١٠

الْاَمْنُ وَهُمْ مُّهْتَدُوْنَ ٨٢

شرك سے) آلودہ نہیں کیا تو انہیں کے لیے امن ہے اور وہی ٹھیك راستے پر ہوے ٨٢ .

وَتِلْكَ حُجَّتُنَآ اٰتَيْنٰهَآ اِبْرٰهِيْمَ عَلٰى قَوْمِهٖ ۚ نَرْفَعُ دَرَجٰتٍ مَّنْ نَّشَآءُ ۗ اِنَّ رَبَّكَ حَكِيْمٌ عَلِيْمٌ ٨٣

اور (دیکھو!) یہ ہماری حجت ہے جو ہم نے ابراہیم کو اس کی قوم پر دی تھی . ہم جس کے مرتبے بلند کرنا چاہتے ہیں (اسے علم و دلیل کا عرفان دے کر) بلند کر دیتے ہیں . اور یقینا تمہارا پروردگار حکمت دینے والا ، علم عطا کرنے والا ہے ٨٣ .

وَوَهَبْنَا لَهٗٓ اِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ ۚ كُلًّا هَدَيْنَا ۚ وَنُوْحًا هَدَيْنَا مِنْ قَبْلُ وَمِنْ ذُرِّيَّتِهٖ دَاوٗدَ وَسُلَيْمٰنَ وَاَيُّوْبَ وَيُوْسُفَ وَمُوْسٰى وَهٰرُوْنَ ۚ وَكَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ٨٤

اور ہم نے ابراہیم کو اسحاق اور (اسحاق کا بیٹا) یعقوب دیا . ہم نے ان سب کو سیدھی راہ دکھائی اور ابراہیم سے پہلے نوح کو دکھا چکے تھے . اور ابراہیم کی نسل میں سے داود ، سلیمان ،

ایوب، یوسف، موسی، هارون کو بھی (یہی راہ دکھائی). ہم اسی طرح نیک کرداروں کو (ان کی نیک کرداری کا) بدلا دیتے ہیں ۸۴۔

وَ زَكَرِيَّا وَ يَحْيٰى وَ عِيْسٰى وَ اِلْيَاسَ ؕ كُلٌّ مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ۙ ۸۵

اور زکریا، یحیی، عیسی اور الیاس کو، کہ یہ سب نیک انسانوں میں سے تھے - ۸۵۔

وَ اِسْمٰعِيْلَ وَ الْيَسَعَ وَ يُوْنُسَ وَ لُوْطًا ؕ وَ كُلًّا فَضَّلْنَا عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ۙ ۸۶

اور نیز اسماعیل، الیسع، یونس اور لوط کو، کہ ان سب کو ہم نے دنیا والوں پر برتری دی تھی ۸۶۔

وَ مِنْ اٰبَآئِهِمْ وَ ذُرِّيّٰتِهِمْ وَ اِخْوَانِهِمْ ۚ وَ اجْتَبَيْنٰهُمْ وَ هَدَيْنٰهُمْ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۸۷

اور ان کے آبا و اجداد اور ان کی نسل اور ان کے بھائی بندوں میں سے بھی کتنوں ھی کو (ہم نے اسی راہ پر چلایا). ان سب کو ہم نے برگزیدہ کیا تھا اور (فلاح وسعادت کی) سیدھی راہ ان پر کھول دی تھی ۸۷۔

ذٰلِكَ هُدَى اللّٰهِ يَهْدِيْ بِهٖ

یہ اللہ کی ھدایت ھے، اپنے

مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ ؕ وَلَوْ اَشْرَكُوْا لَحَبِطَ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝ ۸۸

بندوں میں سے جسے چاہے، اس کی روشنی دکھا دے۔ اور اگر یہ لوگ (توحید کی راہ چھوڑ کر) شرك کرتے تو (۲۵۸) ان کا سارا کیا دھرا اکارت جاتا ۸۸.

اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ ۚ فَاِنْ يَّكْفُرْ بِهَا هٰٓؤُلَآءِ فَقَدْ وَكَّلْنَا بِهَا قَوْمًا لَّيْسُوْا بِهَا بِكٰفِرِيْنَ ۝ ۸۹

(اے پیغمبر!) یہ وہ لوگ ہیں جنہیں ہم نے کتاب اور حکومت اور نبوت (کی نعمت) عطا فرمائی۔ پھر اگر یہ (مشرکین عرب) اس نعمت سے انکار کرتے ہیں تو (انکار کریں، ان کے انکار سے کچھ بگڑنے والا نہیں) ہم نے اس کی (پیروی و حفاظت) ایك ایسے گروہ کے حوالے کر دی ہے جو (ان لوگوں کی طرح) سچائی سے انکار کرنے والا نہیں ہے (بلکہ اس کا قدر شناس ہے) ۸۹.

اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ هَدَى اللّٰهُ فَبِهُدٰىهُمُ اقْتَدِهْ ؕ قُلْ

(اے پیغمبر!) یہ وہ لوگ ہیں جنہیں خدا نے راہ حق دکھادی،

لَآ اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا ؕ اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٰى لِلْعٰلَمِيْنَ ۹۰ ع

۱۰ ع ۱٦

پس تم بھی انہیں کی راہ کی پیروی کرو . تم کہ دو: میں اس (رہ نمائی) پر تم سے کوئی بدلا نہیں مانگتا . یہ اس کے سوا کچھ نہیں ھے کہ تمام دنیا کے لیے نصیحت ھے (اور جب نصیحت ھے تو تم مجھے کتنا ھی دکھ دو ، میں ادائے فرض سے باز آنے والا نہیں (۲۵۹) ۹۰ .

وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖٓ اِذْ قَالُوْا مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلٰى بَشَرٍ مِّنْ شَيْءٍ ؕ قُلْ مَنْ

اور (دیکھو!) جب ان لوگوں نے کہا "خدا نے کسی انسان پر کوئی چیز نہیں اتاری ھے" (یعنی

۸۸ تا ۹۰ - حضرت ابراھیم (علیہ السلام) اور ان کی نسل کی یہ تمام شخصیتیں جن کا ذکر کیا گیا ، دین حق پر کہ توحید کی راہ ھے ، کاربند ھوے اور خدا نے انہیں کتاب و نبوت کی برگزیدگی کے لیے چن لیا . پس اے پیغمبر! تم بھی انہیں کے نقش قدم پر چلو . عن قریب خدا ایک گروہ سچے مؤمنوں کا پیدا کردے گا جو اس راہ کی پیروی و حفاظت اپنے ذمہ لے لے گا اور انکار کرنے کی جگہ سچائی کا شناسا ھوگا . چنانچہ مہاجرین و انصار کا گروہ پیدا ھوگیا جس نے اس راہ کی حفاظت اپنے ذمہ لے لی .

اَنْزَلَ الْكِتٰبَ الَّذِيْ جَآءَ بِهٖ مُوْسٰى نُوْرًا وَّهُدًى لِّلنَّاسِ تَجْعَلُوْنَهٗ قَرَاطِيْسَ تُبْدُوْنَهَا وَتُخْفُوْنَ كَثِيْرًا ۚ وَعُلِّمْتُمْ مَّا لَمْ تَعْلَمُوْٓا اَنْتُمْ وَلَآ اٰبَآؤُكُمْ ۭ قُلِ اللّٰهُ ۙ ثُمَّ ذَرْهُمْ فِيْ خَوْضِهِمْ يَلْعَبُوْنَ ۹۱

وحی و تنزیل سے انکار کیا) تو خدا کی خدائی کا جو اندازہ کرنا چاہیے، وہ انہوں نے نہیں کیا. (اے پیغمبر! تم کہو: (اگر ایسا ہی ہے تو) کس نے وہ کتاب اتاری جسے موسٰی لایا تھا، (وہ کتاب) جو لوگوں کے لیے روشنی اور ہدایت ہے اور جسے تم اوراق کا مجموعہ بنا کر لوگوں کو دکھاتے ہو اور (اس کے مطالب واحکام میں سے) بہت سی باتیں پوشیدہ رکھتے ہو. نیز (جس کتاب کے ذریعے) تمہیں وہ باتیں سکھائی گئیں جو پہلے نہ تو تم جانتے تھے، نہ تمہارے باپ دادا جانتے تھے (اے پیغمبر!) تم کہو "اللہ نے" اور پھر انہیں ان کی کاوشوں (اور کج بحثیوں) میں چھوڑ دو کہ (اس بات کا کوئی معقول جواب نہ پا کر اپنی ہرزہ سرائیوں میں) کھیلتے رہیں ۹۱.

وَهٰذَا كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ مُبٰرَكٌ مُّصَدِّقُ الَّذِيْ بَيْنَ يَدَيْهِ

اور (دیکھو!) یہ (قرآن) کتاب ہے جسے ہم نے اتورات

وَلِتُنْذِرَ أُمَّ الْقُرٰى وَمَنْ	کی طرح) نازل کیا، برکت والی
حَوْلَهَا ؕ وَالَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ	اور جو (کتاب) اس سے پہلے
بِالْاٰخِرَةِ يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ وَهُمْ	(نازل ہو چکی) ہے اس کی
عَلٰى صَلَاتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ ۝٩٢	تصدیق کرنے والی ۔ اور

(اس لیے نازل کی) تاکہ تم ام القری (یعنی شہر مکہ) کے باشندوں کو اور ان کو جو اس کے چاروں طرف بستے ہیں (گمراہیوں کے نتیجوں سے) متنبہ کرو ۔ سو جو لوگ آخرت کا یقین رکھتے ہیں، وہ اس پر بھی ایمان رکھتے ہیں اور (ایمان لانے کے بعد ایسے ہو گئے ہیں کہ) اپنی نمازوں کی نگہداشت سے غافل نہیں ہوتے ۹۲ .

---

۹۱ و ۹۲ – یہاں ان لوگوں کا رد کیا ہے جو وحی و کتاب کے نزول پر تعجب کرتے تھے اور کہتے تھے: خدا کی طرف سے کوئی کتاب کسی انسان پر نازل نہیں ہو سکتی، یہ محض دعوٰی ہی دعوٰی ہے .

منکرین تنزیل میں دو طرح کے لوگ تھے: پہلا گروہ علماء اہل کتاب کا تھا . یہ لوگ اگرچہ وحی و تنزیل کے منکر نہ تھے، لیکن تعصب اور نفسانیت کی وجہ سے نزول قرآن پر اظہار تعجب کرتے اور کہتے " خدا کا کلام کبھی =

= اس طرح نازل نہیں ہو سکتا"۔ چوں کہ عرب میں یہی لوگ پڑھے لکھے اور باخبر سمجھے جاتے تھے، اس لیے مشرک بھی ان کی باتوں سے حجت پکڑتے۔

دوسرا گروہ منکرین وحی و نبوت کا تھا۔

بس یہاں پہلے علماء اہل کتاب کو الزامی جواب دیا ہے۔ اگر خدا اپنا کلام نازل نہیں کرتا تو حضرت موسیٰ پر کس نے تورات نازل کی تھی جسے اوراق و صحائف میں لکھتے رہتے ہو اور جس کی صورت لوگوں پر ظاہر کرتے ہو، لیکن جس کے احکام ہواء نفس سے چھپاتے ہو۔

پھر فرمایا: یہ کلام حق جو نازل ہوا ہے، باشندگان مکہ کو برائیوں سے روکتا ہے، نیکیوں کی دعوت دیتا ہے اور اپنی دعوت سے اس نے ایک ایسی جماعت پیدا کر دی ہے جو عبادت الٰہی میں ثابت قدم ہے۔ کیا ممکن ہے کہ جو انسان ایک ایسے مبارک کلام کا حامل ہو وہ اللہ پر افترا کرنے والا ہو، جس سے بڑھ کر دنیا میں کوئی گنہ گاری کا کام نہیں ہو سکتا۔

اس کے بعد آیت (۹۵) سے (۹۹) تک منکرین تنزیل کو حقیقی جواب دیا گیا ہے۔

وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰی	اور اس سے بڑھ کر ظالم
عَلَی اللّٰہِ کَذِبًا اَوْ قَالَ اُوْحِیَ	کرنے والا کون ہے جو خدا پر
اِلَیَّ وَلَمْ یُوْحَ اِلَیْہِ شَیْءٌ	جھوٹ بول کر افترا کرے یا کہے
وَّمَنْ قَالَ سَاُنْزِلُ مِثْلَ	"مجھ پر وحی کی گئی ہے"
مَآ اَنْزَلَ اللّٰہُ ؕ وَلَوْ تَرٰٓی اِذِ	اور حقیقت میں اس پر کوئی
الظّٰلِمُوْنَ فِیْ غَمَرٰتِ الْمَوْتِ	وحی نہیں آئی ، اور اس سے
وَالْمَلٰٓئِکَۃُ بَاسِطُوْٓا اَیْدِیْھِمْ ج	بھی جو (خدا کی وحی کا مقابلہ
اَخْرِجُوْٓا اَنْفُسَکُمْ ط اَلْیَوْمَ	کرے اور) کہے "میں بھی
تُجْزَوْنَ عَذَابَ الْھُوْنِ بِمَا	ایسی ہی بات اتار دکھاؤں گا
کُنْتُمْ تَقُوْلُوْنَ عَلَی اللّٰہِ	جیسی خدا نے اتاری ہے"؟ اور
غَیْرَ الْحَقِّ وَکُنْتُمْ عَنْ	(اے پیغمبر!) تم تعجب کرو اگر
اٰیٰتِہٖ تَسْتَکْبِرُوْنَ ۝ ۹۳	ظالموں کو اس حالت میں دیکھو

جب وہ جان کنی کی بے ہوشیوں میں (بے دم) پڑے ہوں گے اور فرشتے (ان کی جان نکالنے کے لیے) ہاتھ بڑھائے ہوئے ہوں گے

کہ ''اپنی جانیں (اپنے جسم سے) نکال باہر کرو ۔ آج کا دن وہ دن ہے کہ جو کچھ تم خدا پر تہمتیں باندھتے تھے اور اس کی آیتوں کی تصدیق سے گھمنڈ کرتے تھے ۔ اس کی پاداش میں تمھیں رسوا کرنے والا عذاب دیا جائے'' ۹۳ .

وَلَقَدْ جِئْتُمُونَا فُرَادٰى كَمَا خَلَقْنٰكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ وَّتَرَكْتُمْ مَّا خَوَّلْنٰكُمْ وَرَآءَ ظُهُوْرِكُمْ ۚ وَمَا نَرٰى مَعَكُمْ شُفَعَآءَكُمُ الَّذِيْنَ زَعَمْتُمْ اَنَّهُمْ فِيْكُمْ شُرَكٰٓؤُا ۚ لَقَدْ تَّقَطَّعَ بَيْنَكُمْ وَضَلَّ عَنْكُمْ مَّا كُنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ ۹٤

اور (پھر خدا فرمائے گا) ''دیکھو! بالآخر تم ہمارے حضور اکیلی جان آ گئے ، جس طرح تمھیں پہلی مرتبہ اکیلا پیدا کیا گیا تھا ، اور جو کچھ (ساز و سامان) تمھیں (دنیا میں) دیا تھا ، وہ سب اپنے پیچھے چھوڑ آئے . (آج) ہم تمہارے ساتھ ان ہستیوں کو نہیں دیکھتے جنھیں تم نے شفاعت کا وسیلہ سمجھا تھا اور جن کی نسبت تمھارا زعم تھا کہ تمھارے کاموں میں وہ خدا کے شریک ہیں . تمہارے (اعتماد

باطل کے) سارے رشتے ٹوٹ گئے ، جو کچھ تم زعم رکھتے تھے سب کے سب تم سے کھوئے گئے ٩٤ .

إِنَّ اللّٰهَ فَالِقُ الْحَبِّ وَ النَّوٰى ؕ يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَ مُخْرِجُ الْمَيِّتِ مِنَ الْحَيِّ ؕ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ فَاَنّٰى تُؤْفَكُوْنَ ٩٥

(دیکھو!) یہ اللہ ھی کی کارفرمائی ھے کہ وہ (بیج کے) دانے اور گٹھلی کو (جو زمین میں ڈال دی جاتی ھے یا خود بخود گر جاتی ھے) شق کر دیتا ھے (اور ایک خشک دانے سے زندہ اور پھلنے پھولنے والا درخت پیدا ھو جاتا ھے). وہ زندے کو مردے سے نکالتا ھے اور وھی ھے جو مردے کو زندے سے نکالنے والا ھے. وھی (پروردگار حکیم) خدا ھے ، پھر (افسوس تمہاری سمجھ پر!) تم کدھر کو بہکے چلے جا رھے ھو؟ ٩٥ .

فَالِقُ الْاِصْبَاحِ ۚ وَ جَعَلَ الَّيْلَ سَكَنًا وَّ الشَّمْسَ وَ الْقَمَرَ حُسْبَانًا ؕ ذٰلِكَ تَقْدِيْرُ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ ٩٦

رات کا پردہ چاک کر کے صبح نمودار کرنے والا (اور رات کی اندھیری کو دن کے اجالے میں بدل دینے والا) ، اس نے

رات کو (تمھارے لیے) راحت و سکون کا سامان بنادیا اور سورج اور چاند (کے طلوع و غروب کا ایسا ڈھنگ رکھا کہ) حساب کا معیار بن گئے (ممکن نہیں ایک پل کے لیے بھی کمی بیشی ہو جائے)۔ یہ اس کا ٹھیرایا ہوا اندازہ ہے جو سب پر غالب ہے اور علم رکھنے والا ہے ۹٦ ۔

وَهُوَ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ النُّجُوْمَ لِتَهْتَدُوْا بِهَا فِيْ ظُلُمٰتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ ۭ قَدْ فَصَّلْنَا الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ۹۷

اور وہی ہے جس نے تمھارے لیے ستارے بنا دیے کہ بیابانوں اور سمندروں کی اندھیریوں میں ان کی علامتوں سے راہ پالو۔ بلا شبہ ہم نے ان لوگوں کے لیے جو جاننے والے ہیں اپنی (ربوبیت و رحمت کی) نشانیاں کھول کھول کے بیان کر دی ہیں ۹۷ ۔

وَهُوَ الَّذِيْٓ اَنْشَاَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ فَمُسْتَقَرٌّ وَّمُسْتَوْدَعٌ ۭ قَدْ فَصَّلْنَا الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّفْقَهُوْنَ ۹۸

اور (پھر دیکھو!) وہی ہے جس نے تمھیں اکیلی جان سے نشو و نما دی، پھر تمھارے لیے قرار پانے کی جگہ ہے (یعنی

شکم مادر) اور سپردگی کا مقام ہے (یعنی مرنے کی جگہ) .
بلا شبہ جو لوگ بات کی سمجھ بوجھ رکھنے والے ہیں، ان کے
لیے ہم نے اپنی نشانیاں کھول کھول کر بیان کردی ہیں۹۸ .

وَهُوَ الَّذِيٓ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ	اور (دیکھو!) وہی ہے جو
مَآءً فَاَخْرَجْنَا بِهٖ نَبَاتَ	آسمان سے (یعنی بلندی سے) پانی
كُلِّ شَيْءٍ فَاَخْرَجْنَا مِنْهُ	برساتا ہے، پھر اس سے ہر طرح
خَضِرًا نُّخْرِجُ مِنْهُ حَبًّا	کی روئیدگی پیدا کرتا ہے،
مُّتَرَاكِبًا وَمِنَ النَّخْلِ	پھر روئیدگی سے ہری ہری
مِنْ طَلْعِهَا قِنْوَانٌ دَانِيَةٌ	ٹہنیاں نکل آتی ہیں اور ٹہنیوں
وَّجَنّٰتٍ مِّنْ اَعْنَابٍ	سے دانے نمودار ہو جاتے ہیں،
وَّالزَّيْتُوْنَ وَالرُّمَّانَ	ایک دانے سے دوسرا دانہ ملا ہوا.
مُشْتَبِهًا وَّغَيْرَ مُتَشَابِهٍ	اور (اسی طرح) کھجور کے
اُنْظُرُوْٓا اِلٰى ثَمَرِهٖٓ اِذَآ اَثْمَرَ	درخت سے (بھی پھل پیدا
وَيَنْعِهٖ اِنَّ فِيْ ذٰلِكُمْ	ہو جاتے ہیں) جس کی شاخوں

لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ۝ ۹۹ میں کچھ سے جھکے پڑتے ھیں اور

(اسی طرح) انگور، زیتون اور انار کے باغ پیدا کیے، صورت شکل میں ایك دوسرے سے ملتے جلتے اور ایك دوسرے سے الگ الگ . ان کے پھلوں کو دیکھو جب درخت پھل لاتا ھے (کہ کیسے عجیب و غریب طریقے سے ٹہنیوں اور جڑوں میں سے نکلتے ھیں اور پھر ایك مقررہ انتظام کے ساتھ درجہ بدرجہ بڑھتے اور پختگی سے قریب ھوتے جاتے ھیں ؟) اور پھر ان کے پکنے کو دیکھو (کہ پکنے کے بعد اپنے جرم، اپنی رنگت، اپنی خوشبو اور اپنے مزے میں کیسی عجیب نوعیت پیدا کر لیتے ھیں ؟) بلاشبہ جو لوگ یقین رکھتے ھیں، ان کے لیے اس بات میں (ربوبیت الٰہی کی) بڑی ھی نشانیاں ھیں ۹۹ .

---

۹۵ تا ۹۹ - منکرین وحی و تنزیل کا حقیقی جواب :

ان کا انکار نقل کرتے ھوئے آیت (۹۱) میں فرمایا تھا " خدا کی خدائی کا جو اندازہ کرنا چاھیے تھا انھوں نے نہیں کیا " یعنی خدا کے صفات و اعمال کی انھیں معرفت ھوتی تو کبھی ایسا خیال نہ کرتے . یہ مجمل جواب تھا، اب یہاں اس کی تشریح کر دی ھے :

جس پروردگار عالم کی ربوبیت و رحمت کا یہ حال ھے کہ اس نے تمھاری زندگی و معیشت کے لیے ھر طرح =

= کا سر و سامان مہیا کر دیا اور کارخانۂ خلقت کی کوئی چیز نہیں جو فیضان و افادہ نہ رکھتی ہو، کیسے ممکن تھا کہ تمہارے جسم کی ہدایت و پرورش کے لیے تو سب کچھ کر دیتا، مگر تمہاری روح کی ہدایت و پرورش کے لیے کچھ بھی نہ کرتا؟

روح کی ہدایت و پرورش کا بھی سر و سامان ہے جو وحی و تنزیل کی صورت میں ظاہر ہوتا ہے۔ اگر تم کہتے ہو کہ ایسا ہونا ضروری نہیں تو یقینا تم نے خدا کی صنعتوں اور کاموں کو جاننے اور سمجھنے کی کوشش نہیں کی اور اسے اس منزلت سے گرا دینا چاہا جس کی تمام کائنات ہستی شہادت دے رہی ہے۔

وہ جو زمین کی موت کو زندگی سے بدل دیتا ہے، کیا تمہاری روح کی موت کو زندگی سے نہیں بدل دے گا؟ جو ستاروں کی روشن علامتوں سے بیابانوں اور سمندروں میں تمہاری رہنمائی کرتا ہے، کیا تمہاری روح کو چھوڑ دے گا کہ بھٹکتی رہے اور اس کی رہنمائی کے لیے کوئی روشنی نہ ہو؟ تم اس بات پر تو کبھی متعجب نہیں ہوتے کہ کھیت لہلہا رہے ہیں اور آسمان سے باران رحمت برس رہی ہے، پھر اس پر کیوں متعجب ہوتے ہو کہ انسان کی روحانی پرورش کے لیے سامان زندگی مہیا ہے اور خدا کی وحی نازل ہو رہی ہے؟ افسوس تم پر! تم نے ایسا سمجھ کر خدا کی رحمت و ربوبیت کی بڑی ہی ناقدری کی۔

وَجَعَلُوْا لِلّٰهِ شُرَكَآءَ الْجِنَّ وَخَلَقَهُمْ وَخَرَقُوْا لَهٗ بَنِيْنَ وَبَنٰتٍۢ بِغَيْرِ عِلْمٍ ؕ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يَصِفُوْنَ ۟ ع ۱۰۰

۱۲ ع ۱۸

اور (دیکھو!) ان لوگوں نے خدا کے ساتھ جنوں کو (طاقت و تصرف میں) شریک ٹھیرالیا ہے، حالانکہ (یہ مانتے ہیں کہ تمام مخلوقات کی طرح) انہیں بھی خدا ہی نے پیدا کیا ہے. اور انہوں نے بغیر اس کے کہ علم کی کوئی روشنی اپنے سامنے رکھتے ہوں، خدا کے لئے بیٹے اور بیٹیاں بھی تراش لی ہیں. خدا کی پاکی ہو! اس کی ذات تو ان تمام باتوں سے پاک اور بلند ہے جو یہ اس کی نسبت بیان کرتے ہیں ۱۰۰.

بَدِيْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ اَنّٰى يَكُوْنُ لَهٗ وَلَدٌ وَّلَمْ تَكُنْ لَّهٗ صَاحِبَةٌ ؕ وَخَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ ۚ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۝ ۱۰۱

وہ آسمانوں کا اور زمین کا موجد ہے (یعنی بغیر کسی سابق مثال کے محض اپنے علم و قدرت سے بنانے والا ہے). یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ کوئی اس کا بیٹا ہو جب کہ کوئی اس کی بیوی نہیں؟ اسی نے تمام چیزیں پیدا کیں اور وہ ہر چیز کا علم رکھنے والا ہے ۱۰۱.

ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ فَاعْبُدُوْهُ ۚ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ وَّكِيْلٌ ۝١٠٢

یہی خدا تمہارا پروردگار ہے، کوئی معبود نہیں ہے مگر وہی، تمام چیزوں کا پیدا کرنے والا . سو دیکھو! اسی کی بندگی کرو، ہر چیز اسی کے حوالے ہے (٢٠٦) ١٠٢ .

١٠٠ تا ١٠٢ - پچھلی آیتوں میں ایك طرف تو منکرین وحی و تنزیل کو جواب دیا ہے، دوسری طرف کارخانۂ ہستی کے "نظام ربوبیت" سے خدائے واحد کی ہستی پر استدلال کیا ہے اور یہ قرآن کا عام اسلوب بیان ہے . "نظام ربوبیت" سے مقصود یہ ہے کہ ہم دیکھتے ہیں تمام کائنات خلقت ہماری پرورش و کارسازی میں سرگرم ہے اور اس کی تمام باتیں کچھ اس طرح کی واقع ہوئی ہیں کہ معلوم ہوتا ہے کسی نے بڑی ہی حکمت اور دقیقہ سنجی کے ساتھ ہماری ہر طرح کی احتیاجات پرورش کا اندازہ کرلیا اور اس کے لیے ایك پورا کارخانہ جاری کر دیا ہے .

قرآن کہتا ہے " اگر ایك پروردگار ہستی موجود نہیں تو پھر وہ کون ہے جس نے ربوبیت کا یہ پورا نظام قائم =

لَا تُدْرِكُهُ الْاَبْصَارُ ز وَهُوَ	اسے نگاہیں نہیں پاسکتیں، لیکن
يُدْرِكُ الْاَبْصَارَ ج وَهُوَ	وہ تمام نگاہوں کو پا رہا ہے.
اللَّطِيفُ الْخَبِيرُ ۝ ۱۰۳	وہ بڑا ہی باریک بیں اور آگاہ ہے ۱۰۳.

= کر رکھا ہے ''؟

وہ توحید پر بھی اسی سے استدلال کرتا ہے. تم نے خدا کو چھوڑ کر جن ہستیوں کو معبود بنا رکھا ہے، ان میں سے کون ہے جسے اس کارخانۂ ربوبیت کے بنانے یا چلانے میں کچھ بھی دخل ہو؟

قرآن کا یہ استدلال '' برہان ربوبیت '' کا استدلال ہے.

آیت (۱۰۰) میں مشرکین عرب کے مشرکانہ عقائد کا رد کیا ہے. یہ لوگ جنوں کی نسبت طرح طرح کے توہم پرستانہ خیالات رکھتے تھے اور سمجھتے تھے وہ جس انسان کو چاہیں مافوق فطرت طریقے پر نقصان پہنچادیں، جسے چاہیں عجیب عجیب طاقتیں دے دیں. نیز ان کا خیال تھا کہ پاک روحیں یعنی فرشتے خدا کے بیٹے اور بیٹیاں ہیں اور وہ کارخانۂ عالم میں طرح طرح کے تصرفات کرسکتے ہیں.

قَدْ جَآءَكُمْ بَصَآئِرُ مِنْ رَّبِّكُمْ ۚ فَمَنْ اَبْصَرَ فَلِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ عَمِیَ فَعَلَیْهَا ؕ وَمَآ اَنَا عَلَیْكُمْ بِحَفِیْظٍ ۝ ١٠٤

(دیکھو!) تمھارے پروردگار کی طرف سے تمھارے پاس علم و دلیل کی روشنیاں آ چکی ھیں (جہل و نادانی کا اب کوئی عذر باقی نہیں رھا)۔ پس اب جو کوئی دیکھے اور سمجھے تو (اس کا فائدہ) خود اسی کے لیے ھے اور جو کوئی (اپنی آنکھوں سے کام نہ لے اور) اندھا ھو جائے تو اس کا وبال اسی کے سر آئے گا۔ اور (اے پیغمبر! تم کہہ دو) "میں تم پر کچھ پاسبان نہیں ھوں (کہ جبرا تمھاری آنکھیں کھول دوں") ١٠٤۔

وَكَذٰلِكَ نُصَرِّفُ الْاٰیٰتِ وَلِیَقُوْلُوْا دَرَسْتَ وَلِنُبَیِّنَهٗ لِقَوْمٍ یَّعْلَمُوْنَ ۝ ١٠٥

اور (دیکھو!) اسی طرح ھم گوناگوں طریقوں سے آیتیں بیان کرتے ھیں (تا کہ حجت تمام ھو جائے) اور تا کہ وہ بول اٹھیں "تم نے (بیان حق میں کوئی کمی نہیں کی، سب کچھ) پڑھ سنایا"۔ نیز اس لیے کہ جو لوگ جاننے والے ھیں ان کے لیے (دلائل حق) روشن کر دیں ١٠٥۔

اِتَّبِعْ مَآ اُوْحِیَ اِلَیْكَ مِنْ

(اے پیغمبر!) تمھارے پروردگار

رَبِّكَ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ وَاَعْرِضْ عَنِ الْمُشْرِكِيْنَ ۝ ۱۰٦

کی طرف سے جو کچھ تم پر وحی کی گئی ھے، تم اس کی پیروی کرو کہ کوئی معبود نہیں ھے مگر صرف اسی کی ذات، اور مشرکوں کو ان کے حال پر چھوڑ دو ۱۰٦ .

وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَآ اَشْرَكُوْا ۚ وَمَا جَعَلْنٰكَ عَلَيْهِمْ حَفِيْظًا ۚ وَمَآ اَنْتَ عَلَيْهِمْ بِوَكِيْلٍ ۝ ۱۰۷

اور اگر اللہ چاھتا تو (اس کی قدرت رکھتا تھا کہ انسان کو اس طرح کا بنا دیتا کہ سب ایک ھی راہ چلنے والے ھوتے اور) یہ لوگ شرک نہ کرتے (لیکن تم دیکھ رھے ھو کہ اس کی مشیت کا یہی فیصلہ ھوا کہ ھر انسان اپنی اپنی سمجھ اور اپنی اپنی راہ رکھے۔ پس تم جو کچھ کر سکتے ھو یہی ھے کہ سچائی کی راہ دکھا دو، انہیں جبرا اپنی راہ پر چلا نہیں سکتے). ھم نے تمھیں نہ تو ان پر پاسبان بنایا ھے (کہ ان کی راے اور عمل کی نگھبانی کرو) نہ تمھارے حوالے ان کی ذمہ داری ھے (کہ ان کے نہ ماننے کے لیے اپنے کو ذمہ دار سمجھو) ۱۰۷ .

---

۱۰۷ – یہاں اس حقیقت کی طرف توجہ دلائی ھے کہ =

= دنیا میں اختلاف فکر و عمل ناگزیر ہے اور تم تمام انسانوں کو ایک فکر و رائے کا نہیں بنا دے سکتے۔ پس جس بات کو تم حق سمجھتے ہو اس کی دعوت دو، لیکن اس کی کد نہ کرو کہ سب لوگ تمہاری بات ضرور ہی مان لیں۔ جن کی سمجھ میں آئے گی مانیں گے، جن کی سمجھ میں نہیں آئے گی نہیں مانیں گے۔ تم لوگوں پر پاسبان نہیں بنادیے گئے ہو کہ ان کے ہر فکر و عمل کی پاسبانی کرو، نہ تم میں سے کسی پر اس کی ذمہ داری ہے کہ دوسرے کو ضرور ہی نیک بنا دے۔

اگر خدا چاہتا تو انسان کو بھی حیوانات کی طرح بنا دیتا کہ سب اپنی حالت میں ایک ہی طرح کے ہوتے، لیکن تم دیکھ رہے ہو کہ اس نے ایسا نہیں چاہا: اس نے انسان کی طبیعت ہی ایسی بنائی کہ ہر گروہ اپنی اپنی سمجھ، اپنی اپنی رائے اور اپنی اپنی پسند رکھتا ہے اور ہر گروہ کی نظر میں وہی کام اچھا ہے جو وہ کر رہا ہے۔ تمہاری نظروں میں اس کی راہ کتنی ہی بری ہو، لیکن اس کی نظروں میں تو ویسی ہی اچھی ہے جیسی تمہاری نظروں میں تمہاری راہ۔ پس ضروری ہے کہ اس بارے میں برداشت اور رواداری سے کام لو۔

وَلَا تَسُبُّوا الَّذِينَ يَدْعُونَ	اور (مسلمانو!) جو لوگ خدا
مِنْ دُونِ اللّٰهِ فَيَسُبُّوا اللّٰهَ	کے سوا دوسری هستیوں کو
عَدْوًا ۢ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۗ كَذٰلِكَ	پکارتے هیں تم ان کے
زَيَّنَّا لِكُلِّ اُمَّةٍ عَمَلَهُمْ ۠	معبودوں کو گالیاں نه دو که
ثُمَّ اِلٰى رَبِّهِمْ مَّرْجِعُهُمْ	پھر وه بھی حد سے متجاوز هو کر
فَيُنَبِّئُهُمْ بِمَا كَانُوْا	بے سمجھے بوجھے خدا کو
يَعْمَلُوْنَ ۝ ۱۰۸	

برا بھلا کہنے لگیں۔ هم نے اسی طرح هر قوم کے لیے اس کے کاموں کو خوش نما بنا دیا (که هر قوم اپنی راه رکھتی هے اور اپنی هی راه اسے اچھی دکھائی دیتی هے). پھر بالآخر سب کو اپنے پروردگار کی طرف لوٹنا هے، اس وقت وه ان سب پر ان کے کاموں کی حقیقت کھول دے گا جو وه (دنیا میں) کرتے رهے هیں ۱۰۸ ۔

۱۰۸ ـ اس کے بعد فرمایا جو لوگ شرک و بت پرستی میں مبتلا هیں تم انهیں دعوت حق دو، مگر برا بھلا نه کهو. اگر تم ان کے بتوں کو برا بھلا کهوگے تو وه بھی خدا کو برا بھلا کهیں گے. نتیجه یه نکلے گا که تم انهیں گالیاں دوگے، وه تمهیں دیں گے. طلب حق کی بات نهیں رهے گی، آپس میں گالی گلوچ کرنا هوگا۔

وَ اَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ لَئِنْ جَآءَتْهُمْ اٰيَةٌ لَّيُؤْمِنُنَّ بِهَا ؕ قُلْ اِنَّمَا الْاٰيٰتُ عِنْدَ اللّٰهِ وَ مَا يُشْعِرُكُمْ ۙ اَنَّهَآ اِذَا جَآءَتْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۱۰۹

اور یہ (منکرین حق) خدا کی سخت قسمیں کھا کر کہتے ہیں "اگر کوئی نشانی ان کے سامنے آجائے تو وہ ضرور اس پر ایمان لے آئیں گے"۔ (اے پیغمبر!) تم کہہ دو "نشانیاں تو اللہ ہی کے پاس ہیں (کسی بندے کے اختیار میں نہیں")۔ اور (مسلمانو!) تمہیں (ان لوگوں کا حال) کیا معلوم؟ اگر نشانیاں آ بھی جائیں جب بھی یہ یقین کرنے والے نہیں ۱۰۹۔

وَ نُقَلِّبُ اَفْئِدَتَهُمْ وَ اَبْصَارَهُمْ كَمَا لَمْ يُؤْمِنُوْا بِهٖۤ اَوَّلَ مَرَّةٍ وَّ نَذَرُهُمْ فِیْ طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُوْنَ ع ۱۱۰

ہم ان کے دلوں کو اور آنکھوں کو الٹ دیں (یعنی ہمارے ٹھیرائے ہوئے قانون کے بموجب ان کی سمجھ اور ان کی نظر کام نہ دے، یہ نشانیاں دیکھ کر

۱۳
ع
۱۹

بھی اسی طرح انکار کیے جائیں) جس طرح پہلی دفعہ قرآن سے انکار کیا اور ھم انھیں چھوڑ دیں کہ اپنی سرکشیوں میں بھٹکتے رھیں ۱۱۰ ۔

وَلَوْ اَنَّنَا نَزَّلْنَآ اِلَيْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةَ وَكَلَّمَهُمُ الْمَوْتٰى وَحَشَرْنَا عَلَيْهِمْ كُلَّ شَيْءٍ قُبُلًا مَّا كَانُوْا لِيُؤْمِنُوْٓا اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ يَجْهَلُوْنَ ۝ ۱۱۱

اور (یقین کرو !) اگر ھم ان پر فرشتے اتار دیتے اور (قبروں سے) مردے (اٹھ کر) ان سے باتیں کرنے لگتے اور جتنی چیزیں بھی (دنیا میں) ھیں سب ان کے سامنے لا کھڑی کرتے جب بھی یہ ایسا کرنے والے نہیں کہ ایمان لے آئیں ، الا یہ کہ اللہ ھی کی مشیت ھو (۲٦۱) لیکن ان میں اکثر ایسے ھیں جو (یہ حقیقت) نہیں جانتے ۱۱۱ ۔

وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِيٍّ عَدُوًّا شَيٰطِيْنَ الْاِنْسِ وَالْجِنِّ يُوْحِيْ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ زُخْرُفَ الْقَوْلِ

اور (اے پیغمبر!) اسی طرح ھم نے ھر نبی کے لیے (جب اس کی دعوت کا ظھور ھوا) انسانوں اور جنوں میں سے شیطانوں

غُرُوْرًا ۭ وَلَوْ شَآءَ رَبُّكَ مَا فَعَلُوْهُ فَذَرْهُمْ وَمَا يَفْتَرُوْنَ ۝ ۱۱۲

کو دشمن ٹھیرا دیا جو آپس میں ایك دوسرے کو دکھاوے کی خوش نما باتیں سکھاتے تا کہ لوگوں کو فریب دیں۔ اور اگر تمہارا پرور دگار چاھتا تو (یقینا ایسا کر سکتا تھا کہ) وہ دشمنی نہ کرتے، (مگر اس کی حکمت کا فیصلہ یہی ہوا کہ یہاں روشنی کے ساتھ تاریکی اور حق کے ساتھ باطل بھی اپنی نمود رکھے)۔ پس (ان کی مخالفت سے دل گرفتہ نہ ھو اور) انھیں ان کی افترا پردازیوں میں چھوڑ دو ۱۱۲۔

وَلِتَصْغٰۤى اِلَيْهِ اَفْـِٕدَةُ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ وَلِيَرْضَوْهُ وَلِيَقْتَرِفُوْا مَا هُمْ مُّقْتَرِفُوْنَ ۝ ۱۱۳

اور (خدا کے نبیوں کے یہ دشمن اس طرح کی باتیں اس لیے سکھاتے ھیں) تا کہ جو لوگ آخرت پر یقین نہیں رکھتے ان کے دل (پر فریب باتیں سن کر) ان کی طرف جھك پڑیں اور ان کی باتیں پسند کریں اور جیسی کچھ بدکرداریاں وہ خود کرتے رھتے ھیں ویسی ھی وہ بھی کرنے لگیں ۱۱۳۔

اَفَغَيْرَ اللّٰهِ اَبْتَغِىْ حَكَمًا

(اے پیغمبر! ان لوگوں سے

وَهُوَ الَّذِیْٓ اَنْزَلَ اِلَیْکُمُ الْکِتٰبَ مُفَصَّلًا ؕ وَالَّذِیْنَ اٰتَیْنٰھُمُ الْکِتٰبَ یَعْلَمُوْنَ اَنَّهٗ مُنَزَّلٌ مِّنْ رَّبِّکَ بِالْحَقِّ فَلَا تَکُوْنَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِیْنَ ۱۱۴

پوچھو) " کیا (تم یہ چھتے ہو کہ) میں (اپنے اور تمہارے درمیان فیصلے کے لیے) خدا کے سوا کوئی دوسرا منصف ڈھونڈھوں ؟ حالانکہ وہی ہے جس نے تم پر " الکتاب " نازل کر دی جو کھول کھول کے (باتیں) بیان کرنے والی ہے " . اور (دیکھو !) جن لوگوں کو (تم سے پہلے) ہم نے کتاب دی ہے (یعنی یہود اور نصاری) وہ اچھی طرح جانتے ہیں کہ قرآن تمہارے پروردگار کی طرف سے سچائی کے ساتھ نازل ہوا ہے . پس ان لوگوں میں سے نہ ہو جاؤ جو فیصلۂ الٰہی کے بارے میں) شک کرنے والے ہیں ۱۱۴ .

وَتَمَّتْ کَلِمَتُ رَبِّکَ صِدْقًا وَّعَدْلًا ؕ لَا مُبَدِّلَ لِکَلِمٰتِهٖ ۚ وَهُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ۞ ۱۱۵

اور (یاد رکھو !) تمہارے پروردگار کی بات سچائی اور انصاف کے ساتھ (پوری ہو کر رہے گی . یوں سمجھو کہ) پوری

هو گئی . اس کی باتوں کا (یعنی اس کے قانون کا) کوئی بدلنے والا نہیں . وہ (سب کچھ) سننے والا ، (سب کچھ) جاننے والا ہے ١١٥ .

وَ اِنْ تُطِعْ اَكْثَرَ مَنْ فِى الْاَرْضِ يُضِلُّوْكَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۚ اِنْ يَّتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ وَ اِنْ هُمْ اِلَّا يَخْرُصُوْنَ ۝ ١١٦

اور (اے پیغمبر!) اگر تم ان لوگوں کا کہا مانو جو آج روے زمین میں سب سے زیادہ ہیں تو وہ تمہیں خدا کی راہ سے بھٹکا دیں (کیوں کہ وہ سب کے سب بھٹکے ہوے ہیں) . وہ پیروی نہیں کرتے مگر محض گمان کی . وہ اس کے سوا کچھ نہیں ہیں کہ شك اور گمان میں قیاس آرائیاں کرتے رهتے ہیں ١١٦ .

---

١١٦ - اس حقیقت کی طرف اشارہ که حق و باطل کے معاملے میں انسانوں کی قلت و کثرت معیار نہیں ہو سکتی، بلکه حقیقت اور سچائی کے بنیادی اصولوں پر ہی فیصله کیا جا سکتا ہے . بسا اوقات گم راهی و حق فراموشی کے ایسے اوقات آجاتے ہیں که نوع انسانی کی اکثریت حق ویقین کی روشنی سے محروم ہو جاتی ہے . ایسا ہی دور نزول قرآن =

إِنَّ رَبَّكَ هُوَ أَعْلَمُ مَنْ يَضِلُّ عَنْ سَبِيلِهِ ۚ وَهُوَ أَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِينَ ۝١١٧

بلاشبہ تمہارا پروردگار ہی اس بات کو بہتر جاننے والا ہے کہ کون اس کی راہ سے بھٹک رہا ہے اور کون ہیں جنہوں نے راہ پالی ١١٧ .

فَكُلُوا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ إِنْ كُنْتُمْ بِآيَاتِهِ مُؤْمِنِينَ ۝١١٨

پس (گم راہوں کے وہم و گمان کی پیروی نہ کرو اور) جس (جانور) پر (ذبح کرتے ہوے)

= کے وقت بھی دنیا پر چھایا ہوا تھا. پس فرمایا: گم راہوں کی کثرت نہ دیکھو، یہ دیکھو کہ کونسی راہ یقین اور بصیرت کی راہ ہے اور کونسی جہل و گمان کی راہ ہے .

اس کے بعد مشرکین عرب کے ان خیالات کا رد کیا ہے جن کے لیے ان کے پاس اوہام وخرافات کے سوا علم و بصیرت کی کوئی روشنی نہ تھی. وہ کہتے تھے: جن جانوروں کو بتوں کے نام پر چھوڑ دیا ہے وہ مقدس ہو گئے اور اگر ذبح کیا ہوا جانور حلال ہے تو بتوں کی نیاز چڑھایا ہوا جانور جو مختلف طریقوں سے مارا جاتا ہے کیوں حلال نہیں؟

خدا کا نام لیا گیا ہے اسے بلا تامل کھاو، اگر تم خدا کی آیتوں پر ایمان رکھتے ہو ١١٨ .

وَمَا لَكُمْ اَلَّا تَاْكُلُوْا	اور تمہارے لیے کونسی بات
مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ	روکنے والی ہےکہ جس (جانور)
وَقَدْ فَصَّلَ لَكُمْ مَّا حَرَّمَ	پر (ذبح کرتے ہوئے) خدا کا
عَلَيْكُمْ اِلَّا مَا اضْطُرِرْتُمْ	نام لیا گیا ہے اسے نہ کھاؤ
اِلَيْهِ ؕ وَاِنَّ كَثِيْرًا	(اور مشرکوں کے اوہام
لَّيُضِلُّوْنَ بِاَهْوَآئِهِمْ بِغَيْرِ	و خرافات کا اثر قبول کرو)
عِلْمٍ ؕ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ	حالانکہ جو کچھ تم پر حرام
بِالْمُعْتَدِيْنَ ۝ ١١٩	کیا گیا ہے، وہ خدا نے

کھول کر بیان کردیا ہے . ہاں ! حالت کی مجبوری تمہیں جو کچھ کھلادے . وہ اس سے مستثنیٰ ہے (یعنی حلال چیز میسر نہ ہو اور جان بچانے کے لیے حرام چیز کھالو تو اس کی تمہیں اجازت دے دی گئی ہے) . اور بہت سے لوگ ہیں جو بغیر علم کے محض اپنی نفسانی خواہشوں سے (طرح طرح کی باتیں نکال کر) لوگوں کو بھکاتے رہتے ہیں . (تو اے پیغمبر! یقین رکھو) تمہارا پروردگار انہیں اچھی طرح جانتا ہے جو (حد سے گزر کر) زیادتی کرنے والے ہیں ١١٩ .

وَذَرُوْا ظَاهِرَ الْاِثْمِ وَبَاطِنَهٗ ۭ اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْسِبُوْنَ الْاِثْمَ سَيُجْزَوْنَ بِمَا كَانُوْا يَقْتَرِفُوْنَ ۞ ۱۲۰

اور (دیکھو!) ظاهری گناہ ہو یا چھپا گناہ ہو، ہر حال میں گناہ کی باتیں ترک کر دو. جو لوگ گناہ کماتے ہیں وہ (انسانوں کی نگاہ سے کتنا ہی چھپ کر گناہ کریں، لیکن) جو کچھ کرتے رہے ہیں ضرور اس کا بدلا پائیں گے ۱۲۰ .

وَلَا تَاْكُلُوْا مِمَّا لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَاِنَّهٗ لَفِسْقٌ ۭ وَاِنَّ الشَّيٰطِيْنَ لَيُوْحُوْنَ اِلٰٓى اَوْلِيٰۗـئِهِمْ لِيُجَادِلُوْكُمْ ۚ وَاِنْ اَطَعْتُمُوْهُمْ اِنَّكُمْ لَمُشْرِكُوْنَ ۞ ۱۲۱ ع

اور جس جانور پر (ذبح کرتے ہوے) خدا کا نام نہیں لیا گیا ہے اس کا گوشت نہ کھاو. اس میں سے کھانا البتہ نافرمانی کی بات ہوگی. اور (دیکھو!) شیطان تو اپنے ساتھیوں کے دلوں میں وسوسے ڈالتے رہتے ہیں تاکہ تم سے کج بحثی کریں. اگر تم نے ان کا کہا مان لیا تو پھر سمجھ رکھو تم بھی شرک کرنے والے ہوے ۱۲۱ .

۱٤ ع ۱

أَوَمَنْ كَانَ مَيْتًا فَأَحْيَيْنٰهُ	بھر کیا وہ آدمی کہ مردہ تھا
وَجَعَلْنَا لَهٗ نُوْرًا يَّمْشِىْ بِهٖ	اور ہم نے اسے زندہ کر دیا
فِى النَّاسِ كَمَنْ مَّثَلُهٗ	اور اس کے لیے ایك نور ٹھیرا
فِى الظُّلُمٰتِ لَيْسَ بِخَارِجٍ	دیا کہ اس کے اجالے میں
مِّنْهَا ؕ كَذٰلِكَ زُيِّنَ لِلْكٰفِرِيْنَ	لوگوں کے درمیان (بے کھٹکے)

۱۲۱ - مشرکین مکہ میں سے بعض اشخاص جو مخالفت میں پیش پیش تھے، احکام الٰہی کے خلاف کج بحثیاں کرتے اور طرح طرح کے شبہات پیدا کرکے مسلمانوں کو گمراہ کرنا چاھتے . مثلاً جب ذبح کرنے کا حکم دیا گیا تو وہ کہنے لگے کہ اگر تمہارا مارا ھوا جانور حلال ھے تو خدا کا مارا ھوا جانور یعنی مردار کیوں حرام ھوگیا؟

یہاں مسلمانوں کو تنبیہ کی گئی ھے کہ جدل و نزاع کرنے والوں کی راہ طلب حق کی راہ نہیں ھے . شریعت نے جس چیز سے روکا اس میں حکمتیں ھیں اور چوں کہ ھر سمجھ مصالح اور حکم کا ادراك نہیں کر سکتی، اس لیے چاھیے کہ راست بازی کے ساتھ اطاعت کی جائے، کج بحثیاں نہ کی جائیں .

مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ۝ ١٢٢ چلے پھرے، اس آدمی جیسا ہوسکتا ہے جس کا حال یہ ہو کہ اندھیریوں میں گھرا ہوا ہے اور ان سے باہر نکلنے والا نہیں؟ (کبھی نہیں۔ سو دیکھو! جس طرح ایک شخص باوجود اندھیریوں میں گھرے ہونے کے اپنی حالت پر قانع ہو جاتا ہے) اسی طرح کافروں کی نظروں میں وہی باتیں خوش نما دکھائی دیتی ہیں جو وہ کرتے رہتے ہیں (۲۶۲) ۱۲۲۔

وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَا فِي كُلِّ قَرْيَةٍ أَكٰبِرَ مُجْرِمِيهَا لِيَمْكُرُوا فِيهَا ۚ وَمَا

اور (دیکھو! جس طرح آج مکہ کے رئیس دعوت حق کی مخالفت میں سرگرم ہیں)

---

۱۲۲ - پھر آیت (۱۲۲) میں ایمان و کفر کی مثال بیان کی: ایمان زندگی ہے اور علم و بصیرت کی روشنی ہے۔ کفر موت ہے اور اوہام و ظنون کی تاریکی۔ پھر کیا وہ آدمی جس کے سامنے روشنی ہو۔ اس جیسا ہو سکتا ہے جس کے چاروں طرف تاریکی ہی تاریکی ہو؟

پس مومن کے لیے جس کے تمام عقائد و اعمال علم و یقین پر مبنی ہیں، کیوں کر جائز ہو سکتا ہے کہ کفر و شرک کے اوہام و خرافات کا اثر قبول کرے؟

يَمْكُرُوْنَ اِلَّا بِاَنْفُسِهِمْ وَمَا يَشْعُرُوْنَ ۝ ١٢٣ اسی طرح ہم نے ہر بستی میں اس کے بدکردار آدمیوں کے

سردار بنا دیے، تا کہ وہاں مکر و فریب کے جال پھیلائیں (یعنی ہمارے ٹھیرائے ہوئے قانون کے مطابق جمعیت بشری کی حالت ایسی واقع ہوئی ہے کہ ہر آبادی میں کوئی نہ کوئی مفسدوں کا سردار پیدا ہو جاتا ہے). اور فی الحقیقت وہ مکر وفریب نہیں کرتے مگر اپنے ہی ساتھ (۲۶۳) لیکن اس کا شعور نہیں رکھتے ۱۲۳ ۔

وَاِذَا جَآءَتْهُمْ اٰيَةٌ قَالُوْا لَنْ نُّؤْمِنَ حَتّٰى نُؤْتٰى مِثْلَ مَآ اُوْتِيَ رُسُلُ اللّٰهِ ؕ اَللّٰهُ اَعْلَمُ اور جب ان کے پاس (سچائی کی) کوئی نشانی آتی ہے تو کہتے ہیں. "ہم کبھی یقین کرنے

وقف لازم

۱۲۳ - آیت (۱۲۳) میں فرمایا: جب کسی آبادی میں کوئی داعی حق کھڑا ہوتا ہے تو وہاں کے سردار محسوس کرتے ہیں کہ اگر دعوت حق کام یاب ہو گئی تو ان کے ظالمانہ اختیارات کا خاتمہ ہو جائے گا، اس لیے انہیں ایک طرح کی ذاتی دشمنی اور کد ہو جاتی ہے اور وہ طرح طرح کی مکاریاں کرتے رہتے ہیں تا کہ لوگ دعوت حق قبول نہ کریں. از انجملہ سرداران مکہ کی ایک مکاری یہ تھی کہ =

حَيْثُ يَجْعَلُ رِسَالَتَهُ ۗ سَيُصِيبُ الَّذِينَ أَجْرَمُوا صَغَارٌ عِنْدَ اللَّهِ وَعَذَابٌ شَدِيدٌ بِمَا كَانُوا يَمْكُرُونَ ۝ ١٢٤

والے نہیں حب تک ہمیں ویسی ہی بات نہ ملے جیسی اللہ کے رسولوں کو مل چکی ہے" (حالانکہ) اللہ ہی اس بات کو بہتر جاننے والا ہے کہ کہاں اور کس طرح اپنی پیغمبری ٹھیرائے۔ جو لوگ (انکار حق کے) جرم کے مرتکب ہوے، عنقریب انہیں خدا کے حضور ذلت وحقارت ملے گی اور جیسی کچھ مکاریاں کرتے رہے ہیں اس کی پاداش میں سخت عذاب ١٢٤.

فَمَنْ يُرِدِ اللَّهُ أَنْ يَهْدِيَهُ يَشْرَحْ صَدْرَهُ لِلْإِسْلَامِ ۖ وَمَنْ يُرِدْ أَنْ يُضِلَّهُ يَجْعَلْ صَدْرَهُ ضَيِّقًا حَرَجًا كَأَنَّمَا يَصَّعَّدُ

پس جس کسی کو خدا چاہتا ہے (سعادت وکامرانی کی) راہ دکھا دے، اس کا سینہ اسلام کے لیے کھول دیتا ہے (٢٦٤) (اور وہ اس کی سچائی پالیتا ہے)۔

= کہتے "معجزے دکھاؤ"۔ چنانچہ بار بار ان کے اس حیلے کا رد کیا گیا۔

فِي السَّمَآءِ ؕ كَذٰلِكَ يَجْعَلُ اللّٰهُ الرِّجْسَ عَلَى الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۝۱۲۵

اور جس کسی پر (کام یابی و سعادت کی) راہ گم کر دینی چاهتا هے اس کے سینے کو اس طرح تنگ اور رکا هوا کر دیتا هے گویا بلندی پر چڑھ رها هو (اور بلندی پر چڑھنے کی وجه سے دم پھول گیا هو. کتنی هی کوشش کرے مگر بے دم هو کر ره جائے گا) اسی طرح الله ان لوگوں پر عذاب بھیج دیتا هے جو (خدا کی سچائی پر) ایمان نہیں رکھتے ۱۲۵.

وَهٰذَا صِرَاطُ رَبِّكَ مُسْتَقِيْمًا ؕ قَدْ فَصَّلْنَا الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّذَّكَّرُوْنَ ۝۱۲۶

اور یه (اسلام کی راه) تمهارے پروردگار کی سیدھی راه هے. بلاشبه هم نے ان لوگوں کے لیے جو دھیان دینے والے هیں (راه حق کی) نشانیاں کھول کھول کے بیان کر دی هیں ۱۲۶ .

۱۲۵ - آیت (۱۲۵) میں گم راهی کے جماؤ کی وه حالت بتلائی که جب آدمی کی سمجھ ایسی ٹیڑھی پڑ جاتی هے که کتنا هی سوچے سیدھی بات سمجھ میں آتی نہیں . فرمایا: ایسے آدمی کی مثال ایسی هے جیسے کوئی بلندی پر چڑھنا چاهے اور اس کا دم پھول جائے . کتنی هی چڑھنے کی کوشش کرے لیکن اس کے قدم اٹھ نہیں سکیں گے .

لَهُمْ دَارُ السَّلٰمِ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَهُوَ وَلِيُّهُمْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿١٢٧﴾

ان لوگوں کے لیے (جنھوں نے خدا کی سیدھی راہ پر قدم اٹھایا) ان کے پروردگار کے حضور سلامتی و عافیت کا گھر ہے اور جیسے کچھ ان کے (نیک) عمل رہے ہیں ان کی وجہ سے وہ ان کا مددگار و رفیق ہے ۱۲۷.

وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ جَمِيْعًا ۚ يٰمَعْشَرَ الْجِنِّ قَدِ اسْتَكْثَرْتُمْ مِّنَ الْاِنْسِ ۚ وَقَالَ اَوْلِيٰٓؤُهُمْ مِّنَ الْاِنْسِ رَبَّنَا اسْتَمْتَعَ بَعْضُنَا بِبَعْضٍ وَّبَلَغْنَآ اَجَلَنَا الَّذِيْٓ اَجَّلْتَ لَنَا ؕ قَالَ النَّارُ مَثْوٰىكُمْ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ ؕ اِنَّ رَبَّكَ حَكِيْمٌ عَلِيْمٌ ﴿١٢٨﴾

اور (دیکھو!) اس دن کیا ہوگا جب خدا ان سب کو (اپنے حضور) جمع کرے گا (اور فرمائے گا) ”اے گروہ جن! (یعنی شیاطین) تم نے تو انسانوں میں سے بڑی تعداد (اپنی وسوسہ اندازیوں سے) اپنے ساتھ لے لی“. اور انسانوں میں سے جو لوگ ان کے ساتھی

رہے ہیں وہ (اعتراف حقیقت پر مجبور ہوکر) کہیں کے "اے پروردگار! (دنیا میں) ہم ایک دوسرے سے (گم راہی وشقاوت کے کاموں میں) فائدہ اٹھاتے رہے (یعنی گم راہ انسانوں نے شیطانوں کا ہاتھ بٹایا اور شیطانوں نے انسانوں کا) اور (بالآخر) میعاد کی اس منزل تک پہنچ گئے جو تو نے ہمارے لیے ٹھیرا دی تھی (اب ہماری قسمتوں کا فیصلہ تیرے ہاتھ ہے")۔ خدا فرمائے گا" تمہارا ٹھکانا آتش دوزخ ہے، اسی میں ہمیشہ رہو گے، بجز ان کے جنہیں ہم نجات دینا چاہیں"۔ (اے پیغمبر!) بلاشبہ تمہارا پروردگار (اپنے کاموں میں) حکمت رکھنے والا (اور سب کچھ) جاننے والا ہے ۱۲۸ ۔

وَ كَذٰلِكَ نُوَلِّي بَعْضَ — اور (دیکھو!) اس طرح ہم

الظّٰلِمِيْنَ بَعْضًا بِمَا — بعض ظالموں کو بعض ظالموں پر

كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ع ۱۲۹ — مسلط کردیتے ہیں، ان کی اس

۱۵ ع ۲

کمائی کی وجہ سے جو وہ (اپنی بدعملیوں سے) حاصل کرتے رہتے ہیں ۱۲۹ ۔

يٰمَعْشَرَ الْجِنِّ وَ الْاِنْسِ — (نیز ہم اس دن پوچھیں گے کہ)

اَلَمْ يَاْتِكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ — "اے گروہ جن وانس! (تم ہو

يَقُصُّونَ عَلَيْكُمْ اٰيٰتِيْ وَ يُنْذِرُوْنَكُمْ لِقَآءَ يَوْمِكُمْ هٰذَا ؕ قَالُوْا شَهِدْنَا عَلٰٓى اَنْفُسِنَا وَ غَرَّتْهُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا وَ شَهِدُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ اَنَّهُمْ كَانُوْا كٰفِرِيْنَ ۞ ۱۳۰

اپنی گمراھیوں کا آج اعتراف کر رہے ہو تو) کیا تمہارے پاس ھمارے پیغمبر جو تمہیں میں سے تھے نہیں آئے تھے، انہوں نے ھماری آیتیں تمہیں نہیں سنائی تھیں اور آج کے دن سے جو تمہیں پیش آیا ھے نہیں ڈرایا تھا''؟ وہ عرض کریں کے ''خدایا! ھم اپنے اوپر آپ گواھی دیتے ھیں (کہ بلاشبہ آئے تھے اور انہوں نے ھمیں سب کچھ بتایا تھا، پر ھم نے ان کا کہا نہ مانا''). حقیقت یہ ھے کہ دنیا کی (چند روزہ) زندگی نے انہیں فریب میں ڈال دیا تھا اور اب وہ خود ھی اپنے خلاف گواہ ہو گئے کہ بلا شبہ سچائی سے انکار کرنے والے تھے ۱۳۰ .

ذٰلِكَ اَنْ لَّمْ يَكُنْ رَّبُّكَ مُهْلِكَ الْقُرٰى بِظُلْمٍ وَّ اَهْلُهَا غٰفِلُوْنَ ۞ ۱۳۱

(اے پیغمبر!) یہ (پیغمبروں کا ظہور اور دعوت حق کا اعلان) اس لیے ہوا کہ تمہارے

پروردگار کا یہ ڈھنگ نہیں کہ وہ نا انصافی سے بستیوں کو ہلاک کردے اور وہاں کے رہنے والے (راہ حق سے) بے خبر ہوں ۱۳۱.

وَلِكُلٍّ دَرَجٰتٌ مِّمَّا عَمِلُوْا ؕ اور (قانون الٰہی کی رو سے)

وَمَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ عَمَّا سب کے (الگ الگ) درجے

يَعْمَلُوْنَ ۝۱۳۲ ہیں، ان کے کاموں کے مطابق

(اور انہیں درجوں کے مطابق انہیں نتائج پیش آتے ہیں). اور جیسے کچھ انسان کے کام ہیں، تمہارا پروردگار ان سے غافل نہیں ۱۳۲ .

وَرَبُّكَ الْغَنِيُّ ذُو الرَّحْمَةِ ؕ اور (دیکھو!) تمہارا پروردگار

---

۱۳۱ و ۱۳۲ - انسانوں کی کوئی آبادی ایسی نہیں ہے جہاں خدا کے پیغمبر پیدا نہ ہوے ہوں اور انہوں نے راہ حق نہ دکھائی ہو. خدا کا یہ قانون نہیں کہ وہ کسی قوم اور ملک کو ہدایت وحی سے محروم رکھے اور پھر اس سے مواخذہ کرے .

ہر فرد اور ہر گروہ کے لیے اس کے اعمال کے مطابق مختلف درجے ہیں . اگر اچھے اعمال ہیں تو اچھائی کے درجے ہیں، برے ہیں تو برائی کے درجے ہیں اور انہیں کے مطابق نتائج و عواقب پیش آتے ہیں .

إِنْ يَشَأْ يُذْهِبْكُمْ وَيَسْتَخْلِفْ مِنْ بَعْدِكُمْ مَا يَشَآءُ كَمَآ أَنْشَأَكُمْ مِنْ ذُرِّيَّةِ قَوْمٍ اٰخَرِيْنَ ۝١٣٣

بے نیاز اور رحمت والا ہے . (بے نیاز ہے ، اس لیے وہ اپنے کاموں کے لیے کسی کا محتاج نہیں . رحمت والا ہے ، اس لیے اس کی رحمت کا مقتضٰی یہی ہے کہ دنیا میں بگاڑ اور فساد قائم نہ رہے) . اگر وہ چاہے تو تمہیں ہٹا دے اور تمہارے بعد جس (گروہ) کو چاہے تمہارا جانشین بنا دے ، جس طرح ایک دوسرے گروہ کی نسل سے تمہیں اٹھا کھڑا کیا ہے ۱۳۳ .

إِنَّ مَا تُوْعَدُوْنَ لَاٰتٍ لا وَّمَآ أَنْتُمْ بِمُعْجِزِيْنَ ۝١٣٤

جس بات کا تم سے وعدہ کیا جاتا ہے وہ یقینا آنے والی ہے اور تمہارے بس میں نہیں کہ (خدا کو) مجبور کر دو ۱۳۴ .

---

۱۳۳ - مشرکین مکہ سے اتمام حجت کہ اگر وہ دعوت حق کی مخالفت سے باز نہیں آئیں گے تو خدا انہیں راہ سے ہٹا دے گا اور ان کی جگہ ایک دوسرا گروہ کھڑا کر دے گا . وہ اسی طرح پچھلی قوموں کو گراتا اور نئی قوموں کو اٹھاتا رہتا ہے .

قُلْ يٰقَوْمِ اعْمَلُوْا عَلٰى مَكَانَتِكُمْ اِنِّىْ عَامِلٌ ۚ فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۙ مَنْ تَكُوْنُ لَهٗ عَاقِبَةُ الدَّارِ ؕ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ ۝ ١٣٥

(اے پیغمبر!) ان لوگوں سے کہو "اے میری قوم! (اگر تم جہل و انکار سے باز نہیں آتے تو میرا اور تمہارا فیصلہ خدا کے ھاتھ ھے) تم اپنی جگہ کام کیے جاؤ، میں بھی (اپنی جگہ) کام کر رھا ھوں. عن قریب تمہیں معلوم ھو جائے گا کہ آخر کار کس کا انجام بخیر ھے. یقینا ظلم کرنے والے کبھی کام یاب نہیں ھوں گے ۱۳۵.

وَجَعَلُوْا لِلّٰهِ مِمَّا ذَرَاَ مِنَ الْحَرْثِ وَالْاَنْعَامِ نَصِيْبًا

اور (دیکھو!) جو کچھ خدا نے کھیتی اور مویشی میں سے

۱۳۵ - آیت (۱۳۵) میں فرمایا کہ اعلان کر دو "اب میرا اور تمہارا فیصلہ خدا کے ھاتھ ھے. خدا کا قانون یہ ھے کہ وہ ظالموں کو داعی حق کے مقابلے میں کام یابی نہیں دیتا. پس وہ ھم دونوں فریقوں میں سے کسی ایک کو کام یاب کر کے بتلا دے گا کہ سچائی کس کے ساتھ تھی اور کون سچائی کو جھٹلانے والا تھا". چنانچہ بالآخر ایسا ھی ھوا اور خدا کے فیصلے نے حقیقت آشکارا کر دی.

فَقَالُوا هٰذَا لِلّٰهِ بِزَعْمِهِمْ وَهٰذَا لِشُرَكَآئِنَا ۚ فَمَا كَانَ لِشُرَكَآئِهِمْ فَلَا يَصِلُ اِلَى اللّٰهِ ۚ وَمَا كَانَ لِلّٰهِ فَهُوَ يَصِلُ اِلٰى شُرَكَآئِهِمْ ۗ سَآءَ مَا يَحْكُمُوْنَ ۝ ١٣٦

پیدا کیا ھے ، اس میں سے ایک حصه یہ اپنے زعم باطل کے مطابق خدا کے لیے ٹھیرانے ھیں اور کہتے ھیں "یہ اللہ کے لیے ھے . اور (ایك حصه بتوں کے لیے ٹھیرا کر کہتے ھیں) یہ ان کے لیے جنھیں ھم نے خدا کا شریك ٹھیرایا ھے". پس جو کچھ ان کے ٹھیرائے ھوے شریکوں کے لیے ھے . وہ تو خدا کی طرف پہنچتا نہیں (یعنی اس میں سے خدا کے لیے خرچ نہیں کر سکتے). لیکن جو کچھ خدا کے لیے ھے ، وہ ان کے (ٹھیرائے ھوے) شریکوں کی طرف پہنچ جاتا ھے (یعنی خدا کے ٹھیرائے ھوے حصے میں سے بتوں کے لیے خرچ ھو جائے تو کچھ مضائقه نہیں). کیا ھی برا فیصله ھے جو یہ لوگ کرتے ھیں ١٣٦ .

وَكَذٰلِكَ زَيَّنَ لِكَثِيْرٍ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ قَتْلَ اَوْلَادِهِمْ شُرَكَآؤُهُمْ لِيُرْدُوْهُمْ

اور (دیکھو !) اسی طرح بہت سے مشرك ھیں کہ ان کے (ٹھیرائے ھوے) شریکوں نے

وَلِيَلْبِسُوا عَلَيْهِمْ دِينَهُمْ ۚ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا فَعَلُوهُ فَذَرْهُمْ وَمَا يَفْتَرُونَ ۝١٣٧

ان کی نظروں میں قتل اولاد (جیسا وحشیانہ فعل بھی) خوش نما کر دکھایا ہے، تاکہ نہیں ہلاکت میں ڈالیں اور ان کے دین کی راہ ان پر مشتبہ کر دیں۔ (اے پیغمبر!) اگر خدا چاہتا تو وہ یہ کام نہ کرتے (یعنی ان کی طاقت سلب کر لیتا، لیکن اس کی حکمت کا فیصلہ یہی ہوا کہ یہاں ہر طرح کی راہیں اور ہر طرح کے اعمال ہوں)۔ پس انہیں اور ان کی افترا پردازیوں کو ان کے حال میں چھوڑ دو (٢٦٥) (وہ تمہارے کہے سے ماننے والے نہیں) ١٣٧

وَقَالُوا هٰذِهٖٓ اَنْعَامٌ وَّحَرْثٌ حِجْرٌ ۖ لَّا يَطْعَمُهَآ اِلَّا مَنْ نَّشَآءُ بِزَعْمِهِمْ وَاَنْعَامٌ حُرِّمَتْ ظُهُورُهَا وَاَنْعَامٌ لَّا يَذْكُرُونَ اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهَا افْتِرَآءً عَلَيْهِ ۚ سَيَجْزِيهِمْ

اور کہتے ہیں ”یہ کھیت اور چار پائے ممنوع ہیں۔ انہیں اس آدمی کے سوا کوئی نہیں کھا سکتا جسے ہم اپنے خیال کے مطابق کھلانا چاہیں“۔ (یعنی جن بتوں کی نیاز کر دیں

بِمَا كَانُوا يَفْتَرُوْنَ ۝ ۱۳۸ صرف ان کے جاور کھا سکتے هیں، دوسرے کے لیے جائز نہیں ")۔ اور (اسی طرح) کچھ جانور هیں که (ان کے خیال میں) ان کی پیٹھ (پر سوار هونا یا سامان لادنا) حرام هے۔ اور کچھ جانور ایسے هیں که (ذبح کرتے هوے) ان پر خدا کا نام نہیں لیتے۔ کیوں که خدا پر افترا کر کے انهوں نے یه طریقه نکال لیا هے۔ (سو) جیسی کچھ یه افترا پردازیاں کرتے رهتے هیں، قریب هے که خدا انهیں ان کی سزا دے ۱۳۸ .

وَقَالُوا مَا فِي بُطُوْنِ هٰذِهِ الْاَنْعَامِ خَالِصَةٌ لِّذُكُوْرِنَا وَمُحَرَّمٌ عَلٰى اَزْوَاجِنَا ۚ وَاِنْ يَّكُنْ مَّيْتَةً فَهُمْ فِيْهِ شُرَكَآءُ ۚ سَيَجْزِيْهِمْ وَصْفَهُمْ ۚ اِنَّهٗ حَكِيْمٌ عَلِيْمٌ ۝ ۱۳۹

اور کہتے هیں " ان چارپایوں کے پیٹ میں سے جو زنده بچه نکلے وه صرف همارے مردوں کے لیے حلال هے، هماری عورتوں کے لیے حلال نہیں۔ اور اگر مرده هو تو پھر (اس کے کھانے میں مرد و عورت) سب شریك هیں " (کیسی جہالت کی بات هے جو یه کہتے هیں) قریب هے که خدا انهیں ان کی ان (بے اصل) تقسیموں کی سزا دے (جو اپنے جی سے انهوں نے گھڑ لی هیں)۔ بلاشبه وه حکمت والا (اور) جاننے والا هے (۲٦٦) ۱۳۹ .

قَدْ خَسِرَ الَّذِيْنَ قَتَلُوْٓا	یقیناً وہ لوگ تباہ وبرباد ہوئے
اَوْلَادَهُمْ سَفَهًا بِغَيْرِ	جنھوں نے جہالت سے اپنی
عِلْمٍ وَّ حَرَّمُوْا مَا رَزَقَهُمُ اللّٰهُ	اولاد (اپنے ہاتھوں) مار ڈالی
افْتِرَآءً عَلَى اللّٰهِ ۚ قَدْ ضَلُّوْا	اور جو کچھ خدا نے ان کے لیے
وَمَا كَانُوْا مُهْتَدِيْنَ ۚ ١٤٠	روزی پیدا کی ہے اسے خدا پر

ع ١٦ / ٣

افترا پردازی کر کے حرام ٹھیرایا۔ بلاشبہ وہ گمراہ ہوئے اور بلاشبہ وہ سیدھی راہ پر چلنے والے نہ تھے ۱۴۰۔

وَهُوَ الَّذِيْٓ اَنْشَاَ جَنّٰتٍ	اور (دیکھو!) وہ خدا ہی ہے
مَّعْرُوْشٰتٍ وَّ غَيْرَ مَعْرُوْشٰتٍ	جس نے (طرح طرح کے
وَّالنَّخْلَ وَالزَّرْعَ مُخْتَلِفًا	درختوں کے) باغ پیدا کر دیے،
اُكُلُهٗ وَالزَّيْتُوْنَ وَالرُّمَّانَ	ٹٹیوں پر چڑھائے ہوئے (جیسے
مُتَشَابِهًا وَّ غَيْرَ مُتَشَابِهٍ ۭ	انگور کی بیلیں) اور بغیر اس
كُلُوْا مِنْ ثَمَرِهٖٓ اِذَآ اَثْمَرَ	کے (جیسے تناور تمام درخت
وَاٰتُوْا حَقَّهٗ يَوْمَ حَصَادِهٖ ڮ	ہوتے ہیں) اور کھجور کے

وَلَا تُسْرِفُوْا ۚ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِيْنَ ۙ

درخت اور کھیتیاں جن کے پھل مختلف قسموں کے ہوتے ہیں، نیز زیتون اور انار کے درخت، صورت و شکل میں ایک دوسرے سے ملتے ہوئے اور ایک دوسرے سے الگ. سو (خدا کی اس پیداوار کے) پھل شوق سے کھاؤ جب اس میں پھل لگ جائیں. اور چاہیے کہ جس دن فصل کاٹو تو اس کا حق (یعنی زکوٰۃ) بھی دے دیا کرو اور اسراف نہ کرو، خدا انہیں دوست نہیں رکھتا جو اسراف کرنے والے ہیں ۱۴۱ .

---

۱۳۶ تا ۱۴۱ – مشرکین عرب کے بعض اوہام و خرافات اور مشرکانہ اعمال :

۱ – وہ منتیں مانتے کہ اپنی زراعت اور مویشی میں سے اتنا حصہ خدا کے لیے نکالیں گے اور اتنا بتوں کے لیے. خدا کا حصہ فقیروں کو دے دیتے اور بتوں کا ان کے مجاوروں کو. اگر خدا کے حصے میں سے کچھ کم و بیش ہو جاتا تو اس کی پروا نہ کرتے، لیکن بتوں کی نیاز کی بڑی نگہداشت کرتے اور کہتے " ان کے حصے میں سے کچھ کم نہ ہونا چاہیے ".

۲ – لڑکیوں کو قتل کر دیتے اور اسے بڑے فخر اور شرافت کی بات سمجھتے. ان کے کاہنوں اور بزرگوں نے انہیں حکم دیا تھا کہ ایسا کیا کریں . =

وَمِنَ الْاَنْعَامِ حَمُولَةً وَّفَرْشًا ۚ كُلُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ وَلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ ۚ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ۙ ١٤٢

اور (دیکھو!) اسی خدا نے (تمھارے لیے) چارپایوں میں سے کچھ تو بوجھ اٹھانے والے پیدا کر دیے (جیسے اونٹ اور گھوڑا) اور کچھ زمین سے لگے ہوے (یعنی بلند قامت نہیں کہ سواری اور لادنے کے کام آئیں، جیسے بھیڑ بکری). سو جو کچھ خدا نے تمھاری روزی کے لیے پیدا کر دیا ہے اسے (بلا تامل) کھاؤ اور شیطان کے قدم بقدم نہ چلو، وہ بلا شبہہ تمھارا آشکارا دشمن ہے ١٤٢.

= ٣ – اپنی فصل اور مویشی کا ایک حصہ بت خانوں کے لیے مخصوص کر دیتے اور کہتے "مجاوروں کے سوا اور کسی کو یہ کھانا جائز نہیں".

٤ – بتوں کے نام جانور چھوڑ دیتے اور سمجھتے کہ اب ان سے کام لینا جائز نہیں.

٥ – جو جانور بتوں کے لیے قربان کرتے ان پر خدا کا نام نہ لیتے.

٦ – جانور ذبح کیا جاتا اور اس کے پیٹ سے بچہ نکلتا تو اگر زندہ ہوتا صرف مرد کھاتے، عورتوں کے لیے جائز نہ تھا، مردہ ہوتا تو عورتیں بھی کھا سکتی تھیں. =

ثَمٰنِيَةَ اَزْوَاجٍ ۚ مِنَ الضَّاْنِ اثْنَيْنِ وَ مِنَ الْمَعْزِ اثْنَيْنِ ؕ قُلْ ءٰٓالذَّكَرَيْنِ حَرَّمَ اَمِ الْاُنْثَيَيْنِ اَمَّا اشْتَمَلَتْ عَلَيْهِ اَرْحَامُ الْاُنْثَيَيْنِ ؕ نَبِّئُوْنِيْ بِعِلْمٍ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۙ ۱۴۳

(چارپایوں میں جن کا گوشت کھایا جاتا ہے) آٹھ قسمیں (پیدا کیں): بھیڑ میں سے دو قسم (یعنی نر اور مادہ) اور بکری کی دو قسمیں (نر اور مادہ. اے پیغمبر! ان لوگوں سے) پوچھو " (تم نے اپنے وہم وخیال سے جو حلال وحرام کے قاعدے بنا رکھے ہیں تو بتاؤ) خدا نے ان میں سے کس جانور کو حرام کیا ہے؟ دونوں قسموں کے نروں کو یا مادہ کو یا پھر اس بچے کو جسے دونوں قسموں کی مادہ اپنے پیٹ میں لیے ہوئے ہے؟ اگر تم سچے ہو تو مجھے علم کے ساتھ اس کا جواب دو (یعنی اس کی کوئی اصل اور سند پیش کرو") ۱۴۳.

= فرمایا یہ ساری باتیں انتہائے جہالت و وحشت کی ہیں. اصل یہ ہے کہ خدا نے نباتات وحیوانات میں جتنی اچھی چیزیں پیدا کی ہیں سب انسان کے استعمال کے لیے ہیں. کھاؤ پیو مگر اسراف نہ کرو اور خدا کی راہ میں بھی خرچ کرو. یہی بات راستی و دانشمندی کی ہے. اس کے سوا جو کچھ ہے شیطانی وسوسہ ہے.

وَ مِنَ الْاِبِلِ اثْنَيْنِ وَ مِنَ الْبَقَرِ اثْنَيْنِ قُلْ ءَالذَّكَرَيْنِ حَرَّمَ اَمِ الْاُنْثَيَيْنِ اَمَّا اشْتَمَلَتْ عَلَيْهِ اَرْحَامُ الْاُنْثَيَيْنِ ۚ اَمْ كُنْتُمْ شُهَدَآءَ اِذْ وَصّٰكُمُ اللّٰهُ بِهٰذَا ۚ فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا لِّيُضِلَّ النَّاسَ بِغَيْرِ عِلْمٍ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۝ ع ١٤٤

اور (دیکھو! اسی طرح) اونٹ میں سے دو قسمیں ہیں اور گائے میں سے دو قسمیں (یعنی نر ومادہ)۔ تم ان سے پوچھو: کیا ان میں سے نر کو حرام کر دیا ہے یا مادہ کو یا اس کو جو ان دونوں کی مادہ اپنے پیٹ میں لیے ہوتی ہے؟ (پھر تم جو بغیر کسی علم و بنیاد کے خدا کی حلال کی ہوئی چیزوں کو حرام کہہ رہے ہو تو) کیا تم اس وقت خدا کے پاس حاضر تھے جب اس نے تمہیں اس بارے میں حکم دیا تھا؟ پھر بتلاؤ اس آدمی سے زیادہ ظلم کرنے والا کون ہوا جو لوگوں کو گمراہ کرنے کے لیے خدا پر افترا پردازی کرے اور اس کے پاس (اس بارے میں) کوئی علم نہ ہو؟ بلا شبہ خدا ان لوگوں پر (کام یابی کی) راہ نہیں کھولتا جو ظلم کرنے والے ہیں ١٤٤۔

١٧
ع
٤

قُلْ لَّآ اَجِدُ فِیْ مَآ اُوْحِیَ اِلَیَّ مُحَرَّمًا عَلٰی طَاعِمٍ یَّطْعَمُهٗٓ اِلَّآ اَنْ یَّکُوْنَ مَیْتَةً اَوْ دَمًا مَّسْفُوْحًا اَوْ لَحْمَ خِنْزِیْرٍ فَاِنَّهٗ رِجْسٌ اَوْ فِسْقًا اُهِلَّ لِغَیْرِ اللّٰهِ بِهٖ ۚ فَمَنِ اضْطُرَّ غَیْرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ فَاِنَّ رَبَّكَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ۝ ۱۴۵

(اے پیغمبر!) تم کہہ دو "جو وحی مجھ پر بھیجی گئی ہے میں اس میں کوئی چیز حرام نہیں پاتا کہ کھانے والے پر اس کا کھانا حرام ہو، بجز اس کے کہ مردار ہو یا بہتا ہوا خون ہو یا سور کا گوشت ہو، کہ یہ چیزیں بلا شبہ گندگی ہیں، یا پھر جو چیز گناہ کا موجب ہو کہ غیر خدا کا نام اس پر پکارا گیا (تو بلا شبہ وہ بھی حرام ہے)۔ اور اگر کوئی آدمی (حلال چیز نہ ملنے کی وجہ سے) مجبور ہو جائے اور مقصود نافرمانی نہ ہو، نہ حد ضرورت سے گزر جانا (اور وہ جان بچانے کے لیے ان حرام چیزوں میں سے کچھ کھا لے) تو بلا شبہ تمہارا پروردگار بخشنے والا، رحمت والا ہے ۱۴۵۔

وَ عَلَى الَّذِينَ هَادُوا حَرَّمْنَا	اور یہودیوں پر ہم نے تمام ناخن
كُلَّ ذِي ظُفُرٍ ۚ وَ مِنَ الْبَقَرِ	والے جانور حرام کر دیے تھے
وَ الْغَنَمِ حَرَّمْنَا عَلَيْهِمْ	اور گائے اور بکری میں سے ان
شُحُومَهُمَآ اِلَّا مَا حَمَلَتْ	کی چربی بھی حرام کر دی تھی ،
ظُهُورُهُمَآ اَوِ الْحَوَايَآ	مگر وہ چربی نہیں جو ان کی
اَوْ مَا اخْتَلَطَ بِعَظْمٍ ۚ ذٰلِكَ	پیٹھ پر لگی ہو یا انتڑیوں میں
جَزَيْنٰهُمْ بِبَغْيِهِمْ ۖ	ہو یا ہڈی کے ساتھ ملی ہوئی
وَ اِنَّا لَصٰدِقُوْنَ ۝١٤٦	ہو . یہ ہم نے انہیں ان کی

سرکشی کی سزا دی تھی (یہ بات نہ تھی کہ یہ چیزیں فی نفسہ حرام ہوں) اور بلا شبہ ہم (بیان کرنے میں) سچے ہیں ١٤٦ .

---

١٤٥ و ١٤٦ - جانوروں کی حلت و حرمت کے بارے میں اعلان کہ جن جانوروں کا گوشت کھایا جاتا ہے ان میں سے صرف وہی چیزیں حرام ہیں جو بیان کر دی گئیں ، ان کے سوا سب اوہام و خرافات ہیں :

بلا شبہ یہودیوں کو ناخن والے جانوروں اور گائے بکری کی چربی کے استعمال سے روک دیا گیا تھا . مگر اس لیے =

فَاِنْ كَذَّبُوْكَ فَقُلْ رَّبُّكُمْ ذُوْ رَحْمَةٍ وَّاسِعَةٍ ۚ وَلَا يُرَدُّ بَاْسُهٗ عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِيْنَ ۱٤۷

پھر اگر (اے پیغمبر!) یہ لوگ تمہیں جھٹلائیں تو ان سے کہہ دو: تمہارا پروردگار بڑی ھی وسیع رحمت رکھنے والا ھے

(اس لیے اس نے مہلتوں پر مہلتیں دے رکھی ھیں)(۲٦۷) مگر مجرموں پر سے اس کا عذاب کبھی ٹلنے والا نہیں ۱٤۷.

سَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا لَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَآ اَشْرَكْنَا وَلَآ اٰبَآؤُنَا وَلَا حَرَّمْنَا مِنْ شَيْءٍ ؕ كَذٰلِكَ كَذَّبَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ حَتّٰى ذَاقُوْا بَاْسَنَا ؕ

جن لوگوں نے شرک کا ڈھنگ اختیار کیا ھے وہ کہیں گے "اگر اللہ چاھتا تو ھم اور ھمارے باپ دادا شرک نہ کرتے اور نہ کسی چیز کو (اپنی رائے سے)

= نہیں کہ یہ چیزیں حرام ھیں، بلکہ اس لیے کہ یہودیوں کی بے قید اور ناھموار طبیعتوں کی زجر و توبیخ کے لیے ضروری تھا کہ عارضی طور پر بعض مباحات روک دی جائیں (دیکھو سورۂ نساء آیت ۱٦۰).

قُلْ هَلْ عِنْدَكُمْ مِّنْ عِلْمٍ فَتُخْرِجُوْهُ لَنَا ؕ اِنْ تَتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ وَ اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا تَخْرُصُوْنَ ۝١٤٨

حرام ٹھیراتے". سو (دیکھو!) اسی طرح ان لوگوں نے بھی (سچائی کو) جھٹلایا تھا جو ان سے پہلے گزر چکے ھیں یہاں تک که (بالآخر) ھمارے عذاب کا مزہ چکھنا پڑا. (اے پیغمبر!) تم کھو: کیا تمھارے پاس (اس بارے میں) کوئی علم کی روشنی ھے جسے ھمارے سامنے پیش کر سکتے ھو؟ (اگر ھے تو پیش کرو). اصل یه ھے که تم پیروی نہیں کر رھے مگر محض وھم اور اٹکل کی اور تم (اپنی باتوں میں) اس کے سوا کچھ نہیں ھو که بے سمجھے بوجھے باتیں بنانے والے ھو ١٤٨.

١٤٨ – مشرکین عرب کہتے تھے: اگر ھمارا اور ھمارے باپ دادوں کا طریقه گمراھی کا طریقه ھے تو کیوں خدا نے ھمیں گمراہ ھونے دیا؟ کیوں اس نے ایسا نه چاھا که ھم گمراہ نه ھوتے؟ جب سب کچھ اس کی مشیت سے ھوتا ھے تو جو کچھ ھم کر رھے ھیں یه بھی اسی کی مشیت سے ھے.

قرآن ان کے اس خیال کو جھل و کوری کا خیال قرار دیتا ھے اور کہتا ھے" اس بارے میں ان کے سامنے کوئی روشنی نہیں". ==

قُلْ فَلِلّٰهِ الْحُجَّةُ الْبَالِغَةُ ۚ فَلَوْ شَآءَ لَهَدٰىكُمْ اَجْمَعِيْنَ ۝١٤٩

(اے پیغمبر!) تم کہہ دو: اللہ ہی کے لیے پہنچی ہوئی اور پکی دلیل ہے (جو اس نے سمجھ بوجھ رکھنے والوں پر واضح کر دی ہے). اگر وہ چاہتا تو تم سب کو راہ دکھا دیتا (کیوں کہ اس کی قدرت سے کوئی بات باہر نہیں، مگر اس نے ایسا نہیں چاہا اور اس کی حکمت کا فیصلہ یہی ہوا) ١٤٩.

= بلا شبہ اگر خدا چاہے تو سب کو ایک ہی راہ پر چلا دے، اس کی قدرت سے یہ بات باہر نہیں. لیکن اس کی مشیت کا فیصلہ یہی ہوا کہ انسان کو عقل اور ارادہ و قدرت دے اور ہر حالت کے لیے سبب اور ہر عمل کے لیے نتیجہ ٹھیرا دے. پس یہاں روشنی کے ساتھ تاریکی، حق کے ساتھ باطل اور ہدایت کے ساتھ گم راہی کی راہیں بھی کھل گئیں. اب جس کا جی چاہے ہدایت کی راہ اختیار کرے، جس کا جی چاہے گم راہی کی.

اس آیت سے معلوم ہوا کہ قرآن کے نزدیک یہ کہنا کہ "اگر خدا چاہتا تو ہم برائی نہ کرتے" جہل و کفر کی بات ہے (٢٦٨).

قُلْ هَلُمَّ شُهَدَآءَ كُمُ الَّذِيْنَ يَشْهَدُوْنَ اَنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ هٰذَا ۚ فَاِنْ شَهِدُوْا فَلَا تَشْهَدْ مَعَهُمْ ۚ وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَالَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ وَهُمْ بِرَبِّهِمْ يَعْدِلُوْنَ ۚ ۱۵۰

(اے پیغمبر! ان سے) کہو "(اگر تم اپنے کھڑے ہوئے قاعدون سے ان جانورون کو حرام ٹھیراتے ہو تو) اپنے گواہون کو (یعنی حکم دینے والون کو) بلاؤ جو اس بات کی گواہی دیں کہ خدا نے (سچ مچ کو) یہ چیز حرام کر دی ہے". پھر اگر (بالفرض) ان کے (جھوٹے گواہ) اس کی گواہی بھی دے دیں، جب بھی تم ان کے ساتھ ہو کر اس کا اعتراف نہ کرو (کیون کہ یہ حقیقت کے صریح خلاف ہے). تم ان لوگون کی خواہشون کی پیروی نہ کرو جنھون نے ہماری آیتیں جھٹلائیں اور جو آخرت پر یقین نہیں رکھتے اور دوسری ہستیون کو اپنے پروردگار کے برابر ٹھیراتے ہیں ۱۵۰.

۱۸
ع

۱۵۰ - جن چیزون کو تم نے اپنے اوہام و خرافات سے حرام سمجھ رکھا ہے فی الحقیقت وہ حرام نہیں ہیں. حرام تو وہ اعمال و اشیاء ہیں جو حقیقت اور راستی کے

قُلْ تَعَالَوْا اَتْلُ مَا حَرَّمَ	(اے پیغمبر! ان سے) کہو "آؤ!
رَبُّكُمْ عَلَيْكُمْ اَلَّا تُشْرِكُوْا	میں تمھیں (کلام الٰہی میں)
بِهٖ شَيْئًا وَّ بِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا ۚ	پڑھ کر سنادوں جو کچھ تمہارے
وَ لَا تَقْتُلُوْٓا اَوْلَادَكُمْ	پروردگار نے تم پر حرام کردیا
مِّنْ اِمْلَاقٍ ؕ نَحْنُ نَرْزُقُكُمْ	ھے: خدا کے ساتھ کسی چیز کو
وَ اِيَّاهُمْ ۚ وَ لَا تَقْرَبُوا	شریک نہ ٹھیراؤ ۔ ماں باپ کے
الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا	ساتھ نیک سلوک کرو ۔ اپنی
وَ مَا بَطَنَ ۚ وَ لَا تَقْتُلُوا	اولاد کو مفلسی کے ڈر سے قتل
النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا	نہ کرو۔ ہم تمھیں روزی دیتے
بِالْحَقِّ ؕ ذٰلِكُمْ وَصّٰكُمْ	ھیں اور انھیں بھی دیں گے ۔

= خلاف ھیں اور جن سے خدا کے تمام پیغمبروں نے متفقہ طور پر نوع انسانی کو روکا ھے ۔

اس کے بعد ان برائیوں کا ذکر کیا ھے جو انسانی شقاوت کی بنیادی برائیاں ھیں اور ان اچھائیوں کی دعوت دی ھے جو راست بازی کی بنیادی سچائیاں ھیں ۔

بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ۝ ١٥١

اور بے حیائی کی باتوں کے قریب بھی نہ جاؤ، کھلے طور پر ہوں یا چھپی ہوں. اور کسی جان کو قتل نہ کرو جسے خدا نے حرام ٹھیرا دیا ہے، ہاں یہ کہ کسی حق کی بنا پر قتل کرنا پڑے (جیسے قصاص میں). یہ ہیں وہ باتیں جن کی خدا نے تمھیں وصیت کی ہے تاکہ تم سمجھ بوجھ سے کام لو ١٥١.

وَ لَا تَقْرَبُوْا مَالَ الْيَتِيْمِ اِلَّا بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ حَتّٰى يَبْلُغَ اَشُدَّهٗ ۚ وَ اَوْفُوا الْكَيْلَ وَ الْمِيْزَانَ بِالْقِسْطِ ۚ لَا نُكَلِّفُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا ۚ وَ اِذَا قُلْتُمْ فَاعْدِلُوْا وَ لَوْ كَانَ ذَا قُرْبٰى ۚ وَ بِعَهْدِ اللّٰهِ اَوْفُوْا ؕ ذٰلِكُمْ وَصّٰكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ۙ ١٥٢

اور (اسی طرح) یتیموں کے مال کی طرف نہ بڑھو (یعنی اس میں تصرف کرنے کا ارادہ بھی نہ کرو) الا یہ کہ اچھے طریقے پر ہو (یعنی ان کے فائدے اور نگہداشت کے لیے نگہبانی کرنی چاہو.) یہ بھی اس وقت تک کہ یتیم اپنی عمر کو پہنچ جائیں.

اور انصاف و دیانت کے ساتھ ماپ تول پورا کرو. ہم کسی جان پر اس کے مقدور سے زیادہ بوجھ

نهیں ڈالتے (پس جہاں تک تمہارے بس میں ہے انصاف و دیانت کی کوشش کرو). اور جب کبھی کوئی بات کہو تو انصاف کی کہو، اگرچہ معاملہ اپنے قرابت دار ھی کا کیوں نہ ھو. اور الله کے ساتھ جو عہد و پیمان کیا ھے اسے پورا کرو. یہ باتیں ھیں جن کا خدا نے تمہیں حکم دیا ھے تاکہ نصیحت پکڑو ۱۵۲ .

وَاَنَّ هٰذَا صِرَاطِیْ مُسْتَقِیْمًا فَاتَّبِعُوْهُ ۚ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِیْلِهٖ ؕ ذٰلِكُمْ وَصّٰكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ۝ ۱۵۳

اور اس نے بتلایا کہ (خدا پرستی اور نیک عملی کی) یہی راہ میری (ٹھہرائی ہوئی) سیدھی راہ ھے، سو اسی پر چلو اور (دوسری) راھوں پر نہ چلو کہ خدا کی راہ سے بھٹکا کر تمہیں تتر بتر کر دیں. یہ بات ھے جس کا خدا نے تمہیں حکم دیا ھے تاکہ تم پرھیز گار ھو جاؤ ۱۵۳ .

ثُمَّ اٰتَیْنَا مُوْسَی الْكِتٰبَ

پھر (دیکھو!) ھم نے موسیٰ کو

۱۵۳ - سچائی اور حقیقت کی سیدھی راہ ایک ھی ھے، ایک سے زیادہ راھیں سچائی کی نہیں ھو سکتیں . پس ایک ھی راہ پر چلو، بہت سی راھوں میں متفرق ھو کر بھٹک نہ جاؤ .

تَمَامًا عَلَى الَّذِيْٓ اَحْسَنَ — کتاب دی که جو کوئی نیك
وَ تَفْصِيْلًا لِّكُلِّ شَيْءٍ — عمل هو اس پر اپنی نعمت پوری
وَّ هُدًى وَّ رَحْمَةً لَّعَلَّهُمْ — کردیں اور هر بات کو کھول .
بِلِقَآءِ رَبِّهِمْ يُؤْمِنُوْنَ ع ١٥٤ — کھول کر بیان کردیں اور

لوگوں کے لیے هدایت اور رحمت هو . تاکه اپنے پروردگار کی ملاقات پر ایمان لائیں ١٥٤ .

وَ هٰذَا كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ مُبٰرَكٌ — اور (اسی طرح) یه کتاب هے
فَاتَّبِعُوْهُ وَ اتَّقُوْا لَعَلَّكُمْ — جسے هم نے نازل کیا هے ،
تُرْحَمُوْنَ لا ١٥٥ — برکت والی (یعنی اپنے پیروون

پر برکت کی راه کھولنے والی) . پس چاهیے که اس کی پیروی کرو اور پرهیزگاری کا ڈھنگ اختیار کرو ، تاکه تم پر رحم کیا جائے (٢٦٩) ١٥٥ .

اَنْ تَقُوْلُوْٓا اِنَّمَآ اُنْزِلَ — (اے عرب کے بسنے والو!)
الْكِتٰبُ عَلٰى طَآئِفَتَيْنِ — هم نے یه کتاب اس لیے نازل کی

مِنْ قَبْلِنَا ص وَإِنْ كُنَّا
عَنْ دِرَاسَتِهِمْ لَغٰفِلِيْنَ لا ١٥٦

کہ تم یہ نہ کہو کہ " خدا نے تو صرف دو جماعتوں (یعنی یہودیوں اور عیسائیوں) هی پر کتاب نازل کی جو هم سے پہلے تھے اور همیں ان کے پڑھنے پڑھانے کی خبر نہ تھی" ١٥٦ .

أَوْ تَقُوْلُوْا لَوْ أَنَّآ أُنْزِلَ
عَلَيْنَا الْكِتٰبُ لَكُنَّآ أَهْدٰى
مِنْهُمْ ۚ فَقَدْ جَآءَكُمْ بَيِّنَةٌ
مِّنْ رَّبِّكُمْ وَهُدًى وَّرَحْمَةٌ ۚ
فَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ كَذَّبَ
بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَصَدَفَ عَنْهَا ۚ
سَنَجْزِى الَّذِيْنَ يَصْدِفُوْنَ
عَنْ اٰيٰتِنَا سُوْٓءَ الْعَذَابِ
بِمَا كَانُوْا يَصْدِفُوْنَ ١٥٧

یا کہو " اگر هم پر بھی کتاب نازل هوتی تو هم ان جماعتوں سے (جن پر کتاب نازل هوئی) زیادہ هدایت والے هوتے". سو دیکھو! تمہارے پاس بھی تمہارے پروردگار کی طرف سے ایک دلیل، هدایت اور رحمت آگئی . پھر بتلاؤ اس سے بڑھ کر ظالم انسان کون هے جو اللہ کی نشانیاں جھٹلائے اور ان سے گردن موڑے . (یاد رکھو!)

جو لوگ ہماری نشانیوں سے گردن موڑتے ہیں ہم انہیں اس کی پاداش میں عن قریب سخت عذاب دینے والے ہیں (یعنی نامرادی کا عذاب جو بالآخر مشرکین مکہ کو پیش آیا) ۱۵۷ ۔

هَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّآ اَنْ تَاْتِيَهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ اَوْ يَاْتِيَ رَبُّكَ اَوْ يَاْتِيَ بَعْضُ اٰيٰتِ رَبِّكَ ۭ يَوْمَ يَاْتِيْ بَعْضُ اٰيٰتِ رَبِّكَ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا اِيْمَانُهَا لَمْ تَكُنْ اٰمَنَتْ مِنْ قَبْلُ اَوْ كَسَبَتْ فِيْٓ اِيْمَانِهَا خَيْرًا ۭ قُلِ انْتَظِرُوْٓا اِنَّا مُنْتَظِرُوْنَ ۱۵۸

پھر یہ لوگ (جو سچائی کی نشانیاں دیکھنے پر بھی سرکشی سے باز نہیں آتے تو) کس بات کے انتظار میں ہیں؟ اس بات کے انتظار میں کہ (آسمان سے) فرشتے ان کے پاس آجائیں، یا خود تمہارا پروردگار ان کے سامنے آ کھڑا ہو، یا پھر تمہارے پروردگار کی بعض نشانیاں نمودار ہو جائیں (یعنی قیامت کے آثار نمودار ہو جائیں؟) تو (اگر یہ لوگ اسی بات کی راہ تک رہے ہیں تو انہیں معلوم ہونا چاہیے کہ) جس دن تمہارے پروردگار کی بعض نشانیاں نمودار ہوں گی، اس دن کسی انسان کو

جو پہلے سے ایمان نہ لا چکا ہو یا اپنے ایمان (کی حالت) میں نیکی نہ کما لی ہو ، ایمان لانا سود مند نہ ہو گا ۔ (اے پیغمبر !) تم کہہ دو: (اگر تمھیں انتظار ہی کرنا ہے تو) انتظار کرتے رہو ، ہم بھی (فیصلۂ حق و باطل کا) انتظار کرتے ہیں ۱۵۸ ۔

اِنَّ الَّذِیْنَ فَرَّقُوْا دِیْنَهُمْ وَكَانُوْا شِیَعًا لَّسْتَ مِنْهُمْ فِیْ شَیْءٍ ؕ اِنَّمَاۤ اَمْرُهُمْ اِلَى اللّٰهِ ثُمَّ یُنَبِّئُهُمْ بِمَا كَانُوْا یَفْعَلُوْنَ ۱۵۹

(اے پیغمبر !) جن لوگوں نے اپنے دین میں تفرقہ ڈالا اور الگ الگ گروہ بن گئے ، تمھیں ان سے کچھ سروکار نہیں (تمھاری راہ دین حقیقی کی راہ ہے ، نہ کہ لوگوں کی بنائی ہوئی گروہ بندیوں کی) ۔ ان کا معاملہ اللہ کے حوالے ہے ، پھر وہی بتلائے گا کہ جو کچھ وہ کرتے رہے ہیں ، اس کی حقیقت کیا تھی ۱۵۹ ۔

مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ عَشْرُ اَمْثَالِهَا ۚ وَمَنْ جَآءَ بِالسَّیِّئَةِ فَلَا یُجْزٰۤى اِلَّا مِثْلَهَا وَهُمْ لَا یُظْلَمُوْنَ ۱۶۰

(یاد رکھو !) جو کوئی (اللہ کے حضور) نیکی لائے گا تو اس کے لیے اس کے عمل نیک سے دس گنا زیادہ ثواب ہوگا ۔ اور

جو کوئی برائی لائے گا تو وہ برائی کے بدلے اتنی ھی سزا پائے گا جتنی برائی کی ھوگی (یعنی نیکی کے اجر میں زیادتی ھے مگر برائی کی سزا میں، زیادتی نہیں) اور ایسا نہ ھوگا کہ (جزاے عمل میں) لوگوں کے ساتھ نا انصافی کی جائے ۱۶۰ .

قُلْ اِنَّنِیْ هَدٰىنِیْ رَبِّیْۤ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ۚ دِیْنًا قِیَمًا مِّلَّةَ اِبْرٰهِیْمَ حَنِیْفًا ۚ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ ۝١٦١

کہہ دو "مجھے تو میرے پروردگار نے سیدھا راستہ دکھا دیا ھے، وھی درست اور صحیح دین ھے، ابراھیم کا طریقہ کہ ایک خدا ھی کے لیے ھو جانا، اور ابراھیم ھرگز مشرکوں میں سے نہ تھا" ۱۶۱ .

قُلْ اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُكِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝١٦٢

کہہ دو "میری نماز، میرا حج، میرا جینا، میرا مرنا، سب کچھ اللہ ھی کے لیے ھے جو تمام جہان کا پروردگار ھے ۱۶۲ .

لَا شَرِیْكَ لَهٗ ۚ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِیْنَ ۝١٦٣

اس کا کوئی شریک نہیں، مجھے اسی بات کا حکم دیا گیا ھے

اور میں مسلموں میں (یعنی خدا کے فرماں برداروں میں) پہلا فرماں بردار ہوں ۱۶۳ .

قُلْ اَغَيْرَ اللّٰهِ اَبْغِىْ رَبًّا وَّهُوَ رَبُّ كُلِّ شَىْءٍ ؕ وَلَا تَكْسِبُ كُلُّ نَفْسٍ اِلَّا عَلَيْهَا ۚ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى ۚ ثُمَّ اِلٰى رَبِّكُمْ مَّرْجِعُكُمْ فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ فِيْهِ تَخْتَلِفُوْنَ ۞ ۱۶۴

تم ان لوگوں سے پوچھو " کیا (تم یہ چاہتے ہو کہ) میں خدا کے سوا کوئی دوسرا پروردگار ڈھونڈھوں ، حالانکہ وہی ہر چیز کا پرورش کرنے والا ہے ؟ " اور (دیکھو !) ہر آدمی اپنے عمل سے جو کچھ کماتا ہے وہ اسی کے ذمے ہوتا ہے . کوئی بوجھ اٹھانے والا دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھاتا (۲۷۰) . پھر (بالآخر) تم سب کو اپنے پروردگار کی طرف لوٹنا ہے اور (جب اس کے سامنے حاضر ہوگے تو) وہ بتلائے گا کہ جن باتوں میں اختلاف کیا کرتے تھے ان کی حقیقت کیا تھی ۱۶۴ .

وَهُوَ الَّذِىْ جَعَلَكُمْ اور وہی ہے جس نے تمہیں

خَلٰٓئِفَ الْاَرْضِ وَ رَفَعَ	(ایك دوسرے كا) زمین میں
بَعْضَكُمْ فَوْقَ بَعْضٍ	جانشین بنایا اور تم میں سے
دَرَجٰتٍ لِّيَبْلُوَكُمْ فِيْ	بعض كو بعض (پر اعمال كے
مَآ اٰتٰكُمْ ؕ اِنَّ رَبَّكَ	لحاظ سے) مرتبے دیے ، تاكه
سَرِيْعُ الْعِقَابِ ۖ ؗ وَ اِنَّهٗ	جو كچھ (اختیار) تمھیں دیا گیا
لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۧ ١٦٥	هے اس میں تمھیں آزمائے

٢٠ ع ٧ النصف

(اور طلب اور كوشش كا موقع دے . اے پیغمبر !) بلاشبه تمهارا پروردگار (بدعملیوں كی) جلد سزا دینے والا هے اور بلا شبه وه بخشنے والا ، رحمت والا هے ١٦٥ .

١٥٩ تا ١٦٥ — پیروان مذاهب كی سب سے بڑی گم راهی یه هے كه انهوں نے دین میں تفرقه ڈال كر الگ الگ گروه بندیاں اور باهم دگر مخالف جتھے بنا لیے . نتیجه یه نكلا كه نجات و سعادت كا دارومدار ایمان وعمل پر نه رها ، گروه بندیوں پر آ ٹھیرا . پس فرمایا : جن لوگوں كا شیوه یه رها هے تمهیں ان سے كچھ سروكار نهیں . تم ان كی جس بات كی تصدیق كرتے هو وه اصل دین هے ، نه كه ان كی بنائی هوئی گروه بندیاں . ==

= چوں کہ پچھلی آیتوں میں تورات و انجیل کا ذکر کیا تھا اور اھل عرب سے کہا تھا کہ نزول قرآن کے بعد تم کتب سماوی سے بے خبر رھنے کا عذر نہیں کر سکتے ، اس لیے یہاں یہ حقیقت واضح کر دی کہ اصل دین سب کے لیے ایك ھی تھا اور قرآن کی دعوت بھی اسی اصل کے لیے ھے (٢٧١).

اس کے بعد فرمایا " یہ اصل دین حضرت ابراھیم کا طریقہ ھے . اس وقت نہ تو یہودی گروہ بندی پیدا ھوئی تھی ، نہ مسیحی گروہ بندی . ایك خدا کی پرستش کرو ، اس کے حکموں کے آگے جھك جاؤ . اور ھر انسان کے لیے وھی ھوتا ھے جیسا کچھ اس کا عمل ھوگا " . یہی ملت ابراھیمی ھے اور یہی صراط مستقیم ھے .

سورت کے خاتمہ میں اس طرف اشارہ ھے کہ جس طرح پچھلے عہدوں میں مختلف قومیں ایك دوسرے کی جانشین ھوتی رھیں ، وقت آگیا ھے کہ اسی طرح پیروان قرآن پچھلی قوموں کے جانشین ھوں گے .

* * * * *

عبارت حاشیہ	صفحہ نمبر	حاشیہ نمبر
پہلے اڈیشن میں ترجمہ اس طرح ہے: یہ کتاب الٰہی ہے (ص ۱۷۷) م۔	۱	۱
''وَ يُقِيمُونَ الصَّلٰوةَ'' کا ترجمہ کاتب سے چھوٹ گیا تھا جو لکھ دیا گیا (م)۔	۳	۲
پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ہے: (انہوں نے روشنی کی طرف سے آنکھیں بند کرلی ہیں اور اللہ کا قانون یہ ہے کہ جو آنکھیں بند کر لیتا ہے اس کے لیے تاریکی ہی تاریکی ہوتی ہے۔ پس اس صورت حال کا نتیجہ یہ ہے کہ) ص۱۷۷ (م)۔	٦	۳
پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ہے: (کوئی بات کتنی ہی سچی ہو سمجھ نہیں سکتے، کوئی آواز کتنی ہی اونچی ہو سن نہیں سکتے، کوئی چیز کتنی ہی روشن ہو دیکھ نہیں سکتے) ص ۱۷۷ (م)۔	»	٤
پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ہے: (اپنی مفسدانہ روش سے باز آجاؤ اور راست بازی کے ساتھ) ص ۱۷۸ (م)۔	۱۰	٥

عبارت حاشیه	صفحه نمبر	حاشیه نمبر
پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ھے: اپنے دینوی سود و زیاں کی کچھ پروا نہ کی اور (ص ۱۷۸) م.	۱۰	٦
پہلے اڈیشن میں ترجمہ اس طرح ھے: (سو یہی حال ان لوگوں کا ھے. انھوں نے دین الٰہی کی روشنی حاصل کی تھی، لیکن کچھ سود مند نہ ھوئی اور پھر گم راھی میں پڑ کر سراسیمہ و سرگرداں ھو گئے. کانوں سے) بہرے (منہ سے) گونگے (آنکھوں سے) اندھے (ص ۱۷۹) م.	۱۲	۷
پہلے اڈیشن میں ترجمہ اس طرح ھے: (جب پانی برسنے کو ھوتا ھے تو طرح طرح کی ھول ناک حالتیں پیش آتی ھیں) کالی گھٹاؤں سے تاریکی (پھیل جاتی ھے) بادلوں کی گرج (سے زمین کانپ اٹھتی ھے) بجلی کی چمک (سے نگاھیں خیرہ ھونے لگتی ھیں (ص ۱۷۹) م.	۱۳	۸
پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ھے: (کانوں میں مارے دھشت کے انگلیاں ٹھنسی ھوئیں، آنکھوں تلے اندھیرا چھایا ھوا، پاوں چلنے سے	۱٤	۹

حاشیه نمبر	صفحه نمبر	عبارت حاشیه
		درمانده، دل خوف سے لرزاں! تمام دنیا باران رحمت کی برکتوں سے فیض یاب ہو رہی ہے، لیکن ان نامرادوں کے حصے میں جو کچھ آیا ہے وہ صرف یہی ہے) ص ۱۸۰ (م)۔
۱۰	۱٤	پہلے ایڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ہے: (کانوں میں انگلیاں ٹھونسنے اور نگاہوں کے خیرہ ہونے کی ضرورت ہی نہ رہے) ص ۱۸۰ (م)۔
۱۱	۱۸	"اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ" کا ترجمہ کاتب سے چھوٹ گیا تھا جو لکھ دیا گیا (م)۔
۱۲	۲۰	پہلے ایڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ہے: (سو حقیقت یہ ہے کہ تعلیم و نصیحت کی تمام باتوں کی طرح مثال بھی ایک بات ہے۔ جو کوئی راست بازی کے ساتھ غور کرے گا ہدایت پائے گا، جو کج فہمی سے انکار کرے گا گم راہ ہو گا) ص ۱۸۲ (م)۔
۱۳	۲٦	پہلے ایڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ہے: لیکن جس زندگی سے وہ نکل چکا تھا دوبارہ نہیں مل سکتی تھی، پس) ص ۱۸٤ (م)۔
۱٤	۲۷	پہلے ایڈیشن میں ترجمہ اس طرح ہے: (کام یابی

حاشیہ نمبر	صفحہ نمبر	عبارت حاشیہ
		اور سعادت ہوگی) کسی طرح کا کھٹکا نہیں ، ص ۱۸٤ (م) .
۱٥	۲۸	" ولا تشتروا ـ قلیلا " کا ترجمہ چھوٹ گیا تھا جو قوسین میں لکھ دیا گیا (م) .
۱٦	۲۹	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ہے : (پھر کیا خدا کی کتاب کے علم و تلاوت کا نتیجہ یہی ہونا چاہیے کہ خود تلاوت کرنے والا تو اس پر عمل نہ کرے، لیکن دوسروں کو عمل کرنے کا حکم دے) ص ۱۸٥ (م) .
۱۷	"	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ہے : (نفس کی برائیاں کتنی ہی سخت کیوں نہ ہوگئی ہوں لیکن صبر اور نماز کی روح انہیں مغلوب کرلے گی) ص ۱۸٥ (م) .
۱۸	"	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ہے : (وہ تو اس میں سر تا سر لذت و راحت محسوس کرتے ہیں) ص ۱۸٦ (م) .
۱۹	۳۲	پہلے اڈیشن میں یہ جملہ زیادہ ہے : (اور اس گمراہی کے نتائج سے تمہیں بچالیا) ص ۱۸۷ (م) .
۲۰	۳٤	پہلے اڈیشن میں یہ جملہ زیادہ ہے: (اور تم پر زندگی

حاشیه نمبر	صفحه نمبر	عبارت حاشیه
		اور افزایش کی راہ کھول دی) ص ۱۸۷ (م) .
۲۱	۳٤	''منّ'' درخت کا شیرہ ھے جو گوند کی طرح جم جاتا ھے اور خوش ذائقه و مقوی ھوتا ھے. ''سلوٰی'' ایك پرند ھے . یه دونوں چیزیں کوہ طور کے اطراف و جوانب میں بکثرت ھوتی ھیں. ''منّ'' کا حلوہ میں نے خود کھایا ھے جو فلسطین کے یہودی بنایا کرتے ھیں .
۲۲	۳٥	پہلے اڈیشن میں یه جمله زیادہ ھے: (ساتھ ھی یه بات بھی یاد رکھو که ایك مدت کے انتظار کے بعد فتح و کامرانی کا دروازہ تم پر کھلا ھے پس چاھیے که) ص ۱۸۸ (م) .
۲۳	۳۷	پہلے اڈیشن میں یه جمله زیادہ ھے: اس بے آب و گیاہ بیابان میں تمہارے لیے زندگی کی تمام ضرورتیں مہیا ھو گئی ھیں. پس) ص۱۸۹ (م) .
۲٤	»	پہلے ایڈیشن میں ترجمه اس طرح ھے: اور ایسا نه کرو که ملك میں فتنه و فساد پھیلاؤ (یعنی ضروریات معیشت کے لیے لڑائی جھگڑا کرو، یا ھر طرف لوٹ مار مچاتے پھرو) ص۱۸۹ (م) .
۲٥	»	پہلے اڈیشن میں یه عبارت زیادہ ھے: (یعنی صرف

حاشیه نمبر	صفحه نمبر	عبارت حاشیه
		من اور سلوی پر قناعت کرلیں) ص ۱۸۹ (م) .
۲۶	۳۸	پہلے اڈیشن میں یه عبارت زیادہ هے : (اگرچه غلامی کی ذلت و نامرادی کے ساتھ ملیں کی) ص ۱۹۰ (م) .
۲۷	۳۹	پہلے اڈیشن میں یه عبارت زیادہ هے : (در اصل اس بارےمیں خدا کا ٹھیرایا هوا قانون تو یه هے که فلاح و سعادت ایمان و عمل سے حاصل هوتی هے، نه که نسل و خاندان یا مذهبی گروه بندیوں سے) ص ۱۹۰ (م) .
۲۸	٤۱	پہلے اڈیشن میں یه عبارت زیادہ هے : (اور احکام شریعت کی خلاف ورزی شروع کردی) ص ۱۹۱ (م) .
۲۹	٤۲	پہلے اڈیشن میں یه عبارت زیادہ هے : جب انہوں نے ایسا کیا تو انسانیت کے درجه سے گر گئے (ص ۱۹۱) م .
۳۰	»	پہلے اڈیشن میں ترجمه اس طرح هے: پہلے) کہا (بھلا کیوں کر ممکن هے که خدا نے ایسی بات کا حکم دیا هو) ص ۱۹۲ (م) .
۳۱	٤٦	پہلے اڈیشن میں یه عبارت زیادہ هے : (دیکھو!

عبارت حاشیہ	صفحہ نمبر	حاشیہ نمبر
ان ایام و وقائع کے بعد تم پر وہ وقت آیا جب بد اعمالیوں اور شقاوتوں کے امتداد سے) ص ۱۹۳ (م).		
پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ہے: (لیکن تمہارے دلوں کی بے حسی کا تو یہ حال ہو گیا کہ کتاب الہی کی کوئی تنبیہ اور خدا کے رسولوں کی کوئی تخویف بھی انہیں نہ ہلا سکی، اور حوادث و وقائع کا کوئی سیلاب بھی ان میں راہ نہ پا سکا (ص ۱۹۳) م.	۴۷	۳۲
پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ: (وہ تمہارے ایک ایک عمل پر نگاہ رکھتا ہے اور ضروری ہے کہ جیسا جس کا عمل ہو اسی کے مطابق نتائج بھی پیش آئیں) ص ۱۹۳ (م).	«	۳۳
پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ہے: (اے پیروان دعوت حق! جن لوگوں کی شقاوت کا یہ حال ہے ان سے قبولیت حق کی کیا امید ہو سکتی ہے؟) ص ۱۹۴ (م).	«	۳۴
پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ہے: تا کہ اپنے ذاتی اغراض پورے کرنے یا اپنے خیالات اور	«	۳۵

حاشیہ نمبر	صفحہ نمبر	عبارت حاشیہ
		آراء کے مطابق اسے ڈھال لے . سو جن لوگوں کی گمراہی اس حد تک پہنچ چکی ہو تم ان سے اتباع حق کی کیا امید کر سکتے ہو؟ ا ص ۱۹۴ (م) .
۳۶	۴۸	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ہے : غور کرو! اگر ان کے دل میں خدا کی کتاب پر سچا ایمان ہوتا تو کیا ممکن تھا کہ محض اپنی ہار جیت کے لیے یہ اس کی تعلیم دوسروں سے چھپانا چاہتے . اور یہ جاننے پر بھی کہ اس کی تعلیم ان کے خلاف حجت ہے اپنی گمراہیوں کا اقرار نہ کرتے . (ص ۱۹۴) م .
۳۷	۴۹	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ہے : (یہ حال تو ان کے علماء کا ہے جو مقدس نوشتوں کا علم رکھتے ہیں . لیکن) ص ۱۹۵ (م) .
۳۸	۵۵	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ہے : (اور ان کے خلاف ظلم و معصیت سے جتھا بندی کرو) ص ۱۹۷ (م) .
۳۹	۵۶	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ہے : (یعنی بیک وقت کتاب الٰہی کے ماننے والے بھی ہو اور جھٹلانے والے بھی ہو) ص ۱۹۷ (م) .

حاشیہ نمبر	صفحہ نمبر	عبارت حاشیہ
٤٠	٦٦	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ہے : (اور یہ لوگ جو آج دعوت حق کی مخالفت کر رہے ہیں تو غور کرو اس سے پہلے ان لوگوں کی روش کیسی رہ چکی ہے) ص ۲۰۱ (م) ۔
٤١	٦٩	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ہے : (کہ کس طرح اپنے ہاتھوں اپنے آپ کو برباد کر رہے ہیں) ص ۲۰۲ (م) ۔
٤٢	٧٠	پہلے اڈیشن میں ترجمہ اس طرح ہے : (لیکن وہ دنیا کے موہوم فائدے کے لیے آخرت کی نجات سے دست بردار ہو گئے) کاش وہ سمجھیں (اور عقل و بصیرت سے کام لیں) ص ۲۰۳ (م) ۔
٤٣	٧٢	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ہے : (یاد رکھو! وحی و تنزیل کے بارے میں ہمارا مقررہ قانون یہ ہے کہ) ص ۲۰۳ (م) ۔
٤٤	»	پہلے اڈیشن میں یہ فٹ نوٹ ہے : اس آیت میں نسخ آیات سے مقصود پچھلی شریعتوں کا نسخ ہے یا خود قرآن کے بعض احکام و آیات کا؟ اس بارے میں مفسرین کے دونوں قول موجود ہیں ۔ ہم نے پہلی صورت اختیار کی ،

حاشیہ نمبر	صفحہ نمبر	عبارت حاشیہ
		کیوں کہ ہمارے خیال میں یہ سیاق و سباق سے زیادہ مربوط ہے. لیکن جن حضرات کے نزدیک ترجیح دوسری صورت کو ہو وہ اسی کو اختیار کریں، "وَلِكُلٍّ وِجْهَةٌ هُوَ مُوَلِّيهَا فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرٰتِ". اس صورت میں انھیں یہ سطر قلم زد کر دینی چاہیے اور اس کی جگہ حسب ذیل عبارت مطالعے میں رکھنی چاہیے: (پس اگر کسی پچھلے حکم کی جگہ کوئی دوسرا حکم نازل ہوا ہے تو یہ کوئی ایسی بات نہیں جس پر لوگوں کو حیرانی ہو) ص ۲۰٤ (م)..
٤٥	٧٥	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ہے: (تا کہ تمھاری معنوی قوت نشو و نما پائے اور راہ ایمان میں استوار ہو جاؤ) ص ۲۰۵ (م).
٤٦	٧٩	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ہے: اور (دیکھو! یہ کیسی گم راہی ہے کہ ہر گروہ دوسرے گروہ کو جھٹلاتا ہے اور سچائی کا صرف اپنے ہی کو ٹھیکے دار سمجھتا ہے) ص ۲۰٦ (م).

حاشیه نمبر	صفحه نمبر	عبارت حاشیه
٤٧	۷۹	پہلے اڈیشن میں یه عبارت زیادہ ھے : (یه لوگ اسی طرح ایك دوسرے کو جھٹلاتے رھیں) ص ۲۰٦ (م) .
٤٨	۸۰	پہلے اڈیشن میں یه عبارت زیادہ ھے : (اور ظلم و شرارت کی جرأت ھی ان میں باقی نه رھے) ص ۲۰۷ (م) .
٤٩	۸۳	پہلے اڈیشن میں یه عبارت زیادہ ھے : (اور وہ ان سے ایمان و معرفت کی روشنی حاصل کر رھے ھیں) ص ۲۰۸ (م) .
٥٠	۸٤	پہلے اڈیشن میں یه عبارت زیادہ ھے : کیا کسی انسان کے سچے ھونے کے لیے یه کافی نہیں که اس کی تمام باتیں صرف سچائی ھی کے لیے ھوں . لیکن اگر اس پر بھی یه لوگ انکار اور سرکشی سے باز نہیں آتے تو انھیں ان کے حال پر چھوڑ دو اور اپنا کام کیے جاؤ) ص ۲۰۹ (م) .
٥١	۹۲	پہلے اڈیشن میں یه عبارت زیادہ ھے : (جو بد بخت نعمت کی راہ چھوڑ کر عذاب کی راہ اختیار کرے تو کیا ھی بری اس کی راہ ھے ! ص ۲۱۲ (م) .

حاشیه نمبر	صفحه نمبر	عبارت حاشیه
٥٢	٩٥	پهلے اڈیشن میں یه عبارت زیاده هے: (تم کهتے هو: "نجات اور سعادت صرف انهیں لوگوں کے لیے هے جو یهودیت یا مسیحیت کی گروه بندی میں داخل هوں". اچها بتلاؤ! ابراهیم کس گروه بندی میں داخل تها؟ سب سے بڑھ کر یه که اسرائیل یعنی یعقوب کا طریقه کیا تها جس کی طرف تمهاری نسل منسوب هے) ص ۲۱۳ (م).
٥٣	٩٦	پهلے اڈیشن میں یه عبارت زیاده هے: (نه تو اس کی نیك عملی تمهاری بدعملیوں کا کفاره هوسکتی هے، نه اس کی بدعملی کے لیے تم جواب ده هو گے) ص ٢١٤ (م).
٥٤	»	یه فقره پهلے اڈیشن میں نهیں هے: "انسان کے لیے قدامت پرستی ---- تمهارے لیے هیں" (ص ٢١٤) م.
٥٥	٩٧	پهلے اڈیشن میں یه عبارت زیاده هے: اور (دیکهو! یهود اور نصاریٰ دونوں کا دعوی یه هے که هدایت صرف انهیں کے حصے میں آئی هے) ص ٢١٤ (م).
٥٦	»	پهلے اڈیشن میں یه عبارت زیاده هے: (اگرچه

حاشیه نمبر	صفحه نمبر	عبارت حاشیه
		عرب میں اس کی اولاد مبتلاء شرک ہوگئی) ص ۲۱٤ (م) .
۵۷	۹۸	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ہے : اور سب کی بتلائی ہوئی مشترک تعلیم پر کار بند ہو . (ص ۲۱٤) م .
۵۸	»	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ہے: تاکہ تورات کی دعوت تازہ کردوں (ص ۲۱۰) م .
۵۹	۱۰۲	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ہے : (اگر تم جہل و نادانی کی ایسی بات کہہ سکتے ہو تو افسوس تمہاری عقلوں پر !) ص ۲۱٦ (م) .
٦۰	۱۰۳	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ہے :(اس بات کی حقیقت نہیں پاسکتے کہ کیوں بیت المقدس کی جگہ خانۂ کعبہ قبلہ قرار دیا گیا ہے) ص۲۱٦ (م).
٦۱	»	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ہے : جب بیت المقدس کی طرف رخ کرکے نماز پڑھتے تھے تو وہ بھی اللہ کے لیے تھی اور اب کعبے کی طرف متوجہ ہوتے ہیں تو یہ بھی اللہ ہی کے لیے ہے ، البتہ ایك خاص جہت قرار دینے میں مصلحت ہے . اور) ص ۲۱۷ (م) .

حاشیه نمبر	صفحه نمبر	عبارت حاشیه
٦٢	١٠٤	پہلے اڈیشن میں یه عبارت زیادہ ھے : جب تك بنی اسرائیل کا دور ھدایت قائم رہا مرکز ھدایت بیت المقدس تہا اور اس لیے عبادت کے وقت سب کا رخ بھی اسی کی طرف رھتا تہا . لیکن جب دعوت حق کا مرکز مکه کا معبد قرار پایا تو نا گزیر ھوا که وھی قبله بھی قرار پائے اور اقوام عالم کے رخ اسی کی طرف پھر جائیں (ص ۲۱۱) م .
٦٣	»	پہلے اڈیشن میں یه عبارت زیادہ ھے : اب مرکز امم خانۂ کعبه ھے (ص ۲۱۷) م .
٦٤	١٠٥	پہلے اڈیشن میں یه عبارت زیادہ ھے : (یعنی تم الله کے رسول سے دعوت حق کا پیغام حاصل کرو اور دنیا کی تمام نسلیں اور قومیں تم سے حاصل کریں) ص ۲۱۷ (م) .
٦٥	»	پہلے اڈیشن میں یه عبارت زیادہ ھے : (اے پیغمبر ! یه جو منکرین حق اعتراض کرتے ھیں که "اگر خانۂ کعبه ھی کو قبله ھونا تھا تو اتنے دنوں تك کیوں بیت المقدس کی طرف تمہارا رخ رہا" تو یه اس لیے ھے که کاروبار حق کی

حاشیه نمبر	صفحه نمبر	عبارت حاشیه
		حکمتوں سے بے خبر ھیں) ص ۲۰۷ (م) .
٦٦	۱۰۷	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ھے : (لیکن گروہ پرستی کا تعصب اجازت نہیں دیتا کہ سچائی کا اقرار کریں تو تم ان کی مخالفتوں کی کچھ پروا نہ کرو) ص ۲۱۸ (م) .
٦٧	۱۰۸	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ھے : (یہودیوں کا قبلہ الگ ھے ، عسائیوں کا قبلہ الگ ھے . پس جب صورت حال ایسی ھے تو ظاھر ھے یہ اختلاف بحث و دلائل سے دور نہیں ھو سکتا اور نہ ایسے لوگوں کے ساتھ کوئی متفقہ راہ عمل پیدا ھو سکتی ھے) ص ۲۱۹ (م) .
٦٨	»	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ھے : (یہ دانستہ ودانستہ ھدایت سے انحراف ھوگا اور) ص ۲۱۹ (م) .
٦٩	۱۰۹	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ھے : (اور اس کا اعتراف نہیں کرتا . پس جن لوگوں کی حق فراموشیوں کا یہ حال ھو ان سے اعتراف حق کی کیا امید ھو سکتی ھے) ص ۲۱۹ (م) .
		پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ھے [illegible] حق ھونا ھی [illegible]

حاشیه نمبر	صفحه نمبر	عبارت حاشیه
		کیوں که حق کا خاصه قیام و ثبات ھے اور باطل کا خاصه شکست و زوال ھے. جو بات حق ھوگی (ص ۲۱۹) م .
۷۱	۱۱۱	پہلے اڈیشن میں یه عبارت زیادہ ھے : (پس ایك نئے قبله کی عالم گیر قبولیت تمھیں کتنی ھی دشوار نظر آتی ھو، لیکن اس کی کام یابی قطعی اور اٹل ھے. اس میں کسی طرح کا شك و شبه نه کرو) ص ۲۲۰ (م) .
۷۲	»	پہلے اڈیشن میں یه عبارت زیادہ ھے : (اس کا قانون مجازات تمھارے ایك ایك عمل حق کی نگرانی کر رھا ھے) ص ۲۲۰ (م) .
۷۳	۱۱۳	پہلے اڈیشن میں یه عبارت زیادہ ھے : (تو اسی طرح ھم چاھتے ھیں اپنی نعمت تم پر پوری کر دیں اور تم اس مرکز ھدایت سے وابسته ھو کر نیك ترین امت ھونے کا مقام حاصل کر لو) ص ۲۲۱ (م) .
۷٤	»	پہلے اڈیشن میں یه عبارت زیادہ ھے : که تمھارے ظہور و قیام کا یه تمام سرو سامان مہیا ھوگیا ھے، چاھیے که سرگرم عمل ھو جاؤ اور)

حاشیہ نمبر	صفحہ نمبر	عبارت حذف شدہ
		ص ۲۲۱ (م) .
۷۵	۱۱٤	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ہے: (یہی وہ قوتیں ہیں جن کے ذریعہ سے تم اپنے عمل کی مشکلات اور آزمایشوں سے عہدہ برآ ہو سکتے ہو) ص ۲۲۲ (م) .
۷٦	۱۱۵	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ہے: جس راہ میں تم نے قدم اٹھایا ہے نا گزیر ہے کہ اس کی آزمایشوں سے گزرنا پڑے) ص ۲۲۲ م .
۷۷	۱۱۷	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ہے: (وہ عمل کرے اس کی نیکی رایگاں جانے والی نہیں، ص ۲۲۳ (م) .
۷۸	۱۱۹	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ہے: (جو کوئی نے اپنے اعتقاد و پرستش کے لئے دوسری شی معبود بنا لیے ہوں . مگر) ص ۲۲٤ (م) .
۷۹	۱۲۱	پہلے اڈیشن میں ترجمہ اس طرح ہے: (خدا کی دی ہوئی عقل و بصیرت سے کام نہیں لیتے و خدا کو چھوڑ کر دوسری ہستیوں کے پیچھے اس طرح پڑ جاتے ہیں کہ انہیں اس کا ہمسر بنا لیتے ہیں (ص ۲۲٤) م .

حاشیہ نمبر	صفحہ نمبر	عبارت حاشیہ
۸۰	۱۲۱	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ہے : (اور خدا کو چھوڑ کر یہ دوسروں کو اس کا ہم پلہ نہ بناتے) ص ۲۲۵ (م) ۔
۸۱	۱۲۶	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ہے : (یعنی حلال و حرام ، نیک و بد اور عذاب و ثواب کے بارے میں اپنے ظن و خیال سے ایسے احکام بناؤ جن کے لیے خدا کا کوئی حکم موجود نہیں) ص ۲۲۶ (م) ۔
۸۲	»	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ہے: (اور خدا کی دی ہوئی عقل و بصیرت سے کام لو) ص ۲۲۶ (م)۔
۸۳	۱۲۷	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ہے : (اللہ کی دی ہوئی عقل و تمیز کھو کر) ص ۲۲۷ (م) ۔
۸۴	»	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ہے : (یعنی جس طرح چرواہا اپنی بکریوں کو بلانے کے لیے چیختا ہے اور وہ اس کی آواز سنتی اور تعمیل کرتی ہیں، لیکن اگر اور کوئی بات کہی جائے تو نہ تو سنے گی نہ سمجھے گی ۔ سو یہی حال ان اندھی تقلید کرنے والوں کا ہے۔ یہ چارپایوں کی طرح اپنے چرواہوں کی آواز

حاشیه نمبر	صفحه نمبر	عبارت حاشیه
		سن کر ان کے پیچھے دوڑنے لگیں گے، لیکن سونچنے سمجھنے کی ان سے امید نہ رکھو) ص ۲۲۷ (م).
۸۵	۱۲۷	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ھے: (کہ خدا کے دیے ہوے ہوش و حواس سے کام نہیں لیتے) ص ۲۲۷ (م).
۸۶	"	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ھے: ان پابندیوں کی کچھ پروا نہ کرو جو یہود اور نصاری نے اپنے پیشواؤں کی کورانہ تقلید میں یا مشرکین عرب نے اپنے وہم پرستانہ رسوم کی بناء پر اختیار کر رکھی ہیں) ص ۲۲۷ (م).
۸۷	۱۲۸	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت، زیادہ ھے: (تو بلا شبہ ان چیزوں کا کھانا تمہارے لیے جائز نہیں) ص ۲۲۷ (م).
۸۸	"	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ھے: (اس کی مجبوری واقعی ہو) ص ۲۲۸ (م).
۸۹	۱۲۹	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ھے: (یعنی طمع دنیوی سے کتاب اللہ کے احکام میں تحریف کرتے ہیں یا انہیں ظاہر نہیں کرتے) ص ۲۲۸ (م).

حاشیہ نمبر	صفحہ نمبر	عبارت حاشیہ
۹۰	۱۲۹	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ھے: حق فروشی کی کمائی سے نہیں بلکہ (ص ۲۲۸) م۔
۹۱	۱۳۱	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ھے: (یعنی یہود اور نصاری اس حالت میں اس ایسے مبتلا ہوئے) ص ۲۲۹ (م)۔
۹۲	"	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ھے: (باوجودیکہ اس کے واضح اور قطعی احکام میں اختلاف کی کوئی گنجایش نہ تھی) ص ۲۲۹ (م)۔
۹۳	۱۳۸	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ھے: (پس نہ تو یہ ہو سکتا ھے کہ کسی مظلوم کی فریاد سے وہ بے خبر رہ جائے اور نہ یہ ممکن ھے کہ کوئی انسان اپنی خیانت اس سے چھپا سکے) ص ۲۳۲ (م)۔
۹۴	۱۳۹	پہلے اڈیشن میں ترجمہ اس طرح ھے: تا کہ تم برائیوں سے بچو (یعنی برائیوں سے بچنے اور پرہیزگار ہونے کی تم میں صلاحیت پیدا ہو) ص ۲۳۲ (م)۔
۹۵	۱٤۰	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ھے: اور ناقابل برداشت مدت نہیں ھے اور نہ ایسا ھے کہ بغیر

حاشیہ نمبر	صفحہ نمبر	عبارت حاشیہ
		کسی مدت کی تحدید کے عام طور پر حکم دے دیا گیا ہو) ص ۲۳۲ (م) .
۹۶	۱٤۱	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ہے : (جیسا کہ پہلے حکم دیا جاچکا ہے . یاد رکھو ! دین حق کی راہ تنگی اور سختی کی راہ نہیں ہے) ص ۲۳۳ (م).
۹۷	۱٤۲	پہلے اڈیشن یہ عبارت زیادہ ہے : اس سے دور نہیں ہوں کہ مجھ تك پہنچنے کے لیے کسی طرح کی محنت و مشقت برداشت کرنی پڑے. میں) ص ۲۳٤ (م).
۹۸	۱٤۳	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ہے: وہ تمہارے بغیر نہیں رہ سکتیں، تم ان کے بغیر نہیں رہ سکتے، البتہ جو کچھ کرو ٹھیك طور پر سمجھ بوجھ کے کرو. ایسا نہ کرو کہ ایك بات کی طرف سے تمہارے دلوں میں شك و شبہ ہو، مگر اسے صاف کیے بغیر کیے جاؤ اور پھر اسے اپنی کم زوری سمجھ کر چھپانے لگو) ص ۲۳٤ (م).
۹۹	۱٤۷	پہلے اڈیشن میں ترجمہ اس طرح ہے : حالانکہ تم جانتے ہو (کہ اس طرح کے طریقوں سے بھی مقصود دوسروں کا مال ناجائز طریقوں

حاشیہ نمبر	صفحہ نمبر	عبارت حاشیہ
		پر کھا لینا ہے اور رشوت خور حاکم کے فیصلے سے ناجائز بات جائز نہیں ہو جا سکتی) ص ۲۳۶ (م) .
۱۰۰	۱٤۹	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ہے: اور جو مقام ان کے لیے مرکز ہدایت قرار پایا تھا وہی ان کے دست رس سے باہر تھا . (ص ۲۳۷) م .
۱۰۱	۱۵۱	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ہے: (اس طرح تمھیں قتل و خون ریزی کا جواب قتل و خون ریزی سے دینا پڑے گا اور قتل و خون ریزی بجائے خود ایک برائی ہے ، لیکن) ص ۲۳۷ (م) .
۱۰۲	»	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ہے : (انسانی ظلم و استبداد کی مداخلت اس میں باقی نہ رہے) ص ۲۳۸ (م) .
۱۰۳	۱۵۲	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ہے : (باقی رہا ان مہینوں کا معاملہ جن کا عرب میں احترام کیا جاتا ہے اور ان میں لڑائی بند کر دی جاتی ہے تو اس بارے میں تمھارا طریقہ یہ ہونا چاہیے کہ) ص ۲۳۸ (م) .
۱۰٤	»	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ہے : (لڑتا ہے

حاشیہ نمبر	صفحہ نمبر	عبارت حاشیہ
		تو تم بھی لڑو، نہیں لڑتا ھے تو تمہاری طرف سے بھی لڑائی نہیں ھونی چاھیے) ص ۲۳۸ (م) ۔
۱۰۵	۱۵۳	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ھے : کیونکہ اگر تم نے اس کام کے لیے خدا کا دیا ھوا مال خرچ نہیں کیا جس میں تمہارے لیے ظلم وفساد سے نجات اور فتح و کامرانی کا حصول تھا تو یہ دیدہ و دانستہ قومی زندگی کی جگہ ھلاکت کو پسند کرنا ھوگا) ص ۲۳۹ (م) ۔
۱۰۶	۱۵۵	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ھے : (یعنی جنگ کی وجہ سے یا کسی دوسری وجہ سے کسی طرح کی رکاوٹ نہ ھو) ص ۲۳۹ (م).
۱۰۷	۱۵۷	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ھے : البتہ ایسا نہیں کرنا چاھیے کہ کاروبار دنیوی کے انہماك کی وجہ سے حج کے اوقات و اعمال سے بے پروا ھو جاؤ جیسا کہ جاھلیت کے لوگوں کا شیوہ ھوگیا تھا) ص ۲٤۰ (م) ۔
۱۰۸	»	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ھے : (یعنی اعمال و اذکار کا صحیح طریقہ فراموش کر کے طرح طرح کی گمراھیوں میں مبتلا ھوگئے تھے)

حاشیہ نمبر	صفحہ نمبر	عبارت حاشیہ
		ص ۲٤۱ (م) ۔
۱۰۹	۱۵۸	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ہے: (یعنی ایسا نہ کرو جیسا ایام جاہلیت میں کیا کرتے تھے کہ حدود حرم تک جا کر لوٹ آتے تھے، باہر کے حاجیوں کی طرح عرفات تک نہیں جاتے تھے) ص ۲٤۱ (م) ۔
۱۱۰	"	حج کے اعمال میں سے ایک عمل عرفات جا کر ٹھیرنا اور وہاں سے لوٹنا ہے ۔ لیکن باشندگان مکہ نے یہ طریقہ اختیار کر لیا تھا کہ حدود حرم تک جا کر لوٹ آتے اور کہتے: "ہم تو اسی مقام کے باشندے ہیں، ہمارے لیے حدود حرم سے باہر جانا ضروری نہیں" یہ کچھ تو اس لیے تھا کہ باشندۂ مکہ ہونے کا غرور باطل تھا، اور زیادہ تر اس لیے کہ دنیوی کاروبار کے انہماك سے اعمال حج کی مشغولیت ان پر شاق گزرتی تھی ۔ چاہتے تھے کہ باہر کے حاجی حج میں مشغول رہیں، ہم موسم سے تجارت کا فائدہ اٹھائیں ۔
۱۱۱	۱٦٤	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ہے: (مسلم

حاشیہ نمبر	صفحہ نمبر	عبارت حاشیہ
		ہونے کے لیے صرف اتنا ہی کافی نہیں کہ زبان سے اسلام کا اقرار کرلو بلکہ چاہیے کہ) ص ۲۴۳ (م).
۱۱۲	۱۶۵	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ہے: (اگر ان لوگوں کے ایمان و یقین کے لیے وہ سب کچھ کافی نہیں جو اس وقت تک ان کے سامنے آچکا ہے تو) ص ۲۴۴ (م).
۱۱۳	۱۶۶	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ہے: (اے پیغمبر! چاہیے کہ یہ لوگ پچھلی امتوں کی سرگذشتوں سے عبرت پکڑیں) ص ۲۴۴ (م).
۱۱۴	»	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ہے: (اور کس طرح فلاح و سعادت کی تمام راہیں ان پر کھول دیں، لیکن اس پر بھی راہ ہدایت پر قائم نہ رہے اور نعمت الٰہی کی قدر شناسی نہ کی) ص ۲۴۴ (م).
۱۱۵	۱۶۷	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ہے: (عزت کی اصلی چیز دنیوی مال و جاہ نہیں ہے، ایمان و عمل کی دولت ہے) ص ۲۴۵ (م).
۱۱۶	»	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ہے: (اور یہ خاك مذلت پر لوٹ رہے ہوں گے) ص ۲۴۵ (م).

حاشیہ نمبر	صفحہ نمبر	عبارت حاشیہ
۱۱۷	۱۶۸	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ہے : (اور ان میں تفرقہ و اختلاف کی گنجایش نہ تھی) ص ۲٤٦ (م) .
۱۱۸	»	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ہے : (اور دین کی ایک راہ پر مجتمع رہنے کی جگہ الگ الگ گروہ بندیوں میں بٹ جاتے تھے) ص ۲٤٦ (م) .
۱۱۹	۱۶۹	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ہے : ہر عہد میں خدا کی ہدایت نمایاں ہوئی ، لیکن ہمیشہ لوگوں نے ہدایت کے بعد گمراہی کی راہ اختیار کی اور اسی لیے یکے بعد دیگرے تجدید ہدایت ضروری ہوئی (ص ۲٤٦) م .
۱۲۰	۱۷۰	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ہے : (اور مؤمن ہونے کے لیے سعی و عمل کی آزمایشوں میں کام یاب ہونا ضروری نہیں) ص ۲٤٦ (م).
۱۲۱	۱۷۱	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ہے : (اس کا قانون مکافات یہ ہے کہ ہر نیکی اپنا بدلا اور ہر نیکی کرنے والا اپنا اجر رکھتا ہے . اور) ص ۲٤۷ (م) .

حاشیہ نمبر	صفحہ نمبر	عبارت حاشیہ
۱۲۲	۱۷۲	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ہے: (پس اپنے نفس کی پسندیدگی اور نا پسندیدگی کی بناء پر اعمال کی اچھائی برائی کا فیصلہ نہ کردو) ص ۲٤۷ (م)۔
۱۲۳	»	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ہے: (کہ تمہارے لیے کس ناگواری میں خوش گواری اور کس پسندیدگی میں ناپسندیدگی ہے) ص ۲٤۷ (م)۔
۱۲٤	»	پہلے اڈیشن میں اس طرح ہے: جہاد کا حکم (ص ۲٤۷) م۔
۱۲۵	۱۷۵	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ہے: (پھر بتلاؤ! ان برائیوں کا انسداد ضروری ہے یا ایک مہینے کی حرمت کے پیچھے لگے رہنا جس کی حرمت کا خود دشمنوں نے بھی لحاظ نہیں رکھا ہے) ص ۲٤۸ (م)۔
۱۲٦	»	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ہے: (کیوں کہ تم میں اور ان میں کوئی اور وجہ مخاصمت تو ہے نہیں۔ سارا جھگڑا اسی بات کا ہے کہ کیوں تم نے دین حق قبول کرلیا ہے۔ پھر کیا تم تیار ہو کہ جس بات کو حق سمجھتے ہو محض لوگوں

حاشیہ نمبر	صفحہ نمبر	عبارت حاشیہ
		کے ظلم کی وجہ سے اسے چھوڑ دو۔ اگر تیار نہیں ہو تو ظاہر ہے کہ جنگ کے سوا کوئی چارہ نہیں) ص ۲٤۸ (م).
۱۲۷	۱۷٦	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ہے: (یعنی زکوٰۃ کی طرح کوئی خاص مقدار معین نہیں کردی گئی ہے۔ جو کچھ تمھاری ضروریات معیشت سے زیادہ ہو کر بچ رہے اس میں سے خرچ کرو) ص ۲٤۹ (م).
۱۲۸	۱۸۵	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ہے: (اگر تم نے ناحق ناروا اپنی بیوی کو الگ کردیا تو یہ اللہ کے علم و سماعت سے پوشیدہ نہیں رہے گا) ص ۲۵۲ (م).
۱۲۹	۱۸٦	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ہے: (پس چاہیے ہر فریق دوسرے فریق کے حقوق کا لحاظ رکھے۔ ایسا نہیں کرنا چاہیے کہ تم صرف اپنے ہی حقوق کا مطالبہ کرو، دوسرے فریق کے حقوق جو تم پر ہیں انہیں فراموش کرجاؤ) ص ۲۵۳ (م).
۱۳۰	۱۹۹	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ہے: (یعنی

حاشیه نمبر	صفحه نمبر	عبارت حاشیه
		حقوق و واجبات ادا کر سکیں کے اور محبت و سازگاری کے ساتھ رھیں کے ھر حال میں اصل مقصود نکاح و طلاق سے یہی ھے) ص ۲۰۵ (م)۔
۱۳۱	۲۰۲	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ھے: (اور ان کے نکاح کرلینے کا برا نہ مانو) ص ۲۰٦ (م).
۱۳۲	»	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ھے: (کہ تمہارے لیے بہتری کی راہ کونسی ھے) ص ۲۰۷ (م).
۱۳۳	۲۰۳	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ھے: (کہ یہی دودھ پلانے کی پوری مدت ھے) ص ۲۰۷ (م).
۱۳٤	۲۰٤	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ھے: (دونوں کے حقوق اور احساسات کی رعایت کرنی چاھیے) ص ۲۰۷ (م).
۱۳۵	۲۱۱	صلوٰۃ وسطٰی کی ایک تفسیر تو یہ ھے جو ھم نے اختیار کی ھے. دوسری تفسیر یہ ھے کہ یہاں وسطٰی سے مقصود درمیانی چیز ھے اور اس لیے پانچ وقت کی نمازوں میں سے کسی خاص درمیانی نماز کی طرف اشارہ کیا گیا ھے. جن مفسروں نے یہ تفسیر اختیار کی ھے وہ بخاری و مسلم کی حدیث سے استدلال کرتے ھیں کہ جب جنگ

حاشیه نمبر	صفحه نمبر	عبارت حاشیه
		احزاب میں عصر کا وقت نکل گیا تو آنحضرت (صلعم) نے فرمایا "شغلونا عن الصلوٰة الوسطٰی حتی غابت الشمس" دشمنوں نے ہمیں صلوٰة وسطٰی سے باز رکھا یہاں تك که سورج ڈوب گیا . پس صلوٰة وسطٰی سے مقصود عصر کی نماز ھے .
۱۳۶	۲۱٤	پہلے اڈیشن میں یه عبارت زیادہ ھے : (که تمھاری معاشرتی زندگی کی فلاح و سعادت احکام الٰہی کی ٹھیك ٹھیك تعمیل پر موقوف ھے) ص ۲٦۱ (م) .
۱۳۷	"	پہلے اڈیشن میں یه عبارت زیادہ ھے : (یعنی باوجود کثرت تعداد کے انھوں نے حمله آور دشمن کا مقابله نہیں کیا تھا اور اپنا گھر بار چھوڑ کر راہ فرار اختیار کی تھی . جب ان بزدلوں نے ایسا کیا) ص ۲٦۱ (م) .
۱۳۸	۲۱۵	پہلے اڈیشن میں یه عبارت زیادہ ھے : (اور زندگی اور کامرانی سے محروم ھوگئے) ص ۲٦۱ (م).
۱۳۹	"	پہلے اڈیشن میں یه عبارت زیادہ ھے : (که بڑی سے بڑی گمراھی کے بعد بھی اصلاح حال کا دروازہ ان پر بند نہیں ھوتا) ص ۲٦۱ (م) .

حاشیہ نمبر	صفحہ نمبر	عبارت حاشیہ
۱٤۰	۲۱۵	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ہے: (اس کے فضل و بخشش کی قدر شناسی کرنے کی جگہ) ص ۲٦۱ (م).
۱٤۱	»	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ہے: (پس نہ تو تمہارے دلوں کا کھوٹ اس سے پوشیدہ رہ سکتا ہے، نہ وہ مظلوموں کی فریاد سے غافل ہو سکتا ہے) ص ۲٦۱ (م).
۱٤۲	۲۱۷	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ہے: (وہ جانتا ہے کہ کون عزم و عمل کے دعووں میں سچے ہیں اور کن کے دل ایمان و حق پرستی کی روح سے خالی ہیں) ص ۲٦۲ (م).
۱٤۳	۲۱۸	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ہے: جب سرداروں نے یہ بات سنی تو بجائے اس کے کہ اپنی فرماں برداری سے استعداد کار کا ثبوت دیتے لگے طالوت کے انتخاب پر طرح طرح کے اعتراض کرنے) ص ۲٦۳ (م).
۱٤٤	۲۱۹	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ہے: (حکمرانی کی اہلیت کا جو معیار تم نے سمجھ رکھا ہے یہ تمہارے جہل و خود پرستی کا گھڑا ہوا معیار

حاشیه نمبر	صفحه نمبر	عبارت حاشیه
		ھے، اللہ کا ٹھیرایا ھوا معیار نہیں ھے) ص ۲٦۳ (م)
۱٤٥	۲۱۹	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ھے: (یعنی دماغی اور جسمانی دونوں طرح کی فضیلت رکھتا ھے. اور یہی دو فضیلتیں قائد و حکمران کے لیے اصلی فضیلتیں ھیں، نہ کہ مال و جاہ اور نسل و خاندان کے امتیازات) ص ۲٦۳ (م).
۱٤٦	«	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ھے: یہ تو اسی کو ملتی ھے جسے اللہ نے اس کی صلاحیت دے دی ھو) ص ۲٦۳ (م).
۱٤۷	۲۲٤	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ھے: (اور اس طرح ایک گروہ قلیل کے صبر و ثبات اور خدا پرستی نے بنی اسرائیل کو ان کی گرتی ھوئی حالت سے نکال کر عظمت و اقبال کے عروج پر پہنچا دیا) ص ۲٦٥ (م).
۱٤۸	۲۳۰	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ھے: (اور نہ اس کی شفاعت مجرموں کو پاداش عمل سے بچا لے) ص ۲٦۷ (م).
۱٤۹	۲۳۷	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ھے: (یعنی ان میں کوئی ایسا تغیر نہیں ھوا ھے جس سے معلوم ھو

حاشیہ نمبر	صفحہ نمبر	عبارت حاشیہ
		کہ بڑی مدت ان پر گزر چکی ہے) ص ۲۷۰ (م).
۱۵۰	۲۳۹	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ہے: (یعنی اگر وحشی اور بے عقل پرند چند دنوں کے انس و تربیت سے ایسا ہو جا سکتا ہے کہ تمہاری آواز پہچاننے لگے اور تمہارے حکم کی تعمیل کرے تو کیا دعوت حق سے انسانوں میں یہ تبدیلی نہیں ہو جا سکتی کہ تربیت یافتہ ہو جائیں اور تمہاری تعلیم قبول کر لیں) ص ۲۷۱ (م).
۱۵۱	۲٤۰	اس واقعے میں دو باتیں غور طلب ہیں: اولاً یہ کہ "کیف تحی الموتی" میں موت وحیات سے مقصود کیا ہے؟ مجاز ہے جیسا کہ "انی یحیی ھذہ اللہ بعد موتھا" (۲: ۲۵۹) اور "استجیبوا للہ و للرسول اذا دعاکم لما یحییکم" (۸: ۲٤) وغیرہ آیات میں ہے، یا حقیقت ہے؟ مفسروں نے عام طور پر اسے حقیقت پر محمول کیا ہے. وہ کہتے ہیں "حضرت ابراھیم کا سوال حشر اجساد کے بارے میں تھا" یعنی قیامت کے دن مردے کیوں کر زندہ ہو جائیں گے. ثانیاً یہ کہ پرندوں کے معاملے سے مقصود کیا ہے؟ اکثر مفسر اس طرف

حاشیه نمبر	صفحه نمبر	عبارت حاشیه
		گئے ھیں که مقصود یه تھا که پرندوں کو مار کر ٹکڑے ٹکڑے یا قیمه قیمه کردیا جائے، پھر ان کے چار حصے چار پہاڑوں پر رکھ دیے جائیں، پھر انھیں بلایا جائے، قدرت الٰہی سے زنده ھو کر دوڑنے لگیں گے اس تفصیل کی رو سے سوال و جواب میں مطابقت یوں ھے که سوال مردوں کے زنده ھو جانے کی نسبت تھا. جواب میں قدرت الٰہی کا معجزه دکھا دیا گیا که جس طرح یه پرند اپنے بلانے والے کی آواز پر زنده ھو گئے اسی طرح قیامت کے دن حکم الٰہی سے مردے زنده ھو جائیں گے. لیکن اس تفسیر کے لیے ضروری ھے که پرندوں کو مارنے اور ٹکڑے ٹکڑے کردینے کا مضمون محذوف تسلیم کر لیا جائے، کیوں که قرآن کے الفاظ میں اس کی کوئی صراحت نہیں ھے اور ترجمه یوں کیا جائے ''پرندوں میں سے چار جانور لو اور انھیں اپنے ساتھ ھلاو (پھر انھیں ذبح کر کے ٹکڑے کر ڈالو) پھر ان کا ایک ایک حصه چار پہاڑوں پر رکھ دو''.

حاشیہ نمبر	صفحہ نمبر	عبارت حاشیہ
۱۵۲	۲۴۱	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ہے: (یعنی بے انتہا وسعت رکھنے والا ہے، اس لیے بخشش میں کمی نہیں ہو سکتی۔ ہر حالت کا جاننے والا ہے: اس لیے کوئی مستحق اس کے التفات سے محروم نہیں رہ سکتا) ص ۲۷۲ (م).
۱۵۳	۲۴۲	(الف) اور (ب) تفسیری نوٹ پہلے اڈیشن میں ہیں، دوسرے میں نہیں ہیں، غالبا کاتب سے چھوٹ گئے (م).
۱۵۴	۲۴۳	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ہے: (لیکن یاد رہے سچی خیرات وہی ہے جو دل کے اخلاص اور نیکی کے ساتھ ہو، بس) ص۲۷۲ (م).
۱۵۵	"	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ہے: (راہ حق میں خرچ کرنے کی نیکی انہیں کی نیکی ہے. یقینا) ص ۲۷۲ (م).
۱۵۶	"	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ہے: (یعنی وہ بے نیاز ہے، اس لیے تمہاری نیکیوں کی اسے احتیاج نہیں۔ لیکن وہ حلیم بھی ہے، اس لیے پسند کرتا ہے کہ تم میں بھی حلم و عفو و درگذر ہو) ص ۲۷۲ (م).

حاشیہ نمبر	صفحہ نمبر	عبارت حاشیہ
۱۵۷	۲۴۴	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ہے: (کہ جو کچھ کرے اللہ کے لیے کرے، انسانوں کو دکھانے کے لیے نہ کرے) ص ۲۷۲ (م).
۱۵۸	۲۴۶	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ہے: اور اس بارش کی طرح جو چٹان کو سرسبز نہ کرسکی، یہ دکھاوے کی نیکیاں بھی کچھ سود مند نہ ہوں گی (ص ۲۷۳) م.
۱۵۹	۲۴۷	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ہے: (کیوں کہ اس میں سرسبزی اور شادابی کی استعداد موجود ہے) ص ۲۷۳ (م).
۱۶۰	۲۴۸	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ہے: (سو یہی حال اس آدمی کا ہے جو عمر بھر دکھاوے کی نیکیاں کرتا رہتا ہے اور سمجھتا ہے آخرت میں اس کے کام آئیں گی. لیکن جب آخرت کا دن آئے گا تو دیکھے گا کہ ساری عمر کی کمائی ضائع گئی اور اس کی کوئی نیکی خدا کے حضور مقبول نہ ہوئی) ص ۲۷۳ (م).
۱۶۱	۲۴۹	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ہے: (پھر جو چیز خود اپنے نفس کے لیے پسند نہیں کرسکتے

حاشیه نمبر	صفحه نمبر	عبارت حاشیه
		اپنے محتاج بھائیوں کو دینا کیوں کر گوارا کر لیتے ہو) ص ۲۷٤ (م) .
۱٦۲	۲٥٠	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ھے : (پس شیطانی وسوسوں پر کار بند نہ ہو، خدا کی بتلائی ہوئی راہ اختیار کرو) ص ۲۷٤ (م) .
۱٦۳	۲٥۱	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ھے : (وہ سب کچھ جانتا اور سب کچھ دیکھ رہا ھے . پس جو کوئی اپنی نذر ادا نہ کرے گا یا ناجائز طریقوں پر کاربند ہوگا تو اس کی راہ معصیت کی راہ ہوگی) ص ۲۷٤ (م) .
۱٦٤	۲٥۲	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ھے : (سو اگر اللہ پر سچا ایمان رکھتے ہو تو ممکن نہیں کہ اس کی راہ میں خرچ کرنے سے تمہارا ہاتھ رک جائے) ص ۲۷٥ (م) .
۱٦٥	«	پہلے اڈیشن میں ترجمہ اس طرح ھے : تم پر ظلم نہیں کیا جائے گا (یعنی تمہاری حق تلفی نہ ہوگی . مکافات الٰہی کی بخشش اور ماپ تول میں کبھی کمی بیشی یا غفلت نہیں ہو سکتی) ص ۲۷٥ (م) .

حاشیہ نمبر	صفحہ نمبر	عبارت حاشیہ
۱۶۶	۲۵۶	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ہے: (اس کی واپسی کا مطالبہ نہیں کیا جاتا) ص ۲۷۶ (م).
۱۶۷	۲۵۸	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ہے: (یعنی سود خواری کو مٹانا چاہتا ہے، جس کا مقصد حاجت مند کو برباد کر کے خود فائدہ اٹھانا ہے. اور خیرات کے جذبے کو بڑھانا چاہتا ہے، جس کا مقصد حاجت مند کی حاجت روائی کرنا اور اس سے فائدہ اٹھانے کی جگہ، فائدہ پہنچانا ہے) ص ۲۷۶ (م).
۱۶۸	۲۵۹	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ہے: (اور ممانعت کے بعد بھی سود کے پیچھے پڑے رہے) ص ۲۷۷ (م).
۱۶۹	۲۶۳	دونوں اڈیشن میں ترجمہ اسی طرح لکھا ہے. کاتب کی لغزش قلم معلوم ہوتی ہے، ورنہ "فَرَجُلٌ وَّ امْرَاَتٰنِ" کا ترجمہ یوں ہونا چاہیے: "تو ایک مرد اور دو عورتیں" (م).
۱۷۰	»	پہلے اڈیشن میں ترجمہ اس طرح ہے: گریز نہ کریں (ص ۲۷۸) م.

حاشیه نمبر	صفحه نمبر	عبارت حاشیه
۱۷۱	۲٦۷	پہلے اڈیشن میں یه عبارت زیادہ ھے: (تم اپنے دلوں کا گناہ دنیا کی نظروں سے چھپالے سکتے ھو، لیکن خدا کے محاسبے سے نہیں بچ سکتے) ص ۲۷۹ (م).
۱۷۲	۲۷۳	پہلے اڈیشن میں یه عبارت زیادہ ھے: (جس کی قدرت و حکمت کی یه کارفرمائی ھے) ص ۲۸۱ (م).
۱۷۳	۲۷٦	پہلے اڈیشن میں اس طرح ھے: مثلاً خدا کی صفات (ص ۲۸۱) م.
۱۷٤	۲۸۰	اهل مکه کے مظالم سے مجبور ھوکر پیغمبر اسلام نے هجرت کی اور مدینه آبسے، لیکن قریش مکه نے یہاں بھی چین سے بیٹھنے نه دیا. هجرت کے دوسرے سال ایك لشکر تیار ھوا اور مدینه پر حمله آور ھوگیا. مسلمان بھی مدینه سے نکلے اور بدر نامی ایك کنویں کے پاس لڑائی ھوئی. جنگ بدر سے مقصود یہی لڑائی ھے. مسلمانوں کی تعداد ۳۱۳ تھی اور دشمن ان سے تین گنا زیادہ تھے، لیکن نصرت الٰہی نے مسلمانوں کا ساتھ دیا اور دشمنوں کو نہایت ذلت بخش شکست ھوئی.

حاشیه نمبر	صفحه نمبر	عبارت حاشیه
۱۷۵	۲۸۱	پهلے اڈیشن میں یه عبارت زیاده هے : (یعنی خدا نے انسان کی طبیعت اور اس کی حالت ایسی بنائی هے که زندگی کی خوش حالی و زینت میں اس کا دل اٹکا هوا هے (ص ۲۸۳) م .
۱۷۶	۲۸۹	پهلے اڈیشن میں یه عبارت زیاده هے : (یعنی اگر دنیا میں انهوں نے اپنے آپ کو مبتلاء فریب کر رکها هے تو کر لیں ، قیامت کے دن دیکھ لیں گے که نجات کا تمام تر دار و مدار عمل پر هے، نه که گروه بندی اور نسلی و خاندان پر) ص ۲۸٦ (م).
۱۷۷	۲۹۳	پهلے اڈیشن میں یه عبارت زیاده هے : (یه ڈرانا بهی اس کی شفقت و مهربانی هی کی وجه سے هے، کیوں که) ص ۲۸۷ (م) .
۱۷۸	۲۹٤	پهلے اڈیشن میں یه عبارت زیاده هے : (اطاعت الٰهی سے رو گرداں هونا شیوهٔ کفر هے اور) ص ۲۸۷ (م) .
۱۷۹	۳۰۸	پهلے اڈیشن میں یه عبارت زیاده هے : (یاد رکهو ! خدا کے کاموں میں بے انصافی نهیں هو سکتی) ص ۲۹۱ (م) .
۱۸۰	۳۰۹	پهلے اڈیشن میں یه عبارت زیاده هے : (پس

حاشیہ نمبر	صفحہ نمبر	عبارت حاشیہ
		عیسائیوں کے عالم گیر اعتقاد باطل کے مقابلے میں اس دعوے کی کام‌یابی کتنی ہی تعجب انگیز دکھائی دیتی ہو لیکن بالآخر کام یابی اسی کے لیے ہے) ص ۲۹۲ (م).
۱۸۱	۳۱۱	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ہے : (ان لوگوں کے دلوں کا کھوٹ اس کی نظر سے پوشیدہ نہیں) ص ۲۹۲ (م).
۱۸۲	۳۱۵	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ہے : (یہ نہیں، یہ سب جہل و تعصب کی باتیں ہیں) ص ۲۹۰ (م).
۱۸۳	۳۱۸	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ہے : خواہ کسی گروہ و نسل سے تعلق رکھتا ہو) ص ۲۹٤ (م).
۱۸٤	۳۱۹	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ہے : (اور اس کی بخشش کی کوئی انتہا نہیں) ص ۲۹۵ (م).
۱۸۵	۳۲۲	یہ " یلون السنتھم بالکتب " کا ترجمہ ہے عربی میں لیّ اللسان بالکتاب کے معنی کلام کے الٹ پھیر کرنے اور اس کے معانی میں تحریف کرنے کے ہیں نہ کہ محض زبان مروڑنے کے . چنانچہ سورۂ نساء میں یہی لیّ نسان تحریف کلام کے

حاشیه نمبر	صفحه نمبر	عبارت حاشیه
		معنی میں آیا ہے "من الذین هادوا یحرفون الکلم عن مواضعه و یقولون سمعنا وعصینا و اسمع غیر مسمع و راعنالیا بالسنتهم وطعنا فی الدین (٤ : ٤٦)
۱۸۶	۳۲۵	اس آیت میں "میثاق النبیین" کے دو معنی ہو سکتے ہیں : ایك یه که نبیوں کے بارے میں میثاق . دوسرا یه که وہ میثاق جو نبیوں سے لیا گیا تھا . بعض مفسروں نے پہلا مطلب اختیار کیا ہے اور ان میں شاہ ولی الله رحمة الله علیه بھی ہیں، اور بعضوں نے دوسرا. ہم نے پہلے کو ترجیح دی ہے . لیکن جو حضرات چاہیں دوسرا مطلب بھی اختیار کر سکتے ہیں . اس صورت میں مقام کا ماحصل یه ہوگا که الله نے نبیوں میں سے ہر ایك نبی سے یه عہد لیا تھا که اگر کوئی دوسرا رسول اس کے عہد میں مبعوث ہو تو اس کا فرض ہے که اس کی تصدیق کرے اور اس کا ساتھ دے .
۱۸۷	۳۳۳	پہلے اڈیشن میں یه عبارت زیادہ ہے : (اس میں کہاں لکھا ہے که یه چیزیں اصلا حرام ہیں) ص ۲۹۹ (م) ۔

حاشیہ نمبر	صفحہ نمبر	عبارت حاشیہ
۱۸۸	۳۰۰	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ہے : (اور اس کی ساری محنت مشقت اکارت جائے۔ سو یہی حال ایسے لوگوں کا ہے ۔ یہ کتنا ہی مال و متاع لٹائیں لیکن کچھ سود مند نہ ہوگا ۔ اس ہوا کی طرح جس کے ساتھ ہلاکت کا پالا ہو ان کے اعمال میں بھی کفر و بد عملی کا روگ لگا ہوا ہے ۔ ایسی ہوا جتنی زیادہ چلے گی اتنا ہی زیادہ بربادی کا باعث ہوگی) ص ۳۰۵ (م) ۔
۱۸۹	۳۰۲	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ہے : تمہارے بغض و عناد سے کلمۂ حق کی شوکت و کام رانی رکنے والی نہیں) ص ۳۰۶ (م) ۔
۱۹۰	۳۰۳	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ہے : (چنانچہ وہ تمہیں نقصان پہنچانے کی تدبیروں میں برابر لگے رہتے ہیں) ص ۳۰۶ (م) ۔
۱۹۱	۳۰٤	پہلے اڈیشن میں اس طرح ہے : احکام حق کی نا فرمانی نہ کی جائے (ص ۳۰۶) م ۔
۱۹۲	۳۰٦	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ہے : (اور ان کی کثرت و طاقت تمہارا کچھ بگاڑ نہیں سکے گی) ص ۳۰۷ (م) ۔

حاشیه نمبر	صفحه نمبر	عبارت حاشیه
۱۹۳	۳۵۸	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ھے : (یا انسان کی مغفرت و تعذیب میں دخل رکھتا ھو) ص ۳۰۸ (م).
۱۹٤	"	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ھے : (پس کسی حال میں بھی اس کی رحمت سے مایوس نہیں ھونا چاھیے) ص ۳۰۸ (م).
۱۹٥	۳۷۵	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ھے : (پس نه تو ان کے اندر خدا پرستی کی سچی روح ھے، نه کوئی ایسا عقیدہ ھے جس کے لیے برھان و دلیل کی روشنی موجود ھو اور اس لیے ممکن نہیں که وہ ان لوگوں کو جن کے دل ایمان و یقین کی روح سے معمور ھیں اپنی طاقت و شوکت سے مرعوب کر سکیں) ص ۳۱۳ (م).
۱۹٦	۳۷۷	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ھے : (اور اس لغزش کے اثرات سے تمھارے دل پاك و صاف ھو گئے) ص ۳۱٤ (م).
۱۹۷	٤۰۰	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ھے : (اور اگر تم الله سے ڈرتے رھے تو دنیا کی کوئی طاقت بھی تمھیں ڈرا نه سکے گی) ص ۳۲۱ (م).

حاشیه نمبر	صفحه نمبر	عبارت حاشیه
۱۹۸	٤١٠	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ہے: (اور جو جماعت عزم و ہمت سے کام لیتی ہے تو آخر کی فتح مندی اسی کے حصے میں آتی ہے) ص ٣٢٤ (م).
۱۹۹	٤٢٢	اس آیت کی ایك تفسیر تو یہ ہے جو ہم نے اختیار کی ہے، دوسری یہ ہے کہ "نفس واحدة" سے مقصود حضرت آدم ہیں اور "خلق منها زوجها" سے حواء. ہم نے تفسیر مندرجہ متن کو اس لیے ترجیح دی کہ آگے چل کر تنکیر کے ساتھ فرمایا ہے "وبث منهما رجالا كثيرا و نساء" حالانکہ اگر مقصود حضرت آدم ہوتے تو ہونا چاہیے تھا: "وبث منهما جميع الرجال والنساء". بہر حال جن حضرات کے نزدیك دوسری تفسیر مرجح ہو وہ عبارت مندرجۂ متن کی جگہ حسب ذیل عبارت مطالعہ میں رکھیں: وہ پروردگار جس نے تمھیں اکیلی جان سے پیدا کیا (یعنی آدم سے) اور اسی سے اس کا جوڑا بھی پیدا کر دیا (یعنی حواء پیدا کردی گئی).

حاشیہ نمبر	صفحہ نمبر	عبارت حاشیہ
۲۰۰	٤٣٤	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ہے : (احادیث سے یہ معلوم ہو چکا ہے کہ جس آدمی کے وارث موجود ہیں وہ اپنے ترکے کے ایک تہائی حصے تک کے لیے وصیت کر سکتا ہے ، اس سے زیادہ میں وصیت واجب التعمیل نہ ہوگی)ص ۲۳۱ (م).
۲۰۱	٤٣٩	مفسروں کی ایک جماعت اس طرف گئی ہے کہ ان آیات میں جس برائی کا ذکر کیا گیا ہے اس سے مقصود زنا ہے اور جس سزا کا حکم دیا گیا ہے وہ اوائل اسلام میں دی جاتی تھی ۔ بعد کو جب سورۂ نور نازل ہوئی تو زنا کی حد مقرر ہو گئی اور یہ سزا باقی نہیں رہی لیکن ایک جماعت اس طرف گئی ہے کہ ان آیات میں اور سورۂ نور میں ایک ہی جرم کی سزائیں نہیں بیان کی گئی ہیں ، بلکہ دو مختلف جرائم کا ذکر کیا گیا ہے ۔ یہاں جس بد چلنی کا ذکر کیا ہے اس سے مقصود وہ بدچلنی ہے جو دو عورتیں اور دو مرد آپس میں کریں اور سورۂ نور میں زنا کا ذکر ہے ۔ پس دونوں احکام اپنی اپنی جگہ باقی ہیں ۔
۲۰۲	٤٤٦	احادیث سے یہ بات معلوم ہو چکی ہے کہ خالہ بھانجی اور پھوپھی بھتیجی کا جمع کرنا بھی جائز نہیں ۔

حاشیہ نمبر	صفحہ نمبر	عبارت حاشیہ
۲۰۳	٤٥٦	پہلے اڈیشن میں ترجمہ اس طرح ہے: مرد عورتوں کے سربراہ اور کار فرما ہیں (ص ۳٤٠) م.
۲۰٤	٤٦٩	"سمعنا و اطعنا" کے معنی ہیں: ہم نے حکم سنا اور ہم نے اطاعت کی. یہودی از راہ شرارت اسے اس طرح ادا کرتے کہ "اطعنا" "عصینا" ہو جاتا یعنی ہم نے حکم سنا اور خلاف ورزی کی. "اسمع" کے معنی ہیں: ہماری بات سنیے، اور وہ اس کے ساتھ "غیر مسمع" بھی بڑھادیتے جس کے معنی ایک تو یہ ہیں کہ خدا تمہیں بری بات نہ سنوائے، دوسرے یہ بھی ہو سکتے ہیں کہ بہرے ہو جاؤ. اسی طرح "راعنا" بولتے جس کے ایک معنی تو یہ ہیں کہ ہماری طرف التفات کیجیے، دوسرے معنی یہ ہیں کہ اے چرواہے. عربی میں کہتے ہیں "راعی الحمار الحمر - اذا رعی معها".
۲۰٥	٤٧٠	سبت والوں سے مقصود یہودیوں کی وہ جماعت ہے جنہیں سبت کے دن کے احترام کا حکم دیا گیا تھا اور اس دن شکار کھیلنے سے روک

حاشیہ نمبر	صفحہ نمبر	عبارت حاشیہ
		دیے گئے تھے لیکن انھوں نے حیلے بہانے نکال کر اس حکم کی نافرمانی کی اور غضب الٰہی کے سزاوار ہوئے. سورۂ بقرہ کی آیت ٦٥ میں بھی اس کی طرف اشارہ کیا گیا ہے، اور تفصیل سورۂ اعراف میں ملتی ہے (٧: ١٦٣) .
٢٠٦	٤٧٦	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ہے: (ان کی سوزش اور اذیت ختم نہ ہونے پائے اور) ص ٣٤٦ (م) .
٢٠٧	٤٧٨	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ہے: (کہ ساری باتوں کی بھلائی اور خوبی عدل ہی کے قیام سے مل سکتی ہے) ص ٣٤٦ (م) .
٢٠٨	٤٧٩	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ہے: (کیوں کہ اختلاف و نزاع کے ابھرنے کا موقع باقی نہیں رہتا اور فتنوں اور فسادوں کا دروازہ بند ہو جاتا ہے) ص ٣٤٧ (م) .
٢٠٩	٥٠٦	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ہے: (انھیں بھی انھیں لوگوں میں سے سمجھو جو تمھارے خلاف جنگ و پیکار میں سرگرم ہیں) ص ٣٥٥ (م) .

حاشیه نمبر	صفحه نمبر	عبارت حاشیه
۲۱۰	۵۱۵	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ہے : (که ان کے اعمال دوسرے لوگوں کے اعمال سے فائق ہیں) ص ۳۵۸ (م) .
۲۱۱	۵۲۳	بخاری . کتاب المغازی ، غزوۂ خندق (م) .
۲۱۲	۵۲۵	دونوں اڈیشن میں "اطعمه" غلط چھپا ہے "طعمه" صحیح ہے (ابن جریر . جزء ۵ . ص ۱۵۷) م .
۲۱۳	"	ابن جریر ، جزء ۵ ، ص ۱۵۷ . مطبع میمنیه ، مصر (م) .
۲۱۴	۵۲۶	پہلے اڈیشن میں "معافی" ہے (ص ۳۶۱) م .
۲۱۵	۵۲۷	اس آیت میں خطاب اس گروہ سے ہے جو طعمه کی حمایت میں جتھا بندی کرکے فریق ثانی سے جھگڑتا تھا اور طعمه کو الزام سے بچانا چاهتا تھا . احادیث سے معلوم ہوتا ہے که یه بنو ابیرق تھے .
۲۱۶	۵۳۴	اس سے معلوم ہوا که خدا کی خلقت کو بدلنا قرآن کے نزدیك بڑی ہی معصیت کی بات ہے ، مثلاً مردوں کو خوجه بنانے کی رسم جو پہلے رومیوں نے شروع کی تھی اور پھر تمام دنیا میں پھیل گئی تھی ، اس آیت کی رو سے شیطانی فعل تھا .

حاشیہ نمبر	صفحہ نمبر	عبارت حاشیہ
۲۱۷	۵۳۶	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ھے: (ان کی راحت و سرور کے لیے کبھی زوال نہ ھوگا) ص ۳۶۵ (م).
۲۱۸	۵۳۷	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ھے: (اور جس کا طریقہ یہودی اور مسیحی گروہ بندیوں کا نہیں تھا، بلکہ صرف ایمان و عمل کا تھا) ص ۳۶۵ (م).
۲۱۹	۵۴۰	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ھے: (وہ تمہاری نیکی کبھی رایگاں جانے نہ دے گا) ص ۳۶۷ (م).
۲۲۰	۵۴۱	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ھے: (وہ ضرور تمہیں اس کا اجر نیک عطا فرمائے گا) ص ۳۶۷ (م).
۲۲۱	۵۴۲	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ھے: (وہ تمہیں اس بات کے لیے جواب دہ نہیں ٹھیرائے گا جو تمہارے بس کی نہیں ھے) ص ۳۶۷ (م).
۲۲۲	۵۴۶	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ھے: (کوئی نہیں جو اس کے احکام و قوانین کا نفاذ روك سکے) ص ۳۶۸ (م).

حاشیہ نمبر	صفحہ نمبر	عبارت حاشیہ
۲۲۳	۵۵۳	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ہے: (اور مغلوب ہونے نہیں دیا) ص ۳۷۱ (م).
۲۲٤	۵۵۸	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ہے: (جو اس بات سے تمہیں روک رہا ہے اور اسے منافقوں کی سب سے بڑی بد عملی قرار دے رہا ہے) ص ۳۷۲ (م).
۲۲۵	۵٦۳	سورۂ بقرہ میں ان واقعات کی تفصیل گزر چکی ہے: آیت ٤۷ تا ۵۲.
۲۲٦	۵٦٤	سورۂ بقرہ آیت ٦۳.
۲۲۷	۵٦۵	سورۂ بقرہ آیت ۵۸.
۲۲۸	»	سورۂ بقرہ آیت ٦۵.
۲۲۹	»	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ہے: (مگر انہوں نے ان دونوں حکموں سے بھی نافرمانی کی) ص ۳۷٤ (م).
۲۳۰	»	سورۂ بقرہ آیت ۸۸. یعنی یہودی اپنی گمراہی کے جماؤ کو استقامت و ثبات حق سمجھتے تھے اور کہتے تھے: ہمارے دلوں پر تہ در تہ غلاف چڑھے ہوئے ہیں. ان تک کسی نئی بات کا اثر پہنچ ہی نہیں سکتا. قرآن کہتا ہے: یہ حالت

حاشیه نمبر	صفحه نمبر	عبارت حاشیه
		ان کے کفر کی وجه سے هے اور جو دل کفر پر جم جاتا هے خدا کا قانون هے که اس پر مہر لگ جاتی هے اور وه سچائی کے لیے بھی نہیں کھلتا .
۲۳۱	۵۷۳	پہلے اڈیشن میں یه عبارت زیادہ هے : کیوں که اگر وه ایسا نه کرتا تو حجت تمام نه هوتی. لوگ یه عذر کر سکتے که هم تك هدایت نه پهنچی (ص ۳۷۷) م .
۲۳۲	۵۷٦	پہلے اڈیشن میں یه عبارت زیادہ هے : (وه بے نیاز تمهاری کسی بات کا محتاج نہیں (ص ۳۷۸) م .
۲۳۳	»	پہلے اڈیشن میں یه عبارت زیادہ هے : (پس ایسا نہیں هو سکتا که وه تمهاری حالت سے غافل هو اور اچھائی کے لیے اچھا اور برائی کے لیے برا نتیجه پیش نه آئے) ص ۳۷۸ (م) .
۲۳٤	۵۸۵	قرآن کا اسلوب بیان یه هے که وه مال و دولت کو خدا کے فضل سے تعبیر کرتا هے ، اس لیے یہاں فضل سے مقصود کاروبار تجارت اور اس کا فائده هے .
۲۳۵	۵۸۸	یعنی مردار ، سور اور غیر خدا کے نام پر ذبح

حاشیہ نمبر	صفحہ نمبر	عبارت حاشیہ
		کیے ہوے جانور تو ہر حال میں حرام ہیں. لیکن ان کے علاوہ جنہیں حرام بتلایا گیا ہے اگر وہ ایسی حالت میں ہوں کہ مرنے سے پہلے ذبح کر سکو تو حرام نہیں.
۲۳۶	۵۸۹	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ہے: اگر تم مجھ سے ڈرتے رہے تو پھر کوئی نہیں جو تمہیں اپنی طاقت سے خوف زدہ کرسکے گا (ص ۳۸۳ (م).
۲۳۷	۵۹۰	بخاری، کتاب التفسیر (م).
۲۳۸	۵۹٤	یعنی زناشوئی کا معاملہ کیا ہو.
۲۳۹	٦۰۲	روم میں جب مسیحیت پھیلی تھی تو عیسائیوں کو Nazarene یعنی نصرانی کہتے تھے. عرب میں بھی یہی نام زبانوں پر چڑھ گیا تھا اور عیسائی بھی اپنے آپ کو نصاری کہا کرتے تھے، چنانچہ قرآن حکیم بھی انہیں اسی نام سے یاد کرتا ہے.
۲٤۰	»	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ہے: از انجملہ ان کی یہ خیانت تھی کہ پیغمبر اسلام کے ظہور کی پیش گوئیاں چھپانی چاہتے تھے (ص ۳۸۷) م.
۲٤۱	٦۰٦	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ہے: اس نے کسی خاص گروہ کو اپنا پیارا بنا کر نجات کا

حاشیہ نمبر	صفحہ نمبر	عبارت حاشیہ
		پروانہ نہیں دے دیا) ص ۳۸۹ (م) .
۲٤۲	٦۱۰	تورات میں ھے کہ یہ دو آدمی یوشع اور کالب تھے (گنتی باب ٦۰۱٤) .
۲٤۳	٦۲٦	مثلاً رشوت اور نذرانہ لے کر فتوی دیتے ھیں اور احکام شرع کے خرید و فروخت کی دکان لگا رکھی ھے .
۲٤٤	٦۲۷	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ھے : اور تمہارے سامنے معاملہ لاتے ھیں) ص ۳۹٦ (م).
۲٤٥	٦۳۳	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ھے : اور حلال و حرام کے احکام (ص ۳۹۷) م .
۲٤٦	٦۳٦	اسلام کے ظہور سے پہلے عرب میں جو حالت رہ چکی ھے اسے ”جاھلیت“ سے تعبیر کیا گیا . کیوں کہ لوگ اوہام و خرافات میں مبتلا تھے اور علم وبصیرت کی کوئی روشنی موجود نہ تھی .
۲٤۷	٦٤۳	پہلے اڈیشن میں اس طرح ھے : اور سبت والوں کا مسخ ھو جانا (ص ٤۰۰) م .
۲٤۸	٦٤٤	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ھے : (اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا فریضہ ادا نہیں کرتے (ص ٤۰۱) م .

حاشیہ نمبر	صفحہ نمبر	عبارت حاشیہ
۲٤۹	٦٧٥	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ہے : (کہ کہتے ہیں: ان جانوروں کا احترام کرنا اور انہیں چھوڑ رکھنا ضروری ہے) ص ٤١٠ (م) .
۲٥٠	٦٨٣	یعنی خدا کے مقدس فرشتے سے یا اس پاک روحانیت سے جو تمہارے اندر پیدا کردی گئی تھی .
۲٥١	٦٩٠	پہلے اڈیشن میں اس طرح ہے : اور ان کے لیے کھانے کا غیبی سامان ہوتا . اس معاملے کی نسبت انجیل یوحنا باب ٦ میں اشارہ موجود ہے کہ عید فصح کے موقعے پر پیش آیا تھا . (ص ٤١٢) م .
۲٥۲	٧٠٠	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ہے : (کیوں کہ اسے روزی کی احتیاج نہیں ، پھر اس کے سوا کون ہے جو معبود ہوسکتا ہے) ص ٤١٧ (م)
۲٥۳	٧١٣	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ہے : (یعنی تمہیں جھوٹا کہنے کی جرأت نہیں کرسکتے ، کیوں کہ تمہاری راست گوئی سب کو معلوم ہے) . ص ٤٢١ (م) .
۲٥٤	٧١٥	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ہے : (اور تم

حاشیہ نمبر	صفحہ نمبر	عبارت حاشیہ
		سے یہ بات برداشت نہیں ہوتی کہ لوگ ہدایت سے محروم رہیں) ص ٤٢٢ (م) ۔
۲۵۵	۷٤۲	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ہے: (اس کے سوا کوئی نہیں جو بندگی اور نیاز کا مستحق ہو) ص ٤٣١ (م) ۔
۲۵٦	۷٤۵	پہلے اڈیشن میں یہ فٹ نوٹ ہے: آزر حضرت ابراہیم کا چچا تھا. چونکہ اسی نے انہیں پرورش کیا تھا اس لیے اسے باپ کہا . عربی میں چچا کے لیے بھی "اب" کا لفظ بولا جاتا ہے (ص ٤٣١) م ۔
۲۵۷	۷۵۱	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ہے: (اگر مجھے نقصان پہنچنا ہے تو اس کے حکم و علم ہی سے پہنچے گا) ص ٤٣٣ (م) ۔
۲۵۸	۷۵٤	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ہے: (یقین کرو کبھی فلاح و سعادت کی راہ نہ پاتے اور) ص ٤٣٤ (م) ۔
۲۵۹	۷۵۵	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ہے: میں تمہیں پند و نصیحت کرتا ہی رہوں گا) ص ٤٣٥ (م) ۔

حاشیه نمبر	صفحه نمبر	عبارت حاشیه
۲٦۰	۷٦۷	پہلے اڈیشن میں یه عبارت زیادہ ہے : (یعنی جب خالقیت اسی کی خالقیت ہے اور پروردگاری اسی کی پروردگاری تو پھر اس کے سوا کون ہے جو تمہاری بندگی اور نیاز کا مستحق ہو سکتا ہے) ص ٤۳۹ (م) .
۲٦۱	۷۷٤	پہلے اڈیشن میں یه عبارت زیادہ ہے : (تو اس کی قدرت سے کوئی بات باہر نہیں ، مگر اس نے ہر بات کے لیے ایک قاعدہ مقرر کر رکھا ہے) ص ٤٤۱ (م) .
۲٦۲	۷۸۲	پہلے اڈیشن میں یه عبارت زیادہ ہے : (خواہ حقیقت میں وہ کتنی ہی برائی کی باتیں ہوں) ص ٤٤۳ (م) .
۲٦۳	۷۸۳	پہلے اڈیشن میں یه عبارت زیادہ ہے : (کیوں که کاروبار حق کو تو کچھ نقصان پہنچا سکتے نہیں ، اپنے ہاتھوں اپنا ہی نقصان کر رہے ہیں) ص ٤٤٤ (م) .
۲٦٤	۷۸٤	"جس کسی کو خدا چاہتا ہے راہ دکھا دے" یعنی خدا کے ٹھہرائے ہوئے قانون سعادت و شقاوت کے مطابق جس کسی کو راہ کام یابی ملنے والی

حاشیه نمبر	صفحه نمبر	عبارت حاشیه
		هے اس کا دل اسلام کے لیے کھل جاتا ھے . قرآن کا اسلوب بیان یه ھے که دنیا میں خدا کے ٹھیرائے ہوئے قانون کے مطابق جو نتائج پیدا ہوتے ہیں وہ انہیں براہ راست خدا کی طرف نسبت دیتا ھے ، کیوں که اسی کے ٹھیرائے ہوئے قوانین ہیں . ''جس کسی پر راہ گم کردینی چاھتا ھے'' یعنی جس کسی پر اس کے ٹھیرائے ہوئے قانون کے مطابق راہ کام یابی گم ہو جانے والی ہوتی ھے.
۲٦٥	۷۹۳	پہلے اڈیشن میں یه عبارت زیادہ ھے : (وہ خدا کے نام پر جو کچھ افترا پردازیاں کر رھے ہیں اس کا نتیجه خود ان کے آگے آئے گا (ص ٤٤٨) م .
۲٦٦	۷۹٤	پہلے اڈیشن میں یه عبارت زیادہ ھے : (اس لیے ایسے لغو اور بے معنی احکام اس کے ٹھیرائے ہوئے احکام نہیں ہو سکتے) ص ٤٤٨ (م).
۲٦۷	۸۰۲	پہلے اڈیشن میں یه عبارت زیادہ ھے : لیکن ساتھ ہی جزا و سزا کا قانون بھی رکھتا ھے) ص ٤٥٠ (م).

حاشیه نمبر	صفحه نمبر	عبارت حاشیه
۲۶۸	۸۰٤	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ہے : ایمان و بصیرت کی بات نہیں ہے (ص ٤٥٠) م ۔
۲۶۹	۸۰۹	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ہے : (اور برکت و سعادت کی راہ تم پر کھل جائے) ص٤٥٢ (م).
۲۷۰	۸۱٤	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ہے : (ہر شخص کے کاندھے پر اسی کے عمل کا بوجھ ہے) ص ٤٥٤ (م).
۲۷۱	۸۱٦	پہلے اڈیشن میں یہ عبارت زیادہ ہے : یہودیوں اور عیسائیوں کی گروہ بندیوں کے لیے نہیں ہے (ص ٤٥٤) م ۔

اشاریہ

ترجمان القرآن ج – ۲

* * * * *